

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابُنَا يُطَوِّقُ عَلَيْهِمْ كِتَابُكَ يَا مُجِيبُ الدُّعَاءِ

مِقياسُ الخِلافةِ

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
رُكَّاعًا يُحَدِّثُونَ فَضْلًا مِمَّنِ اللَّهُ وَرِضْوَانًا لِيَسْمَعَهُمْ فِي رُكُوعِهِمْ
مِنْ أَمْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مِثْلُهُمْ فِي التَّوْبَةِ وَمِثْلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ
كَذَلِكَ أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَازَتْهُ فَاسْتَفْلَظَ فَاسْتَرْجَى عَلَى سُرْقِهِ
يُغِيبُ الزَّانِعَ لِيُفِظَهُمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

مَقْيَاسُ الْخِلَافَةِ

فِي بَيَانِ

الرِّسَالَةِ وَالْخِصْمَةِ

حِصَّتُهُ أَقْلٌ



خادم محمد عمر اسٹڈی ڈائریکٹور
لاہور

بجود حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

پیشہ دہم

نام کتاب

کتابت

طباعت

تصنیف

اشاعت

قیمت

مقیاس خلافت حصہ اول

کریمہ دارالکتابت

مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ

دوم

علاوہ خرچہ ڈاک

ناشرین

محمد عبد الوہاب محمد عبدالنواب محمد ظفر صدیقی دارالمقیاس امپریہ
لاہور

مقاصد متقیاس خلافت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

اما بعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت تا وصال با کمال حالات زندگی قرآن و حدیث سے مختصراً تحریر کئے اور خلفاء اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شانِ جبروت کریم نے بیان فرمایا مختصراً ذکر کیا اور اس مجموعے کا نام متقیاس خلافت رکھا لہذا تمام اہل اسلام سے استدعا ہے کہ با نضات کتابِ ہذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور متعصبین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب سے اجتناب فرمائیں۔
وَعَاذُكَ يَا رَبِّي إِلَهَ الْآبَاءِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ - والسلام

اجلظن خادم محمد سر استدار المتقیاس اچھرہ - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَكُمْ فِيْكُمْ كَمَا ذَرَأَكُمْ فِيْكُمْ مُّؤْمِنًا وَجَعَلَ الْفُتُوْرَ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَقَرْصٍ اِذَا رَمَوْهُمْ لَعَبَدٌ لُّؤْلُؤٌ لِّكِنَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهُ جُهْدٌ وَّاٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلِلّٰهِ الْاَوَّلِيَّاتُ وَاُوْلٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَاُوْلٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَبِذٰلِكَ الْبَيِّنَاتِ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلٰكِنَ الْاِنْسَانُ فَتِيْرٌ لَا يَفْقَهُنَّ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا
اَلْمُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّنْهَاءُ اَلَا اَنْتُمْ هُمْ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
وَاِذْ اَلْفُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّا اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا حَلَقُوْا اِلَى شَيْءٍ حَلَبْتُمْ قَالُوْا
اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُّسْتَهْزِوْنَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى
طَعْنِيَّاتِهِمْ لَعَبَدٌ لُّؤْلُؤٌ لِّكِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالصَّلٰةُ اَلَا يَهْدٰى
فَمَا رَجَبَتْ يَجْعٰلُ لَّهُمْ وَمَا كَانُوْا مُّهْتَدِيْنَ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كَسَالًا يُدْخِلُ اُوْنَ
الْاِنْسَانَ وَاَلَا يَذْكُرُوْنَ اَللّٰهُ اِلَّا قَلِيْلًا هُمْ لِّلْاٰخِرَةِ يَوْمِيْذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ
لِلْاَوَّلِيَّاتِ لَعَبَدٌ لُّؤْلُؤٌ لِّكِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يَكْتُمُوْنَ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ
لِلّٰهِ وَلَا تَصِلْ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَلَا لَقِمْتُمْ عَلَى قَبْرِهٖ



اَهُمْ كَفَرُوْا اِيَّا اللّٰهَ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا تَوَّأَوْهُمُ فَاسِيْقُوْنَ اَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِيْقًا لَا يَسْتَوِيْنَ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اَصْلَحُوْا
اللّٰهُ خَيْرٌ مِّنْ مَا يَشْرِكُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَاهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اٰحْبَعِيْنَ
وَحَمِيْدٌ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَمَّا الْحَدِيْثُ الْكَرِيْمُ وَهَذَاتُ هِيَ جِسْمُ كَاشَانَ يَسِيْرُ -

خداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹ { تَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُهُ الْمَلِكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ }
بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک

ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۲) یسین ۲۳ { فَتَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُهُ الْمَلِكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ }
تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے ہر شئی کی ملکیت
اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷ { وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ } اور وہ رب کریم اپنے
بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷ { اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ } بے شک اللہ تعالیٰ ضرور زبردست
غالب ہے۔

(۵) المؤمن ۲۴ { اِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ } بے شک وہ رب کریم
زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

(۶) العنکبوت ۲۰ { اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ } بے شک اللہ تعالیٰ تمام
جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۷) الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

رب العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو للعالمین نذیراً

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اُتِیَ الرَّسُولُ اللہ الیکم رحمتاً کے دعوے کا
مصلحتاً صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ رب کریم کی طرف سے عالمین کی رست
کا مدار صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک درجہ مطاع
کا بھی حامل ہوتا ہے جیسا کہ قانون الہی ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِبَيِّعَاتٍ
وَمَا لِنُؤْتِيَ الْاٰلَہَ تَعَالٰی رَبِّ الْعِزَّةِ کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جائے وہ صرف
محمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ درجہ مطاع پر فائز ہوتا ہے اور اس کی امت سب مطیعین
اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فریضہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع
کے کسی امر میں کسی عمل میں زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطاعت کے خلاف نہیں کر سکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر
گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہو گا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوندی
معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرماتے ہیں گناہ کبیرہ بھی رب کریم کے
ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہماری رسول عالمین صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی
عالمین آپ کے مطیعین ہیں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان نبوت و بعد از اجراء
علم تاقیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہو یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر
نہیں کر سکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو قَاتِلًا یَسْتَوْنَا بِلِسَانِکَ کے
دوسے ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے اور رب کریم نے سمجھایا ہے اور
کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عِلْمُکَ مَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ہے اور بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر علم نہیں ہو سکتا جو

عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خیر
القترون بشر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلافت و دعویٰ
رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر خیر عیاں کرتا ہے پھر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ اعزیز
ذکر ہوگا۔



ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سید محبوب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

یزید بن ہاشم { قال ابو محمد عبد الملک بن ہاشم النخعی اھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب
ابن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف النضر بن کنانہ
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن خزیمہ بن
مدرکہ (واسم مدرکہ عامر) بن ایاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن آدم
(وینقال آدم) بن مقوم بن ناحور بن نیرج بن یعرب بن شجب بن نابت بن اسماعیل
بن ابراہیم خلیل الرحمن بن تارخ (وهو آذر) بن ناحور بن ساروغ بن راعوب بن یحییٰ
بن عیصر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن ائیم (وهو لوط)
فیما یزعمون واللہ اعلم وكان اول من بنی آدم اعطی النبوة وخط بالقلم
بن یزد بن محیل بن قین بن یاش بن شیت بن آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد { لا اقسیم بھذا البلد وانت حلت بھذا البلد وقالہ
البلد { اقسیم بھذا البلد وانت حلت بھذا البلد وقالہ
کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی
اور قسم ہے اس کی حسیں نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہور نبوت کے

وقت آپ کی بکت کئے میں ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی شریف
آدری کی مبارکباد دی اور اس آیت کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کہ بیت اللہ
رب کریم کا ہے نور رب کریم آپ کے بیت اللہ میں آمکا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے
لَا أُخْشِئُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلی اللہ
علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی شریف آدری پر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر بھی
مجھے بہت ہی محبوب نظر آ رہا ہے ثابت ہوا کہ محبوب کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں
بلکہ سنت اللہ ہے۔

۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپ کے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا کہ
وَدَا الْبَدَّ مَا وَدَّ حَضْرَاً بَیْ شَرِیفٍ مُّجَدَّبٍ آفِکَ وَالْدِینَ بَیْ شَرِیفٍ آفِکَ
سے آپ کے والدین کا شان بھی نہ الا ثابت فرمایا کہ وَدَا الْبَدَّ مَا وَدَّ لَدَّ قَسَمِ
والد کی اور قسم ہے والدہ کی ماقبل چونکہ خطاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اس
لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد ہی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو
سکتی ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ۲) قَالَ الرَّضِیُّ أَرْسَلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ابْنَهُ
أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِمَنَازِلِهِمْ تَدْرَأَ
فَمَا تِیَا الْمَدِينَةَ وَفَیْلَ بَلَّ کَانَ فِی الشَّامِ فَاَنْتَبَلَ فِی عِیْرِ
قُرَیْشٍ فَتَنَزَّلَ بِاَلْمَدِیْنَةِ وَهُوَ مَرِیضٌ فَمَاتَ فِی بَیْهَا وَدُفِنَ فِی

وَالْمَدِیْنَةِ الْجَدِیَّةِ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَتُوْفِی قَبْلَ أَنْ
تَكُونَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

امری نے کہا کہ جناب عبد المطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی
ان کا وصال ہو گیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرت بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے
ساتھ شریف لائے ترساتے میں بیمار ہو گئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال
ہو گیا لہذا جدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبد اللہ کی عمر اس وقت پچیس برس
میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔
الاستیعاب ۱۵) مَا تِیَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَامَتْ
حَامِلٌ بِہِ

آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ
آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۹۹) وَلِعَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ تُوْفِی تَحْسَنُ وَعِشْرُونَ
سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس
وقت حضرت عبد اللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال
ہوا آپ کے دادا عبد المطلب کفیل ہے چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجد حضرت آمنہ
صلی اللہ علیہا کا وصال ہو گیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبد المطلب فوت
ہو گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستیعاب ۱/۱۲ { ائمة بنت وھب بن عبد مناف بن زھرة
بن مرة قرشیہ زھریۃ تزوجھا
عبد اللہ بن عبد المطلب -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہ ولادت

الاستیعاب ۱/۳ { وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ هَرَّ
الْفِيلِ لِسَ عَامِ الْفِيلِ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ فیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے -

طبقات ابن سعد ۱/۱۰ { وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن

الاستیعاب ۱/۱۱ { عن ابن عباس قال وَلِدَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ
الْأَثْنَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَكَانَتْ بَدْءُ يَوْمِ الْأَثْنَيْنِ
وَتَوُفِّيَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُفَ وَكُرِّمَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تھا ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی تھے سے نکلے تو پیر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

۱۰۰۰ تھا عروہ بدر بھی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تمام دنیا کے بتوں کا منسکے بل گزرا

اللائل النبوة لابن نعیم ۴ { اخبرنا محمد بن احمد بن الحسن قال
ثنا الحسن بن الجهم قال ثنا الحسين بن

المرح قال ثنا محمد بن عمر الواقدي حدثني محمد بن صالح عن ابن
الكلبي عن ابي اسحاق عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة كما بعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم اصبح كل منكم منكسا فانت الشياطين ابليس
فما انت له ما على الارض من منكر الا وقد اصبح منكسا قال
حدثنا ابي اسحاق قال بعث فالتمسوه في فري الارياض فالتمسوه فثقلوا
الحملة قال انا ما حيه فخرج يلتمسه فتودى عليك بحجة القلب
فلم تلمسها بها فوجدت عند قري الشعال فخرج الى
الطاهنين فقال قد وجدته معاه جبرئيل عليه السلام
ابو هريرة رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی ولادت ہوئی تو تمام جنت اور جہنم کے گھر گھر گئے پھر تمام شیاطین ابلیس کے پاس پہنچے تو انہوں
نے ابلیس کو کہا کہ زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جو اونہ ہمارا گرا ہر شیطان نے
اپنی نبی اللہ کی بعثت کی علامت ہے تم مکے کی قریب بستیوں میں تلاش کرو تو تمام
شیاطین نے جواب دیا ہمیں نہیں ملا ابلیس نے کہا اس کو میں ہی مل سکتا ہوں تو ابلیس مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو نہ آئی کہ عین دل میں یعنی مکے میں تلاش

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

۱۔ اِسْتَرْضَعَهُ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي سَعْدِ
الْاَسْتِيعَابِ ۱۳ { بَنِي كَيْلَانَ بْنِ أَبِي ذُوَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ -
بنی سعد بن بکر سے علیہ بنت ابی ذویب سعدیہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دودھ پلایا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مہر میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

۵۔ رَكَاتُ الْقَسْرِ يُحْتَدُّهُ وَهُوَ فِي مَهْدٍ وَوَيْلٌ
الْمَرْقَانِ ۲۳۴ { اِلَيْهِ حَيْثُ لَمْ يَأْتِ وَفَتْ اَسْمَاءُ اِلَيْهِ بِاصْبُعِهِ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند مہر میں ہی گفتگو کرتا اور آپ کے دربار میں جھکتا
جب بھی آپ اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے۔

۴۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَا قِي
الْمَرْقَانِ ۲۳۴ { اِلَى الدَّخْلِ فِي دِينِكَ اَمَارَةٌ لِّبَنِيكَ رَأَيْتُكَ
الْمَهْدِ تَنَاجَى الْقَسْرَ وَتَشِيرُ اِلَيْهِ بِاصْبُعِكَ فَحَيْثُ اَشْرَفْتَ اِلَيْهِ مَا كَانَ
عَلَى كَفِّكَ اَحَدٌ شَيْءٌ وَيُحْتَدُّ شَيْءٌ وَيُلْهِي عَنِ الْبُكَاءِ وَاسْتَمْعُ
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی ہڈی کی علامت دکھائیے
تو آپ نے اپنی انگلی دکھائی کہ جس نے میں چاند آپ کے قریب ہوتا اور آپ اپنی انگلی کے ساتھ

کر دتا تو ابلیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ قریب کے
مکانوں میں اُسے مل گیا تو ابلیس شیاطین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ نبی مل تو گیا اس
کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بت گر گئے اس کے
جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ
سب پر واضح ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سربراہ اور فیصلہ
سب سے پہلے مسلمان ہو گئے جو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے
بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں بھی دس برس کی عمر ہی مسلمان
بنالیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلا دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زبردست
جابرول کو دربار خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ
کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا جو کوئی
نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیا کے کفر میں دھاک میٹھ گئی اور کفر
نظرا اٹھا جیسا کہ لفران خداوندی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ سے حق کا ظہور
ہوا تو باطل مٹا۔

اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف مجھ کا مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گشتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا
اور وہ مجھ سے بھلاتا اور میں سنتا تھا۔

الاستیعاب ۱/۱۵ { وَتَوَفَّيْتُمْ آمِنَةً رَّبِّ الْيَتَامَىٰ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ
وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ سَبْعِينَ }

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال کئے
اور دینے کے درمیان ابوا مقام پر ہو گیا۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبدالمطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۲/۲ { عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ
كَانَ فِي دَأْمِهِ لَمَّا وَلِدَ شَيْبَةً وَأُمُّهُ
سَلْمَى بَدَتْ عُسْرًا وَبَنَ زَيْدًا الْخَسْرَ رَجِيَّةً الْبَخْسَ رَايَةً وَيَكْنَى
أَبَا الْحَارِثِ }

عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوئے
تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ زینب بنت عمرو
بن زید خذر جتیلی اور عبدالمطلب کی کنیت ابوالحارث تھی۔

تاریخ کامل ۲/۳ { فَكَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ مَعْدَجِرًا
وَأَطْعَمَ الْمَسَاكِينَ جَمِيعَ الشَّهْرِ وَخَوَّفَى
ذَلِكَ مِائَةَ وَعِشْرُونَ سَنَةً }

جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوا تو عبدالمطلب حرام پر چڑھ جاتے اور
مہینہ سبکدوش کو کھانا کھاتے اور عبدالمطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک
سینیں برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبدالمطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۹ { قَالَ وَفَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدْ فَنَ بِالْحَجَّونِ
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ }

سید محمد بن سعد نے کہا عبدالمطلب فوت ہوئے تو حججین میں دفن کئے گئے اس
وقت جناب عبدالمطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب کی وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون ۲/۲ { وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانِ سِنِينَ مِنْ وَلَادَتِهِ
وَقَدْ وَفَاتَ حَضْرَتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }

ابن خلدون نے کہا عبدالمطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

الاستیعاب ۱/۱۵ { وَتَوَفَّيْتُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ
مَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيَوْمِ شَرَفِ أَثَرِ بَرَس }

ابن خلدون نے کہا عبدالمطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

بُنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ مَعَ غُلَامٍ مَيْسِرَةٍ وَهَمَّ
 ابْنُ سَطْرٍ الرَّاهِبِ فَرَأَى مَلَكَ يَطْلُبُ مِنْ الشَّمْسِ فَأَحْبَبَ
 مَيْسِرَةَ بِشَايِهِ فَأَخْبَرَ بِكَ إِلَهُ خَدِيجَةَ فَعَرَضَتْ لِنَفْسِهَا
 عَلَيْهِ وَجَاءَ أَبُو طَالِبٍ فَخَطَبَهَا إِلَى ابْنِهَا فَزَوَّجَهُ وَحَضَرَ
 الْمَلَائِكَةُ قُرَيْشٍ وَقَامَ أَبُو طَالِبٍ خَطِيبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَنَزَّاعِ اسْمَاعِيلَ وَصَفِيٍّ مَعَدٍ
 وَعَنْصَرٍ مُصَرٍّ وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَحْجُوزًا وَحَرَمًا آمِنًا وَجَعَلَ لَنَا
 أَمْنًا بِكَيْتِهِ وَسَوَّاهُ حَرَمِهِ وَجَعَلَ الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَإِنَّ ابْنَ
 أَخِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهُ وَهُوَ لَا يُؤْذَنُ
 بِأَحَدٍ إِلَّا رَجَحَ بِهِ فَإِنْ كَانَ فِي السَّمَاءِ قُلٌّ ذَلِكَ النَّالِ ذَلِكَ زَائِلٌ
 وَكَذَا خُطِبَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَدَّلَ لَهَا مِنْ الصَّدَاقِ
 مَا عَاجَلَهُ وَاجَلَهُ مِنْ مَا لَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ وَاللَّهُ بَعْدَ هَذَا
 لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ وَخَدُّ رَجُلٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهِدَ بَنِيَانُ الْكَعْبَةِ
 لِحَمْسٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلَدِهِ حِينَ اجْتَمَعَ كُلُّ قُرَيْشٍ -

پھر دوبارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت
 خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے تجارت کے لئے شام کی طرف تشریف لے
 گئے۔ منظور راہب کے پاس سے گزرے تو منظور نے دیکھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر سورج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے اپنی ذات کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابوطالب
 آئے تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا
 تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤساء
 قریش اکٹھے ہوئے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا -
 (خطبہ کا ترجمہ) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی
 اولاد سے اور اسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور صفی کے
 زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پڑھ پوشی کرنے
 والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نفی بیت اللہ امن والا حرم تیار
 فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور
 بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تم اس کی قرابت کو جانتے ہو
 اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہو اگرچہ مال میں کم ہے اس لئے
 کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح
 ہوا ہے اور اس نے اس کا حق مہر کچھ نقدی اور کچھ میعاد دی خرچ کیا ہے میرے
 مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا
 خطرہ ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس کی تھی اور
 جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبہ کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر تیرہ
 چھتیس برس کی تھی۔

بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاشیاعاب ۱۳ { عن ابن عباس قال أقام بمكة ثلاث عَشْرَ سَنَةٍ يَعْنِي بَعْدَ الْمُبْعَثِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت کے بعد مکے میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور مدینے میں دس برس۔

آپ کے چچا ابو طالب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱۲۵ { قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ تَوَفَّى أَبُو تَالِبٍ لِلنِّصْفِ مِنْ شَوَّالٍ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنْ حَيَاتِنَا نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَ مَيْدَانَ بَطْنِ بَضْعٍ وَكَمَابَيْنِ سَنَةٍ وَتَوَفَّيْتُ خَدِيجَةَ بَعْدَهُ بِشَهْرِ رَجَبٍ أَيْامِ رَجَاهِ يَوْمَ مَيْدَانِ بَنَتْ خُنْسٍ وَسِتِينَ سَنَةً فَاجْتَمَعَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْجَبَاتُ مَوْتِ خَدِيجَةَ بَنَتْ خُوَيْلِدَ وَمَوْتَ أَبِي حَالِبٍ عَمِّهِ -

پندرہ شوال نبوت کے سال میں ابو طالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

مہربانی برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہ کی عمر پینیسٹھ برس کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مہینے جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت آپ کے چچا ابو طالب کی موت۔

میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی مکتبہ

ذکر زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱۲۴ { أَخْبَرَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرٌ يُضْرِبُ مَكِيَّةَ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتٌ هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرْمَارِكِ كَالْمَبَارِكِ آفِ كَوْنُ كَنُفُوسٍ تَمُوتُ نَفْسٌ -

طبقات ابن سعد ۱۲۴ { الطیاسی قال أخبرنا شعبه عن أبي إسحق قال سمعت البراء يصف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان شعره إلى شحمة أذنيه -

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت

بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کی پھلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲ { أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا معمر بن ثابت عن أنس أن شعث النبي صلى الله عليه وسلم كان إلى الأنصاف إذ يبش.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کے نصف تک تھے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا

طبقات ابن سعد ۱/۳۸ { أخبرنا سليمان بن حرب أخبرنا شيخنا عن ثابت عن أنس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه وقد أطاف به أصحابه ما يريدون أن يقع شعرة إلا في يدي رجل.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو منڈاتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرنا تو جلدی اس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۸۱ { أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جرير أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس أن ابن عمر أخبرنا أن النبي صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوا یا۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۸۱ { أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

حدیثی شریف ۲/۳۳ { أخبرنا إبراهيم بن المفسر قال حدثنا أبو صخر قال حدثنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أخبرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوا یا۔

حدیثی شریف ۲/۳۳ { أخبرنا أحمد بن محمد بن بكر قال حدثنا ابن جرير أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جرير أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أخبرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

اخبرنی موسیٰ بن عقیب عن نافع الخبزي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم خلق في حجة الوداع وارباس من اصحابه وقصر بعضهم عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بھی اور بعض لوگوں نے کٹائے۔

چوٹی پر بال یعنی نگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

بخاری شریف ۲۸۷۷ { حدیثی محمد قال اخبرني محمد قال اخبرني ابن جريح قال اخبرني عبيد الله بن حفص ان عمار بن نافع الخبزي عن نافع مولى عبد الله انه سمع ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قال عبيد الله فقلت وما القزع قال انما خلق الله الصبي تركه ههنا شعره وههنا وههنا فاشاء لنا عبيد الله انما صبيته وجا نبي راسه۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع فرماتے تھے عبيد اللہ نے کہا میں نے کہا قزع کے کیا معنی ہیں عبيد اللہ نے کہا کہ جب لڑکا منڈا جائے اس جگہ سے چھوڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونوں پہلوؤں کی طرف۔

{ ابن ماجہ ۲۶۷۷ { حدیثنا ابو بکر بن شعیبہ وعلی بن محمد قالنا ابو اسامة عن عبيد الله بن عمر عن عمر بن نافع عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القزع قال وما القزع قال ان يخلق من رأس الصبي مكان ويستترك مكان۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ قزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر منڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال کٹے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی پٹیوں تک کندھوں تک اور تمام سر مبارک کا منڈا کرنا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈا کرنا اور بعض کو مبارک رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلعت ہے۔

چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا

چوٹی کے بال رکھنے ابو جہل کی سنت ہے ابو جہل جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راتے میں ہی چلتا ہوا پس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھتا تو وزغی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

{ العلق ۳۰ { صلا لمن لم يتصله لسفعاً يا ناصيته ناصيته۔

شیعہ احادیث میں امینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زبان تفسیر علیہ السلام

{ ۱ } کتاب البالی للطوسی ۲۱۰ { ۲ } دبا الاسناد اخبارنا ابن الصلت قل

اخبارنا ابن عقدة قال اخبارنا

احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن قتی قال قراءة حد ثنا محمد

بن عیسیٰ المعبدی قال حد ثنا موی علی بن موسیٰ عن بن موسیٰ عن ابیہ

موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انا انزلنا

قَالَوَا يَا عَلِيُّ صِفْ لَنَا بَيْنَنَا كَاتَا سَرَاةً فَاِنَا مُشْتَا قَتُونَ اِلَيْهِ قَالَ

كَانَ بَنِي اللّٰهِ رَهْنًا اَبْيَضُ اللَّوْنِ مَشْرِبًا حَسَنًا اَذْبَحُ الْحَبْنِ

سَبْطُ الشَّعْرِ كَثُ اللَّحْيَةِ

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمائیے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی

شکل مبارک کے شقائق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سفید و سرخ رنگ کے تھے موٹی آنکھیں بال مبارک آپ کے بستے تھے دائرہ

مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مومنین کا قرآن کریم سے ثابت ہے

{ ۱ } کتاب العلل و الشرائع ۲۱۰ { ۲ } حد ثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولیدہ

قال حد ثنا الحسين بن حسن بن ابان

عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عیسیٰ عن ربیع عن محمد بن مسلم عن

ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ

لَا لَقَضَى الشَّارِبِ وَالْأَخْفَارِ

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان

ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ لَقَضَى الشَّارِبِ وَالْأَخْفَارِ

عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عیسیٰ عن ربیع عن محمد بن مسلم عن

ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ

لَا لَقَضَى الشَّارِبِ وَالْأَخْفَارِ

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان

ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ لَقَضَى الشَّارِبِ وَالْأَخْفَارِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ پھر تم اپنے تفت کو پورا

کر حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے تفت کو پورا

کرنے کا ارشاد فرمایا اور تفت کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے

فرمایا کہ تفت کے معنی ہیں کہ اپنی مومنین اور مومن کو پورا

کر مومنین کا کٹنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت

ہذا اب جو مومنین نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

ہی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنئیے۔

مومنین کٹانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

{ ۱ } کتاب العلل و الشرائع ۲۱۰ { ۲ } قال عبد اللہ بن سنان ثابت اباعبد اللہ

علیہ السلام وَ قُلْتُ جَعَلَنِي اللّٰهُ ذَاكَ

قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ وَلْيُؤْخَذُوا اَسْوَ رَهُمْ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ وَلْيُؤْخَذُوا اَسْوَ رَهُمْ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ وَلْيُؤْخَذُوا اَسْوَ رَهُمْ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ وَلْيُؤْخَذُوا اَسْوَ رَهُمْ

قَالَ أَخَذْتُ الشَّارِبَ وَفَضَّ الْأَظْفَارَ -

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے تحت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالیٰ کے فرمان **ثُمَّ لِيَقْضُوا الْفِتْنَةَ وَلِيُؤْتُوا لَكَ وَرَهُمْ** سے فتنہ کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا مونچھوں کا کاٹنا اور ناخنوں کا کاٹنا۔

مونچھیں کاٹنے کی دوسری دلیل قرآنی حضرت امام باقر
رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(۴) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ {روی ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ **ثُمَّ لِيَقْضُوا الْفِتْنَةَ** قَالَ فَضَّ الشَّارِبَ وَالْأَظْفَارَ -

محمد بن مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اللہ عزوجل کے فرمان **ثُمَّ لِيَقْضُوا الْفِتْنَةَ** کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کاٹنا۔

(۵) فروع کافی ۲/۳۵ {علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن اسکوفی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من السنۃ ان یتخذ من الشارب

حَتَّى يَبْلُغَ الْأَطَاسَ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مونچھوں کا کاٹنا تا تک سنت ہے۔

بہی مونچھوں والے پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(۶) فروع کافی ۲/۳۵ {علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکوفی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَطْوُ لَكَ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُ مِنْهَا يَسْتُرِبَهُ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تم سے کوئی ایک بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان اپنے لیے جگہ بنا لیتا ہے مونچھوں میں چھپتا ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ {وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا لَهَا اَللّٰہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مونچھوں کو کاٹو اور دھڑھی کو لمبا کر دو۔

(۸) من لا یحضرہ الفقیہ ۲/۳۵ {وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا يَطْوُ لَكَ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُ مِنْهَا يَسْتُرِبَهُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا تم سے کوئی ایک اپنی مونچھوں کو لمبی نہ کرے اس لیے شیطان

اس کو اپنی چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھپتا ہے۔

(۹) مجمع المعارف ۱۰۴ { دہر وایتے دیگر فرمود حق و لازم است ہر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شارب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن موتیوں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) کتاب العلل الشرائع ۱/۶ { احدثني محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله ا قال حدثنا علي بن ابي اهلیم عن ابيه علي الحسين بن زيد عن اسماعيل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابيه عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه واله لا يطوون احدكم شارب ولا عانته ولا شعر ابطيه فان الشيطان يتخذها مخايبا يستتر بها۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی موتیوں کو لمبا نہ کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بنگلوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھپنے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھپتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کا کٹنا

(۱۱) کتاب الامالی للصدوق ۱۸۳ { عن ابي عبد الله الصادق قال ثقلیتم الاطافیئر و اخذوا الشارب۔

وَمِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ اَمَانٌ مِّنَ الْجَذَامِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کاٹنا اور موتیوں کا کٹنا کوڑھ پین سے بچاتا ہے۔

(۱۲) خصال لابن بابویہ { عن ابي كهمش قال قلت لابي عبد الله عليه السلام عليمني دعاء استنزل به الرزق قال لي خذ من شاربك و اظفارك و لكنك في يوم الجمعة۔

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ علیہ کو ابی کھمش نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہو مجھے آپ نے فرمایا اپنی موتیوں اور ناخن کاٹنا لیکن یہ جمعہ کے دن ہو۔

(۱۳) جامع الاخبار ۱۲۲ { و بهذا الاسناد قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله من قلم اظفاره يوم الخميس و اخذ شارب عوفي من وجع الاصراس و وجع العين۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کاٹنا اور موتیوں کا کاٹنا دانت درد اور آنکھ درد سے بچاتا ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۱۰۲ { حضرت امیر المومنین فرمود کہ ہر جمعہ شارب

امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو موتیوں کا کٹنا دانت خورہ سے بچاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کٹانے کا اندازہ

(۱۵) احلیۃ المتقین ۵۹ { در فضیلت شارب گرفتن یعنی مومے لب بالارا
ناتہ گرفتن سنت مؤکدہ است و ہر چند بیشتر از

نہ بگیرند بہتر است و از حضرت رسول منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ
شیطان در آن جا میکند و نہاں میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را افتد
میگردد کہ بہتہ مومے ربید موتیوں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے
اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی تہ تک کٹائے بہتر ہے۔
اور حضرت رسول منقول ہے کہ جو شخص اپنی موتیوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان
اس جگہ بناتا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام موتیوں کو اس قدر کٹانے کہ بالوں کی تہ
یک پہنچے۔

موتیوں اور ناخن کٹانے کی میعاد اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من قلم
أظفاره وقص شاربه في كل جمعة قال
يسمى الله وعلى سنة رسول الله أعطى بكل فلامۃ عتق رقبة
من ذلید اسماعیل۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

کٹائے اور موتیوں کٹائیں ہر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا یشیر اللہ وعلی سنتہ
رسول اللہ اللہ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
پہل کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا
ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ { قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنْ قَلَمِ أَظْفَارِهِ وَقَصَّ
شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور
موتیوں کترانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ { عَنْ اسكَنْ الْخَزَازِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السلام يَقُولُ لِلدَّخْرِ عَلَى كُلِّ جُمُعَةٍ أَخَذَ شَارِبَهُ
وَأَظْفَارَهُ وَمِنْ شَيْئِي مِنَ الطَّيِّبِ۔

خزاز سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا
کہ فرماتے تھے کہ ہر بار بغیر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی موتیوں اور ناخنوں کو کٹانا
اور خوشبو لگانا۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ منجھیں لمبی کہنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی امت سے نہیں

(۱۹) حلیۃ المتقین ۴۰ دور حدیث دیگر فرمود کہ شارب از مہر گریہ

خود را شیبہ مگردانید و فرمود کہ ازمانیت ہر کہ شارب خود را نگیرد

اور دوسری حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منجھوں کو تہ تک کٹاؤ اور دائرہ کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ میری امت سے نہیں جس شخص نے اپنی منجھیں نہیں کٹوائیں اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ منجھوں کو تہ تک کٹاؤ۔

۲۔ دائرہ کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ منجھیں نہ کٹوانا اور دائرہ لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی سنت ہے۔

۴۔ جو شخص منجھیں نہیں کٹواتا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منجھیں کٹاؤ دائرہ کو لمبا بناؤ فطرت انسانی ہے

(۲۰) من الریحضہ الفقیہ ۲۴ { وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَاللهُ أَتَى الْجَنَّةَ جَزْءًا وَالحَاهُمْ وَوَسَوْقًا شَوَارِبَهُمْ وَإِنَّا لَنَحْنُ بَحْرُ الشَّوَارِبِ وَكَعْفَى اللُّحَاءِ وَهِيَ الْفِطْرَةُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سیوں نے اپنی دائرہ جھوں کو ضرور کٹا یا اور منجھوں کو لمبا کیا اور ہم منجھوں کو ضرور کٹاتے ہیں اور دائرہ جھیاں لمبی کرتے ہیں اور یہ فطرت انسانی کے عین موافق ہے۔

کیدن بھتی جعفری صاحب اب تمہاری سنن اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتش پرست اپنی دائرہ جھیاں کٹاتے ہیں اور منجھیں بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ ہے کہ دائرہ لمبی چھوڑی جائے اور منجھوں کو کٹا یا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر نے سنا دی ہے اب تمہارے انصاف پر ہے بقول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آتش پرستوں کی سنت پر عمل کرو چاہے فطرت انسانی پر عمل کر کے انسانیت کو درست کر لو۔ فقیر تمہارے سامنے کسی حدیث تمہاری کتب احادیث سے منجھیں کٹانے اور دائرہ لمبی کرنے کی اثنا عشری امہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دیکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ منجھیں بڑھاؤ اور دائرہ منڈاؤ تو انشاء اللہ العزیز فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

ادا کرے گا جتنی حدیثیں دکھائے دے گا وہاں کے وصول کرے۔

دوسرا انعام: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی موبچیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مومنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پر سے ہیں تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مومن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پیسے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دو یا بارہ اماموں کی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا فرج کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا نیز انعام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے موبچیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا مہشت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا ورنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی بشیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی موبچوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

صحن و مال کی خاطر نوازتے ہر کچھ خدا کا خوف کرور

لمبی موبچوں والے کو نرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۲) مجمع المعارف ۴۳ } بحديث نبوی عمده عذاب قبر ازیں سے امر است گرفت
شارب و بروایتے فرمود کہ یا علی ہر کہ مومنے لب انگیز
ازمانیت و شفاعت مارا در نیاید و ہر کہ شارب گذار

بیشدہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و عاقلش مستجاب نمیشود و قض رجش و شوار باشد
و عذاب قبرش شدید باشد و بہر مومنے مار سے و عقرب برا و مسلط باشد تا قیامت
و چون از قبر برخیزد بر پیشانی او نوشتہ اہل آتش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث
میں عذاب قبر تین کاموں سے ہے موبچیں نہ کٹانے سے اور ایک حدیث میں ہے
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کہ
(۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کٹاتا وہ میری امت سے نہیں۔

(۲) جو لبوں کو نہیں کٹاتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

(۳) جو شخص موبچیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں
رہتا ہے۔

(۴) لمبی موبچوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

(۵) لمبی موبچوں والے کی روح تنگی سے نکلے گی۔

(۶) لمبی موبچوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

(۷) لمبی موبچے کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک کچھو قبر میں اس پر قیامت

ہمک مستطہ ہوگا

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مونچھوں والا اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر دو زخمی لکھا ہوگا۔

وارثی کا بیان

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وارثی

(۲۲) حلیۃ المتقین ۱۶ { دو دفعہ روایات مذکور است کہ حضرت رسولؐ راشانہ میکہ زندہ و زلیش خود را بدست راست بگیرد و در آئینہ نظر کن۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور وارثی مبارک کو نگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوئے اپنی وارثی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) حلیۃ المتقین ۱۶ { دو حدیث دیگر فرمود کہ ہر گاہ سرشیں راشانہ کنی بر سبب خود کش کہ اندوہ و بیمار برا میبرد اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو وارثی کو نگھی کرے اپنے سینے کی طرف کیچن اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) خصال لابن بابویہ ۱۲۹ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُحُ تَحْتَ لِحْيَتِهِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمِنْ قُوِّهَا سَبْعُ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وارثی مبارک کو بچلی طرف سے چالیس مرتبہ نگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

وارثی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۱۶ { وارثی حضرت صادق منقولیت کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد و لوبت شانہ کند و بشمار ویکے یکے شستن تا چالیس روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی وارثی کو ستر دفعہ نگھی کرتا ہے اور گنتا ہے اور ایک ایک کر کے شمار کرتا ہے چالیس روز تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۱۶ { فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گذاشتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتاہ و زیادہ از قبضہ گذاشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل وارثی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے وارثی درمیان لمبی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وارثی

(۲۷) کتاب المالک شیخ صدق ۹۶ { فَاخَذَ الْحُسَيْنُ بِطَرَفِ لِحْيَتِهِ وَهُوَ

يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً.

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک کے ایک طرف کو کپڑا اس وقت آپ کی عمر تاون برس تھی۔

عقلمند اور عیقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک

(۲۸) خصال لابن بابویہ ۵۱ { عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيُتَبَرَّ عَقْلُ الرَّجُلِ فِي ثَلَاثٍ فِي طَوْلِ لِحْيَتِهِ وَفِي نَقْشِ خَاتَمِهِ وَفِي كُنْيَتِهِ.

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کی عقل کا اعتبار تین چیزوں سے کیا جاتا ہے لمبی داڑھی میں اور انگوٹھی کے نقش میں اور اس کی کنیت میں۔

سنت سمجھ کر داڑھی کھنڈنے والے قریشی شیطان بھٹک نہیں سکتا

(۲۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۴ { وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَرَّحَ لِحْيَتَهُ سَبْعِينَ مَرَّةً وَلَعَنَهُا مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے اپنی داڑھی کو ستروافہ کنگھی کی اور لٹائے اس کو بار بار چالیس دن شیطان اس کے قریب نہیں بھٹکتا۔

دارالحدیث شیعہ کتب سے

(۳۰) اصول کافی ۲۱ { فَقَالَ (فَوَاتِ بْنِ أَخْنَفٍ) يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا جَعَلَ بَنِي مَرْوَانَ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَفَوَافِلُ حَلَفُوا بِاللَّهِ وَفَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمَسَحُوا.

فوات بن اخنف نے کہا اے امیر المؤمنین بنی مروان کا لشکر کیا ہے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی تو میں نہیں جانتا اور وہ بھی مٹا دیں گے۔

(۳۱) حلیۃ المتقین ۶۰ { وَفِي حَدِيثٍ دِيْكَ مَقُولُ اسْتَكْبَرَتْ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَرَمُوهُ وَرَزَمَانِ بِشَيْئٍ كَرِهَ بُوْدُهُ كَرِهَ رِيشِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَشَارِبِ رَامِيَا بِدِنْ هَقِ اِشْيَا رَا مَسْحُ كَرِهَ.

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اپنے زمانے میں کچھ گروہ تھے جو داڑھی کو منڈاتے تھے اور منجھول کو مبارک کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مرد و عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے

(۳۲) خصال لابن بابویہ ۹۸ { فَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ الْحِيَةَ لِلرِّجَالِ لِيُكْشَفَ فِي الْمُنْظَرِ وَيُحْكَمَ بِهَا الذَّكَرُ مِنَ الْأُنْثَى.

حضرت ام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا یا درویش وارثی مردوں کے لئے بنا کی گئی ہے
وارثی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہر التفریق کی جاتی ہے اور وارثی کے ساتھ ہی آدمی
عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

پوچھیں وارثی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

۳۳ اخصال لابن بابویہ { ۱۴۲ } اَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي آدَمَ بْنَ أَبِي
كَرْتَةَ هِيَ۔

ذکر لباس

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۴ کتاب العلل والشرائع { ۱۴۱ } قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ
الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ
ہوتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے شبیہ بنتی ہیں۔

کوئی گرفت نہیں جو تکی کیونکہ وہ ذی شعور نہیں بکلف نہیں ہوتا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ
برہنگی صحیح عقل انسانیت کے خلاف ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں عریان رہنے کا حکم خداوندی
موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی ہے جیسا کہ آیت مذکورہ سے ثابت ہے پھر
جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملبوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پردہ اور
لباس کچھ وقت نہیں رکھتے تو میت کو ملبوس کر کے قبر میں بارپڑہ داخل نہ کیا جاتا اس سے
ثابت ہوا کہ پردہ اور لباس نبی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی النعم ہے
حیوان زندہ بھی عریان ہے تو مرنے کے بعد بھی کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریان جنگل میں ڈال
دیا جاتا ہے اس کو درخت سے وغیرہ پھانٹنے میں تو عربانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی
شان نبی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو برہنہ ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے
اپنی فطرت سے بعید ہے اُولَٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلَّغْنَا مَا كَانُوا عَلَيْهِمْ خداوند کریم جس
پر ناراض ہو اس کو عریان کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو
نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملبوس فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام
اور حوا علیہا السلام سے جب حکم الہی سے کوتاہی ہوئی تو دونوں کو جنت کے لباس سے عریان
کر کے نکال دیا فرمایا۔ طہ ۷۱ فَاَنزَلْنَاهَا مِنْهَا فَبَدَّتْ لَهَا سَوَاءٌ اُنْثَىٰ
فَخَلَّتْ اَوَّلًا الشَّجَرَةَ بَدَّتْ لَهَا سَوَاءٌ اُنْثَىٰ جَبَدُوْنَ لَمْ يَنْصَحُوا بِهَا

پودے کو ذرا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو تنگ کر دیا اور فرمایا۔ اِهْبِطُوْا مِنْهَا
جنت سے اُنز جاؤ رب کریم رالہ آیت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے
ہوئے اَنْزَلْنَاهُ عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَسِّرُ لَکُمْ سُبُوٰتِکُمْ وَاَرْشَادًا فَرَمَیْنَا اور لباس
نقوی کے ساتھ ظاہری کے پردہ کی تائید فرمائی اور ہمارے آبا جی کے اِهْبِطُوْا مِنْهَا

نوا کر چھڑا انزل کی عربی کا ہر ساتھ ہی فرما دیا تاکہ لباس سے ملبوس نہ ہونے والے عریان
لانہایت ہو جائے کہ میری عربی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام
تنگے ہوئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں تنگ ہو اس کو دنیاوی جنت
یعنی مساجد میں داخلے کی بھی ممانعت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے کہ جو بربری عریان
دنیا کی جنت سے محروم ہے۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا داخلہ اخروی جنت میں کیسے ہو
سکتا ہے جب ابتداء میں برہنوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخر میں رہنے
جنت میں داخلے کے امیدار میں تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے اور خدائی قانون کے
خلاف ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت
کے خلاف قدم نہ رکھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَنْزَلْنَا
عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَسِّرُ لَکُمْ سُبُوٰتِکُمْ وَاَرْشَادًا فَرَمَیْنَا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میں بارپڑہ ہے اور بالباس ہے پردہ اور تنگے بدن تمام عمر نہیں رہے رات کو آپ آرام فرماتے
تو لباس پہنے ہی نہیں فرماتے اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ حالت ملبوس میں آرام فرمانا پسند آیا اسی
لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یَا اَیُّهَا الْمُنْزِلُ فِیْہِ الْاَلِیْلِ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے
پیروں میں ملبوس سونے والے مبارک خداوندی میں قیام فرمائیے۔ میرا خداوند کریم جب بالباس
بارپڑہ سونے کو پسند فرماتا ہے تو وہ تنگے بیدار کہ پھرتا ہوا کیسے پسند کرے گا۔

(۱) فرشتہ لوری جب زمین پر نازل ہوتا تو بالباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا
اگر برہنگی اچھی ہوئی تو کبھی فرشتہ بھی برہنہ بدن نازل ہوتا۔

علی رضا مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھی نہ معلوم ہوتی تو حج کے
دن میں مسلمانوں کو تنگ نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے۔

”محمدؐ سبھان اللہ تم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہہ دیتے کہ بغیر شک کے گور نہیں دیکھو بلکہ دبراز کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یہ تھا استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک مقررہ مقام اور مقررہ وقت کا پروگرام پیش کر دیا یہ تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج مقرر فرمادیا ہے اور حج کا مقام بھی وہی مقرر فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور وہ بھی وہی مقرر فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریقہ کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرما کر توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت میں تھے مگر چند پتے پس پوشش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت میں بغیر سبیل چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اسی مقام مقررہ پر اپنی توبوں میں انہی الفاظ میں لبیک لا مشرید لک لبیک ان الحمد والنعمة لک لبیک میرے دربار میں گر کر اگر عا جزی سے پکارو اور اسی نقشے اور حلیے سے اس سے زیادہ گنہگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہا السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف کر دوں گا اور واقعی تم بھی ان مقررہ ایام میں مقررہ ہیئتہ قضائیہ سے یہ نیت سابلہ جرم کر دو کہ شگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرنے ہوئے اپنے مثبتہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ ان دنوں شگے ہونا اپنے آپ

کو مجرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی ننگا سر نہیں رکھا صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

ذکر عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ
 لا تَزَلْ اُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَمَامَةَ عَلَى
 كُنْزُ الْعَمَالِ ۱۹ { انقلادیس الد یلمی عن رکائذہ } روایت
 ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پر قائم رہیگی جب تک کہ وہ ٹوپیاں پر عمامیں باندھیں گے۔

عمامہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازمی ہے

اَعْلَيْكُمْ بِالْعَمَامَةِ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوكُمَا
 كُنْزُ الْعَمَالِ ۱۸ { خلف ظہودکم } (دھب عن عبادۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر گڑھی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور گڑھی کا شعلہ اپنی پیٹھوں کے پیچھے دھکاؤ۔

جب عقلاً و نقلاً ثابت ہو کہ لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃ و شرعاً

بہتر اور موزوں ہے۔ نواب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر علیحدہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے
حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصلہ پیرامی کے متعلق

فروع کافی ۲/۳۹ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابی ہمام عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عز و جب مسومین قَالَ الْعَصَائِمُ اعْتَمَرُوا رِثْلَ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْهَذَا فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَاعْتَمَرَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ -

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان مسومین کے مطلب کے متعلق اپنے فرمایا عملے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبرئیل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا سفید نوری عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابی جیسہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قَالَ كَانَتْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْعَصَائِمُ الْمَوْسُئَةُ كَيَوْمَ مَبْنَى رِبْعِ
حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ عروہ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامہ پہنے بھیجے گئے تھے۔

عمامہ کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۲/۳۹ { عدة من اصحابنا عن احمد بن ابی عبد اللہ بن الحسین بن علی العقیلی عن علی بن ابی علی الہدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ عَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَدَيْهِ فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَخَلْفَهَا مِنْ خَلْفِهِ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَصَابِعِهِ لَمْ يَرَ قَالَ أَذِيرُ قَدْ بَرَّ ثُمَّ قَالَ أَقْبِلُ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ هَذَا بِنِجَانٍ الْمَلَائِكَةِ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار انگلی کی مقدار پیچھے بھی لٹکایا پھر فرمایا پیچھے کر تو علی المرتضیٰ نے پیچھے بٹھایا پھر فرمایا آگے کر پھر اپنے آگے کر لیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا وطیرہ ہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر پہنہ تھے

ابن قتیبہ ۱۵۰

تاریخ الطبری ۱۱۱

قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ سُورَابٍ فَنَافِثَهُ ثُمَّ قَالَ دَنِعُمُ أَقُولُ ذَاكَ أَنتَ أَحَدُهُمْ وَأَخَذَ اللَّهُ لَعْنَةً عَلَى أَبْصَارِهِمْ عَنْهُ فَلَا يَرَوْنَهُ فَبَعَثَ يَنْشُرُ ذَاكَ الْقُرَابَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُو هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الْيُسُورَاتِ الْحَكِيمَاتِ لِمَنْ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ إِلَى قَوْلِهِ فَأَشْنَيْنَا لَهُمْ نَظْمًا يُبْصِرُونَ حَتَّى فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ سُورَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى حَيْثُ أَرَادَ أَنْ يَذْهَبَ فَاتَتْهُمْ آيَاتٌ مِّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُونَ هَهُنَا قَالُوا لَحْتَدُ أَتَالَ حَيْثُ بَكُمُ اللَّهُ قَدْ وَاللَّهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكْ مِنْكُمْ رَجُلًا إِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ سُورَابًا وَالْطَّلَقُ بِحَاجَتِهِ إِذْ مَا تَرَوْنَ مَا بَكُمُ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَإِذَا أَعْلَيْهِ سُورَابٌ

محمد بن اسحق نے کہا کہ کفار پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی پھر آپ نے فرمایا یہاں میں کہتا ہوں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو ان سے ایک سے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھ کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے ان پر یہ آیتیں یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین فاعشينا لهم کفرهم لا یبصرون تک پڑھیں۔ جب آپ یہ آیتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان کفار کے کوئی باقی نہ رہا جس کے سر پر مٹی نہ پڑی ہر پھر جہاں آپ کا ارادہ ہوا تشریف لے گئے ان کفار کے پاس ایک اور آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار کرتے ہو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے صلی اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لے پھر تم کسی ایک کو بھی اپنے نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے محمد بن اسحق نے کہا کہ ہر آدمی نے ان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر مٹی سے بھر بیٹھا۔

النبات ابن سعد ۲۲۸

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ عَلَى الْبَابِ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبَطْجَاءِ فَبَعَثَ بِدُرْهَمٍ عَلَى رُؤُسِهِمْ وَيَتْلُو الْيُسُورَاتِ الْحَكِيمَاتِ حَتَّى بَلَغَ سَوَاعِدَ عَلَيْهِمْ أَنْذَرْتَهُمْ أَهْلَكُمْ تُنْذِرُهُمْ لَا يَسْمَعُونَ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ لَهُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ قَالُوا مُحَمَّدًا قَالَ خَبَرْتُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ قَدْ وَاللَّهِ مَرَّ بَكُمْ فَذَرَوْا رُؤُسَكُمْ الْقُرَابَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْنَا هَذَا قَالُوا مَوْيَعُونَ الْقُرَابَ عَلَى رُؤُسِهِمْ وَهُمْ أَبْصَرُوا جَهْلًا وَالْحُكْمُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ مَقْبَلَةُ بْنُ أَبِي مَعْطُوطٍ وَالنَّصْرُ بْنُ الْحَارِثِ وَآمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ وَنَعْمَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَطُعَيْةُ بْنُ عَبْدِ قَيْ وَأَبُو كَهْبٍ

وَابْنُ خَلْفٍ وَبْنِهِ وَبْنَةُ ابْنِ الْحَاجِّ -

تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے دروازے پر بہ نیت قتل بیٹھے تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یسین و القرآن الحکیم کو لا جیومنون تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذلیل ہوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے گئے اور تمہارے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ بہ نیت قتل کھڑے ہوئے والے، ابو جہل اور حکم بن ابی اعص اور عقبہ بن ابی معیط اور ذکوان بن حارث اور امیہ بن خلف اور ابی بن عیطہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیشہ بن عدی اور ابولہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور مصطفیٰ بن حجاج تھے۔

تاریخ کامل ۲/۳۹ { وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ حَقْنَةً مِنْ سُورَابٍ فَجَعَلَهَا عَلَى رُءُوسِهِمْ وَهُوَ يَقُولُ هَذِهِ آيَاتُ مَنْ يَسِينُ وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ثُمَّ انْصَرَفَتْ فَلَمْ يَرَوْهُ ذَاتَ هُمْرَاتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُونَ قَالُوا مُحَمَّدٌ أَقَالَ تَحْيَبُكُمْ اللَّهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ يَتْرِكُ أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا جَعَلَ عَلَى رَأْسِهِ الْقُرْآنَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَكَرَوْا السُّورَابَ -

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یسین و القرآن الحکیم کو لا جیومنون تک تو کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے اور تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی۔

سورۃ بقرہ ۲۳۱ { وَبَيْنَهُمْ خُورُوجُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْشُرُ السُّورَابَ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ رَجُلٌ إِلَّا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ انْصَرَفَتْ إِلَى حَيْثُ أَسْرَدَا فَذَاتَ هُمْرَاتٍ فَقَالَ لَمْ يَرَوْهُ هَهُنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ أَقَالَ فَذَاتَ هَيْبَتِكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ جَعَلَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا يَتْرِكُ مِنْكُمْ رَجُلًا إِلَّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ آبَاؤُا نَطْلَقَ لِحَاجَتِهِ أَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِيَكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَذَاتَ هَيْبَتِكُمُ اللَّهُ -

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے اب کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ پھیرا آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ نے ذلیل کیا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو

اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی پڑی تھی۔

شیعہ کتب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کفار مکہ کے

ننگے سروں پر مٹی ڈالی

ابن شہر آشوب ۱/ ۹۹ { وَكَانَتْ بَيْدَمُ قَبْضَةٍ تَرَابٍ فَرَمَحِي بِهَا أَرْفَؤُ سِهْمِهِمْ وَمَضَى }

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹھی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱/ ۴۵۸ { أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكَلَابِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسِخِ }

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کھائی تک تھی۔

شمال ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَاجِّ شَامِعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَيْدٍ الْعَقِيلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ بَرْزَيْدٍ قَالَتْ كَسَّرَ قَمِيضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم إلى الرِّسِخِ -

اسمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین کھائی تک تھی۔

شمال ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسِيدٍ الرَّازِيُّ أَنبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مَوْسَى وَابُو خَمَيْلَةَ وَزَيْدُ بْنُ حِيَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ أَحَبَّ الشَّيَاطِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيضُ -

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیض تھا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک

طبقات ابن سعد ۱/ ۴۵۹ { أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَحْجَةَ عَنْ

رَجُلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي زُرَّ لَحْتِ سُرَّتِهِ وَتَبْدُؤُ اسْرَّتِهِ وَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْكَوْثَرِ فَوْقَ سُرَّتِهِ -

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے اور اپنی ناف کو اوپر اٹھا رکھتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے۔

ازار کا شرعی حکم

ٹخنوں سے نیچے ازار لگانے والے کی نماز قبول نہیں

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { حدیثنا خالد بن خداش أخبرنا عبد اللہ بن جیب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمری الازار بذر صد یدہ و یرفع من قد ایدہ۔

یزید بن ابی جیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت کو سامنے سے لٹکاتے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { أخبرنا انس بن عیاض ابو حمزہ عن عکرمہ مولى ابن عباس قال رأیت ابن عباس إذا شردا من فی مقعد مرا ساءا حتی تقع حاشیتاہ علی ظہر قد میده و یرفع الازار فمما ساءا قال قلت لہ یسرنا شردا هکذا؟ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأشردا هذہ الاثرۃ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب تہمت باندھتے تہمت کے اگلے حصے کو اتنا لٹکاتے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دونوں قدموں کی میچھ پر پڑتا اور باقی تہمت اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے تہمت کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہمت ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

ابوداؤد ۲/۲۱۰ { حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل نا ابان نا یحییٰ عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ قال بیئنا رجل یصلی مسبلا ازارا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضأ فذہب فتوضأ ثمر جاء فقال اذهب فتوضأ فقال لہ رجل یمارس رسول اللہ مالک امرئہ ان یتوضأ ثم سکت عنہ قال انہ کان یصلی وهو مسبل ازارا وان اللہ تعالیٰ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر لو وہ شخص گیا اس نے دوبار وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر لو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا ارشاد فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار لٹکا کر نماز کرنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

عَنْ عَصَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلَهُ نَارُ جَهَنَّمَ (الطی عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامت اپنے پا جامے کو لمبا کرنا ہے تو جس شخص نے اپنے پا جامے کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے کھٹکتا ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس کے لئے دوزخ ہے۔

بخاری شریف ۲ { حدیثنا آدم قال حدثنا شعبه حدثنا سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الأزار إلا نار النار -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے جو پا جامہ یا تہمت ہو گا وہ دوزخ میں ہو گا۔

مسلم شریف ۲ { حدیثنا یحییٰ قال قرات علی مالک عن نافع وعبد اللہ بن دینار وزید بن اسلم کلہم یخبرہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخطر اللہ تعالیٰ من جوار ذوبہ خیلاء -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو امور ثابت ہوئے کہ ازار ٹھکانا کرنا نہایت برا ہے کی نماز عند اللہ قبول نہیں دے گی اور یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خطاب نہایت نہیں فرماتے۔

ٹخنوں سے نیچے ازار کو ٹھکانے والا دیندار خداوندی سے محروم ہو گا

کنز العمال ۱۹ { إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسَبِّلِ الْأَرْوَاحِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھنے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

جو شخص کپڑا ٹخنوں کے نیچے ٹھکانے دوزخی ہے

کنز العمال ۱۹ { كُلُّ شَيْءٍ جَاوِزُ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَزَارِ فِي النَّارِ (طبرانی عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا کچھ کپڑا ازار کا ٹخنوں سے تجاوز کرے تو وہ دوزخی ہے۔

پا جامے کو ٹخنوں کے نیچے ٹھکانے والا منافق ہے

کنز العمال ۳۱ { عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ تَطْوِيلُ سَرَاوِيلِهِ مِمَّنْ طَوَّلَ سَرَاوِيلَهُ حَتَّى يَدْخُلَ تَحْتَ فَلَا مِيلَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اب یہ سمجھ ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

زندہ اور مردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا عمار بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسیٰ اخبرنا حماد بن سلمة جميعا عن ايوب بن ابي اسختيا عن ابي قتابة عن سيرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم كُمُ يَا الْبَيَاضُ مِنَ الْبَيْضِ فَإِنَّكُمْ أَحْيَاءُ كُمْ وَكُفْتُمْ فِيهَا مَوْتًا كُمْ۔

سمرقہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے۔ تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا المسعودي عن الحكم وجبيب بن ابي ثابت وحديثنا سفيان الثوري عن جبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن سيرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألبسوا لبياب البَيْضَ فَإِنَّهَا أَحْيَاءُ وَكُفِيَتْ أَيْمَانُ مَوْتًا كُمْ۔

سمرقہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہننا بے شک وہ سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ { حدثنا محمد بن الصباح أنباء عبد الله بن رجاء المكي عن ابن أبي شيبة عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ قَالَ لَبَسُوْهَا وَكُفْتُمْ فِيهَا مَوْتًا كُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔

ابن ماجہ { حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان عن جبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن سيرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألبسوا لبياب البَيْضَ فَإِنَّهَا أَحْيَاءُ وَكُفِيَتْ أَيْمَانُ مَوْتًا كُمْ۔

سمرقہ بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہننا سفید کپڑے بہت پاک اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

نسائی شریف ۲ { اخبرنا عمرو بن علي قال ثنا يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد بن ابي عروبة يحدث عن ايوب بن ابي قتابة عن ابي المطلب عن سيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قَالَ الْبُسَامُ بْنُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَّاضُ مِنْ قَانِيهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكُنْتُ فِيهَا
مَوْتًا كَمُوتِ.

حمزہ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید
کپڑے پہن کر کپڑے بہت اظہر اور اچیب میں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { أخبرنا الفضل بن دكين و يحيى بن عبالا
أخبرنا المسعودي عن عبد الله بن عثمان بن

خشيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم البسوا البياض البين وكفنوا فيها موتاكم.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سفید کپڑے پہن کر اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { أخبرنا الفضل بن دكين حدثنا أبو بكر الهذلي
عن أبي قلابة قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم إن من أحب ثيابكم إلى الله البياض فصلوا
فيها وكفنوا فيها موتاكم.

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے
مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۲/۱۰۴ { حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدينا
سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن ميمون بن أبي

حبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم البياض من قانيها أطهر وأطيب وكفنوا فيها موتاكم.

ہذا حدیث حسن صحیح۔

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہن کر اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی
میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

البرداء ۲/۳۰ { حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبد الله بن عثمان
البرداء ۳۰۴ { بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البين
فانيها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وإن خير الثياب لكم
الألوان يجلو البصر وينبت الشعر.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہن کر اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے
مردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر سمرے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روشن
کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسند
ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس
سفید پہنے گا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

ریشمی لباس کی ممانعت

کنز العمال ۸/۲۱ { حَرَّمَ لِبَاسَ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبَ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي
أَوْ أَحَدٍ لَنَا شَوْحَرٌ -

مُصْطَفَى صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔

کنز العمال ۸/۲۱ { الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَحَلَّ
لَنَا فِيهِمْ - (ق عن عقیب بن عمر عن ابی موسیٰ)

مُصْطَفَى صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

کنز العمال ۸/۲۱ { مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا
وَلَا ذَهَبًا رَحِمَ طِبَاكَ مِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

مُصْطَفَى صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔

مُصْطَفَى صلی اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

ابوداؤد ۴۰۷۰ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَاعْبِيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي دَانَ
أَبَا دَانَ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ النَّبِيِّ

صلى الله عليه وسلم فَسَأَلْتُ عَنْهُ بُرْدَيْنِ أَحْضَرَيْنِ -

ابو مرثہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازم تھا آپ پر دو سبز چادریں رکھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۵۳ { أَخْبَرَنَا مُعَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا سَنِيَانُ بْنُ ابْنِ
طَبَقَاتِ بْنِ سَعْدٍ ۵۳ { جَرِيحٌ عَنْ عَطَاءِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ
أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطَوِّتَ بِأَبْيَسِ مِصْطَبِيحَا
بِسُورَةِ الْخَصْرِ -

یعنی نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اور سبز کرکھر اشراف لائے۔

سرخ رنگ کی چادریں

طبقات ابن سعد ۲/۵۱ { أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْأَحْوَصِ
عَنْ اشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ كَنَانَةَ
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفِيهِ بُرْدَانِ أَحْمَرَانِ -

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۵۰ { أَخْبَرَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْحَرَّاحِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ ابْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ احْمَرِّ فِي حُلَّتِي حَسْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَأَيْتُ بَرَارَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَئَلَ عَنْ رَأْيِ النَّبِيِّ فِي مَا لِي بِهِ فَقَالَ لَا تَلْبَسْ أَحْمَرَ -

جس میں شہرت ہو۔

کنز العمال ۱۴۰ { اَيَّاكُمْ وَالْحُسْرَىٰ فَانَهَا احَبُّ الْزَيْنَةِ اِلَى الشَّيْطَانِ -

دعبل عن عمران بن حصین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین زینت ہے

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا هشام بن سعد عن يحيى بن عبد الله بن مالك

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ قَبِيضَةً وَسِدَاكَةً وَعَمَامَةً -

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعفران کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قبض اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا مصعب بن عبد الله بن مصعب الزبيري قال سمعت ابي يجز عن

اسماعيل عن عبد الله بن جعفر عن ابيه قال رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءً وَعَمَامَةً مَصْبُوعَيْنِ بِالْعَبِيرِ قَالَ مُصْعَبُ وَالْعَبِيرُ عَيْنُ الزَّعْفَرَانِ -

عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا خلاد بن يحيى اخبرنا عاصم بن

محمد بن شداد عن ابي عن زيد بن اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَصْبِغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا بِالزَّعْفَرَانِ حَتَّى الْعِمَامَةُ -

زيد بن اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگتے حتیٰ کہ عمامہ بھی۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا مومل بن اسماعيل اخبرنا

عن ابن عسراء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يَهْفُو ثِيَابَهُ -

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے زور رنگتے۔

یہ جتنی روایتیں زرد رنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک روایت منسل نہیں سب منقطع ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسل حدیثیں زرد رنگ سے ممانعت کی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔

نشرت تھی۔

زرد رنگ کے لباس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

کنز العمال ۸۹ { إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا يَعْنِي الْمُعَصَّفَرُ زحم م عن ابن عسراء

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا زرد رنگ کے کپڑے کفار

کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۶ { عن محمد بن ابراہیم ان خالد بن معدان اخبرہ ان جبیر بن نفیر اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر و اخبرہ انہ رآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ثوبان معصفرا ان فقال ہذہ ثياب الکفار فلا تلبسہا۔
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ بن عمرو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۶ { اخبر فی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریر عن ابن طاووس عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر و انہ اقا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ ثوبان معصفرا ان فعصیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال اذہب فاظرحہما عنک قال ای یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الناس۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زرد کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جان دو لوں کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

شیعہ احادیث سے لباس نبوت و امامت

سفید لباس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

(۱) فروع کافی ۲/۳۲ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القلاح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفینوا فیہ مؤثاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے۔ اور اسی میں اپنے سروں کو کفن دو۔

(۲) فروع کافی ۲/۳۲ { الحسین بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علی عن مثنیٰ الحنط عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفینوا فیہ مؤثاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سفید کپڑے پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس میں اپنے سروں کو کفن دو۔

(۳) حلیۃ المتقین ۵ { بہترین رنگھائے درجامہ سفید است و بعد از ان زرد

پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا
علیہ السلام مصنف عبیدن الانجبی فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

حضرت ابو الائمہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا
مذہب سیاہ لباس کے متعلق

۱) احادیث متفقہ ۲) بلند معتبر از حضرت امیر المؤمنین منقول است کہ مہر شید جامہ
سیاہ کہ آن پوشش فرعون است۔

معتبرند کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ
حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس
فرعون کا ہے۔

۱) کتاب العلل والشرائع ۲) وبعہ الاسناد عن محمد بن احمد
بن عیسیٰ الیقطنی عن القاسم بن
سعی عن جلالہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المؤمنین
علیہ السلام قال فیہما علیمہ اصحابہ لا تلبسوا السواد
لانہ لباس فرعون۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

بعد ازاں سبز و بعد ازاں سرخ نیم رنگ و کبود و عدسی و در چند حدیث معتبر از
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ مہر شید جامہ سفید کہ ان شکر
ترو پاکیزہ ترین رنگھا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور
اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور موری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقول ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

۱) عبیدن الانجبی ۲) از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرمود
رسول خدا فرمود مہر شید لباس دشمنان مرا و نحو زید
مؤلف
طحا جہائے دشمنان مرا و زید در راہ ہائے دشمنان
۳) پس از دشمنان من شود چنانکہ ایشان دشمنان من ہستند
مصنف گوید لباس دشمنان لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا
لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے رشتوں پر

کیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵ { قَالَ امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علّمہ لاصحابہ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسٌ فِرْعَوْنِ -

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العرم ۲ { دارو ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنوں وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عامہ و موزہ و عبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں

(۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۸۱ { رَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْحُزُّمُ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَا يَحُزُّمُ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَلَا يَكُنُّ فِيهِ الْمَيْتُ -

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جاسکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جاسکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العلل و الشرائع ۱ { ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحییٰ العطار عن محمد بن احمد عن

سہل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابن عبد اللہ علیہ السلام قال قُلْتُ لَكَ أَصْلِي فِي قُلُسُوْرِ السَّوَادِ قَالَ لَا تُصَلِّ فِيْهَا فَإِنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں نہ نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) حلیۃ المتقین ۶ { پر سید کہ رکلاہ سیاہ نماز کبھی فرمود کہ در آن نماز من کہ لباس اہل جہنم است -

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کر لوں حضرت نے فرمایا سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العلل و الشرائع ۱ { حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفاح عن العباس بن معروف عن الحسين بن يزيد النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله

عليه السلام قال أوصى الله عز وجل إلى بني من أنبياءه قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ
لَا تَلْبَسُوا لِبَاسَ أَغْدَايَ -

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی
کی مومنین کو کہدو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں۔

(۱۳) حلیۃ المتقین ۵ { و پوشیدن جامہ سیاہ کما ہیئت شدید وارد و رہبر
حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ

نباشد بہتر است۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور
جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۹ { و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب
خیل و تکبر و ہر کہ پوشد در روز قیامت با جبہ ران
مخشور شود۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا
ہے۔ اور جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا۔ قیامت کے دن متکبروں کے ساتھ اٹھایا جائیگا
(۱۵) حلیۃ المتقین ۹ { و ہر کہ نعل سیاہ پوشد یجک انیاد۔ اور جو شخص سیاہ
جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۱۶) تحفۃ العوام ۲ { حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ
پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محذور ہوگا
دوسری حدیث میں فرمایا ہے ضعف چشم پیدا کرتا ہے ذکر کو مست کرتا ہے اور

موجب غم و اندوہ ہے۔

(۱۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱ { وَ سَلَّ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنِ الصَّلَوةِ فِي الْقُلُوبِ
السَّوَادِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا لِأَنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز
ہے؟ تو اپنے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ موزخیوں کا لباس ہے۔

شیعہ کتب سنیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

حیات القلوب ۳۱۵ { علم دیگر بنزد من آید از رایت اولین سیاہ ترو تیرہ ترو مثل
اول جواب گوید مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ در میان

شما گذشتہم چہ کریدہ بانہا گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کریم و عزت ترایاری نکویم
و ایشان را تقسیم سازد و پرانگندہ کریم پس گویم کہ دور شود از من پس برگردند از سخن

و ہا لب تشہ و روحے سیاہ پس علم دیگر بنزد من آید کہ نرا ازاں تابد پس من با ایشان
گویم کہ کیستینہ شما گویند ما تم اہل کلمہ توحید و پرہیزگاری و ما تم امت محمد و ما تم نفیہ اہل حق

و سال کتاب حق تعالیٰ شدیم و حلال انرا حلالی و حرام انرا حرامی و ما تم دوست انتم
نیت محمد و ایشان را یاری کریم ہر امر سے کہ خود را یاری میکویم و در خدمت ایشان

قال کریم و باہر کہ شمشنی با ایشان میکویم و متانکہ کریم پس من با ایشان گویم کہ بشارت با شما
از پیغمبر شما محمد وارد دنیا چھاں بودید کہ گفتید پس آید ہم ایشان را از سخن کوثر

و ہا اب از نزد سخن کوثر برگردند جبرئیل را خبر داد کہ امت من فرزند من حسین اشہد بخدا

کہ وہ کہلا لعنت خدا پر کسے باد کہ اور ابکشید یا اور یاری نکند تا روز قیامت پس حضرت
از منبر فرود آمد۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے
سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دینگے پھر میں کہوں
گا کہ میں تم میں وچیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا بڑا نو کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب
کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور
بر باد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ و حوض کوثر سے پیلے چلے جائیں گے پھر
دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے فور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ
تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرنے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم میں اور حق والوں کا بقیہ میں خداوند کی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالیٰ کے حلال کو
حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فدیہ سے محبت کرتے
رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے اپنی کاموں میں ان کی طرت سے ہم ان کے
دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر
تھم ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں حوض کوثر سے ان کو
پانی دوں گا اور میرے پاس حوض کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبریل نے مجھے خبر
دی کہ میری امت میرے لڑکے حسین کو کہلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کریم
لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہو گیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

وہ زنجیوں کا لباس ہے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو
ان کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر سٹیشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے
اور کوئی پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر
راج میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہننا پڑتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس
کو جنت والا نوری سفید لباس سے ملوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بھول اور
عیسائی اس تم خود سوچو کہ اس کو کونسا لباس پہننا پڑتا ہے گا۔ اور خدا کی فیصد بھی
من یجئے۔

الحج ۱/۱۱ ﴿قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَتُطِيعَتُ لِهَيْبَتِهِ مِنَ النَّارِ﴾
انج ۱/۱۱ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

اولاد سے امامت جاتی رہی

۱۸۱ کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ ﴿وَبِهَذَا الاسناد عن محمد بن احمد
عن علي بن ابي هاشم الجعفي

عن محمد بن معاوية باسناد رفعه قال هبط جبريل عليه السلام
على رسول الله صلى الله عليه وآله وعليه قباء اسود ومنطقه فيها
الحجر قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله يا جبريل ما هذا
الذي قال ربي ولعلك العباس يا محمد ويل لو لدك من ولد العباس فخرج

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكَ يَا عَبَّاسُ فَقَالَ يَا عَمَّتُ وَيْلَ لِي لَسْتُ مِنْ ذَلِكُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَجَبَ لِنَفْسِي قَالَ جَفَّتْ الْقَلَمُ يَمَانِي

محمد بن العباد نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے اس نے کہا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پٹی حامل جس میں خیر خاراوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبریل یہ لباس کیسا ہے اس نے کہا تیرے چپکے لٹکے کا لباس ہے یا محمد دِل ہے تیرے چپکے لٹکے کے لئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو دِل ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمائیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لکھا گیا اب قلم خشک ہو گئی۔

”علی رضا“ خیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس و زخیر کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عباس اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں بفضلِ نجات اب کرتا اور تہمت یا شکوہ اور جو تے سیاہ نہ پہنوں گا اور سیاہ عمامہ چھوڑوں گا نہیں۔

”محمد“ جعفری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس لپندہ سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو لپندہ فرمایا جو آپ کے نزدیک لپندہ ہو اس لباس کو پہننا ناچاہیے باقی رہا صرف

عمامے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے ختم ہی کر دیا اور سیاہ جبہ سے حضرت عباس کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے دوسرا جواب اگر پہننے والی توجہ لپندہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہیے محب اب کہلاتا ہے آپ لپندہ فراوی سفید کپڑے کو اور تم لپندہ سیاہ تو محبت کے خلاف ہے۔

تیسرا جواب: لباس وہ لپندہ کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید چوتھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے بھی تو درحقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے لپندہ کر کے سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

زرقانی ۵ { وَرَعَمَ لَعْنُهُمْ حَرَّانَ سَوَادَ هَالَمْ يُكُنْ أَصْلِيًّا بَلْ لِحَكَايَةِ مَا نَحْتَهُمَا مِنَ الْمُعْضَرِ وَهُوَ أَسْوَدُ }

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی سیاہی اصل زرقانی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

جو عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

اختلاف و آیات لعنۃ السواد

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا وكيع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمة عن ابي الزبير أن

الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۶۰

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۰ { أخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا شريك عن عمارة الدهني عن ابي النربير عن جابر قال دخل البيت صلي الله عليه وسلم عام الفتح وعليه عمامة سوداء ۶۰

حضرت جابر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ { أخبرنا معن بن عيسى وشبابه بن سوارو موسى بن داود قالا أخبرنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح وعليه عمامة سوداء ۶۰

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا غود تھا پھر آپ نے اس کو اتار دیا۔

شمال ترمذی ۸ { حدثنا عيسى بن احمد شاعبد الله بن وهب شني مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ۶۰

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ کے سر پر لوہے کا غود تھا۔

شمال ترمذی ۹ { حدثنا يوسف بن عيسى شاكيع ثنا ابو سليمان وهو عبد الرحمن بن الغيل عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس فعدله عصاه سنة ۶۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پر میلہ عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر لوہے کا غود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پر غود تھا آپ نے اُتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پر میلہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلہ ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ بھی تھا اور خود ہی تھا جب اپنے لوہے کا غود اتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا لیا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پر میلہ عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلہ لکھا

تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا تھا بلکہ سیاسی لوہے کے خود کی تھی کسی نے آپ کو مبع خود دیکھا تو اس نے کہ دیا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقعہ ایسا ہی ہے کہ آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکہ کے وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہننے رکھا بدلائیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکہ کی ہی بات کر رہا ہے میلہ دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بابت کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بات کر رہا ہے۔ ہذا ما عندی۔

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جٹی عمامہ لوہے کے خود سے میلہ اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے متعلق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ لباس و زخیروں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔

چھٹا جواب: جو کام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ ضرور کیا ورنہ لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح دیکھائے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سیاہ لباس پہن لیا کرو۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات
دس روپے نقد انعام پیش کر دیں گا۔

سازاں جواب: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار تھی ہے اس کو اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرماتے۔ علی رضاؑ، کعبے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا۔ تو کعبے کو سیاہ غلات کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے۔

محمد عمرؒ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ غلات سیاہ آپ نے نہیں چڑھایا اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

کعبے کو نجاج بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ان هشام ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳

مختلف فتویٰ لکھنے والے امام مکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکلی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لکھا دے گا کہ کچھ خدا کا خوف کرو۔

”محمّد عمر“ علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو سب سے دوزخ بروئے شما الغفم کے مصداق تم ہی ہو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھائیے اگر صحیح ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کر لو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے نہیں کوئی لفظ خلافت ہو تو فقیر اس کی تلا فی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانو مجھ پر کیا اعتراض ہے۔ اب تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ لکھی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھتے رکھتے تھے۔ لہذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب : تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرم ادنیٰ کبل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجرہ کر سکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں ٹھکے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہا

ہے جو اس کو ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لکھا دے گا کہ کچھ خدا کا خوف کرو۔

مزل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

(۱) تفسیر جوامع اجماع ۴۹۵ { يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ فِي ثِيَابِهِ الْمُسْلَفَةِ يَهَا أَدْعُهُمُ النَّشَاءُ فِي الذَّرِّ أَوْ كَذَلِكَ الْمَدِيرُ }
اَنَّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم یُکَوِّرُ مَلَّیَا الثَّیَابِ فِي اَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ بِعَدَائِلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتَّى اَنْتَنَ بِهِ فَيَخُوضُ طَبَّ بَهْذَا۔

یہا ایہا المزمیل کے معنی میں اے میری کپڑوں میں قائد کوئی ادنیٰ اوغم کیا گیا اسی طرح ہے مدثر اور جبریل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کہ رب کریم کو آپ سے اُنس ہوا تو آپ کو یا ایہا المزمیل خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے۔

(۲) تفسیر قمی ۳۴۳ { يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَتَوَكَّلُ بِثَوْبِهِ وَيُنَافِرُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ قُمْ }
السل : يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم

نے فرمایا یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ۔

(۳) تفسیر حافی ۵۰۹ { یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اَصْلُهُ الْمُتَزَكِّلُ بِنَبَايَه اِذَا اَتْلَفَتْ بِهَا النَّفْسُ قَالَتْ هُوَ اللَّيْلُ كَانَ يَتَزَكَّى بِشَوْبِهِ دَيْنًا مَرَّقًا لَللَّهِ يَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اس کا اصل ہے الْمُتَزَكِّلُ بِنَبَايَه جب آپ کپڑوں کو پہن لیں علامہ مکی نے کہا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کپڑے پہنے ہوئے ہی تھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لباس سے ملبوس رات کو دربار خداوندی میں قیام فرمائیے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۷ { یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ مَعْنَاهُ یَا اَیُّهَا الْمُتَزَكِّلُ بِنَبَايَه اَلْمُتَزَكَّى بِهَا۔

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کے معنی میں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اے کپڑے پہنے والے { یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اِی اَلْمُتَزَكَّى بِشَوْبِهِ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۵) تفسیر المنہج ۸۲ { وَاَزْ خَدِیجَ کُبْرٰی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تَقَلُّ اسْتِ کہ اس میں چادر شبے بود و چہار وہ زرع نصفے بر بالائے مابودے و نصفے

رسول پوشیدہ نماز گزارے پر سیدند کہ از چہ چیز بود گفت اے نہ قر بود نہ کج نہ از مومے نازک و نہ از ابریشم و نہ از پنبہ بلکہ تار او از مومے بزر بود و بود آں از مومے شتر و وراثت لے نماز شب جبرئیل آمد و ایں آیت آورد کہ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کلیم و زبور پیچیدہ حضرت خدیجہ حرمۃ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ رات کی چادر کی طرح تھی اور چوہہ ہاتھ لمبی تھی ایک نصف ہم پر بہرتی تھی اور ایک نصف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز اور افراتے لوگوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

خدیجہ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ چادرات والی تھی اور اس کی لمبی چوہہ مٹی نصف ہم اوڑھنے اور ایک نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ کر نماز کرتے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ چادر کس چیز کی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بڑی بڑی تھی اور نہ وہ پٹھینے کی اور نہ وہ ابریشم کی اور نہ ہی وہ سوت کی بلکہ تار مٹی کے بالوں کا تھا اور ہانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ اس کرات کی نماز میں اوڑھتے تھے ایت نازل ہوئی۔

(۸) قرآن مجید سجۃ الحجہ بقول ۱۱۳ { یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر لینے والے رسول

(۸) ترجمہ مستبول ۱۱۳ { یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کپڑا اوڑھنے والے رسول۔

(۹) تفسیر عمدة البیان ۳۶ { حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مثل چادر شب کے تھی چوہہ ہاتھ کی کہ آدھی اوپر بھاڑے ہوتی تھی اور اس میں رسول خدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے آئی کہ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر میں لپیٹے ہوئے قُمِ اللَّیْلَ اٹھ تو رات کو واسطے نماز شب کے اور نہ نماز نہجہ کی ہے اور ہمیشہ اس کو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام دینے نفس اپنے حال کو نزل مت کر اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ اول مرتبہ تھکے تھے تھکے تھے اسی کو بھیجا چاہا کہ جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت اصلی میں محمد کے پاس جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اس

صورت میں دیکھا کہ زندان کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب
دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولتر میں تشریف لائے
فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوا
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ مکمل متعلق شیعہ حدیث

فروع کافی ۲/۳۴ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحییٰ
عن جده الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی
عبد اللہ علیہ السلام قال لا یلبس الصوف و الشعر الا من عتبه
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اونی کپڑا اور بالوں
والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر جیسا ری سے ۔

فروع کافی ۲/۳۴ { عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن محمد بن
عیسیٰ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن عن شعيب عن
ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن امیر المؤمنین صلوات اللہ
علیہما قال ابسوا الثياب من القطن کایس لباس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ و آلہ یسوا و لکن یلبس الصوف و الشعر الا من عتبه
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوئی کپڑے پہنوا اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سوئی تھا اور ہمارا لباس بھی سوئی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونی کپڑے سوائے بیماری کے استعمال نہیں فرمائے ۔

ابن ابی ابی تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی احادیث فیصلہ ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونی لباس
بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اونی کپڑا
استعمال کیا بلکہ فیصلہ فرمایا کہ سوئی کپڑا سنت ہے اور یہی مسادات کی عداوت ہے
مزل کا فیصلہ ہی ختم ہو گیا ۔

جب تمہارے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر
کی حدیث مکمل ہو گئی۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی چادری و سرخ رنگ کی شخص جن کو بعد میں آپ نے منع فرمایا پھر آپ
اور چادری بن رنگ کی شخص جس سے منع نہیں فرمایا اب مزل کی تفسیر سنی تفسیر سے عرض

اہل سنت و جماعت کی کتب سے مزل کے معنی

۸/۳۴ { رَایا ایہا المزمِّلُ) اَجْمَعُونَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالْمُزْمِلِ
الَّذِیْ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَصْلُهُ اَمْتَزَقْلًا بِالسَّاءِ
الَّذِیْ تَزْمِلُ بِثِیَابِہِ اَنْ تَلْفَفَ بِہَا ۔

الذی کان مَزْمَزًا فی مِرْطَ لِحْدِیْجَةٍ مُتَنَابِسًا بِہَا فَنَزَلَ
بِہَا الْمَزْمِلُ قَسَمَ اللَّیْلِ ۔

ایہا ایہا المزمِّلُ) تمام مذاہب کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزل سے مراد وہی
الذی کان مَزْمَزًا فی مِرْطَ لِحْدِیْجَةٍ مُتَنَابِسًا بِہَا فَنَزَلَ بِہَا الْمَزْمِلُ قَسَمَ اللَّیْلِ ۔

پہنچے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت تھی اور آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں لپیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو
يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ کہا گیا۔

(۲) تفسیر البوسعود ۳۳۲ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ، أَنَّى الْمَرْمَلُ مِنْ تَشْوِيْدٍ بِثِيَابِهِ إِذَا تَلَفَتْ رِيحًا۔

دیا ایتھا المرمَل، یعنی اپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر ۳۰ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ وَهُوَ الْمَلْفُ بِثِيَابِهِ وَلَيْسَ عَنِّي بَدَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ اس کے معنی میں لے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر ثیابوری { قَالَ الْكَلْبِيُّ إِنَّمَا مَرَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابِهِ لِيَتَهَيَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَمَّا أَنْ يَبْدُوَ مَرَمَلًا عَلَى ذَلِكَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہننے تو حکم ہوا کہ ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن ۳۴ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ، هَذَا خِطَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُهُ الْمَرْمَلُ وَهُوَ التَّشْوِيْدُ مَرَمَلًا فِي ثِيَابِهِ أَنَّى تَلَفَتْ قَالَ الْمُفْتَرُونَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَمَلُ فِي ثِيَابِهِ أَوَّلَ مَا جَاءَ بِهِ جَبْرِئِيلُ فَرَقَامَةً فَكَانَ يَقُولُ

الْمَرْمَلُ فِي رَعْلَوْفِي رَعْلَوْفِي حَتَّى آتَى بِهِ وَقِيلَ خَرَجَ كَيْدًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ ثِيَابُهُ قَنَاقَةً جَبْرِئِيلُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور منزل کا اصل منزل ہے اور وہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہر مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبریل علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی یعنی مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ کمر سن کر محبت آئی تو یہ محبت کا کلمہ آیا ایاہا المرمَل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک من مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو لنگہ سے جب لباس پہن کر نشر لیل کے تو جبریل علیہ السلام نے آپ کو ایاہا المرمَل سے ندا دی۔

(۶) تفسیر معالم التنزیل ۳۴ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ، اِی الْمَرْمَلُ بِثَوْبِهِ يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ لے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ۲۵۷ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ، وَأَصْلُهُ الْمَرْمَلُ أَذْغَمَتْ الشَّاعُ فِي الدَّاءِ اِی الْمَرْمَلُ بِثِيَابِهِ حِينَ

مُحِي الْمَوْجِي۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ کا اصل منزل ہے تاکہ زما میں ادغام کیا گیا یعنی لے وہی کے نزول کے وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی و شیعہ تفاسیر سے منزل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے تو آپ کے اور کمال کی کئی جہتیں کو آپ ہر وقت اور جتنے تھے یا شاید اقدس پر کہتے یہ محض بناوٹی باتیں ہیں بلکہ منزل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے تین کئے۔

(۱) ایک یہ کہ عربوں کی طرح تھا کہ رات کو سر اور بدن سے کرتہ کپڑے وغیرہ اتار کر سونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَحِينَئِذٍ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مَعَكُمْ اَلطَّهَّيْنِ كَرَجِبٍ ثُمَّ يَوْمٍ بِكُفْرَةٍ تَارِكًا كُرَامًا کرتے ہوئے عربوں کے کپڑے اتار کر آرام کرنے کی دلیل قرآنی ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کو بھی پسند نہ فرماتے کہ غنیمت کے وقت بھی کپڑے اتار دے جائیں اس کی کئی وجوہات ہیں یا اس لئے کہ حضور اس لئے لباس نہیں اتارتے تھے کہ ہر وقت حتیٰ کہ آرام میں بھی جہاد کی ہی تیاری میں رہتے اگر اعلان جنگ ہو تو تیاری جنگ نہ کرنی پڑے دوسری وجہ یہ کہ آپ کو ہمیشہ روایت خداوندی رہتی تھی آپ اس لئے اپنے لباس سے غافل نہ ہوتے تاکہ روایت خداوندی میں فرق نہ آئے اور ہر وقت آپ ذکر بھی رہتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ تَوَرَّبَ كَرِيمٌ كَغَنِيمَةٍ انت بھی آپ کے لباس پہننے اور تیار رہنے کو پسند فرمایا اور یا ایہا النبی سے محبت کا خطاب فرمایا کہ اے وقت خواب بھی اپنے کپڑے پہننے والے قلم الیل رات کو قیام فرمائے۔

(۲) دوسرے معنی کہ آپ نے شب ناشی میں اپنے لئے اور اپنی زوجہ مطہرہ کے لئے دس ہفتہ لمبی ایک بڑی چادر بستر کی بنائی ہوئی تھی جس کو آپ کی زوجہ مطہرہ بھی اوڑھتیں اور آپ بھی اس میں شمولیت فرماتے تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے آپ کو یا اَيُّهَا الْمُرْتَبِلُ سے یاد فرمایا تو یہ بھی بستر کی بڑی چادر کو اوڑھنا مراد ہے نہ کہ عام اوڑھ کر باہر بھرنے والی چادر جو مخالف کے لئے حجت بن کے جیسا کہ تفسیر منہاج وغیرہ نے لکھا ہے۔ تو چونکہ شب ناشی بستر کی چادر لباس میں شامل نہیں اس لئے یہ بھی حجت نہ ہو سکی۔

(۳) منزل کے قبر سے یہ معنی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز اپنا شاندار لباس پہن کر

پہن کر اپنے لئے رب کریم کو آپ کے لباس کی حیثیت قضایہ پسند آئی تُو اَيُّهَا الْمُرْتَبِلُ کا خطاب فرمایا تو آپ کا لباس سفید ہی ہوتا تھا تو اس معنی موجب بھی یہ کہ کسی کا کوئی بہانہ نہ ہو کہ یہی آپ کی کالی کالی ثنابت ہوئی۔

(۴) چوتھے معنی کہ وحی کی آمد کے وقت آپ لباس اور پہن لیتے تو اس وقت آپ کا لباس مبارک رب کریم کو پسند آیا اور یا اَيُّهَا الْمُرْتَبِلُ کے خطاب سے یاد فرمایا۔

(۵) پانچویں معنی کہ آپ نماز کے لئے اور لباس زیب تن فرماتے اور اللہ تعالیٰ کو یہ آپ کو پسند آیا تو یا اَيُّهَا الْمُرْتَبِلُ کا خطاب فرمایا کہ اے لباس پہننے والے۔

سیاہ محلی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نا پسند فرمائی

طہات ابن سعد ۴۵۳ | اخبارنا یزید بن ہارون وعفان بن مسلم | والفضل بن دکین قالوا اخبارنا ہمار بن | عن قتادة عن مطرف عن عائشة رضي الله عنها قالت جعل لي رسول الله صلى الله عليه وسلم سروة سوداء من صون قلبها فذكرت لي النبي صلى الله عليه وسلم وسوادها فلما عرفت في فيها وجدد رنم المصنوف لحنى فقد فها وكان لعجله الرجح الطيبة۔

عقربت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اونی سیاہ چادر تیار کی گئی آپ نے اس کو اوڑھنا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید اور سیاہی کا لباس چاہا جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اونی چادر میں پسینہ آیا تو آپ کو اونی کی بوسے

تکلیف ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو ہمیشہ اچھی خوشبو پسند ہوتی تھی۔

ابو داؤد ۲۸۸۸ { حد ثنا محمد بن کثیر انا ہما من قتاحہ عن مطر
عن عائشہ قالت صَبَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُودَةً سَوْدَاءً فَلَبَسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوْتِ فَقَدْ كُنْتُ
قَالَ وَأَحْبَبُهُ قَالَ وَكَانَ يُحِبُّهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر رکھی تو آپ نے اس کو اوڑھ لیا جب آپ
کو اس میں پسینہ آیا آپ کو ادن کی بو آئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے کہا
مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ { اخبرنا عبد العزيز بن عبد الله الا
وليسي حدثني ابن لهيعة عن ابي الاسود
عن عروة بن الزبير ان هذاع النبي صلى الله عليه وسلم
اربع اذرع وعرضه ذراعاين وثيبت -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
چادر کی لمبائی چار ہاتھ اور چوڑائی دو ہاتھ تھی۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ { اخبرنا عتاب بن زياد اخبرنا عبد الله
بن المبارك اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

بن عبد الرحمن بن نوفل انه حدثه عن عروة بن الزبير ان ثوب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كان يخرج فيه الى الوفاء
وسداؤه لا حصو حتى طوله اربع اشراع وعرضه ذراعاين وثيبت
فلما عيبد الخلفاء خلقوا و هو فة بثوب يلبسونه يوم الاضحى
والفطر -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پہرا جس میں وہ وفد کی طرف تشریف لاتے اور آپ کی چادر حضری تھی چادر کی لمبائی
چار ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک بالشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفاء
علیہم السلام کے پاس رہی اور پسینہ ہو گئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور
صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں اس کو استعمال فرماتے۔

شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضری تھی

ابن شهر آشوب ۱/۹۹ { قال فاما قد علي فراشي واشتعل بردي
الحضري

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضری چادر لگا دے
حیات القلوب ۲/۳۸ { پس بفراش من بخواب وبر حضري مرا برؤى
خود بیند۔

میرے بستر پر سو جا اور میری حضری چادر اپنے منہ پر ڈال لے۔

چاند کی روشنی کی طرح چمکتے ہوئے گئے تو عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر غبار پڑا
ہوا تھا اور باد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرش کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ
مجھے ان سے بنا دے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاشہ کو ان سے بنائے پھر انصار سے ایک
اور آدمی کھڑا ہوا تو اسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے میرے
لئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان سے بنا دے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ
تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

الفرقان ۱۸ ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِي سَخَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهِ لِيُكَوِّنَ
لِلْعٰلَمِيْنَ سُدًىۙ ۝ ۱۸ ﴾

یہ آیت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل
فرمائی اپنے بند سے پرکھ عالمین کے لئے آپ و احذذیر بن جائیں۔

اس آیت کریمہ سے مختصر ایذا ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے
جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان اور ملک و محروم و شجر و درخت سے پر ہے ہوا سوچ
چاند و نیا و عقبی عالم پر سب پر میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت
کل سے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

طاقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الْبَحْمُ ۲۴ ﴿ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهِيَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ۲۴ ﴾

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہارنا خداوندی قوت

جس سے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

طہات ابن سعد ۱۴۶ ﴿ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالْفَضْلُ بْنُ دَاكُورٍ قَالَا
أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلَ

عَلَى الْخُطَّابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ
فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ أَنْبِئَنِي بِكَ كَيْسَرٌ فِي الْخُسْفَىٰ

الْفَلَاذِ وَالْخَرِيرِ وَالْدِّيْبِ بَاجٍ وَقِيَصُرٌ فِي مَشْرِقِ الدَّلِّ وَأَنْتَ بَحْبِيبُ اللَّهِ
فَلَمَّا سَمِعَ كُنَا أَسْرَى قَالَ لَا يَبْكِيكَ يَا عُمَرُ قَدْ أَشَاءَ أَنْ تُصِيرَ الْحَبِيبُ
مِنْ صَارَتْ وَلَوْ أَنَّ الدُّنْيَا لَعَدْلٌ عِنْدَ اللَّهِ جَاحِدٌ بِمَا أَعْطَانِي
لَا أَسْأَلُ مِنْهَا شَيْئًا

مسلم شریف ۲۹ [۱۱۹] احادیث سنی بن شیبہ نا الحسن بن عیینہ نا زہبنا
ابو اسحق قال سمعت البراء بن عازب یقول
جاء ابوبکر اری ابی فی منزلہ فاستتری منه رجلاً فقال لعازب
البت معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احبلہ فحملتہ
وخرج ابی معہ ینتقلد منہ فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف
صنعتمایکہ سرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم
اسرینا لیلتنا کلھا حتی قامتا بھن الظہیرۃ وحلہ الطریقین فلا
یسر فیہ احد حتی رقت لنا صخرۃ طویئد لھا ظل لم یات علیہ
الشمس بعد فنزلنا عنہا فانیئت الصخرۃ فسویت بیدی مکانا
ینام فیہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلھا ثم بسطت علیہ فرودۃ
ثم قلت یا رسول اللہ نمرود انا انقض لک ما حولک فانہم وخرجت
انقض ما حولک فایانا یراعی عنہم مقبل بعینہ الی الصخرۃ یرید
منھا الذی اردنا سعینہ فقلت لمن انت یا غلام قال لیرجل من اهل
المدينة قلت افی غنک لکن قال نعم قلت افعلب لی قال نعم
فاخذ شاة فقلت لہ انقض الصخرۃ من الشعر والتراب والقدح
قال فرأیت البراء یضرب بیدہ علی الاخری ینقض فحلب لی فی
قعب معہ کتبۃ من لبن قال ومعی ادواء امرئوس فیھا للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکرہت ان اذقظہ من قومہ فوا فقتہ
استبقظ فصیب علی اللب من الماء حتی یبرد اسفله فقلت یا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم اشریب من ہذا اللبن فشریب حتی رصیت ثم
قال البراءین للرجل قلت بکے قال فارتحلنا ما ان الت الشمس واشبعنا
ثم اقلہ بن مالک قال ونحن فی جلد من الامم من فقلت یا رسول اللہ
انما فقال لا تحزن ان اللہ معنا فذما علیہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فامر لطمت فرسہ الی بطنھا امری فقال انی قد علیت
انما قد دعوتکما علی ما دعوتی فانا اللہ لکم ان اردتکمما الطیب
ما اللہ فبحا خرج لا یلتقی احدا الا قال قد کفیتکم ماھمنا
و یلتقی احدا الا سادۃ قال ووفی لنا۔

ابو اسحق سے روایت ہے کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو اس
وقت کہ کجاوہ خریدا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے رطل کے کو
سے ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کرے جائے تو میرے باپ
نے کہا ابیٹیا اس کو اٹھائے تو میں نے اس کو اٹھا لیا پھر میرا والد بھی حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیروں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابوبکر
ایہ بات تو بتاؤ کہ جس بات تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے
ابو اسحق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونوں تمام رات چلتے رہے
کہ آدم پہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا حتیٰ کہ ہمارے لئے ایک
جگہ بنا پھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہو جس کی نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے
ابو اسحق سے کہا ابوبکر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصدقہ اربعہ مسلم والترمذی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِقْتَرَبَتْ
الْأُكُلُ وَالْأُكُلُ الْقَمَرُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے
کے بارہا واقع ہو چاند دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا پہاڑ
کی دوسری طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رو تو اسی طرح
شریف اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ كَانُومَةُ

سیرۃ ابن ہشام ۱۸۸ اَنَّمَا قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَعَنَهُ اللَّهُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ ابْنِي الْأُمَا شَرُونُ مِنْ عَيْبٍ

لَعَنَّا وَشَتَمْنَا أَبَاءَنَا وَتُسَيْفِيهِ أَحْلَامِنَا وَشَتَمْنَا الْبَهْتِنَا وَإِذَا
لَعَنَّا هَذَا اللَّهُ لَا جَلَّتْ لَهُ عُدَّةٌ عَجَبْرًا مَا أَطِيقُ حَمْلَهُ أَوْ كُنَّا قَالًا فَإِذَا
سَدَّ فِي مَلَايَتِهِ فَصَحَّتْ بِهِ رَأْسُهُ فَأَسْلَمُوا فِي عَيْنِهِ ذَلِكَ أَوْ
الْمَعْنَى فِي فَلْيَضْحَكُوا بَعْدَ ذَلِكَ بَنُو عَبْدِ مَنَاظٍ مَا سَدَّ إِلَهُمْ قَالُوا
وَاللَّهِ مَا نُسْلِكَ لَشَيْءٍ أَبَدًا فَاْمَعْزِلْنَا شَرِيْدًا۔

فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو جَهْلٍ أَخَذَ حَجْرًا كَمَا وَصَفَتْ ثُمَّ جَلَسَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَنَظَّرُهُ وَعَدَّ أَرْسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
مَلَكًا وَاسْمُهَا كَانَ يُعَدُّ وَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
سَلَّمَ وَقَبْلَهُ إِلَى الشَّامِ فَكَانَ إِذَا صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے سائے میں آرام فرمایا پھر
میں نے آپ پر ایک چادر ڈالی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوہیرے
پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوہیرے پہرہ دیتا رہا اچانک میری
نظر پڑی تو ایک گڈریا بیچ اپنی بکریوں کے جاری طرح پتھر کے سائے کی نیت سے آ رہا
ہے پھر میں اس سے ملا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ
مہینے والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے
اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو
اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ باؤں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے
جھاڑ دے تو میں نے برابر کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ مارتا جھڑتا ہے تو اس نے
میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دو دیا۔ ائمہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند دو ٹکڑے ہوا

الْبَدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ ۲ اَنَّمَا الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدِي اَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْحَافِظُ وَابُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي

قَالَ قَالُوا ابُو الْعَبَّاسِ الْأَسْمَثُ ابُو الْعَبَّاسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّرِّيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فِي
قَوْلِهِ اِقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَالْأُكُلُ الْقَمَرُ فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَيْ فَلْيَيْنِ فَلَقَهُ مِنْ دُونِ الْجَبَلِ وَفَلَقَهُ
مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَهُمْ اَشْهَدُ

وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدَ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ الشَّاهِرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَائِهِ وَقَدْ عَدَّتْ قُرَيْشٌ فُجُورًا فِي أَنْتَقِيهِ يَنْتَظِرُونَ مَا ابْوَ جَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ ابْوَ جَهْلٍ الْحَجَرِ ثُمَّ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَاهُ رَجَعَ مِنْهُ مَا كُتِبَ مَرُوعًا قَدْ يَبَسَتْ يَدَاهُ عَلَى الْحَجَرِ حَتَّى قَذَفَ الْحَجَرُ مِنْ يَدِهِ وَقَامَتْ إِلَيْهِ رَجَالٌ قُرَيْشٍ فَقَالُوا لَكَ مَا لَكَ يَا أَبَا جَهْلٍ قَالَتْ قُتِلْتُ إِلَيْهِ لَا فَعَلَ بِهِ مَا قُلْتُ لَكُمْ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَنُوْتُ مِنْهُ عَرَفْتُ فِي دُونِهِ فَعَلْتُ مِنَ الْأَبْلِ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ وَمِثْلَ هَامِتِهِ وَلَا مِثْلَ قَصَرَتِهِ وَلَا أَيْتَابَهُ لَفَحِلْ قَطْ نَهَمْتَنِي أَنْ يَكُنِي قَالِ ابْنُ السَّمْحَقِ قَدْ كَرِهَ لِي إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَالِكَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنًا لَا خَدَّ هـ

ابو جہل لعنہ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عیب جوئی کرتا ہے ہمارے اباؤں کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے لئے ضرور ایک پتھر کرے کر بیٹھوں گا۔ جتنا میں اٹھا سکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نمازیں سجدہ کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد نبی عہد منات جو کریں سو کریں لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہمیشہ ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ادا دہ رکھتا ہے کہ بے توجہ ابوجہل نے صبح کی توجہ کیا کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پتھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح بابر شریف لائے اور مکے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز ادا کرتے اور کعبہ آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا اور قریش صبح نکلے اور ان کے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ابوجہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف پکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت ہوئی اور آپ بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اس نے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے اسے ابو الحکم کہا تو اس نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا ہوں انہیں میں نے کل کہا تھا ویسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ اس کے درے میرے سامنے آگیا۔ خدا کی قسم اس کے کوہاں جیسا میں نے سمجھی وہاں نہیں دیکھا۔

مختصر کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرنا

ابن ماجہ کا ۲۸ { فَقَالَ رُكَاةٌ لَا أَسْلَمَ حَتَّى تَدْعُوَاهُمَا السَّجْدَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُتِلْتُ تَحْتِ الْأَنْهَارِ فَقَالَ رُكَاةٌ مَا رَأَيْتُ سِوَاهُ اعْظَمُ مِنْ هَذَا أَمْرًا فَاسْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هَذَا سِحْرٌ عَظِيمٌ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکاز نے کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا جتنی کہ تو اس دنیا کو بلاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا ادھر آؤ درخت زمین کو چھو ہو، حاضر ہو گیا تو رکاز کے کہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکاز نے کہا اچھا اس درخت کو حکم کر کہ وہ پس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا پھر رکاز نے کہا یہ بہت بڑا جادو کر رہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی و سماوی بھی عطا فرمائی ہے اس کا اختیار بھی عالمین کا رکھتے ہوں۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں عاجز رہے؟ منافقین کو اصل میں شامل فرما دیں اور اس میں خداوند کریم بھی متغیہ نہ فرماوے تو خدا کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پر بدظنی کرنے والا امتی تو کھٹکتا ہے۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَبْلِیْ تَمِیْزُیْ تَمِیْزُیْ تَمِیْزُیْ سَکُنَا۔ ھٰذَا کَمَ اللّٰہُ۔

ذکر از دواج مطہرات

مُصْطَفٰی صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذکر ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیبی ۳۱۸ { روا المتفق علیہ انھن احدی عشرۃ سنۃ من قریش
خدیجۃ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی بن
کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وعائشۃ بنت بکر بن ابی قحافہ (عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر
بن کعب بن سعد بن نعیم ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔
وحفصۃ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزی ابن رباح
ابن عبد اللہ بن فرط ابن رزاح ابن کعب بن لوی۔

وامر حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن اہیۃ بن عبد الشمس بن عبد
مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وامر سلمۃ بنت ابی امیہ ابن المعبودۃ بن عبد اللہ بن عمر بن
محزوم ابن یقطہ ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وسودہ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر
بن مالک بن حنیف ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔
وزینب بنت جحش۔

ومیمونۃ بنت الحارث السہلیہ
وزینب بنت خزیمہ السہلیہ (ام الماسکین۔

وجویریۃ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ خلیل عربیہ۔
وہی صفیہ بنت حنی۔

فما ت عنده صلی اللہ علیہ وسلم منهن اثنتان خدیجہ وزینب
ام الماسکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع۔

ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وازواجہ وسلم کے
بارہ ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اختیار کی گئیں ہیں۔ سب سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ الکبریٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ
ہیں بن کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طوٹ سے اُخیر تک
قربانی کرتے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں
میں تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ ۳ { قَالَتْ عَائِشَةُ (وَرَبَّائِدُ بَحْ الشَّاةِ
۱۲۸) فَيَقْطَعُهَا اَعْصَاءَ كُمٍ يَبَاعَثُهَا فِي
سَدِ اثْنِ خَدِيَجَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کر کے خدیجہ کی سہیلیوں میں
بھیجتے۔

ترتیبی شریف ۲ { عَائِشَةُ قَالَتْ وَانْ كَانَ لَيْدُ بَحْ الشَّاةِ
۲۲۸) فَيَنْتَبِعُ بِهَا صَدِ اثْنِ خَدِيَجَةَ فَيَهْدِيْهَا لِهَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ کو بری ذلت فرماتے تو اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو صدیہ بھیجا جاتا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب ۱۵ { وَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَهْرَيْنِ وَخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ سَنَةً -

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدیجہ اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

دعوة بنوة مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱۴ { فَكَانَ مِنْ مَوْلَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ أَلْعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَرْبَعُونَ سَنَةً -

اور اہل بنوہ کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

ابوطالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب ۱۶ { وَكَانَ أَبُو طَالِبٍ ذَا عِيَالٍ كَثِيرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ آلِ سَرِيحٍ هَاشِمٍ يَا عَبَّاسُ إِنَّ لَهَذَا أَبَا طَالِبٍ كَثِيرُ الْعِيَالِ

الطَّلَبُ بِنَا لِيُخَفِّفَ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ فَقَالَ لَعَنَ مَا نَطْلُقُ حَتَّى آتِيَ أَبُو طَالِبٍ لَدَاكَ إِنَّا شَرِيدٌ أَنْ تُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتَّى يَكْثِفَ اللَّهُ مِنَ النَّاسِ مَا هُمْ فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو طَالِبٍ إِذَا تَرَكَتُمَا فِي عَفِيلَةٍ لِمَا صَنَعَا مَا شِئْتُمَا فَآخِذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَصَلَّاهُ إِلَيْهِ وَآخِذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَصَلَّاهُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى ابْتَعَهُ اللَّهُ بَنِيًّا وَحَتَّى تَوَجَّاهُ مِنْ ابْنَتِهِ مَا طَمَنَ -

اور ابوطالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا اور حضرت عباسؓ بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک میرا بھائی ابوطالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف کر دیں تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہاں تو دونوں ابوطالب کے پاس آگئے تو دونوں نے اسے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کر دیں حسی کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونوں کو ابوطالب نے کہا کہ عقل کو تم چھوڑ دو باقی اولاد سے جس کو چاہو لے جاؤ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لایا اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے ساتھ لایا اور حضرت علی المرتضیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعویٰ نبوت تک اور حسی کہ اپنے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

حضرت خدیجہ البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

الاستیعاب ۱۷ { وَفُتِنَتْ خَدِيجَةُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ بَعْ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَرِثَةً أَشْهُرٍ

ہوئے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت بربع الاول میں ہوئی اس وقت آپ
 کے تین برس کی تھی اور پیکرِ بدن ہی ضعیف اسی کے وقت قریب دو پہر کے بارگاہِ نبوی
 میں آپ مدینہ طیبہ پہنچے۔

آخری ازواجِ مطہراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرات ابن سعد ۲۲۰ { وقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عن تسع لا اختلاف فیہن وهن عائشة
 ابی بکر الصدیق وحنيفة بنت عمر بن الخطاب وارسلة
 ابی امیة بن عمر بن مخزوم وارجیبة بنت ابی سفیان بن حرب
 وسودة بنت زمعة وزینب بنت جحش وميمونة بنت الحارث العلالية
 وجویریة بنت الحارث المصطلقية وصفیة بنت حي بن اخطب النضرية
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نوازاوجِ مطہرات تھے۔
 ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا اور حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ارسلة بنت
 ابی امیة بن عمر بن مخزوم اور ارجیبة بنت ابی سفیان بن حرب
 وسودة بنت زمعة وزینب بنت جحش وميمونة بنت الحارث
 العلالية وجویریة بنت الحارث المصطلقية وصفیة بنت حي
 بن اخطب النضرية۔

تمام ازواجِ مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

وَأَرْبَعَةٌ أَيَّامٌ قَبْلَ الْهَجْرَةِ ثَلَاثَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَ
 شَهْرٍ وَفِي عَامِ وَفَاةٍ خَدِيجَةُ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سُودَةَ وَحَائِشَةَ وَكُمْتُ تَزَوَّجَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَخَدِيجَةُ حَتَّى مَاتَتْ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاةً أَيْ طَالِبَ وَخَدِيجَةَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ
 ثَلَاثَ سِنِينَ۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے چوبیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد
 سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو
 گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت عائشہ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
 ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ نبویہ کی طرف ابو بکر کی محبت میں

الاستيعاب ۱۸ { ثُمَّ أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْأَشْثِينَ
 أَخْرَجَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ إِلَيْهَا وَكَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى
 الْمَدِينَةِ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَفَدَّرَ
 الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَشْثِينَ قَسِيْبًا مِّنْ لِّصَفِ النَّهَارِ فِي الضُّحَى
 الْأَعْلَى لَا شَيْءَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَّبِيعِ الْأَوَّلِ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت
 کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

آپ کو زیادہ اُنس تھا کہ تفہیم اور رہنمائی ساری تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو دینی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ اہم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی بتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں باقی سب بیوہ تھیں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں ہوا اور مکان عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہی رہا ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضراء شہرت حاصل ہے۔ اور گنبد خضراء کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۱۴ { ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلَى أَشْرَها عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمَكَّةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ }

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فی شوال سَنَةِ عَشْرٍ مِنَ الْبُتَّةِ وَبَنِي بِهَا يَا الْمُتَدَبِّرِينَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِ وَقُوْفٍ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ سَنَةً -

پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زید کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یکے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عائشہ کی عمر اس وقت ۶ سال تھی شوال سنہ دس ہجرت کا اور آپ نوسال کی تھیں۔ اگلے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر وقت وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

انشاد خدیجی موافق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کا نکاح۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا۔

۱۱) الاستیعاب ۲/۴۴ { قَدْ رَأَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي الْمَنَامِ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَتَوَقَّيْتُ خَدَّيْجَةَ فَقَالَ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْصُكُهُ فَتَرَوُجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدَّيْجَةَ }

بِتِلَاثِ سَنِينَ ۝

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں
لاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا
تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو ہرگز ہے گا آپ
نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف ۲۸۵ { حدیثنا خلف بن هشام و ابو ریمہ جمیعاً عن حماد
بن زید واللفظ لابی الریمہ قَالَ ثنا حماد
قَالَ ثنا هشام عن ابيه عن عائشة قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَ بِكَ الْمَلِكُ فِي سَرَقَةٍ
مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ هَلْ هَذَا إِسْرَتُكَ فَأَكْثَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ فَأَذَاكَ أَنْتَ عَمِّي فَأَقُولُ
أَنْ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضَلُ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اے عائشہ میں نے تمہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا
مجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بھری ہے تو میں نے تیرے منہ سے
کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو
اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد ۴ { اخبرنا ابو اسامة اخبرنا هشام
بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أُرِيْتُ بِكَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضَلُ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی کپڑے
میں لپٹا ہوا تو میرے پاس لائی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو مٹی فرمایا آپ
نے کہا کہ یہ بھری عمت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے
تو اس کا اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایہ ۳۳ { حدیثنا معالی بن اسد حدیثنا وهيب عن
أشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ
أُرِيْتُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ هَلْ هَذَا إِسْرَتُكَ
فَأَكْثَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ فَأَذَاكَ أَنْتَ عَمِّي فَأَقُولُ
أَنْ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضَلُ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے
میں لپٹا ہوا دیکھا اور کہتا تھا کہ یہ بھری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو مٹی تو
نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کرے گا۔

طبقات ابن سعد ۴ { فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَلَدَتْ ابْنَةَ الرَّابِعَةِ
مِنَ النَّبِيِّ فِي أَوَّلِهَا وَتَرَوُ جَهَا

حضرت عائشہ اعلم النساء تھیں

الاصابع ۲۴۴ } وَقَالَ الزَّهْرِيُّ كَوْنُ جَمِيعٍ عَلِيمًا عَائِشَةُ إِلَى
عَلِيمٍ جَمِيعٍ أَقْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلِيمٍ جَمِيعِ
النِّسَاءِ لَكَانَ عَلِيمًا عَائِشَةُ أَفْضَلُ قَالَ

عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَدُّونَنِي فِي عَائِشَةَ فَاتَتْهُ
عَائِشَةُ عَلَى الْوُحْيِ وَأَنَا فِي لِحَافٍ إِمْرَةٌ مِمَّنْ عَنِ هَا

اور زہری نے کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم جمع کیا جائے
مومنین کے علم کے مقابلہ میں اور تمام عورتوں کا علم تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا علم افضل ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مجھے تم تکلیف نہ دینا اس لئے شان یہ ہے۔ خدا
تعالیٰ تم عورتوں سے کسی عورت کے لحاف میں ہیں ہوتا تو وحی نازل نہیں ہوتی سوائے

اصابع ۲۴۸ } كَانَتْ سَنَةً ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي لَيْلَةِ الثَّلَاثَاءِ لِسَبْعِ
عَشْرَةِ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ وَدَفِنَتْ بِالْبُقْعَةِ

۵۵۵ سنہ رمضان المبارک مکمل کی رات حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها وصال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ
وَهِيَ يَوْمُ مَبْدِ بِنْتِ سِتِّ سِنِينَ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سُودَةَ بِشَهْرِ
بَنُو كَسَنَ چار کے اول میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ولادت ہوئی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنو کے سندس میں بمابہ شوال مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها کی عمر چھ برس کی تھی اور اس کے ساتھ نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ایک
ماہ بعد کیا۔

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اصابع ۱۳۹ } عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَلِدَتْ بَعْدَ الْمُبْعَثِ بِأَرْبَعِ
سِنِينَ أَوْ خَمْسٍ فَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ
تِسْعٍ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِينَ

حضرت عائشہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اعلان بنو کے چار یا پانچ سال بعد پیدا ہوئے تو ضرور ثابت ہوتا صحیح حدیث
میں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنے
نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ کی عمر چھ سال تھی اور آبادی کے وقت آپ کی عمر
نوسال تھی حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد آپ نے حضرت عائشہ سے
نکاح کیا۔

نسب نامہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۸ { عائشہ بنت ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ
ابن عامر بن عمار بن کعب بن سعد بن
بن مرة بن کعب بن لؤی وامہا امرؤمان بنت عمیر بن عامر بن دھان
بن الحارث بن عشم بن مالک بن کنانہ -

فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۴ { اخبرنا حجاج بن نصر اخبرنا عیسیٰ بن مہزیار
عن القاسم بن محمد عن عائشہ قالت فضلت
علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم بعشر قبیل ماھن یا اقر المومن
قالت لم ینکم یکرأ قط غیری وکم ینکم امرؤة ابو اھامھا جلال
غیری واسئل اللہ عز وجل براءتی من السباع وجاء جبریل یقول
من السماء فی حریریة وقال تنزجھا فانھا امرؤة فکذت
اغسل انا وهو من اساء واخذ وکم ینکم ذالک باحد
من نسائہ غیری وکان یصلی وانا معترضة بین یدیه وکم
یکن یفعل ذالک باحد من نسائہ غیری وکان ینزل علیہ
النوی وهو معی وکم ینک ینزل علیہ وهو مع احد من نسائہ
غیری وقبض اللہ نفسه وهو بین سحری وحریری ومات فی

وکان ینزل علی فیہا ودفن فی بکعہ -

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر دس فضیلتیں زائد کی گئی ہوں کہا گیا کہ اسے ام المومنین
کہا جائے گی یہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سوا کسی کو ذاری سے نکاح نہیں کیا (۲) میرے
سوا کسی نے نہ کہا کہ میں ام المومنین ہوں اور کسی کے نہیں (۳) اللہ تعالیٰ نے میری بریت قرآن میں
میں ام المومنین حضرت جبریل علیہ السلام میری صورت کے ساتھ آسمانوں سے نازل ہونے
کا حکم دیا میں اور فرمایا کہ حضور یہ آپ کی عورت ہے اس سے نکاح کر لیجئے۔ (۴) میں
صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رتن سے غسل کیا کرتے تھے میرے سوا اور کسی عورت
کا ہاتھ آپ ایسا نہیں کرتے تھے (۵) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں لیٹی ہوئی
تھی نہ نماز پڑھنے میں میرے سوا اور کسی سے آپ ایسا نہ کرتے (۶) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
کمال ہوا ہوا آپ سے ساتھ ہوتے میرے سوا اور کسی بیوی کے ساتھ آپ لیٹے ہوتے تو کبھی
میں اس وقت نماز پڑھا (۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرے سینے پر تھے
اور اس وقت آپ کا وصال ہوا اس رات میری باری تھی اور آپ میرے پاس تشریف فرما تھے
میرے مکان میں جہاں آپ میرے پاس تمام عمر شب باٹھی فرماتے تھے اسی مکان میں آپ دنوں
میں یہ شان اور کسی آپ کی بیوی کے مکان کو حاصل نہیں۔

نسب نامہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صامتہ الدھر تھیں

طبقات ابن سعد ۴ { اخبرنا عفان بن مسلم حدثننا شعبہ قال

عبد الرحمن بن القاسم اخبرني عن القاسم ان عائشة كانت تصوم الله
بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

سخاوت حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

متدرک ۴ { حدثنا علي بن حمشاذ العدل ثنا محمد بن يوسف ثنا
عن هشام بن حسان عن هشام بن عروة عن ابيه ان
بن ابی سفیان بعتت الى عائشة رضي الله عنها بناتاً ثلث فقتلها
لم تترك منها شيئاً فقالت برييرة انت صائمة فملا ابنتا
لنا بذرهم لحماً ففالك صائفة لؤا اتي ذكرت لفعلت۔

معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت عائشہؓ کو ایک لاکھ روپیہ بھیجا تو حضرت عائشہؓ
تمام تقسیم کر دیے اپنے پاس کچھ نہ چھوڑا بریرہ نے کہا آپؓ روزہ دار تھیں گوشت کھا
درہم تو بچا لیتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم مجھے یاد دلانا
تو میں بچا لیتی۔

الاستيعاب ۲ { وددى اهل البصرة عن ابى عثمان النهدي عن
ابن العاص مَحْبَهُ يَقُولُ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ النَّاسِ اَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ فَمِنْ الرِّجَالِ
قَالَ أَبُو هَـ۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ فرماتے تھے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ حضور آپؐ کے نزدیک سب لوگوں

محبوب کون ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا کہ اومیوں سے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔

الاستيعاب ۲ { قَدْ فُتِّتَ لِعَدِّ الْوُثْبَانِ الْبَقِيْعِ وَصَلَّى عَلَيْهَا
ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔
ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔
ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ کے بعد وفن کئے گئے جنت البقیع
میں اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی میت پر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے جنازہ پڑھا اور آپؓ کی قبر میں پانچ انڑے لحدیں اتارنے کے لئے عبد اللہ بن زبیر
بن عوف بن محمد اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر رضوان اللہ
عہم اجمعین۔

علی رضاؒ تم کہتے ہو کہ عائشہ حضورؐ کی پیاری بیوی تھی حالانکہ اپنے ایک فتنہ اس کو
میں صواحبات یوسف فرمایا معلوم ہوا کہ آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

محمد عمرؒ بڑے انفسوس کی بات ہے قرآن کریم تو تم نہ سمجھو اور اعتراض حضرت عائشہ صدیقہ
مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صواحبات کلمہ محبت ہے اور محبت کی بنا پر ہی کہا گیا ہے صواحبات
حضرت یوسف علیہ السلام وہی یقین جنہوں نے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر
ایسی محو جمال پر گئیں کہ محبت میں اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں تو یہ فرط محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دلیل ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسی خاص محبت تھی جس بنا پر آپؐ نے فرمایا کہ اتنے صواحبات یوسفؑ کی طرح محبت

اور موافقت تھی مخالفت نہ تھی ان سے موافقت و محبت تھی جس بنا پر دشمن آج تک
اس کا نام ہے اور روایات سے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ یہ انتقن صواحبات یوسف کا
جواب ہے۔

علی رضا جنگ جمل میں عائشہؓ نے علی کا مقابلہ کیا اس لئے وہ ایمان خارج ہو گئی
محمد عمر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جو ایمانی ماں کو معاذ اللہ ایمان سے خارج
ہوے اس کا ایمان کیسے درست ہو سکتا ہے جس کی تعریف رب کریم نے قرآن کریم
میں فرمادی وہ خلافت کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شان
رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے اس لئے ان کے متعلق جو شخص زبان رازی
کے لئے وہ ایمان سے خارج ہے اب فقیر کچھ نہیں کہتا حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ کا
مقام جمل کا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق تھا اسے
جمل کی معتبر کتاب سے دیکھنا دیتا ہے مگر۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق

ابن شہر آشوب ۲ قال علی بن ابی طالب اُفْتُسَبُّونَ أَمَكُمُ عَائِشَةُ
۱۴ ثُمَّ تَسْخَرُونَ مِنْهَا مَا يَسْخَرُ مِنْ غَيْرِهَا فَلَمَّا
وَقَلْتُمْ لَقَدْ كَفَرْتُمْ وَهِيَ أَمَكُمُ وَإِنْ قُلْتُمْ لَيْسَتْ بِأَمَةٍ فَقَدْ
لَقَدْ بُلِغْتُمْ لِقَوْلِهِ وَإِنْ أَوَّجَأْتُمْ أَهْمَتُهُمْ

جمل کو دیکھ کر رسولے میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتیں اس لئے جسے میں کہتا ہوں
کہ ابوبکر کو امامت اصحاب صلوات اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کر دو اپنے اجتہاد
اس کو امامت سے نہ روکو میں نے ابوبکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کر دیا ہے اس
وہی جماعت کہ ان کے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میری
موجودگی میں امامت کے منصب پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہو گا سب
سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار مکہ کی منبری چوڑی میری غلامی اختیار کی ماریں
کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری محبت میں ہجرت کی میری خاطر
سب سے پہلے ابوبکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربان
کی غار ثور میں تین دن سپرد بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لیٹا رہا میں نے سفر کیا تو
اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھایا
ورنہ بھوکا رہا میں نے پیاتو اس نے پیاد رہا پیاسا رہا لہذا اب میرے منصب پر میرا
موجودگی میں وہی کھڑا ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہتیزا عمل کرتی
رہیں کہ حضور میرا باپ آپ کا بڑا مشاق ہے وہ یہ جو صلہ نہیں کرے گا لیکن اپنے انتقن
صواحبات یوسف فرما کر خاموش کرادیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں اس امر
کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اپنی موجودگی میں
اپنے منصب پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے منصب پر وہی
کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبت سے خاموش کرایا اور
اپنی محبت سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی امامت کے منصب پر کھڑا

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا تم اپنی والدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گایاں دیتے ہو پھر ان کے متعلق ایسے بکواس کہتے ہو جو عامی عورتوں کے متعلق کرے جانے ہیں پھر اگر تم نے ایسے کیا تو ضرور تم نے کفر کیا اور وہ تمہاری والدہ ہیں اور اگر تم کہو ہمارے مال نہیں تو ضرور تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمان داروں کی مائیں ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جو آپ نے جنگ جمل کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر فیصلہ فرمایا وہ فقیر نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب سے دکھا دیا اب ابلا اللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جس کو منظور ہو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کے کہنے پر عمل کر کے ان کا متبع کہائے ورنہ ان کے فرمان کے خلاف کرنے والا ان کا متبع نہیں کہلا سکتا آئیے یہ تھا فیصلہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمہارے متعلق اب ہم اپنے متعلق فیصلہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کفر یا نفاق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جنگ جمل کا دکھاوے فقیر اس کو دس روپے لٹہ انعام دے گا

وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّاسَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَابْتِغَاءُ

یوم جمل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق عمار بن یاسر کا فیصلہ

طبقات ابن سعد ۱۱۱ اخبارنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی

عن حمید بن غریب قال قال وقع رجل في عائشة يوم الجمل واجتمع عليه الناس فقال عماد ما هذا ؟ قالوا سرجل يقع في عائشة فقال له حنظل استكثت مقبوحا منبوحا اتفعم في جبينة رسول الله صلى الله عليه وسلم انما لزو جنة في الجنة۔

حمید بن غریب سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بکواس کیا اور لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے تو عمار نے کہا یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے عمار نے کہا ادھر سے آدمی دلیل خاموش ہو جا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کے متعلق تو بکواس کرتا ہے بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں زوجہ ہیں۔

کیوں بھئی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پائے کے اصحابی ہیں جن کا فیصلہ جنگ جمل کے متعلق دیکھا گیا ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے۔

”علی رضا“ عائشہ کو تم کہتے ہو حضور کی سب سے پیاری بیوی تھی جلا نکول نے لہری نہ تھی دیکھو شہید کے متعلق حضور کو جھوٹ کہا کہ آپ کے منہ سے بول آتی ہے تو آپ نے قسم کھالی کیا یہ محبت کی علامت ہے یا کھوٹے ہونے کی۔

”محمد عمر“ جواب پہلا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کام اچھا نہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دیتے کیونکہ ارشاد الہی موجود ہے۔

التحریم ۲۹ عَسَىٰ رَبُّهُ اَنْ يُّبَدِّلَ لَہٗ اٰزْوَاجًا خَيْرًا

مَشْكُونٌ۔

اگر آپ تمہیں طلاق دے دیں شاید اس کا رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو بدل دے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر ہی بات چھوڑی کہ اگر آپ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بہتر بدل دے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق دی جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے از روئے محبت طلاق دینا گوارا نہیں فرمایا تو رب کریم نے بھی اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا امتحان لینا ہی اور محض غنا فیض کو ظاہر کرنا تھا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رضا کے طالب پہلے بھی ان کی رضا پر قسم کھال اور اب میں نے اختیار طلاق دیا تو محبت کی بنا پر چھوڑتے نہیں تو میں قانون محبت اپنی طرف سے آپ کی تمام ازواج مطہرات کے متعلق لکھ دیتا ہوں۔

الاحزاب ۲۲ { لَا يَحِلُّ لَكَ الْبَنَاءُ مِنَ الْبَعْدِ وَلَا اَنْ تَبْدَلَ
۴ اَرْبَعًا مِنْ اَزْوَاجٍ وَكَوْنُ عَجَبِكَ حُسْنُهُنَّ

موجودہ عورتوں کے بعد آپ کے لئے اور عورتیں حلال نہیں اور نہ ہی آپ ان کے بدلے میں بیویاں بدل سکتے ہیں اگرچہ اوروں کا حسن آپ کو پسند آئے۔

اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ موجودہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں اور آپ ان کی رضا مندی پسند فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو آپ کی پسند شدہ پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون جاری کر دیا کہ آپ موجودہ ازواج مطہرات کو طلاق بھی نہیں دے سکتے اور ان کی جگہ اور کسی سے نکاح بھی نہیں کر سکتے یہ شان ہے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کا جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دے

آپ نے ازواج سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کی رضا پسند فرمائی اور تب تک مَسْرُضَاتِ اَزْوَاجِ کے حامل ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی رضا پسند فرماتے ہیں جن کی رضا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمادیں اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں لکھ دے کوئی دنیا کا آدمی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی جن کی سب سے بڑی تحریر فرمادے تَبَتُّغِي مَسْرُضَاتِ اَزْوَاجِ کوئی ایسا ذرا مغرض نہیں ہو سکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر بوجھ نہ کیا لیکن ازواج مطہرات کی رضا میں فرق نہیں آنے دیا اور اگر خدا نخواستہ خداوند کریم ازواج مطہرات کی یہ حرکت پسند نہ تھی تو ان کو سزا کا حکم سنا خداوند کریم کو کس کا ڈر ہے رب کریم نے بھی اپنے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پسند فرمائی۔

التحریم ۲۸ { فَذَكَرَ مِنَ اللَّهِ الْحَنَّةَ اَيُّهَا نِكْمُ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

خداوند فرمادیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھولنا کفار سے اور اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے اور وہی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

درا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی بوجھ ڈالا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جس بات پر آپ نے قسم کھائی تھی اس کو بھی ظاہر فرمادیا تاکہ کوئی کج طبع کوئی اور بات نہ بنا دے۔

التحریم ۲۸ { وَادَّسَرَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَكِيْمًا فَلَمَّا بَيَّنَّاتُ بِهِ وَاظْهَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَادَ بَعْضَهُ اَعْلَوْضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا بَيَّنَّاهُ بِهِ تَالَتْ مِنْ اَنْبَاءٍ هَذَا

قَالَ نَبَا فِي الْعَلِيمِ الْحَبِيرِ ۝

اور جب پوشیدہ بات فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اراج کو
توجہ ظاہر کر دیا اس نبی نے اس بات کو دوسری کے سامنے، اور مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے ظاہر فرمادیا اس راز افشانی کو تو بعض بات کو آپ نے جتایا اور بعض
سے اعراض فرمایا پھر جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اس کو اطلاع دیدی
اس نے کہا حضور آپ کو اس کی کس نے اطلاع دی اپنے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی گئی
جاننے والے بڑے خبردار نے۔

(۱) اِسْأَلْتُ رَسُوْلَہٗ فَاَوْفَاہُ مَا یَسْتَعِیْزُ بِہٖ اِنْ لَمْ یَسْأَلْہٗ اِلَّا بِعَظْمِی اَنْزَلَہٗ حَدِیْثًا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اراج (خفصہ) پوشیدہ بات فرمائی۔
(۲) فَلَمَّا نَبَاَتْ رَبِّہٖ حَفْصَہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہَاہُ بَاتِ پوشیدہ نہ رہی انہوں نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی۔

(۳) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے راز ظاہر کرنے کو اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر واضح فرمادیا۔

یہ ہے مطلب وَ اَخْبَرَهُ اللہُ عَلَیْہِ
(۱) عَزَّتْ لِعُصَّہٗ وَ اَعْرَضَ عَنْ بَعْضِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو اس
نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر فرمایا تھا کچھ بیان فرمایا اور کچھ
برہنہ باری سے نہ بیان فرمایا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب آپ نے غیبی خبر فرمادی فَلَمَّا
نَبَاَهَا ہَاہُ

قَالَتْ مَنْ اَنْبَاکَ ہَاہُ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ
حضور آپ کو یہ اطلاع کس نے دی۔

آپ نے فرمایا قَالَ نَبَاٌ فِی الْعَلِیْمِ الْحَبِیْرِ مجھے بڑے جاننے والے
بڑے خبردار نے اطلاع دی۔

یہ شگفتگی نفس ہے جو عورت مرد سے کر سکتی ہے اور مرد عورت سے کر سکتا ہے اس
کی نگہ نگاہ نہیں بلکہ عورت کا اپنے مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ تکلیف کا باعث

ہوتا بلکہ تفریح طبعی ہے عورت سے نکاح کرنا سنت ہے شہوت نفسانی پر دال
نہیں اور عورت کا مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ بھی سنت ہے اگر یہ بات جائز نہ ہوتی

طبیعت ہوتی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ترک فرما دیتے یا رب کریم ہی براشت نہ فرماتا
کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیجا انگلی کرے تو رب کریم انگلی بے جا

کھینچنے دیتا تو اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کیسے برداشت کر سکتا
تھا کیونکہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے وہ رب کریم کا دشمن ہے اور جو رب کریم

کا دشمن ہے رب کریم اس کو کبھی چھوڑ سکتا نہیں باقی رہا مسئلہ طلاق ماریتہ تو یہ کھانے والے
نہیں پر موقوف ہے کسی کو کھانے اور کسی کو معوض التزامیں ڈال دے اپنے مادیہ کے

حق اگر قسم کھالی تو رب کریم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ نہیں فرمایا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قسم کھانے کا ارشاد فرمایا اگر یہ جرم ہوتا تو اس کی

توبہ کریم دیتا نہیں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اراج مطہرات کا

مصطفیٰ مقرر نہیں فرمایا کہ تو نہیں جانتے ہو

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاکی معاملات میں تم کون ہو دخل دینے والے تھے خاکی معاملات میں اور کوئی دخل نہیں ہو سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکی معاملات میں کون دخل ہو سکتا ہے اس معاملے میں جب رب کریم نے دخل نہیں اور نہ کسی پر سختی فرمائی تو امتی کا کوئی حق نہیں کہ وہ دخل دے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا فیصلہ رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ قسم کھول دیں آپ کی پسندیدہ شئی آپ کے استعمال میں آئے ہیں اس کو پسند نہیں کر سکتا اور آپ کے دونوں ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما توبہ کریں کیونکہ انہوں نے جو یہ بات کی ہے یہ آپ کے ادب کے متوازی نہیں ہے بات ادب سے مائل ہے اس لئے وہ دونوں ازواج مطہرات توبہ کریں اور فرمایا فَتَصَدَّقُوا بِمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ اِنَّ الْمَلَأَیْہُمْ ہونے لگے کہ ان کے گھونٹنے کی یہ حرکت شگفتگی نفس کے لئے مافی پھر بھی رب کریم نے ادب کا سبق سکھایا اور توبہ کا ارشاد فرمایا فَتَصَدَّقُوا بِمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ کیا ان کے فعل پر اعتراض نہیں کیا ان کے فعل پر جب رب کریم معترض نہیں تو تم ان کے فعل پر اعتراض کرو تو قرآن کریم کے خلاف ہے اور دل کے فعل پر رب کریم نے توبہ کا حکم سنایا اگر گناہ ہوتا تو گناہ کا ذکر ہوتا اور توبہ کی اپیل کرنے کا حکم رب کریم فرماوے کہ تم اس کی اپیل فرماؤ تمہاری اپیل میں خود منظور کروں گا حضرت آدم علیہ السلام کو رب کریم نے توبہ کی اپیل کا ارشاد فرمایا تو بعیض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپیل منظور فرمائی یہاں جب وسیلہ ہی راضی ہے تو قبول کرنے والے کی ناراضگی کیسے ہو سکتی ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے بات چیت ہوئی وہ ناراض نہیں ہوئے خداوند کریم ناراض نہیں ہوا تو تمہاری کون سنتا ہے اور اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں تم دخل انداز ہو گئے تو اپنا ایمان بھی کھو بیٹھو گے کسی کا کیا بڑا سکتا ہے مگر اللہ عزوجل آدمی کی بیری کو کچھ کہا جائے تو وہ برداشت نہیں کر سکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہند پر العالمین ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں ایسے طعن کرنے والوں کو رب کریم نے ہمارے پرمار لے گا اور قیامت تک مارتا رہے گا۔ یہ لَا تَدْخُلُوا ابیوت میں بیونکن والیوں کے متعلق زبان و رازی کی سزا ہے جو قیامت تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی کسی کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ سرکھوتا ہے وجود کو پیٹتا ہے لوگ اس کو پکڑ لیتے ہیں کہ بس بھی صبر کرو و آخر اس کو صبر کرنا پڑتا ہے لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت میں پریشانی ازواج مطہرات کو زبان و رازی کرنے والے کا کوئی ہاتھ پکڑتا ہے یہاں کہ بھائی مبرک و عہد تماشائی خوش رہتے ہیں کہ ایسوں سے ایسا ہی ہونا چاہیے اے اللہ یہ اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی سزا ہے جو خود بخود دل رہی ہے

التحریم ۲۸ اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا وَاِنْ لَّا تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مُوَلِّاۨہُ وَّجِبْرٰیۡلُکُمَا وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیۡنَ اَللّٰہُ مَنَّکُمَا بَعْدَ ذٰلِکَ ظٰہِرٌ۔

اگر تم دونوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو ضرور تمہارے دل مائل ہوئے اور اگر تم دونوں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دوسرے کی امداد کی تو اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کارسانہ ہے اور جبریل علیہ السلام اور میکائیل اور فرشتے بعد اس کے کار ہیں بقول دشمن چاہیے تو یہ تھا البتہ التَّوْبَةُ عَلَیْکُمَا فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا۔ بت کریم نے جزا مقدم فرما کر توبہ کی منظوری پہلے فرمائی اور فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا اور فرمایا کہ تم خدا کی طرف توبہ کرو ورجم کرو اس لئے کہ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا اور

معاذ ہی دوسرا پہلو میں بیان فرمادیا کہ وہ ان تظاہر علیہ کہ اگر تم ایک ایک

کے تعاون سے تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غالب آنے کی کوشش کرو تو تم غالب نہیں آ سکتی کیونکہ قَاتِلَ اللّٰهُ هُوَ مَوْلَا وَجِبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمَلَائِکَہُ بَعْدَ ذَٰلِکَ ظَلِیْمٌ اِذَا رَاجِعُ مَہْزَلَتِ لَیْلَہُ نَبِیُّہِ لَیْلَہُ تَوْبَتِہَا سَے مَقَابِلَہُ کَہُ لَیْلَہُ لَیْلَہُ چار موجد ہیں۔

(۱) قَاتِلَ اللّٰهُ هُوَ مَوْلَا بے شک اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہے اللہ تعالیٰ کوئی مدد سے روک نہیں سکتا۔

(۲) وَجِبْرِیْلُ اور جبریل علیہ السلام بھی مددگار ہیں ان کو بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۳) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِینَ اور تمام مومنین صاحبین آپ کے امدادی ہیں ان کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

(۴) وَالْمَلَائِکَہُ بَعْدَ ذَٰلِکَ ظَلِیْمٌ اور اس کے بعد رب کریم کے سب سے آپ کے امدادی ہیں جہاں چاروں امدادی ہوں وہ ان تم غالب نہیں آ سکتے۔

قرآن کریم نے جو شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان کیا ہے وہ دنیا کی کسی عورت کا ایسا شان قرآن کریم میں مذکور نہیں کیونکہ رب کریم کو معلوم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمن اور پیدا ہوں گے اس لئے رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان میں بایں آیتیں نازل فرمائی ہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر کے لئے کافی اور ان کے شان کا نغمہ ہیں جو قیامت کے میدان میں بھی ان کے لئے شہادت ہیں اور

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل قرآن کریم سے

پہلی دلیل

اَلَمْ یَخْلُقْنَا کَہُ اَزْوَاجًا اور ہم نے نہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

اَلَمْ یَخْلُقْنَا کَہُ اَزْوَاجًا اور ہم نے نہیں جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جوڑا پیدا فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے اور آپ کی فضیلت قرآن کریم کے عام قانون سے امتیاز کی ہے اسلامی زمانہ میں آپ نے جو کچھ پیٹ میں قیام فرمایا اور اسلام پر آپ کی پیدائش ہوئی اور چھ برس کی عمر میں رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بنائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ آباؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں ہی تمام عمر گزاری اور آخر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آپ کا وصال ہوا اور میدان حشر میں بھی بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو زوجیت میں ہی ہوں گی۔ ایسا دَخْلَقْنَا کَہُ اَزْوَاجًا کا شرف جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے عطا فرمایا یہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

۱۔ ایں سعادت ہر مرد و عورت

بے مطلب دَخْلَقْنَا کَہُ اَزْوَاجًا کا جس کے مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کی ابتدا و انتہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کی رہی اور

تمہاری مخالفت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی درجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جس کا ذکر قرآن کریم میں مذکور ہوا تم خود سوچو کہ یہ مخالفت بجا ہے یا بیجا۔

آیت تطہیب عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دوسری دلیل

النساء ۱/۱ { فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ لَكُمْ مِنْهُ نِكَاحٌ كَرِيمٌ }
آئین نہیں عورتوں سے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرنے اور شاد فرمایا ہے جو تمہاری پسندیدہ ہوں ان سے نکاح کرو۔

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ اسی لئے آپ نے نکاح فرمایا اور واقعی میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ بہت پسندیدہ تھیں یہاں تک کہ نماز میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سامنے ہر تین شہادۃ تمہاری پیش کر دی ہو۔ یہ تمہاری مشہور صحاح ہے۔

تشیعہ حدیث منہاج حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۵ { رَوَى جَمِيلٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ لَا بَأْسَ إِنَّ لِنُصْرَةِ الْمَرْءَةِ بِمَحَدِّ إِعْرَاجِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَالِيَةً مُضْطَحَّةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ إِذَا رَأَى نَجَسًا غَسَرَ رِجْلَيْهِ فَرَفَعَتْ رِجْلَيْهَا حَتَّى لَيْسَ جَدَّ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا عورت کے پاؤں میں ناز پڑے کوئی مسح نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور اپنے پاؤں کے سامنے حائضہ لٹھی چرتی اور جب آپ سجدے کا ارادہ کرتے تو اس کے پاؤں پر گدگداتے تھے تو عائشہ اپنے دونوں پاؤں اٹھا لیتی تھیں کہ سجدہ کر لیتے۔ اس حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اتنی فرومخت تھی کہ رات کو اپنی نماز میں بھی اپنے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رکھتے۔

دوسرا مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ نماز کی حالت میں بھی اپنا دست پاک بخت سے لگاتے تو حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ اپنے پاؤں مبارک کو اوپر اٹھا لیتی تھیں اور جب آپ قیام نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ پھر پاؤں مبارک لیے کر لیتیں تمہاری حدیث بیا نشان ثابت ہوا حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام دنیا کے دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فقیر جلیغ کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث سے دکھائے کہ سوائے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی اور عورت بھی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رتبی ہر تو فقیر اس کو

مبلغات یک صدر و پیبر

لقد انعم پیش کرے گار

اور غار بھی وہ جس کا شان رب کریم نے بیان فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ
هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَاَخْوَفُ قِيلاً

کیوں بھی ایک شان ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ
جب میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نَاشِئَةَ اللَّيْلِ پر عمل فرما رہے ہیں
اور رب کریم کی طرف سے اِنَّا سَنُلْقِيْكَ قَوْلًا ثَقِيلاً کہ حضور جب آپ رات
کی شب بیدار فرما کر قیام فرماتے ہیں نماز تہجد کے لئے تو ہم بڑے بڑے بھاری
فرمان آپ پر انکار فرماتے ہیں میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں ہیں اور
قَوْلًا ثَقِيلاً کا بھاری انکار ہو رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرت
عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا تو سر اٹھا منیرا یہ قَوْلًا ثَقِيلاً کا انکار
بلا واسطہ اور سر اٹھا منیرا کی کرکڑوں کا بین بید یہ حضرت عائشہ صدیقہ
طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر براہ راست بلا واسطہ پڑنا تو کیوں نہ آپ کو اعلیٰ النساء
کا خطاب ہو جو اور کسی دنیا کی عورت کو وہ مقام نصیب نہیں رات کی نماز میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ہوں تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے اور قَوْلًا ثَقِيلاً کا انکار
بلا واسطہ اور بستر پر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت استراحت فرما رہے ہوں تو قَوْلًا ثَقِيلاً کا بلا واسطہ انکار
و تعبلیات خداوندی کا فیض جاری ہے تو یہ شان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہی ایسا ہے مثال ہے جو اور کسی دنیا کی عورت کو نصیب نہیں اسی لئے

رسول کریم نے فرمایا يَا نِسَاءُ النَّبِيِّ كُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ یہی فضائل حضرت عائشہ
طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کو اور کوئی عورت پا نہیں سکتی اور ان
کی لئے حد کہتے ہیں جہاں کوئی نعمت عظمیٰ کسی کے پاس ہو تو وہی محدود ہوتا ہے
یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت
حیض بھی طیبہ اور طاہرہ ہی تھیں جو نماز میں آپ کے جائے سجدہ پر تشریف رکھتیں
کی انصافاً طاہرہ علیہا السلام حیض سے برا نہیں اور عائشہ کو خون حیض آتا تھا۔

مگر خون حیض سے حضرت ناطقہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مبرا ہونا حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طیبہ و طاہرہ ہونے کا کمال ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ
طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ باوجود حالتِ حیض ہونے کے طیبہ اور طاہرہ
رہیں اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواجِ مطہرات کے قریب تشریف لے جاتے
ہیں آپ کی جنابت پاک ہوتی مسجد میں بھی تشریف لاتے حالانکہ ہم سے کوئی آدمی عورت
کے قریب جائے تو جہاں داخل نہیں ہو سکتا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے
جاتے باوجود لائقِ غسل ہونے کے آپ کی جنابت پاک تھی ایسے ہی حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ
طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ حالتِ حیض ہونے کے دنوں میں مسجدِ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم میں ہیں۔ جو آپ کے طیبہ طاہرہ ہونے کی بین دلیل ہے جو حضرت ام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمائی ہے اب اگر جعفری ہونے کا تمہیں عوی ہے تو حضرت
عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مسجدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو
امان خداوندی کریم اپنی مان تسلیم کر رہی اور بفرمان حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حالتِ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طیبہ اور طاہرہ اور مسجدِ مصطفیٰ صلی

علیہ وسلم تسلیم کر لے یہ تو بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے
امنا اولاً قومنا

جعفری پاکش اگر خدا خواہی

اگر خدا خواہے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کہ تم
کا اس وقت یا بعد ازاں کسی قسم کا فرق ہو تا تو آپ محبت سے کبھی نکاح نہ کرتے کیونکہ
قانونِ خداوندی ہے۔

دبیری بیل (البقرہ ۲۲) { دَلَامَةُ مَوَدَّةُ خَيْرٍ مِّنْ مَّشْرِكَةٍ
ذَلُوْا اَجْحَبْتُكُمْ اور لوڈی ایماندار بہتر ہے مشرک آزاد و عورت سے۔

شرعیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے قرآن کریم میں قانون بیان
فرمایا کہ مومنہ لوڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرکہ بھلی معلوم ہو۔

(۱) اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا خدا خواستہ ذرا بھر بھی مشکوک ہوئیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کو گھر نہ رکھتے۔

(۲) اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کسی قسم کی اعمالی کو ردی ہوتی تو رب کریم آپ
کے متعلق باتیں کرنے والوں کو اتنی اتنی دوسے نہ گوائے جانتے اگر حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین کو خدائی دوسے لگے خدائی لعنت پڑی مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ثابت ہوا کہ قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق قیامت تک مخالفت کرنے والوں کو خدائی دوسوں
کی سزا بھی ملے گی اور خدائی ملعون بھی ہوں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اذیت کا عذاب زائد ملے گا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواجی تکلیف دی

۱۔ جس کے متعلق نص موجود الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ
اور اولاد و تکلیف دی جائے تم ہر طرح کی خانگی تکلیف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچاؤ مجرم نہیں بلکہ یخسبون انہم مہتدؤن کے حامل بنو اور جنہوں نے
ہم کو زوجیت میں گزار دی حقیقی بیٹیاں رب کریم نے عطا فرمائیں ان کو تم دشمن
کہو فاعتبوا یا اولی الابصار۔

اور جب لوڈی مومنہ کو ایمانی نقصیت حاصل ہے تو ایک آزاد مومنہ کا نشان
بڑا ہے۔ اور خصوصاً ایسی آزاد مومنہ کو زاری جس کی پرورش دامن مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم میں ہو اور زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو حاصل ہو بھلا اس کا کیا
کام ہو گا یا تمہارے عظام کے گھر نہ بیاں تھیں باقی عمر میں ان کے جوئے کے غبار کا مقابلہ
کون کرے گا یا تمہارے عظام کی زوجیت میں ان کو اگر یہ درجہ حاصل ہے تو مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آزاد اور زاری کا نشان کیوں نہ ایسا بڑا ہو کہ اس کا نشان
بہرے قرآن کریم میں بیان فرمائے اور اس کی نظیر بھلا کیسے نہ بیان فرمائے اور
اس کو وہ کب پہنچ سکتے ہیں جن کے پاس اپنے ایماندار ہونے کی کوئی سند موجود نہیں
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اپنی تطہیر کی خدائی سند موجود
تھی نشان کی قرآنی آیتیں موجود طاعین اپنے ایمان کا ثبوت ہی قرآن کریم سے
میں۔ ہذا اکبر اللہ۔

آیت تطہیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روحانی دِل، نور ۱۴/۱۵ {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عَنْ نِسَةِ مَنكَ لَا تَجِبُ لَهُ شَرُّ الْكُفْرِ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا أَكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

جو لوگ تم سے ایک جماعت بہتان لائے تم اس کو بُرا نہ گمان کرو بلکہ وہ تم سے بہتر ہے ہر شخص کو ان سے جو اس نے گناہ کیا اس کا بدلہ ملے گا اور جو شخص ان سے بڑھ چڑھ کر روپے ہوا اس کو بہت بڑا عذاب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خدائی فیصلہ کہ آپ مطہرہ اور صدیقہ ہیں

یہ آیت مذکور بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی (لفظ افک) سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہوئی کیونکہ رب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف باقی بنانے کو صاف لفظ افک فرمادیا کہ یہ باتیں کرنے والے جھوٹا الزام لگانے میں خداوند کریم کے لفظ افک فرمانے سے جھوٹا الزام لگانے والے نہایت الزامی من گھڑا رہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہو گئی جب الزام لگانے والے خدائی شہادت سے کا ذہن ثابت ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ ثابت ہو گئیں۔

مذاہم لگانے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان و بالاہوئی

۱) لا تَجِبُ لَهُ شَرُّ الْكُفْرِ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں کے اتہام سے آپ غموم نہ ہونا یہ آپ کے حق میں بُرائی نہیں ہے بلکہ جلالی ہے کیونکہ بعد میں آنے والے کسی آپ کے مخالف ہو جائیں گے تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر قرآن کریم میں رب کریم نے بیان فرمادی تو بعد میں بھی بُرائی بیان کرنے والے کا منہ بند فرمادیا اور حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے یہی بہتری تھی کیونکہ رب کریم عالم الغیب کو علم تھا کہ بعد میں بھی ان کے مخالفین پیدا ہونگے اس لئے رب کریم نے بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ فرمایا تاکہ بعد میں حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف اگر کوئی بکواس کرے گا تو اُمرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ان کی تطہیر و تصدیق بیان کر کے ان کو قرآنی جواب دے گا، دشمن نے سوچا کہ میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بہتان بکواس کروں گا۔ تو شان رسالت میں فریق آئے گا لیکن جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوڑا دھوئے شان رسالت کو بکواس نہ دیتا ہے رب کریم اپنے کلام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بریت اور تطہیر ثابت فرمائی جس سے وہ صدیقہ کہلانے کی حقدار ہو گئیں یہ جو خدا ربی بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ کا مطلب۔

۲) لَيْتَ امْرَأَتِي فَيَنْتَهُمَ مَا أَكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ سے ثابت فرمادیا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے وہ گنہگار ہے اور اس گناہ کا بدلہ اسی کو رب کریم ضرور دے گا۔

(۴) وَالَّذِي كَذَّبَ عَنْ رَبِّكَ رُبَّمَا كَسَبَتْ غَرَضًا وَلَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ حَقٌّ وَأَنْتُمْ يُرْسَلُونَ
کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بدگئی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا گناہ
کبیرہ کا سزاوار ہے اب جس کا جی چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بدگئی کر کے گناہ کبیرہ کا مرتکب بن جائے اور سزا آگے
سنائی فرمایا۔

(۵) لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ رَبِّكَ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ بِمَاءٍ مَّحْجَلٍ مَّتَّاسٍ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ بِمَاءٍ مَّحْجَلٍ مَّتَّاسٍ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اب بھی
قیامت تک اگر کوئی بدگئی یا بدگئی کا مرتکب ہوگا تو وہ رب کریم کے وَلَهُ عَذَابٌ
الْبَئِمْ کا مستحق ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدگئی اور بدگئی
کر کے جس کا دل چاہے عذاب عظیم کو خرید لے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کو ڈانٹا جنہوں نے افلاح میں حصہ نہ نہیں لیا
لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوش گوئی سے امداد نہیں فرمائی بلکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو طلاق دینے کا مشورہ دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ میرے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجربہ تھیں اس لئے اپنے ایسے مشیروں کی ایک نہ تھیں لیکن جب رب کریم
نے عاملین افلاح کو اسی اسی دروں کا حکم دیا تو ساتھ ہی طلاق دینے کے مشیروں کو بھی ڈانٹا۔

مذکورہ آیت کے معنی شیعہ تفسیر سے

مجمع البیان ۱۳۱ { لَا تَحْبَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ هَذَا
اِخْتَابَ لِعَائِشَةَ وَصَفَوْا اَنْ لَا تَهْمَا قَصِدَا

اَلَا ذَلِكُمْ وَلَمَّا اِغْتَرَبَ لِبَبِّ ذَالِكُمْ وَخَطَابٌ لِّكُلِّ مَنْ يُّرْسَلُ اَبْنِ
مَنَاسِبِ اَنْ لَا تَحْبَبُوهُ اِغْتَرَبَ اِلَى ذَالِكُمْ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنَّ
اللَّهَ تَعَالٰى يُّبْرِئُ عَائِشَةَ وَيَا جَرَهَا بِصَبْرٍ هَا وَ اِخْتَابَهَا .

مذکورہ آیت میں اس افلاح کو تہا سے لئے بڑا ہے بلکہ وہ تہا سے لئے بہتر ہے یہ
مجمع کا خطاب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا ہے اس
آیت کو وہ دونوں ہی بناوٹ کا ارادہ کئے گئے اور ہر اس شخص کے لئے بھی خطاب ہے جس پر
ایک ننگائی جائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ افلاح کے حکم کو
میں اپنے لئے بڑا سمجھتا ہوں بلکہ وہ تہا سے لئے بہتر ہے کیونکہ اس آیت مذکورہ سے اللہ تعالیٰ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بری کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور اس کے صبر اور ضبط کا ثواب دے گا۔

کیوں جناب اب تو تہا سے مذہب کی تفسیر میں تہا سے علامہ طبرسی کو بھی تسلیم کرنا
پڑا کہ واقعی یہ آیت مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے
خطاب فرمایا ہے اور حکم مضمر جمع سے خطاب فرمایا جو ادب ازواج مطہرات کو واضح کرتا ہے
جس کا ادب رب کریم کو ملحوظ ہو اس کو بندہ کہلانے والا اگر اس کا ادب نہ کرے تو عتاب
رب کریم ہے شان نزول اور خطاب حاضر ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے اس واقعہ افلاح
کی بدگئی بہتری یہ ہے کہ رب کریم نے اپنے قرآن کریم میں شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی عیب سے بریت اور ان کی ظاہر و باطنہ طہارت بیان
فرما کر قیامت تک آنے والے دشمنوں کے لئے بھی کافی ضرب شد بدگئی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر مومنین

مومنین کو ڈانٹ خداوندی

(پانچویں دلیل) نور ۱۸ ﴿كُلُوا مِن ثَمَرِهِمْ إِذَا بِهِ ثَمَرٌ مِنْهُ وَلَا تَمَسُّوا ثَمَرَهُ إِذَا يَتَلَوَّىٰ شَجَرَةً ۚ ذَٰلِكُمْ فَتَنٌ ۖ وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنُونَ أَكْثَرُ ۚ﴾
 جب نام نے اذکار کی بات کو مومنین اور مومنات نے اپنے دلوں میں کیوں نہیں
 اچھا خیال کیا اور کیوں نہیں انہوں نے کہا کہ یہ صراحتاً بہتان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان میں نازل ہوئی
 اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ان ایماندار مرد و عورتوں کو ڈانٹا کہ بہتان بنانے
 والوں نے جب حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان گھڑا تو تمہارے
 دلوں میں عزت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق کیوں نہ بہتر بات کا خیال آیا۔

(۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کے متعلق مومن کے دل میں بھی خیال اچھا ہونا چاہیے اگر صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کے متعلق دل میں بھی ان کے خلاف خیال کھٹکے تو ایمان جتنا رہتا ہے بلکہ ہر مومن
 کے دل میں ان کے متعلق صفائی اور شان کا عقیدہ ہونا ضروری ہے جو اس آیت
 سے واضح ہوا اور اگر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
 دل میں اچھا عقیدہ نہ رکھے تو بھی گنہگار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موافقت میں بات

نہ کرنے والوں کو دوسری خداوندی ڈانٹ

(۱۲) اور قاتلوا اہل الذمۃ میں سے واضح ہو گیا جو اللہ پاک نے فرمایا کہ اے
 ایماندار تمہیں اذکار کے متعلق زبانی بھی یہ اعلان کرنا چاہیے تھا اذکار میں
 کہ یہ میری بہتان اور رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفائی میں یہ
 علم ہذا اذکار میں نہ کہنے والوں کو ڈانٹا کہ جو ایماندار خائوش ہے یا صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رد گرائی کا مشورہ دیتا ہے انہوں نے کیوں نہیں یہ کہا کہ
 یہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صاف بہتان ہے اللہ تعالیٰ ام المومنین
 حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موافقت نہ کرنے والے ایمانداروں کو
 دوسری ڈانٹ خداوندی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کے خلاف کبواس کر کے ایماندار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو
 حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف دکھائے ایسے شخص کو فقیر

نفت

پانچ روپے انعام

پیش کرے گا کہ ان کفر تفعّلوا اذکار تفعّلوا اذکار تفعّلوا اذکار

مُصْطَفٰی صَلى اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے متعلق و گردانی کے مشیرین میں تیسری خداوندی ڈانٹ

(پیشی دہل) نوہ ۱۹ { وَ كَذٰلَا اِذْ سَمِعْتُمُوهُ فَلَتَمَّوْا يَكُوْنُ لَنَا نَكِيْلًا
بِمَاذَا سُبْحَلْنَا هٰذَا اِبْتِهَاتٌ عَلَيْنَا }۔

اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تو تم نے کیوں نہیں کہا ہمارے لیے یہ لائق نہیں
کہ ہم یہ بات اپنے منہ سے نکالیں اور تم نے کیوں نہیں کہا کہ یا اللہ تو پاک ذات یہ حضرت
عائشہ صدیقہ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اظہارِ شان کے لیے
نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان مسلمانوں کو ڈانٹا جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ حضور آپ کو اس عورت کے علاوہ اچھی اچھی کنواری عورتیں مل سکتی ہیں
آپ اس کی پروا نہ کریں چونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے زیادہ محبت تھی سات برس کی عمر میں ہی آپ نے نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں آباد
فرمایا اور اپنے پاس ہی رکھا تو آپ نے ان کو اس بات کا جواب برسرِ منبر فرمایا۔

بَخَارِی مِنْ یَعْقُوْبُ بْنُ مَرْجَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اَذْ اَفْءَا فِيْ اَهْلِیْ وَاللّٰہِ
مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ الْاٰخِرِ اَوْ لَقَدْ ذُکِّرْتُ اَوْ رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ
الْاٰخِرِ اَوْ عَابِدٌ خَلَّ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا مَعِیْ ۔

بخاری شریف میں کون شخص ہے جو ایسے آدمی کے متعلق مجھ سے غدار کرے جس سے مجھے میرے
میں سے کچھ بھی خدا کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی
کو خدا ان میں معطل رکھے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے اس کے متعلق بھی سوائے نیکی کے میں
کچھ نہیں جانتا۔

میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْاَوَّلٰی
تیسری وحی الہی کے کبھی ارشاد نہیں فرمایا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے متعلق قبل از وحی الہی منبر پر چڑھ کر صفائی پیش فرمائی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت
صدیقہ مطہرہ کے متعلق آپ کو کسی قسم کا شک تھا جیسا کہ ہر یہ زینب بنت جحش نے
آپ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نیکی کی صفائی پیش فرمائی ایسے ہی
آپ کے اروج مطہرات سے حضرت زینب بنت جحش سے جو بڑی عابدہ صالحہ مشہور تھیں
نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے متعلق نیکی کی صفائی پیش فرمائی اور جو مخالف
اور اعدائے مشورہ دیا۔ تیسرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور حضرت
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے حلیہ بیان دے کر صفائی بیان
فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم اس بیان سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی صفائی کے گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

جنہوں نے آپ کی زوجہ مطہرہ کے متعلق بہتان عظیم کا ارتکاب کیا اور خلاف باتیں
کہیں یا جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت کو پس پشت ال
کر اور عورتوں کا مشورہ دیتے تھے۔ ان سب سے میرے پیارے رحمۃ اللعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی بات ہے۔

ذریعہ سلیم بھی خود ہی ساری حقوق کے واحد حاکم خود ہی لیکن اپنے گھر کی بات کا بھی خود بخود نہیں فرما دیا حالانکہ ارشاد خداوندی موجود ہے۔ فَلَا وَدَّيَا لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُخْرِجُوا مِنْهَا يُكْفَرُ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُحَدُّ وَافِيًا أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قُضِيَتْ وَيُسَلِّمُوا اتِّسَامًا ۝ حضور قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان لائے ہر سکتے یہاں تک کہ آپ کو واحد حاکم تسلیم نہ کریں اس چیز میں جو آپ نے ان کو فیصلہ فرمایا پھر وہ سن کر اپنے دلوں میں کھٹکا بھی نہ پائیں جو آپ نے فیصلہ فرما دیا اور تسلیم کریں جیسا کہ حق ہے تسلیم کرنے کا۔

تاریخ کامل ۲/۲۴ } قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُونَ نِسِي فِي أَهْلِهَا يَقُولُونَ عَلَيْهِمْ أَهْلٌ بَنِيَتْ عَلَيْهِمُ الْحَقُّ

خدا کی فیصل خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن گھروالی مطہرہ کا مقدمہ سامنے آتا تو آپ بطور گواہ صفائی حلفیہ بیان دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے غیبتیں ہوتے ہیں عورتوں سے حضرت زینب اور ہریرہ کو آپ نے بلایا۔

تاریخ کامل ۲/۲۴ } فَقَامَ إِلَيْهَا عَلِيٌّ فَصَرَّحَ بِهَا ضَرْبًا شَدِيدًا وَهُوَ يَقُولُ أَصْدَقُ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ إِلَّا خَبِيرًا ۝

تاج اہل بیت سے بری کا معاملہ ہے خود حاضر و ناظر کی طاقت رکھتے ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے اکیلے اپنی صفائی کی گواہی پر اکتفا نہیں فرماتے اور اس سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صفائی کے گواہ کے طور پر گواہی دلاتے ہیں تاکہ آج اگر شرعی فیصلے میں نے اپنے اکیلے کی شہادت

کی بھی توکل پیش کی معاملے میں بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی مسلم کرنی چاہیے گی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حلفیہ بیان کے ساتھ اور اس کی گواہی بھی فرما دوائے جائے یہ تاکہ شرعی اصول میں فرق نہ آئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی کیے منظور ہو سکتی تھی۔

ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی امتحان اور ان کا پابن مونا

۲۱ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنَّ كُنَّ شَرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَذِينَتَهَا فَنَعَا لَيْنِ أَمْتَعَكُنَّ وَأَسْرَحَكُنَّ سَوَاءًا ۝

اے ہر وقت کے خبردار فرما دیجئے اپنے ازواج کو اگر تم دنیا کی زندگی کی زینت کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہیں مینوی سامان ویدیں اور میں تمہیں رخصت کر دوں اچھا رخصت کرنا۔

اس آیت کریمہ میں بھی شان ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اپنے ازواج

مطہرات کو فرما دیجئے کہ اگر تمہیں صرف دنیاوی زینت کی ضرورت ہے تو ارادہ ظاہر کر دو اور

جو آپ کے ازواج مطہرات سے دنیاوی مال کی خواہشمند ہو اس کو کچھ دنیاوی مال دے کر

فرا رخصت فرما دیجئے وہ آپ کے قابل نہیں۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ طالب دنیا عورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وجہیت میں نہیں رہ سکتی اور اگر کوئی طالب ہر تین تو اس فرمان خداوندی سے ظاہر ہو جائی

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بفرمان خداوندی ضرورتیں طلاق دے کر گھر سے نکال دیتے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات دنیا کی عورتوں سے بالا ہیں

(شریف بیل)

۲۲ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنَّ الْأَقْرَبَ
۲۳ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ

مَعْرُوفٌ ۝

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات باقی عورتوں سے تم کسی کی مثل نہیں ہو گے
تم غیب پر پھر تم آواز کو آہستہ مت کرو تو جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے گا اور تم
اس سیدھی کہو۔

اس آیت کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱) يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رب کریم ملاو اسط
خطاب فرماتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں جو داخل ہے اس خطاب
خداوندی نے ہنر کی طرف نسبت اضافی کر کے ازواج مطہرات کے شان کو دو بالا فرما دیا۔
۲) لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ فرمان خداوندی نے خلق کی تمام عورتوں سے مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو جسے میں ممتاز بنا دیا کیونکہ قرآن کریم میں اور کسی عورت
سے متعلق رب کریم نے ایسا نہیں فرمایا کہ مہرباری مثل دنیا کی کوئی عورت شان میں
ہم سہی نہیں کر سکتی یہ تمغہ شان صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات
کو ہی حاصل ہے علی غم الف عدد میدان حشر میں اس آیت کریمہ کا محکمہ تعلیم ازواج
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھرتا نظر آئے گا۔ اور عودین ازواج مطہرات

آپ کے ازواج مطہرات سے دربار رسالت میں اس بات کا کسی نے نہ ارادہ ظاہر کیا
نہ ہی بعد از وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ازواج مطہرات سے کسی نے مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ طلب کیا اس سے صاف واضح ہے کہ ازواج مطہرات مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم خاب مال دنیاوی نہ تھیں اور کوئی عورت اگر دنیا کے مال کی طالبہ ہو تو
نروہ ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مرتبہ کو عند اللہ کو
نہیں پہنچ سکتی نہ دنیا میں نہ عقبی میں کیونکہ مذکور بالا فرمان خداوندی کے ارشاد پر کسی نے
دنیاوی مال پر لیک نہیں کہا اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جنت کو
پسند فرمایا اور دنیاوی مال طلب نہیں کیا اور ثواب آخرت کی ہی طلب کا رہیں تو اللہ تعالیٰ
نے پھر اور ارشاد فرمایا۔

۲۱ فَإِنْ كُنْتُمْ تَشْرُدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَا لَهُ الْآخِرَةُ
۲۲ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَىٰ عَنْكُمْ آجْرًا عَظِيمًا ۝

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے گھر کا ارادہ
کھتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے نیکی کرنے والوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے
جب ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور
خداوند کریم کی رضا کو دنیاوی مال پر مقدم سمجھا تو ارشاد الہی ہوتا ہے کہ تم اگر اللہ اور اس
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے ثواب کی طالبہ ہو تو تمہارے لئے خداوند کریم
کے نزدیک اجر عظیم ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ازواج مطہرات سے کسی کو طلاق
دے کر نہ چھوڑنا یہ ازواج مطہرات کے ارادہ جنت اور غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بین
دلیل ہے تو ارشاد الہی ہوتا ہے۔

مصدقہ سے اللہ علیہ وسلم یَوْمَ یَعْصُ النَّاسُ عَلٰی سَیِّئِهِ کے عامل ہوں گے۔

(۳) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ يَٰ رَبِّ كَرِيمٍ نے ازواجِ مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر بیٹھے گرج کر فیصلہ کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کا دشمن غیب جسے اور ان کا شانِ قرآن کریم میں پڑھے کہ یَضْرِبُونَ وُجُوْهُهُمْ سے اپنی حسرت نکال لے

(۴) وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا سے رب کریم نے ازواجِ مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول حقہ کی تعریف فرمادی کہ

جن کا کلام **يَا مُسْرُوْدُ** یا **اَلْمُعْرُوْدُ** کے خلاف نہ ہو اور جن کے کلام سے
عالمین کی حکمرانی کا ظہور ہو اور جن کے قلوب متقی ہوں اور جن کے وجود کی مماثلت مشا
ہ میں مفقود ہو بھلا ایسی سنٹیوں پر اگر کوئی حسد نہ کرے تو حسد کا اور کونسا مقام ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف آواز کسنا
خداوند کریم کے نزدیک یہ معمولی بات نہیں

(نویں ویل)

تور ۱۸ { اِذْ تَلَقَوْاْهُ بِالْحِزْبِ الَّذِي يَخْلُفُكُمْ وَلَقَدْ تَوَلَّوْاْ مِنْهُ كَآفًا وَلَٰكِنْ لَّكُمْ فِيهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَهُ هِیْئًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ
جب زبانِ باقی باتیں چلانے لگے تھے اور اپنے منہوں سے تم وہ بات کہتے تھے جس کا
تمہیں علم نہیں اور حضرت عائشہؓ کے خلاف کہنے کو تم آسان بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے
نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔

ایک مذکورہ بالا بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے شان بیان کرنے کے واسطے

- 8.

وہ لوگ جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بہتان کو بھیتر بھیت آگے آگے بائیں کرتے تھے ان کو رب کی قسم نے ڈانٹا کہ خبردار میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف کوئی بات نہ کرے تمہارے منہ اس قابل نہیں کہ آپ کے گھر کی بات تم کو جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بات کہے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔

ہر خلافت بات کہنے والے میں وہ علمی سے باتیں بناتے ہیں۔

تم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کی مخالفت کو معمولی سمجھا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔

نہج

اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے خلاف اس زمانہ میں کافروں کو رشک نہیں دیتا اور فرمایا کہ تم نے شانِ عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معمولی سمجھا ہے یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشیت میں دنیا کی عورتیں نہیں ہو سکیں شانِ نبویہ ربِ کریم نے قرآن کی آیتیں نازل فرمائی جو بقامتِ انکار قرآن میں سچ رہیگی۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین باتیں سنائے واپس
خداوند کریم کے نزدیک کاؤ بین ہیں :

(۱۰) مستوفیوں کیلئے

فَرَرْنَا ۚ فَاُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ۔

کیوں نہیں لائے وہ چار گواہ توجب وہ گواہ نہیں لائے تو یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

کیا شان ہے حضرت صدیق مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہ جس کے مقدمے کا سرکاری وکیل رتبہ کریم ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عذرتِ جنگ کے مقدمہ میں سرکاری کیل
 رب کریم خود ہے خود ہی فیصل اور خود ہی سرکاری کیل جو باوجود جمیع ولبیر جوئے کے بنا
 سے گواہ طلب فرماتے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کی وکالت بھی خود فرما رہا ہے جب وہ گواہان نہ پیش کر سکے تو رب کریم نے
 فیصلہ فرمادیا کہ یہ لوگ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف جتنے وائے فاذلک
 عِنْدَ اللّٰهِ هُمْ الْكَافِرُونَ یہ خدائی فیصلہ ناقیامت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں ریگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صداقت
 اور صفائی کے گواہ بن کر ممبر چارہ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پیش
 فرمائی اور ازی فیصل نے فاذلک عِنْدَ اللّٰهِ هُمْ الْكَافِرُونَ کا فیصلہ فرمایا
 حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سادہ یا مخالفین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جب

اور میں اس شخص کا عکس قرآن کریم میں عروبا ہو تو آج ہی ان کو کوئی مخالف تیرا بازی سے نوازے بقانون خداوندی عند اللہ عظیم کو ہاتھ میں لیا اور جو منہ سے کہہ رہا ہے وہ لیس لکھ رہا ہے علم کا حامل ہے اور بات خلاف کہہ کر مایکون لسا ان شککہ انکا منکرین رہا ہے اور کشتن کا حد من النساء کے شان میں گستاخی کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے حق میں فیصد نہ رہا ہے اولئک عند اللہ لہم عذاب بئون مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خلاف حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ کے حق میں رب کریم نے کیوں نہ فیصد دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیوں فضیلت دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ سے کیوں مقدم سمجھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت اور اس وقت اگر فیصلہ افضلیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں ہوتا تو اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زوجیت اور جنت میں بھی زوجیت عائشہ صدیقہ مطہرہ قائم ہے تو فضیلت بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدم رہی اور کوئی آپ سے مقدم ہو سکتا نہیں کیونکہ بفرمان خداوندی ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات منہوں کی مائیں ہیں

البايعون ويل

الاعزاب ٢١ { أَلَيْسَ أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الَّذِينَ أَوْفَاهُمْ وَآزَوَانُهُ
أَتَمَّاهُمْ أَوْ لَوْ الْأَرْحَامُ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ

بَعْضُنَّ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت اقرب ہیں مومنین کے لئے ان کی جانوں سے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور کشتہ دار بعض ان کے اقرب ہیں بعض سے۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلا درجہ مومنین کے لیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا۔ بعد ازاں آپ کے ازواج مطہرات کا اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور تیسرے درجے پر باقی آپ کے رشتہ داروں کا ذکر فرمایا۔ اس آیت کریمہ سے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شان ثابت ہوئے۔

۱) مومنین کے واسطے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا درجہ آپ کے ازواج مطہرات کا ہے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنوں کے لئے ایمانی مائیں ہیں جو ایمانی ماں کا منکر ہے۔ اپنے ایمان کا دشمن ہے اور ایمان سے خالی ہے کیونکہ جیسا کہ نبی ماں کے بغیر بیٹے کا پیدا ہونا محال بٹیا بٹیا ہی تب کہلا سکتا ہے اگر اس کی ماں ہو اگر ماں نہیں تو بیشا بیشا کہلانے کا حقدار نہیں ایسے ہی ایمانی ماں کے بغیر ایماندار کہلانے محال کیونکہ رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں مقرر کر دی ہیں نبی نہیں نہیں کیونکہ فرمان خداوندی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ نَبِيًّا مِّن قَبْلِي سے دیکھئے کہ کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے نبی باپ ہی نہیں تو آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی مائیں کیسے کہلا سکتی ہیں۔ بہر صورت جب اللہ تعالیٰ نے بفرمان خود وَاَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ سے مومنین کی مائیں آپ کے ازواج مطہرات کو فرمایا تو ثابت ہوا کہ مومنین کا ذکر فرما کر پھر

ماؤں کا ذکر کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مومنین کی ایمانی مائیں ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے ایمانی باپ ہیں اگر نبی ماں باپ کے عاق کو ایمان کا حقدار کیسے رہنے دیتا ہے۔ نبی ماں باپ کا عاق نبی رشتہ سے محروم اور ایمان کے مای باپ کا عاق ایمان سے محروم تو اس آیت مذکورہ سے ثابت ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور باقی اولوالارحام تیسرے درجے پر ہیں۔

دوسری دلیل ازواج مطہرات کے اولاد سے رتبہ میں مقدم ہونے کی،

۲۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ

۱۲۱ الاحزاب ۸

اے ہر وقت ہر فردے فردے کے غیر خدا فرما دیجئے اپنے

ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو حکم ارشاد فرمائے۔

۱) فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کو اور بنات کو ازواج کے بعد بیان فرمایا جس سے ثابت فرمایا کہ بنات کا درجہ ازواج کے بعد ہے اگر بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ مقدم ہوتا تو رب کریم بھی اپنے بیان میں ازواج مطہرات سے بنات کو مقدم فرماتا حالانکہ دونوں کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے لیکن جن کو رب کریم نے مقدم فرمایا ہم بھی ان کا درجہ مقدم سمجھتے ہیں اور جن کا درجہ رب کریم نے مؤخر رکھا ہم ان کو مؤخر سمجھتے ہیں۔ بہر صورت افضلیت میں فرق ہے شان میں تقابلیں

۲) رب کریم نے بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع سے ذکر فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے

کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں دو سے زائد ہیں کیونکہ مجمع عربی میں کم از کم تین پر استغالیٰ ہوتا ہے تو جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی ہی کہتے ہیں ان کا رب کریم نے رو فرمایا کہ آپ کی بیٹی سے زائد بیٹیاں ہیں صرف ایک ہی بیٹی نہیں جو ایک ہی بیٹی کے قائل ہیں اور باقی کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے منکر ہیں۔

تمام رسولوں کی بیٹیاں اولاد پر مقدم ہیں

(۳) الرعد ۱۳ {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
اٰمْرًا وَّاجِبًا وَذُرِّيَّةً

اور ضرور ہم نے آپ کے پہلے تمام رسولوں کو بھیجا اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بھی بنائی۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے اَزْدَاجًا کو ذُرِّيَّةً پر مقدم فرمایا۔

جس سے ثابت ہوا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں جب اولاد پر مقدم ہیں۔ تو باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات بھی ذریعہ پر افرمان خداوندی مقدم ہوئے۔

دخول جنت وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی

(۴) الرعد ۱۳ {جَنَّتْ عَدْنٌ يَّسْتَخْلُوْنَهَا وَمِنْ صُلْحٍ مِّنْ اٰبَائِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

میں کُلِّ نَبِیِّاب۔

مؤمنین جنت عدن میں داخل ہوں گے اور جو ان کے ماں باپ سے نیک لوگ ہوں گے ان کی بیویوں سے اور ان کی اولاد سے اور ان پر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوں گے۔

رب کریم نے دعائیں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا

الفرقان ۱۹ {وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا
فَرْدًا غَيْرًا اَعْبَدْنَا مَا جَعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا۔

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ان کے لئے ایک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث

الاسناد ۱۸۵ {هَلُمَّ طَعَامًا يَا قَا طِمَّةُ فَقَدِمَتِ الْبُرْمَةُ
وَالْقُرْمُصُ فَعَطَى الْقُرْمُصُ وَقَالَ اَلَيْسَ بَارِكًا

اَلطَّعَامُ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِعَائِشَةَ فَعَرَفَتْ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِمُسْلِمَةَ فَعَرَفَتْ فَمَا ذَا لَمْ تَعْرِفِي هَاتِي وَجَّهْتِ اِلَى نِسَاءِ
عَمِّ قُرْمَةَ قُرْمَةَ وَمِسْقًا ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِابْنِكَ وَابْنَتِكَ
وَالْاَغْرِفِي وَكُنِي وَاهْدِي لِحَاوَرَةَ اَتَلَتْ فَعَلَّتْ ۝

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اپنا کھانا لاؤ تو عائشہ رضی اللہ عنہا پہنچا اور روٹی لائی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نے روٹی کو ڈھانپ دیا اور فرمایا اے اللہ ہمارے کھانے میں برکت فرما پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا پھر کھانے فرمایا ام سلمہ کے لئے ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روٹی کے ٹکڑے کر کے تقسیم فرمائی رہی حتیٰ کہ آپ کے تمام لواحقین کی طرف منسوب ہو کر ایک ایک ٹکڑا روٹی کا اور سالن کو تقسیم کیا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے اور اپنے خاوند کو بھی ایک ایک ٹکڑا دے دو پھر آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا توڑ لے اور کھلے اور اپنی پٹنوں کو دے دے تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا تقسیم کرنے والے سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور تقسیم کرنے والے رحمۃ العالمین نذیر العالمین محمد بن عبد اللہ تقسیم میں پہلا شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین کو دلوایا بعد میں تمام اہل اولاد مطہرات کو دلوایا اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی کہ بیٹی کو زوجہ مطہرہ پر منحصر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجمع صفات خاصہ ہیں

(ابا رھوین میل) الاحزاب ۲۲ { إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا أَوْلِيَاءَ اللَّهُ لَعَنَهُمْ مَعْنَى اللَّهِ كَلْبًا مُغْفِرًا وَاجِرًا

اس آیت کریمہ رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان مع زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

جانتے ہر حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟
زوجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق سے پہلے مسلمان امیرت اُن اُن کو اُن اول من استسلم ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ كَلْبًا
مصدق ہیں۔

جانتے ہر حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟
زوجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق کے پہلے مسلمان ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وَالْمُؤْمِنِينَ كَلْبًا
مصدق ہیں

تو د المؤمنات حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جن کو د المؤمنات کا خطاب رب کریم کی طرف سے عطا ہوا یعنی صدیقہ کا ایمان رب کریم نے منظور و مقبول فرما کر زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل فرمایا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ

تعالے عنہا کون ہیں ؟

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْقَبِيْلَيْنِ هِيَ -

زوجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو قَوْمُوا

لِللّٰهِ قَاتِلَيْنِ کے پیشوا اور پہلے علمدار ہیں

تو ان کی زوجیت کے لئے حضرت عائشہ

مطہرہ رضی اللہ عنہا وَاَمِنْ لِّقَبْلِكَ مَكْنَنٌ

شرط کے لئے فروادہ ہیں جس کا انبانی

اقرار الفت سے فرمایا اور جن کا انکار

بھی ایسا کہ رب کریم نے لَسْتَنْ كَا حِدٍ

مَنْ التَّسَاءُ کا خطاب فرمایا -

زوجہ مطہرہ اللہ فی جَاءَ بِالصِّدِّيقِ

ہیں صدق قرآن کریم ہے لانے والے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں

اور معیت زوجیت وَالصِّدِّيقِ

رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاب فرمایا ہے -

الصَّبْرِيْنَ کے اول صابر جنہوں نے

پتھر کھا کر اور وانت مبارک شہید کیا کہ

بد دعا نہیں فرمائی ان کی زوجہ مطہرہ ہیں -

تو آپ کی زوجہ عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف سے آپ

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ

مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا فی

قرآن کے مطابق وَالصِّدِّيقَيْنِ

کے متعلق ہیں -

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۵) الصَّبْرِيْنَ خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

کے مائتھی الصَّبْرَاتِ کا خطاب

خداوندی ملتا ہے -

وَالْحُشْعَيْنِ کے مصداق ہُمُ فِي

صَلَاةٍ اَتَمُّ حُشْعُونَ کے اُنساوہیں

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلیہ ہیں -

تَوَدَّ اَلْحَاشِعَيْنِ کا خطاب خاص حضرت

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والی ہیں

جَوَدُ الْمُتَّقِدِ قَاتِ کا اصل ہیں -

تَوَدَّ الْمُتَّقِدِ قَاتِ کی صفت حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زوجہ

مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے

سے ہے جو شاہی خزانہ گھر کے دروازے

کے اندر نہ آنے دیں اور باہر ہی خبرات

کر دیں خزانہ بعد صدف فرماتی ہیں -

وَالْمُتَّقِدِ قَاتِ کا خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت

کے توازن درست رکھنے کے لئے پہلے تو

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۶) وَالْحَاشِعَيْنِ کا خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے -

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۷) وَالْمُتَّقِدِ قَاتِ کا اصل خطاب

خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ہے -

جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

اس ذات مطہرہ کی اہلیہ بی بی جن کا کلمہ
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي ہے
کھلائے پلائے اور صائم الدہر ہر سال
میں فرق نہ آئے۔

(۸) وَالصَّامِيْنَ کے بانی مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تَوَدَّ الصَّامِيَاتِ کی مخاطبہ کا
نصوم الدہر حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی اہلیہ بی بی
کے سوا صائم الدہر اور کوئی از ادای
مطہرات سے تھا ہی نہیں۔

جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

محبوب خداوند صلی اللہ علیہ وسلم
نبی اللہ کی زوجہ مطہرہ بی بی جن کی شریعت
الْبَحِيْثَاتِ لِلْبَحِيْثِيْنَ وَالْجَنِيْنَاتِ
لِلْجَنِيْنَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِيْنَ
وَالطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِيْنَ کا علم
کر سابقہ قانونی ختم کر دیا۔

(۹) وَالْحَافِظِيْنَ فَرْوَجَهُمْ
فرمانِ خداوندی حضرت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔

تَوَدَّ الْحَافِظَاتِ خطابِ مطہرہ
ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
اللہ تعالیٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف
ہو رہا ہے حضرت عائشہ مطہرہ رضی

تعلیٰ عنہا کے دشمن بہتان عظیم سے آپ
کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت سے
علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور رب کریم کے آپ
کو وَالْحَافِظَاتِ کا خطاب فرما کر
وَالْحَافِظِيْنَ فَرْوَجَهُمْ کے ساتھ
ایسا تعلق مضبوط بنا دیا جو ساری دنیا بھی
مخالف ہو جائے آپ کی زندگی کو مٹوٹ
نہیں کر سکتا۔

نوکر رسول کی گھر والی ہیں —
سنبھل کر زبان ہلانا۔

جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟
حضرت رحمة العالمین محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے
دنیا عقبی میں لَوَاءُ الْحَمْدِ
بیدی دست پاک میں عطا فرما
کر وَاللَّاکِرِيْمِيْنَ اللّٰهُ كَثِيْرًا
کا نعت فرمایا۔

تَوَدَّ الْكَافِرَاتِ کا غورہ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بنا
دیا۔

یہ دس مطہرہ صفات کی مجموعہ آیت قرآنی رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اہلیہ حضرت عائشہ المسلمۃ الموقرۃ والقانتۃ الصّٰدِقۃ
الصّٰبِرۃ الخاشعۃ المتصدقۃ الصّٰمۃ الحافظۃ الذاکرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم والمومن القانت
الصادق والصابر الخاشع المتصدق الصائم الحافظ الذی
اللہ کثیر کی معیت میں بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جس کو حضرت
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسلمہ ہونے میں شک ہو ایسے شخص
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے میں شک ہے۔

جس کو حضرت عائشہ کے مومن۔۔۔ ایسے شخص کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مومن ہونے

۔۔۔۔۔ قانت۔۔۔۔۔ قانت۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ صدیق۔۔۔۔۔ صدیق۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ صابر۔۔۔۔۔ صابر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ خاشع۔۔۔۔۔ خاشع۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ متصدق۔۔۔۔۔ متصدق۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ صائم۔۔۔۔۔ صائم۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ حافظ۔۔۔۔۔ حافظ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ذاکر۔۔۔۔۔ ذاکر رسول۔۔۔۔۔

تلك عشرة كاملة

وَمِنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمِنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ

”علی رضا“ اس آیت خداوندی میں تمام الفاظ جمع کئے ہیں اور ہم نے

ایک عائشہ پر ہی چسپاں کر دیے یہ تمہاری بناوٹ ہے۔

”محمد عمر“ سبحان اللہ علی رضا صاحب تم بچاے قرآن خداوند کو کیا جانو

والی نازلون ہے کہ شان نزول خاص ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ حکم عام بیان فرماتا
ہے اور شان نزول خاص بیان کرنے سے مابذل لے یا لہذا کی خصوصیت
میں فرق نہیں آتا جیسا کہ عبد اللہ بن ابی کے حق میں جو آیت نازل ہوئی رہی شان
نزل خاص تھا لیکن حکم عام ہے۔

ایسے ہی کئی آیتیں ابھل کے حق میں نازل ہوئی لیکن حکم ان کا سب کفار پر ہے

ابھل اس آیت کی زد سے نہیں بچ سکتا ایسے ہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

میں جو آیتیں نازل ہوئی وہ بھی لفظ جمع سے بیان کی گئیں مثلاً وَطِيعُ حُجْرٍ الطَّاهِرِ

طِيعَ ليطعون صیغہ جمع ہے حکم عام ہے لیکن شان نزول خاص ہے تو علی المرتضیٰ

کے شان میں نازل ہوئی آپ اس آیت کی شان سے بری نہیں ہو سکتے خواہ

کہہ ایسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

الَّذِينَ يُفْقَهُونَ اسْوَالِ الْمَرْبِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَجْمَعٍ هـ

پڑھو یہی دلیل

یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں

الاحزاب ۲۲ اَوَامِرٌ مِّنْهُ اِنْ رَّهَبْتَ نَفْسًا لِلنَّبِيِّ

اَوَامِرٌ مِّنْهُ اِنْ رَّهَبْتَ نَفْسًا لِلنَّبِيِّ اَوَامِرٌ مِّنْهُ اِنْ رَّهَبْتَ نَفْسًا لِلنَّبِيِّ

اور عورت مومنہ اگر اس نے اپنے نفس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صبر کر دیا تو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمادیں خواہ آپ کے لئے عذر

مومنین کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین بناوٹ والے جھوٹی باتیں گھڑنے والوں کا ایک جسم ذریعہ تھا کہ وہ . . . میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حملہ آور ہوئے . . . دوسرا یہ کہ ایک مومنہ کے خلاف کبواں کر کے اس کو اذیت پہنچائی تو رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اذیت کا احساس فرماتے ہوئے ان کی اس ناجائز اذیت کی سزا بھی سنائی فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خلاف ورزیوں کا مجرم

(چودھویں دلیل، الاحزاب ۲۲) ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِيُغَيِّرُوا مَا اكْتَسَبُوا فَهَنَّا اُخْتَلَفُوا اِنَّهُمْ لَمَّا اُولٰٓئِكَ مَبْنٰٓئًا ۝ اور وہ لوگ جو مومنین اور مومنات کو بغیر جرم کے تکلیف دیتے ہیں تو انہیں ضرور بہتان اور ظاہر گناہ کے حامل ہیں۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی کہ جن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان گھڑا اس نے ایمان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حملہ کیا اور جو کسی ایماندار پر بھروسہ کسی فعل کے عمل کے حملہ آور ہو تو وہ شخص خداوند کریم کے نزدیک بہتان کا متحمل ہے اور ظاہر گناہ کبیرہ کا فاعل ہے دوسرا مجرم ہے اور پھر آگے فرمایا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میں ان پر بہتان گھڑنے سے نہیں باز آیا اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ذات خداوند کریم تکلیف پہنچائی

جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کبواں کر کے تکلیف پہنچائی اس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی وہ علمین میں ملعون ہوا اور جو علمین میں ملعون ہوا وہ اب مہینا میں گیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

(۲۲) ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُّؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ اَبَا مَثِيْبًا ۝

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں لعنت کرے گا۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کرنے والا تیار کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگر اعمال صالحہ کریں تو ساری دنیا ان کو اب ان کی ایک نیکی کاٹنے کا عمر کی نیکیوں کا تو حساب ہی نہیں اور اگر ان کے خلاف کلمہ کوئی بات کر دی تو اس کے جرائم بھی ساری دنیا سے چار گنے زیادہ ہوں گے۔ (اللہ عزوجل) مومنہ کے خلاف کہنا۔

عائشہ جو ہر عیب سے بے خبر ہیں ان کی طرف عیب منسوب کرنا۔ جس کی نظیر ظاہری باطنی رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمائی اس کی مخالفت کرنا۔ علمین کے حکم کی زوجہ مطہرہ کی زوجیت پر حملہ آور ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے سے ذات خداوندی کی ایذا کا بوجھ اٹھانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہہ کر حرمت العلماء کو ایذا

پہنچا ہوا۔

- ۷۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا کر عالمین میں ملعون ہونا۔
۸۔ عذاب مہین کا سزا یافتہ ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہہ کر آٹھ جرائم کا مستحق ہیں
آٹھویں جہنم کے طبقے لہذا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخالف دوزخ کے
آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا اور آٹھوں کا ہی عذاب کھینکا۔ فافہم وقل ما
مَنَعَتْ اَنْ اسْتَطَعَتْ۔

”علی رضا“ قرآن کریم میں رب کریم نے یَا نِسَاءَ الْبَتِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ
النِّسَاءِ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اللہ تعالیٰ نے نبی کی پیلیوں کو کہا کہ تم باقی عورتوں کی مثل نہیں
ہو اگر تم متقیہ ہو ثابت ہو کہ نبی کی بیوی ہونا کوئی فضیلت نہیں اتقار شرط ہے اگر متقیہ
ہے تو اجر ہا مرتبہ ہے ورنہ نہیں۔

”محمد عمر“ شان ازدواج مطہرات وہ بیان ہو چکیں جو دنیا کی کسی دوسری عورت کے لئے
ممكن نہیں رسولائے ازدواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دنیا کی کسی
عورت کی تعریف رب کریم نے قرآن میں اتنی نہیں فرمائی جتنی کہ حضرت عائشہ
صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باقی رہ نہاں کہنا کہ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اگر تم
متقیہ ہو تو نہیں دنیا کی عورتوں سے دگنا ثواب ہے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ سے جو
نے کمزوری سمجھی ہے یہ نہاں غلط فہمی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اذلی
مطہرات کے حق میں نازل فرما کر ازدواج مطہرات رضی اللہ عنہیں جمعیں کے شان کہ
دو بالا کر دیا تاکہ دگنے ثواب مینے کو بادل کی بیان کیا جائے اور دگنے ثواب دینے

کی دلیل پیش فرمائی کہ ایک فضیلت ازدواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی
زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے وہ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ
کے خطاب کی حقدا میں جس میں دنیا کی کوئی عورت ازدواج مطہرات رضوان اللہ
عنہیں اجمعین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثانی ہو سکتی ہی نہیں۔

دوسری فضیلت اتقار ہے جس کو رب کریم نے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ سے
الفضیلت کا اظہار فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات کا شان
وفضیلت صرف زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نہیں بلکہ اتقار میں بھی
بے مثل ہیں اس لئے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ کی قید بڑھائی تاکہ نَوْتِهَا اَجْوَدَ هَا
مَسْرُوتِہن سب فحالیہن کو معلوم ہو جائے۔

پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ یقین اور خداوند کریم نے بھی تمام ازدواج مطہرات
کی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان مطہرہ اور صدیقہ خاتمہ صائمہ
الطہارہ اور فائزہ ثابت فرمادیا تو تیسرا جواب یہ ہے کہ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ میں اگر شرط
ہے۔ تو قیادت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفت انفرادی
ہے جو قبل ازیں آپ کی دس صفات میں یہ صفت تفصیل مذکور ہو چکی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف لب کشائی کرنے سے
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا
کے لئے ہیں جسے جائے گا جہاں البرجیل البرہب وغیرہ کا ٹھکانا ہے۔

”علی رضا“ ہماری بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ عائشہ نے ماریہ قبطیہ پر تہتان

لگا یا تھا یہ آیتیں اس کے متعلق ہیں۔

”محمد عمر“ سبحان اللہ ایسا جھوٹ ورے کن کو لگے اگر یہ حضرت عائشہ کے متعلق نازل ہوئی تو اسی ورے بغول تھا اسے ان کو لگنے چاہیے تھے۔ حالانکہ عبداللہ بن ابی وغیرہ کو لگے۔

تاریخ کامل ۲ { ثَمَامَةُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَحَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ
وَصَهْبَةُ بَدَتْ حَجَّتَهُ وَكَانُوا مِنْ أَنْصَحِ
بِالْفَاحِشَةِ فَضَرَبُوا أَحَدَهُمْ }

پھر سلم بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حنظلہ بنت جحش اور وہ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے بہتان کی افشا کی تو... کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کو اسی اسی کوڑے لگوائے۔

آیت تخصیص میں حضرت عائشہ صدیقہ محسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بناوٹ بنانے والے اللہ کے نزدیک ملعون ہیں

{ النور ۱۸ } إِنَّ الَّذِينَ يَزُومُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْعَقِيلَاتِ
الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

بے شک جو لوگ پاکہ امند عورتوں کو جو بُرائی سے بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں تہمت لگاتے ہیں دنیا و آخرت میں تہمت لگانے والے ملعون ہیں اور ان کو بہت بڑا عذاب

اس آیت کریمہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا پاکہ امند ہونا ثابت ہو جس کے ذہن کو رب کریم اپنے حکم سے پاک فرمائے اس کو کوئی دنیا کی طاقت ملوث نہیں کر سکتی دنیا کا بڑا عہدے دار کسی کو سرکار خان کا بہادر کاتب کا خطاب دے دے تو اس کی گستاخی کرنی سرکاری جرم ہے اور دگنی سزا کا مستوجب ہوتا ہے تو حضرت مصطفیٰ نور مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کی پاکہ امنی کی صفت رب کریم نے محضت سے فرمائی اب قیامت تک ان کی گستاخی کرنے والا خدا کی مہم ہے کیونکہ انعامی خطاب کی حد انعام و حسنہ کی سلطنت تک ہے اور سزا بھی اسی حد تک رہتی ہے۔ تو رب کریم کی سلطنت بھی ابد الابد تک ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکہ امنی محضت کا خطاب بھی خداوندی ہے اس لئے ابد الابد تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا محسنہ ہونا بقرار اور ان کی پاکہ امنی کے خلاف آوازہ کسے والا ابد الابد تک خداوندی مہم ہے اور قابل سزا ہے إِلَّا مِنْ تَابٍ۔

(۲) اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفات عاقلہ فرمائی یعنی عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صفاتی کے گواہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفاتی پیش فرمائی کہ دشمن عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ان پر بہتان کی بناوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر عیب سے بے خبر ہیں اللہ تعالیٰ کیوں نہ آپ کی صفاتی پیش فرماتا اور عیب ان سے کیسے ممکن تھا جن کو چہرہ برس کی عمر میں رب کریم نے خود

اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں وے دیا جن کی بچپن سے لے کر سولہ لڑکی تجلیات کے کدورت پر نظر ہی نہ پڑی ہو بھلا ان کو عیبات سے غافل نہ رکھا جائے تو اور کون ہو سکتا ہے اور دعا علیہا ساکت ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے خود دشمنوں کا منہ بند فرما دیا اور محضنت اور غفلات سے نوازا ہے یہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محسنہ خاندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قسیر صفت رب کریم نے فرمائی۔

(۳) المومنات کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان دار پاکدامنہ ہیں ایمان دار ایسی ہیں کہ مرعوب سے بے خبر ہیں۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر کی جہتی صفت ہے محضنت اور غفلات ظاہری عیب مبرا کرنے والی ہیں اور اس ایک آیت میں رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برت کی تین صفات فرمائی ہیں جس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی ظاہری باطنی ارشاد فرمادی۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محسنہ خاندہ مومنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلات آپ کو محسنہ نہ سمجھے مومنہ مطہرہ نہ سمجھے اس پر رب کریم کا فتویٰ ثبت ہوا لَعِنُوا فِي السُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفوں پر دو فتوے جڑے۔

لَعِنُوا فِي السُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دنیا و آخرت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخالف ملعون ہے۔

(ب) وَلَكُمُ عَذَابٌ عَظِيمٌ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں

کو رب کریم کا عذاب عظیم ہے۔

جب رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں کو دنیا میں لعنت کی عورت خیر سائی اور عذاب الیم کی سزا سنائی تو پھر بھی منافقین اٹھیں یہی ہے انصاف صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں بڑی تکلیف تھی۔ دنیا میں لعنت خداوندی کے علاوہ دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے ظاہری و باطنی تکلیف کی سزا بھی سادی۔

آیت تجلیہ بعد عائشہ صدیقہ محسنہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لَعْنَةُ اِيْمٍ كِي طَرَفِ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَنْ اِيْمِيَا وَ اِيْمِيَا پربتبان بنانے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِبَعْدِ شَهْدَةٍ اَوْ فَاخِلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَعْلَمُوا اَلْاَشْهُارُ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا فَاصْلَحُوا اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں کو پربتبان لگانے میں چہر چار گراہوں کو نہیں لاسکے اور اسی کوڑے لگا دو اور ان کی شہادہ ہمیشہ قبول نہ کر دو اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی اور انہوں نے اصلاح کر لی تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۱) اس آیت کریمہ سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاکیزہ منہ ہوا
 رب کریم نے ثابت فرمایا کیا بلند پاکدامنی ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کی جس کو روایت خداوندی نے پرہیزگاری سے ہونے کا فتویٰ دیا ہے
 جس کے دامن پر رب کریم نے محض ہونے کی سند لکھ دی اور منظور فرمائی
 کی عیب جوئی کرنے والے کی خود بینائی میں فرق ہے حضرت خولہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے منظور فرمایا جو بعض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب
 ہیں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ام المؤمنین زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان پر بدظنی کرنے والے پر خداوند کریم بدظن ہے ملاحظہ ہو وہ انہیں
 حَتَّالَةَ الْحَطَلِ ابواب کی بیوی اردی جس کا لقب ام حیل تھا ایک کافر
 سے کافی بھی سختی رب کریم نے اس کو ایمان سے کٹھم فرمادیا اس کو سوائے کافر
 کے کوئی اچھا سمجھ سکتا ہی نہیں جو خداوند کریم کے نزدیک مردود ہے وہ کمالوں کے
 نزدیک بھی مردود ہے اور جس کو رب کریم نے منظور فرمایا اور اس کو محض ہونے
 کا عہدہ خداوندی مل گیا اس سے کسی شخص کا ایمان منتظر ہو سکتا ہی نہیں اور جس کا ایمان
 منتظر ہوا اس کو رب کریم نے ایمان سے منتظر فرمادیا۔

(۲) جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجد حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 بغیر علم کے خلاف منافقین نقیبہ بازوں کے کہنے بکواس کرنا شروع کر دے ان کو رب
 کریم نے بدی سزا کا حکم جاری فرمایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اسی
 لگوائے اس سے محرم ہوا کہ حضرت عائشہ مطہرہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 خلافت زبان ورازی کرنے والا رب کریم کا بھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

مجرم ہے اور خداوندی سزا کے لائق ہے اور عبد اللہ بن ابی کے زمرے میں شامل
 ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا۔

شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

النورین، النور ۱۵۱۔ وَكَوْلا فَضْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ فِي النَّبِيَّاتِ
 وَالْأَخْيَارِ كَمَسْكَكُمْ فِيهَا أَفْضَلُكُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو جس میں تم چلے تہیں ضرور اس
 میں عذاب بہت بڑا پہنچتا۔

اس آیت کریمہ سے بھی شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت ہوا
 میں رب کریم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ان کی شان
 خلافت بہتان باندھنا اور ان کی طرف بُرائی کو نسبت کرنا ایسا جرم عظیم ہے کہ جس کی
 عتاب ممکن نہ تھی اور اس کی سزا عذاب عظیم ہے اور اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہو کہ
 ان کے تابعین کا جرم قابل معافی نہیں تھا لیکن رب کریم نے فرمایا کہ اسی اسی دوسرے
 لوگوں میں ہی ان کو معاف کر دینا یہ بھی اللہ کریم کی رحمت ہے اور اس کا فضل ہے اگر
 اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل نہ ہوتا تو جو جرم تم نے زانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے خلاف کیا ہے۔ اس میں تمہیں بہت بڑا عذاب ہوتا تھا۔ بخود ہی سزا میں تمہیں اس جرم کو
 معاف کر دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا باعث ہے اور پھر آگے فرمایا کہ یاد
 رکھو اگر تم ایماندار ہو تو کبھی بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ زوجہ محبوبہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی زبان پر نہ لانا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

﴿النور ۱۸﴾ {لَيُعْطِيَنَّكُمْ أَنْ تَعُودُوا إِلَيْهِ أَبَدًا وَإِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝}

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم ایمان دار ہو تو پھر ایسی بات کہیں نہ کہو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمان داروں کو نصیحت فرمائی ہے کہ خبردار تمہیں خدا نصیحت ہے کہ اگر تم ایمان دار ہو تو جس کا کلمہ پڑھتے ہو اس کے ازواج مطہرات پر جن شان میں رب کریم نے آیت تطہیر نازل فرمائی آیت تحصین نازل فرمائی ان کے ظاہری پاکیزگی رب کریم نے بیان فرمائی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے متعلق رب کریم نے خصوصاً ظاہر و باطن ہر عیب سے مبرا ہونے کی آیات قرآن کریم میں نازل فرمائیں اور ان پر بناوٹی بہتان گھڑنے والوں کو اٹھٹھ ٹکا کر کڑے بدست حضور رب کریم نے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ و محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے والوں کو رب کریم نے لعنتی فرمایا اور قیامت تک ان کی زبان میں درازی کرنے والوں کو لعنت خداوندی کا حامل بنا دیا۔ لہذا اب تمہیں خداوندی ہوتی ہے اور نصیحت خداوندی ہے کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ و محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کچھ بھی زبان درازی نہ کرنا ورنہ ایمان سے بھی خارج ہو جاؤ اور خدا باری تعالیٰ میں بھی ہمیشہ سزا یافتہ رہو گے۔

آیت تطہیر عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

﴿النور ۱۸﴾ {الْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ}

﴿النور ۱۸﴾ {لَيُعْطِيَنَّكُمْ أَنْ تَعُودُوا إِلَيْهِ أَبَدًا وَإِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝}

عیت عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔ عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ طہیت و طہین عیت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و صفوان بن العطل، پاک ہیں اس چیز سے جو وہ جہان کے لئے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

ال آیت کریمہ مذکورہ میں رب کریم نے خبیث عورتوں کو خبیث مردوں کے لئے لازم اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی طرف کسی دشمن کا خیال نہ کرنے کیلئے اگر خبیث کا خیال بجانب تائید جانے لگے تو مذکر کی طرف سے اس کو طلبا پھر رسید ہوتا ہے اور جواب ملتا ہے کہ الخبیثون کے لئے الخبیثون ہیں الخبیثات کے لئے الطیبون ممکن نہیں طیبون کے لئے رب کریم عیت میں الطہیت فرمایا ہے رب العزت نے جب خبیث سے حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قافلاً مبرا فرمایا تو آگے ان کی تطہیر کا حکم سنا دیا فرمایا والیقیناً عیت عورتیں طہین مردوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طہیت نہ ہوتیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم طہیب کی زوجہ نہیں ب ہوتیں مگر دینا اور جب طہیب کی زوجیت میں رب کریم نے منظور فرمائی تو

﴿النور ۱۸﴾ {الْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ وَالْجَنَّةُ لِلْخَيْرَاتِ}

اعمال صالحہ کرو اور زوج بھی میرے معصطفیٰ معصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطہر ہیں
میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
جس کی تطہیر ذاتی و عملی کے واسطے رب کریم کے کلام مطہر کے بتائیں و لا ینکح
فرمائے پاک ذات کی پاک زوجہ کی پاکیزگی اپنے پاک کلام سے بیان فرما کر
کے دشمنوں کو قیامت تک دلا یا اور سرچایا اور ہمیشہ کا اصول ہے کہ وہاں
اور اچھی مل جائے تو دشمن اپنے سر کو پھینکا ہے کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا اللہ تعالیٰ
میرے معصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات سالہ طیبہ زوجہ مطہرہ و عطر
نے عین پیشہ نذیر کے گھر میں عالین کی سرداری منائی اور دشمن کے حسد
لئے رب کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ یا رسول
اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھ دیا کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اگر کہہ
تو اپنا سر ہی کھوئیں گے سورۃ یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا ذُكِبَ وَمِنْ شَرِّ الْنَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
(۳) آگے رب کریم نے فرمایا۔ اُولَئِكَ مَبْرُؤُونَ مِمَّا لَقَوْا لَوْ
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاک اس بہتان سے جو
نے لگایا اور صفوان بن معطل بھی پاک ہے اس بہتان سے جو اس کے متعلق کہا
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفائی کا گواہ جب رب کریم جو اس
کے خلاف چہرے کی کیا پرواہ ہے۔

ان آیت کریمہ کی مصدقہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تفسیر

مجمع البیان ۱۳۵ (۱) اُولَئِكَ مَبْرُؤُونَ مِمَّا لَقَوْا لَوْ اَنَّ الطَّيِّبِينَ
مَبْرُؤُونَ اِنَّ مَنْرَمُونَ مِنَ الْكَلَامِ الْخَبِيثِ
من مجاہد قال الذرائع یعنی یہ عائشہ و صفوان بن
المعطل۔

یہ بری ہیں اس بات سے جو دشمن کہتے ہیں یعنی پاک ہیں بری کئے گئے ہیں یعنی
مجموعہ سے منترہ ہیں مجاہد سے روایت ہے فرار نے کہا اللہ تعالیٰ امر اولیٰا ہے
اس کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان بن معطل کو۔

کیوں یعنی اب تو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطہر ہونے
کا قرآن کریم کے ساتھ شیعہ مفسر نے بھی اقرار کر لیا اور اقرار بھی اس مفسر نے کیا جس کو
ہمارے مذہب میں نوری ہونے کا خطاب حاصل ہے فقیر نے آیات فرقانہ سے اور
ایک فرقانہ کی تفسیر شیعہ تفسیر سے دکھا دی اب بھی تمہاری نسلی نہ ہو تو اس امر کو
علیہ السلام عَلَيْنَا وَالْحَبَابُ کے قانون کے سپرد کرتا ہوں۔

آیت تطہیر ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَ
السریرین، الاحزاب ۴۳ لَعَلَّ مَنَاحِيْاً فَوْتَهَا اَجْرَهَا مَتَرَانِ
اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ

۱۔ اے اصول فرمائے ہیں۔

وَمَنْ لَقِنْتُ مِنْكُمْ لَيْلًا وَرَسُولِي وَلَعَلَّ صَاحِبًا لَوْ تَمَّ أَجْرُهَا
مَسْرُوتِينَ۔

۲۔ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ہم نے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اچھی روزی تیار کی ہے۔

يَا بَنَاءَ النَّبِيِّ كُنْتُمْ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنَّ الْأَقْيُسَيْنِ۔

۳۔ اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم عورتوں سے بے مثل ہرگز متقی ہو۔
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْحٌ۔

وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا۔

۴۔ وَقُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنے گھروں میں باوقار رہو۔

وَلَا تَبْرَحْنَ سَبْرَجَ الْبَاهِيَّةِ الْأُولَى اور اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم بناؤ سنگار نہ کرو پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرح۔

وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور تم نماز قائم رکھو۔

وَابْتِئِنَّ الزَّكَاةَ اور زکوٰۃ دو

وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

وَأَذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

الْقَائِمِينَ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْحٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَقُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْبَahِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَاطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

اور یوتم ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کر بیگی اور اچھے اعمال کرے گی۔ اس کا ثواب ہم دو دیگے اور ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے بہت اچھا رزق تیار کیا ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوتم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہرگز متقی ہو جاؤ ورنہ کسی غیر سے بات کرنے میں آہستہ بات نہ کرو کیونکہ جس کے دل میں یہاں ہے اور بات اچھی کہو اور اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات تم اپنے گھروں میں باوقار رہو اور پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی حرز کا بناؤ سنگار نہ کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم گھروں والوں سے الودگی نہ رکھو اور تمہیں پاکیزگی عطا کرے ہے پاک رکھنے کا اور اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت پڑھے جانتے ہیں کہ وہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف کرنے والا بڑا خبردار ہے ان تین آیات کو مطہرہ میں رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ ان کی

اور اسے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ذکرہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر لطف والا بڑا خبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ جس جہان نے مذکور بالا آیات فرمائی ہیں

ازواج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کے لیے وارد بہترین امورات ارشاد فرمائے اور ان کی بارہ عمل کرنے کا نتیجہ بھی فرمادیا کہ میرا ارادہ نہیں شک رکھنے کا نہیں سزا ایسے نہیں شاید کوئی دشمن کرے کہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کے ہزارویں جو یہ بات کہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور وہی امورات افضیلت بیان فرمانے کے لیے نتیجہ بیان فرمایا اور گیارہ والی امور فضیلت کے نتیجے کے بعد ان امورات افضلیت کی غرض وغایت فرمائی کہ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا اے ان امورات سے اور کوئی بات نہیں صرف اس لئے میں نے گیارہ امورات ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص فرمائے ہیں اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اللَّهُ تَعَالٰی ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم اہل بیت سے ہر قسم کی لودگی دور رکھے جب تم اسے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میرے مقررہ گیارہ اصولوں کی پابندیوں کی تو لودگی تمہارے قریب نہیں جتنا کہ سکتی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان امورات پر عمل کر کے تم بالکل پاک رہو اس تمام رکوع میں رب کریم نے سوائے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کسی کا ذکر فرمایا ہی نہیں صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے افضل ہونے کے لیے جو بات اور نتیجہ بیان فرمایا لیکن افسوس ہے ان عربی دانوں پر جو بعد اِنَّمَا

اللہ تعالیٰ آیت میں اُجھٹے ہیں اور اہل بیت پر اُجھٹے ہیں اور بڑے زور سے ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں۔ سبحان اللہ ع

پہلے اس بیاید گریست اصول و امور ازواج مطہرات کے رب کریم بیان فرمائے کہ اسے کا ذکر فرمائے کہ جس کا اس نہم رکوع میں ذکر نہ ہو یہ تمہاری ہی عربی دان کی ہوس ہے کہ بعض ایسے بھی بیاد ہوں گے تو اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کہ جسے فرمایا ہے میں فرمایا ہے یہی حد تک نتیجہ اخیر میں ہوتا ہے لیکن بت

اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کہ جسے فرمایا ہے میں فرمایا ہے یہی حد تک نتیجہ اخیر میں ہوتا ہے لیکن بت

ہے ملاحظہ ہو۔

نشان ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۲) { لَا يَجْعَلُ لَكَ الْإِنْسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَوْ
 تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أُنْجِبْنَ عَلَيْكَ فَحُشْنَهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۖ
 وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَئِيبٌ ۝

”علی رضا“ مولوی صاحب یہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لَیْذِیْبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ لَیْطَهِّرَ کُمْ لَطَہِیْرًا۔ اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی اور اہل بیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن و حسین علیہ السلام پر چاروں تان کر یہ آیت پڑھی ثابت ہوا کہ یہ آیت چاروں کے حق میں نازل ہوئی نعم نے حضور کی بیویوں کے لئے ہی آیت تطہیر بنا دیا۔
نظم ہے۔

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ پہلی بات تہ یہ ہے کہ کلام خداوندی میں کسی کو مجال انکار نہیں اس رکوع میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امام حسین رضا علیہم اجمعین نہ اشارۃً کنایۃً ذکر ہے ہی نہیں اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس چاروں ہے ایک کا بھی ذکر ثابت کرے تو فقیر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے تیار ہے اور

پچاس روپے نقد
العام

دینے کے لئے تیار ہے ان تمام آیات ملتہ مذکورہ بالا میں بلکہ ان تمام رکوع
چاروں سے ایک کا بھی ذکر نہیں ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں رب کریم نے اہل بیت
واج مظہرات کو فرمایا ہے تم تو ایسا مرد و اصطلاح سے بھی ناواقف ہو اس سے اور زیادہ
کیا ہوگی لوگ کسی سے دریافت کیا کرتے ہیں کیا تمہاری گھر والی ہے تو عجیب کہہ بیٹھی
ہے تو وہ سمجھ لے گا کہ اس کی گھر والی نہیں ہے جو بیٹی کا نام لیتا ہے اور اگر جواب میں
ہے ہاں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیوی منکوحہ ہے کوئی بیوی تو ہے بیوی تو ہے
گھر والی سے مراد بیٹی لے یا تو اسے یا داماد نہیں سمجھے گا اور اگر کوئی سوال کرے کہ گھر
لے میں تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ بیوی ہے یا زیادہ سے زیادہ چھوٹے بچوں پر اطلاق
ہوگا لیکن تو اسے اور داماد اور صاحبزادی شادی شدہ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا اور کوئی
گھر والی کے علاوہ سوال کرے تو دریافت کرے گا کہ کوئی لڑکی لڑکے بھی ہیں اگر وہ
شادی شدہ ہوں تو عجیب کہہ گا کہ جی ہاں شاد اللہ اپنے اپنے گھروں والے ہیں شادی شدہ
ہیں معلوم ہوا کہ شادی شدہ اپنے اپنے گھر والے ہو جاتے ہیں اگر کسی کا داماد گھر ہو تو اس
کا گھر داماد کہا جائے گا۔ اہل بیت میں شامل نہیں ہوگا۔ باقی رہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا چاند زمان کہ فرمایا اَللّٰھُمَّ هُوَ لَا یَ اَھْلُ بَیْتِیْ تو یہ خاصہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں جس کو چاہیں کسی چیز کو کسی چیز میں داخل فرما دیں
یا خارج کر دیں۔

میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ چاروں کو اہل بیت میں داخل فرمایا
 پہلے ہی داخل ہوتے تو آپ کو داخل فرمانے کی کیا ضرورت تھی یہ آپ کا ان چاروں کو داخل
 فرمانا ثابت کرتا ہے کہ واقعی یہ اہل بیت سے نہ تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت

میں داخل فرمایا امانہ صدقہ و امانی چاروں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت
 زکریا اور ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت میں داخل ہو گئے
 ہم نے تسلیم کر لیا باقی تم کہو کہ قرآن کریم بابت خداوندی اہل بیت میں داخل ہیں یہ غلط ہے
 عبارت قرآنی میں صرف ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور اہل بیت
 صرف ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی رب کریم نے استعمال فرمایا جو بیانی
 مطابق آیت قرآنی اور لغت عربی سے یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی صاحبزادی اور دونوں اسول اور داماد کو اہل بیت میں شامل فرمایا بسر و چشم منظور
 لیکن اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت نہ سمجھے تو
 وہ خداوند کریم اور قرآن کریم کا دشمن ہے اور جو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ
 عنہما اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت میں داخل نہ سمجھے
 وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان
 مٰنا اهل البيت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار و منافقین آپ
 کے سخت مخالف تھے لیکن آپ کے ازواج مطہرات اور جناب کی صاحبزادیوں پر کوئی
 حملہ آور نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کافر و منافق نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج
 مطہرات سے یا نبات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زبان و رازی کی ایک دانہ
 صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ذرا سا ہوا جس کو رب کریم
 عند اللہ عظیم بہر بہتان اور اخلاص میں سے تعبیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں بائیس آیتیں تطہیر میں سورہ نور و
 اعزاب میں بیان فرمائی کہ چونکہ اس عالم الغیب کو علم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عند اللہ عظیم بہر بہتان گمراہی کے لئے اسی وقت اس کی تطہیر کی آیتیں
 ان کا شان قرآنی تحریر میں راجع فرما دیا جو ہر وقت ہر مسلمان اپنی نمازوں میں ان کی
 خدمت کا ذکر پڑھتا ہے اور جنہوں نے اس وقت انتہام کی کششیں کی رب کریم نے
 ان کو کڑے گولے تاکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق زبان و رازی
 نہ ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اگر زبان و رازی
 نہ ہو کہ رب کریم کی طرف سے بھی ایسا شخص مزاوار ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اہل بیت کی تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اس وقت ہوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا اب تم مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھ رہے ہو کیا قرآن پر تنہا ہی
 ہے کہ جو چاہو کہو اور کہو قرآن کریم میں ممکن نہیں اور عربی زبان میں دو بدل
 کی نہیں نیلے قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں - امنوا! ولا تؤمنوا -

قرآن کریم میں صرف اہل بھی رب کریم نے استعمال فرمایا جتنے معنی سے رب کریم
 استعمال فرمایا فقیر اپنی طاقت کے موافق اتنے معنی سے بیان کرتا ہے اور اہل
 کی حقیقت بھی عرض کرتا ہے اور اہل جو قرآن کریم میں اہل بیت کے معنی سے استعمال
 ہو ہی عرض کرے گا اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

اہل کی تحقیق قرآن کریم سے

خط اہل اگر مکان پر اطلاقی ہو تو وہاں اس کی حدود اربعہ کے لیکن مراد ہوں
 عربی ہو یا مروہ یا ہوں یا سچے جب وہ مکان منتقل کر لیں تو وہ سابقہ مکان
 میں نہیں کہلا سکتے۔

اہل مکین پر

(۱) البقرہ ۱۵۱ ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الشَّجَرَاتِ﴾

اور جب فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب اس شہر کو امن بنا دے اور مکے کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے۔

تو اس آیت کریمہ میں اہل مکہ سے مراد مکے کے مکین ہیں۔

۲۔ النسا ۵۴ ﴿يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ الْأَعْلَىٰ﴾

کہتے ہیں وہ اے ہمارے رب اس بستی سے ہمیں نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

تو اس آیت کریمہ میں بھی اہل مکہ سے مراد قریب کے مکین ہیں۔

۳۔ الانعام ۸۴ ﴿ذَٰلِكَ أَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ﴾

یہ ہے تیرا رب کسی شہر کو ظلم سے ہلاک نہیں کرنے والا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں۔

۴۔ الاعراف ۱۲ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ لَعَلَّهُمْ يَضُرَّغَوْا﴾

کسی شہر میں ہم نے نبی بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو ہم نے ڈراور تکلیف پہنچانا کہ وہ عاجز ہو جائیں۔

۹۔ الاعراف ۱۲ ﴿وَكُودًا أَهْلَ الْقُرَى الْأَمَنُ وَالْقَنُؤُا﴾

اور اگر شہر والے ایمان دار ہو جائیں اور متقی بن جائیں

۹۔ الاعراف ۱۲ ﴿وَأَمِنْ أَهْلَ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا﴾

یا بے ڈر ہو گئے ہیں بستی والے اس بات سے کہ ان کو سختی کے وقت کھیلے

۹۔ الاعراف ۱۲ ﴿أَقَامِنَ أَهْلَ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا﴾

یا پھر بستی والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان کو سستے ہوئے ہمارا عذاب

۱۲۔ ہود ۱۲ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا﴾

۱۲۔ ہود ۱۲ ﴿أَمْصِلِحُونَ﴾ اور آپ کے رب کو یہ لائق نہیں تاکہ کسی بستی

۱۲۔ الکہف ۱۲ ﴿فَأُطْلِقَتْ حَتَّىٰ إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ﴾

۱۲۔ الکہف ۱۲ ﴿إِنْ اسْتَطَعْنَا أَهْلَهَا﴾

۲۰۔ القصص ۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾

۲۰۔ القصص ۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾

۲۰۔ القصص ۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾

ظلم ہوں۔

۱۳۲۔ العنکبوت ۲۰ ﴿وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلَ هَذِهِ الدِّينَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ﴾

اور جب ہمارے مانگہ رسل ابراہیم علیہ السلام کے پاس مبارک کے سامنے گئے کہہ کر ہم اس سبکی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بے شک اس سبکی کے رہنے والے ظالم ہیں۔

۱۳۳۔ العنکبوت ۲۰ ﴿إِنَّا مَنُورُونَ أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَعِينُكَ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾

ہم اس سبکی کے رہنے والوں پر آسمان سے ہلاکت اتارنے والے ہیں ان سے کہ وہ بدکاری کرتے تھے۔

۱۵۔ الحشر ۲۸ ﴿مَا آتَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ وَلِلَّهِ السُّبُلُ﴾

جو کچھ کے رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسافروں کے لئے۔

نوٹ: اس آیت کریمہ سے مال فی کا بھی رب کریم نے فیصلہ فرمایا یا باغ کے حقدار چھ ہیں ایک نہیں۔

۱۹۔ النمل ۱۹ ﴿قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْنَاقَ أَهْلِهَا آذِنَةً﴾

یعنی نے کہا کہ بے شک بادشاہ جب شہر کو داخل ہوتے ہیں اس کو برباد کرتے ہیں اور شہر کے رہنے والے عزت و ابر کی گھنٹی بن جاتے ہیں۔

۱۸۔ التوبہ ۱۱ ﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ﴾

مدینہ کے رہنے والے اور حوا کے گرد و نواح میں جا نگلی رہنے والے میں ان کے لئے کوئی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جائیں۔

۱۸۔ التوبہ ۱۱ ﴿وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا وَاعْتَمُوا الصَّفَاقَ﴾

اور بعض مدینہ کے رہنے والوں نے ایسے میں جو نفاق پر اٹھے ہیں۔

۱۹۔ الاسراء ۹ ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ أَمْسِكْ بِهِ قَبْلَ أَنْ أَذْكَ لَكُمْ إِنَّ هَذِهِ الْمَكْرُ مَكْرٌ قَسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ﴾

فرعون نے کہا کہ تم موسیٰ کے ساتھ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے ہو۔

۲۰۔ الحج ۱۳ ﴿وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ﴾

اور شہر کے رہنے والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔

تو ہے آپ اے موسیٰ علیہ السلام مدین کے باشندوں میں کئی سال۔

۲۲۔ النقص ۲۸ ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۳۔ النقص ۲۹ ﴿وَمَا كُنْتَ تَادِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴾

۲۴۔ الاحزاب ۲۱ ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَاصْجُؤا﴾ اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدین کے رہنے والو تمہارے لئے

شہر نے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۲۵۔ البقرہ ۲۳۴ ﴿ذَٰلِكَ لِمَنْ أَهْلَكَ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں

۲۶۔ البقرہ ۲۳۵ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ اور مکہ کے رہنے والوں کو مکہ سے نکالنا اللہ کے نزدیک

بہت بڑا جرم ہے۔

۲۷۔ الکہف ۱۵ ﴿حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرْتُمَاهَا قَالَ أَخَرْتُمَا

یہاں تک جب دو کشتی میں اسوار ہوئے تھیں حضرت علیہ السلام نے کشتی کو توڑ دیا

۲۸۔ النقص ۲۸ ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۹۔ الاحزاب ۲۱ ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَاصْجُؤا﴾ اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدین کے رہنے والے تمہارے لئے

شہر نے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۳۰۔ البقرہ ۲۳۴ ﴿ذَٰلِكَ لِمَنْ أَهْلَكَ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں

۳۱۔ البقرہ ۲۳۵ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ اور مکہ کے رہنے والوں کو مکہ سے نکالنا اللہ کے نزدیک

بہت بڑا جرم ہے۔

۳۲۔ الکہف ۱۵ ﴿حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرْتُمَاهَا قَالَ أَخَرْتُمَا

یہاں تک جب دو کشتی میں اسوار ہوئے تھیں حضرت علیہ السلام نے کشتی کو توڑ دیا

اہل کے معنی متبعین

۱۲۔ ہود ﴿قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيَسَّ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾

اور تمہارے لئے فرمایا اے نوح بے شک وہ (تیرا لڑکا) تیرے متبعین سے نہیں

۱۳۔ ہود ﴿وَأَنذَرْتُكَ نَارًا تَمْلِكُ أَهْلَكَ وَنَفْسَكَ﴾ اور میں نے تجھے آگ سے ڈھک دیا جس میں

۱۴۔ الانبیاء ﴿وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَنَسَجْنَا لَهُ فَجْجَةً مِّنَ النَّارِ فَنَزَعْنَاهُ فِيهَا نَارًا

۱۵۔ الانبیاء ﴿وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَنَسَجْنَا لَهُ فَجْجَةً مِّنَ النَّارِ فَنَزَعْنَاهُ فِيهَا نَارًا

۱۶۔ الانبیاء ﴿وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَنَسَجْنَا لَهُ فَجْجَةً مِّنَ النَّارِ فَنَزَعْنَاهُ فِيهَا نَارًا

۱۹ ﴿رَبِّ اجْنُبْنِي وَهَلْجِي قَوْمًا يُفْسِدُونَ﴾

۳۰۔ الشعراء ۱۹ ﴿اے میرے رب مجھے اور میرے متبعین کو اس چیز سے بچا دیا جو وہ عمل کرتے ہیں۔﴾

۱۹ ﴿فَنَجِّنَا وَاهْلَهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا نَجْمُ زَا فِي الْمَعَادِ﴾

۳۱۔ الشعراء ۱۹ ﴿تو ہم نے ہود علیہ السلام کو اور ان کے متبعین کو بچا دیا۔﴾

۱۹ ﴿قَالُوا اتَّقُوا اللَّهَ سَمَوَاتِهَا وَبُيُوتُهَا﴾

۳۲۔ النمل ۱۹ ﴿اے قوم! تم اللہ کی تعظیم کرو اور اس کی عبادت کرو۔﴾

انہوں نے کہا آپ ہیں اللہ کی قسم کا اور ضرور ہم صالح علیہ السلام اور اس کے متبعین کو بخون مارینگے پھر ان کے وارثوں کو ہم ضرور کہیں گے کہ صالح علیہ السلام کے متبعین کی ہلاکت کے وقت ہم موجود نہ تھے اور ہم بے شک ضرور بچے ہیں۔

۱۹ ﴿فَنَجِّنَا وَاهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ تَرْجُوهُ عَلَىٰ يَمِينٍ﴾

۳۳۔ النمل ۱۹ ﴿تو ہم نے اس کے متبعین کو بچا دیا سوائے اس کی عورت کے۔﴾

۲۰ ﴿إِنْ فَرِغْتُمْ فَاذْكُرُوا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْ أَهْلَكُم مِّنْكُمْ﴾

۳۴۔ القصص ۲۰ ﴿اے لوگو! جب تم فرعون زمین مصر میں بیت منکبر بناؤ اور اس کے متبعین کو شیعہ بنی شیعہ بنا دیا۔﴾

۲۳ ﴿قُلْ إِنَّ الْخَيْرَ فِي الْخَيْرِ خَيْرٌ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ﴾

۳۵۔ الزمر ۲۳ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

۲۵ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَيْرَ فِي الْخَيْرِ خَيْرٌ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ﴾

۳۵۔ الشوریٰ ۲۵ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

۲۵ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَيْرَ فِي الْخَيْرِ خَيْرٌ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ﴾

۳۵۔ الشوریٰ ۲۵ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

۸ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَيْرَ فِي الْخَيْرِ خَيْرٌ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ﴾

۸۔ الاعراف ۸ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

۲۰ ﴿لَنَجْجِيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَايِبِينَ﴾

۲۰۔ العنکبوت ۲۰ ﴿تو ہم نے اس کے متبعین کو بچا دیا۔﴾

۲۰ ﴿لَنَجْجِيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَايِبِينَ﴾

۲۰۔ العنکبوت ۲۰ ﴿تو ہم نے اس کے متبعین کو بچا دیا۔﴾

۲۳ ﴿وَنَجْجِيَنَّهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ﴾

۲۳۔ الصافات ۲۳ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

اہل مالک کے معنی سے استعمال ہوتا ہے

۵ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقُولُوا لَا مَانَا تِ إِلَٰهًا﴾

۵۔ النساء ۵ ﴿کہا کہ خیر اللہ کے لئے ہے اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔﴾

کہ ان کے مالکوں کے سپرد کرو۔

۴۳۔ الاعراف ۱۳ ﴿أَوَلَمْ يَجِدُوا لِلَّذِينَ يَبِيتُونَ الْأَرْضَ مِنْ قَبْلِهِمْ آهْلًا وَلَا آهْلِيًا أَنْ لَوْ أَنشَاءَ آصْنُهُمْ يَتَذَكَّرُ فِيهَا مَنُ الْعَالَمِينَ﴾

کیا انہیں ہدایت ہی اس نے ان لوگوں کو جو زمین کے وارث، ہرے میں زمین کے بعد یہ کہ اگرچہ انہیں ہم تو ان کے گناہوں کے سبب ہم گرفت کریں اور ان کے دلوں پر ہم دین تو دہن نہیں گئے ہیں۔

اہل کے معنی پرورش کرنے والا

۴۴۔ النسا ۵ ﴿فَاذْكُرُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾

۴۵۔ النسا ۹ ﴿وَمَا يَكُنْ لَهُنَّ فِي الْكِتَابِ مَنَاسِكٌ إِذَا رُفِعْنَ عَنْ أَهْلِهِنَّ﴾

۴۶۔ مريم ۱۵ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ آهْلِهَا

اور حضرت یوسف فرمائیے قرآن کریم میں مریم علیہا السلام کا ذکر جب وہ اپنے گھر کے دالوں کی شرفی جانب علیحدہ ہوئی۔

اہل بمعنی اہل بیت

گھر کی حدود اور بعد میں مقیم ہونے والے ورثا کو اہل کہا جاتا ہے

۱۔ المائدہ ۷ ﴿فَلَمَّا رَسَتْ أَطْعَمَ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا

تو اس کا کفہ دس مساکین کا کھانا کھلانا دیا یہ اس کا جو قسم اپنے گھر والوں کو

۲۔ النسا ۵ ﴿فَدَيْتَهُمْ بِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى أَهْلِهِمْ﴾

۳۔ ہود ۱۲ ﴿وَقُلْنَا لِهَيْدَرٍ أَنْذِرْ قَوْمَكَ يَوْمَ هُمْ كَاكِبُونَ﴾

ہم نے کہا اسوار کے کشتی میں دودو کے جڑے اور اپنے گھر والوں کو

۴۔ ہود ۱۲ ﴿وَقُلْنَا لِهَيْدَرٍ أَنْذِرْ قَوْمَكَ يَوْمَ هُمْ كَاكِبُونَ﴾

میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے۔

۵۔ ہود ۱۲ ﴿وَقُلْنَا لِهَيْدَرٍ أَنْذِرْ قَوْمَكَ يَوْمَ هُمْ كَاكِبُونَ﴾

اے لوط علیہ السلام تو اپنے گھر والوں کو ایک حصے رات میں

۵۲ یوسف ۱۲ { تَالِ هٰذَا وَدُتُّنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدْ شَهِدًا
مِنْ اَهْلِيهَا -

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس زینچا نے اپنے نفس سے بچا یا اور گواہی دلا
ایک ملاحظہ کرنے والے نے زینچا کے گھروالوں سے ۔

۵۳ یوسف ۱۳ { اِذَا قُلْتُمْ وَاِلٰى اٰهْلِهِمْ -
جب واپس جائیں وہ اپنے گھروالوں کی طرف ۔

۵۴ یوسف ۱۴ { هٰذَا يَصْنَعُنَا رَدَّتْ اِلَيْنَا وَنَبِيرُ اَهْلِنَا
یہ ہمارا سامان ہے جو ہماری طرف واپس کی گئی اور اپنے
گھروالوں کے لئے ہم غلہ لائیں گے ۔

۵۵ یوسف ۱۵ { قَالُوْا اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسْنَا وَاهْلُنَا الصَّرُّ -
انہوں نے کہا اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھروالوں کو
تکلیف پہنچی ۔

۵۶ یوسف ۱۶ { وَاتَّقِ بِاَهْدِكُمْ اَجْمَعِيْنَ -
اور اپنے تمام گھروالوں کو تم میرے پاس لے آؤ ۔

۵۷ مریم ۱۷ { وَكَانَ يٰمُرًا اَهْلًا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ -
اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوٰۃ
کا حکم کرتے تھے ۔

۵۸ طہ ۱۷ { وَاجْعَلْ لِّيْ ذُرِّيَّةً مِّنْ اَهْلِيْ -
اور بنا تو میرے لئے میرے گھروالوں سے ناب ۔

۵۹ طہ ۱۸ { وَامُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور اپنے گھروالوں کو نماز کا ارشاد فرمائیے اور اسی پر خوش ثابت رہیے ۔

۶۰ المؤمنون ۱۸ { مَا سَأَلَ فِيْهَا مِنْ كَلٍّ لِّدُوْجَيْنِ اَسْثَيْنِ وَ
اَهْلِكَ -

النفی میں ہر قسم کے جوڑے کو اسوار کر لیجئے اور اپنے گھروالوں کو کہہ
۶۱ النور ۱۸ { يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ
اَحْتٰى كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاَنْتُمْ اَعْلٰى اَهْلِيْهَا -

اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھر میں مت داخل ہو یہاں تک کہ
تمت داخل نہ ہو اور گھروالوں کو اسلام علیکم کہو ۔

۶۲ البین ۲۳ { فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ تَوْصِيَةً وَلَا اِلٰى اٰهْلِهِمْ
۶۳ البین ۲۴ { اَيُّوْصِعُوْنَ - تو نہ وہ وصیت کرنے کی طاقت رکھیں گے
نہ وہ اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ سکیں گے ۔

۶۴ الفتح ۲۶ { سَيَقْدِرُ الْخٰلِفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلْنَا اَمْوَالَنَا
۶۵ الفتح ۲۷ { وَاهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۶۶ الفتح ۲۸ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۶۷ الفتح ۲۹ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۶۸ الفتح ۳۰ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا

۶۹ الفتح ۳۱ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۷۰ الفتح ۳۲ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۷۱ الفتح ۳۳ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۷۲ الفتح ۳۴ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا
۷۳ الفتح ۳۵ { اَمْوَالَنَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوًا

مومنین اپنے گھر والوں کی طرف ہمیشہ۔

کیوں جناب اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنین کی بیویاں ہی مراد ہیں۔

۱۹ التحريم ۲۸ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَكُمْ كَذَبٌ وَكُذُوهُ }
۴۵ اسے ایمان والوں اپنے نفسوں کو اور اپنے گھر والوں کو ان سے بچاؤ۔

۲۰ القیمة ۲۹ { فَلَا صَدَقَی وَلَا صَلٰی وَلٰكِنْ كَذَبٌ وَكُذُوهُ }
۴۶ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْسُطُ۔

پھر نہ اس نے تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی اور لیکن جھٹلایا اس نے اور پھر لیا پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف اکڑنا ہوا گیا۔

اس آیت کریمہ میں دو باتیں ہیں ایک تو اہل کے معنی گھر والوں کے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ پانچ صفات جو رب کریم نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمائی ہیں (۱) فَلَا صَدَقَی (۲) وَلَا صَلٰی (۳) وَلٰكِنْ كَذَبٌ (۴) وَكُذُوهُ (۵) ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْسُطُ۔

یہ پانچ صفات رب کریم نے غیر مسلم کی بیان فرمائی اب بھی جو غیر مسلم ہے وہ پانچوں صفات کا حال ہے سبحان اللہ رب کریم نے غیر مسلم کا نقشہ کھینچ کر رکھا ہے

اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے

۶۷ الطور ۲۱ { قَانُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ۔

کہیں گے وہ بے شک ہم پہلے دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خدا سے ڈرنے والے تھے۔

۶۸ الانشقاق ۳ { وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا۔ }
اور واپس ہوگا قیامت کے دن اپنے ہم عقیدہ کی طرف خوش ہونے والا۔

۶۹ الانشقاق ۳ { إِنَّكَ كَانَتْ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا }
بے شک وہ دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خوش ہونے والا تھا۔

۷۰ المطففين ۳ { إِذَا نُفِثُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انقلبوا قلبهم }
جب وہ اپنے ہم عقیدہ کی طرف لوٹتے دنیا میں ان خوش ہونے والے لوٹتے۔

اہل ہم لفظ پر داخل ہوتا ہے کئی جگہ اس کا عامل مراد ہوتا ہے۔

اہل عامل کے معنی میں

۷۱ الانبیاء ۱۷ { فَسَلُّوا أَعْيُنَ الْذٰكِرِیْنَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ }
پھر تم ذکر کرنے والوں سے دریافت کرو اگر تمہیں علم نہ ہو

۷۲ الحج ۱۴ { فَسَلُّوا أَعْيُنَ الْذٰكِرِیْنَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ }
دترجمہ گزر چکا ہے

۷۳ الفاطر ۲۲ { وَلَا يَحِثُّ الْمُكُوْفُ السَّجَّاءُ اِلَّا بِأَهْلِهِ۔

اور بڑی خفیہ سازش کسی پر نہیں پڑی مگر اس کے کرنے والے پر۔

۴۴۔ المدثر ۲۹ { هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ - وہ تقویٰ کرنے والا ہے۔

اہل لائق کے معنی سے

۴۵۔ المدثر ۲۹ { وَأَهْلُ الْمَعْرِفَةِ - اور بخشش کے لائق ہے۔

۴۶۔ الفتح ۲۶ { فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَةً عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَىٰ

۴۷۔ المؤمنین ۳ { الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّمَةً التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلُهَا -

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اپنی تسلی مومنین پر نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت رکھا اور وہ انفاق کے حقدار تھے اور اس کے لائق تھے۔

تسلیم کرنے والوں پر اہل کا اطلاق

۴۸۔ آل عمران ۳ { قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ - فرمادیکجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ کو تسلیم کرنے والو۔

۴۸۔ آل عمران ۴ { قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ - فرمادیکجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ

تسلیم کرنے والوں کیوں کفر کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ۔

۴۹۔ المائدہ ۶ { وَلِيُخْلِكَمُ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ - اور چاہیے کہ انجیل کو تسلیم کرنے والے جو اللہ تعالیٰ

انازل فرمایا ہے اس کے ساتھ فیصلہ کریں۔

اہل کا استعمال بیرونی پر قرآن کریم میں

۸۱۔ الذاریت ۲۶ { هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ صَيْبِ ابْنِ هِلْمٍ -

۸۱۔ الذاریت ۲۶ { الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالُ سَلَامًا قَالُ قَوْمٌ مُّكْرَمُونَ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَأَبْدَلَهُ جَنَّاتٍ مِّنْ

یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام نے بزرگ

ہمارے کی بات پہنچی جب کہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے السلام علیکم عرض کیا ابراہیم

علیہ السلام نے جواب دیا یا علیکم السلام اے اجنبیو! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی

کی طرف سر کے تو موٹا بچھا رہا تھا ہوا، لائے۔

۸۱۔ ص ۲۳ { وَادَّكُرْ عَبْدُنَا أَيُّوبَ إِذَا سَادَىٰ رَبَّهُ إِفَىٰ مَسْنَىٰ

۸۱۔ ص ۲۴ { الشَّيْطَانُ يَنْصِبُ وَعَذَابُ أَرْكَضٍ سِرْجَلٌ هَذَا

مَنْ دَكَّرَىٰ لَوْدَىٰ الْأَلْيَابِ وَخَذَّ بِيَدِكَ ضِعْفًا فَاصْرَبْ -

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بندے اتوب علیہ السلام کے واسطے
کر یا د فرمایے جب انہوں نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ یا اللہ بے شک شیطاں
نے مجھے ہاتھ لگایا تکلیف اور عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے تو رب کریم نے
منظور کر کے فرمایا، چنانچہ پاؤں بائیں مارا تو چوٹہ جاری ہو گیا، یہ بے شک
غفل کی جگہ اور پیٹنے کی اور ہم نے اس کو اس کے بیروی بچے بھی عطا کر دیے اور
کے ساتھ ان کی مثل اپنی رحمت سے اور نصیحت سے عقلمندوں کے لئے (اتوب علیہ السلام)
نے اپنے رب کو عرض کی کہ یا اللہ میں نے قسم کھائی ہر نبی ہے بیروی کے پاس کیے
ہوئے تو فرمایا، ایک جھاڑو کا ٹھٹھا اپنے ہاتھ میں لے لے پھر اس کو ماروے تو
قسم نہ ٹوٹے گی دتیرا مارنا پورا ہو جائے گا۔

۸۲۔ نمل ۱۹ ﴿ اِذْ قَالَ مُوسٰى لَہٗ اٰہِلِیْہٖ اِنِّیْ اَنْتُمْ نَارٌ اَجِبْہٖمْ ۝

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اہل بیروی پر استعمال فرمایا معلوم ہو کہ اہل
کو بھی شامل ہوتا ہے۔

۸۳۔ الانبیاء ۱۶ ﴿ دَاۤیُوْبُ اِذْ نَادٰۤیَ اٰتِیْہٖ اَفِیْ مُسْنٰی الضُّرِّ ۝

بہ من مہر داتینہ اہلک و مثلہم معہم رخصۃ من غن
و ذکوی للعبدین۔

اور حضور آپ اتوب علیہ السلام کا واقعہ فرمایے جب اتوب علیہ السلام
اپنے رب کو دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے تکلیف پہنچتی ہے اور تو رب رحم کرنے والا

ہم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کی تکلیف کو ہٹا دیا
ہم نے اس کو اس کے گھر والے بھی دے دیے اور ان کی مثل ان کے ساتھ اور
ہماری طرف سے رحمت تھی اور عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔
چنانچہ اہل میں بیروی بھی عطا فرمائی جس کا ذکر پہلے کر چکا ہے کہ رب کریم حضرت
آپ علیہ السلام کو کھڈ بیکڈ ضیغاً فرمایا اور عانت نہ ہونے دیا۔

۸۴۔ ال عمران ۱۳ ﴿ وَاِذْ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنْ اٰہِلِکَ نُبُکُوۡۤا الْمُؤْمِنِیْنَ

اور حضور یا د فرمایے اس وقت کہ جب آپ اپنی اہلیہ حضرت عائشہ رضی
لہا عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے جنگ کی جگہ پر من اہلک یعنی
اہل بیتک تو یہاں اہل بیت سے مراد بیروی ہے یعنی اہل سے مراد اہل بیت
اہل بیت سے مراد بیروی اور بیروی سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنا عنہا ہیں۔

اس کا مطلب شیعہ تفاسیر سے

تفسیر خلاصۃ المنہج ۸۸ ﴿ (وَ اِذْ عِنْدَ ذٰلِكَ) دیا دکن اے محمد کہ چوں باداؤ
بیروں شدی (من اہلک) از منزل خود کہ غا

اور ہوا فناء شوال بدو سال از ہجرت گزشتہ (وَ اِذْ عِنْدَ ذٰلِكَ) اور
آپ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب صبح آپ باہر تشریف لے
اپنے گھر سے جو عائشہ کا گھر تھا اور وہ شوال کا مہینہ تھا

نہیں سال ہجرت کے گزر چکے تھے۔

لیکن بھی تنہا ہے مفسر نے کان کو ہاتھ نہ لگا لیا لیکن سیدھا نہیں لگا یا فرما کر لگا یا اہل سے مراد گھروالی نہیں کہ دیا بلکہ اہل کے معنی گھر کے کیا اور تسلیم کر لیا وہ گھر حضرت عائشہ کا تھا کہ وہ انورہ حیدری . . . یا علی الدوام بیان کر صحیح کروا اب شیعہ مفسر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھروالی تسلیم کر لیا کہ وہ یا مٹی آٹا خاں خاں عائشہ بود سجان اللہ اللہ کریم سچ کو کبھی دشمن کے منہ سے بولا دیتا ہے۔ اب میں نہیں کہ سکتا کہ سہرا کہہ گئے ہیں۔ یا عمد یا انصافاً اس کو تسلیم کرنا پڑا ہر صورت اھلک حضرت عائشہ کا گھر کبر ثابت کر دیا کہ اہل بیوی پر استعمال ہوتا اور یہاں ہذا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوتا کہ یا و فرمائیں

حضرت جب آپ صبح کے وقت باہر تشریف لائے اپنی اہلیہ حضرت عائشہ کے گھر سے جنگ کی جگہ پر منانے والا منواتا ہے لیکن حصر اصطلاح تفہیم پر یہ بھانپیں آنے دینا تسلیم ضرور کرتا ہے۔

تحقیق اہل شیعہ تفسیر

۵۔ طہ ۱۶ ﴿وَمَدَّ أَيْدِيَهُ إِلَى نَارٍ﴾ اَنْتَ حَدَّثَ مُوسَى اِذْ دَعَى نَارًا فَقَالَ لَآهْلِهِ اِمْكُنُوْا اِنِّى الْاَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي اَتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجْدُ عَلَى النَّارِ هَدًى ۝

اور کیا آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پہنچی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ کو دیکھا تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا تم ٹھہر جاؤ ضرور مجھے آگ معلوم ہوئی ہے

تھا اسے پاس وہاں سے آگ کا چنگار لاؤں گا یا آگ والے سے راستہ مل جائے گا۔
تفسیر مجمع البیان ۲/۱۱۱ ﴿وَلَا هِلَهُ﴾ ذہبی بِنْتُ شَعِیْبَ کَانَ تَزَوَّجَهَا لَطِبْرَتِیْ بِسَدِیْنِ۔

۲/۱۱۱ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہل وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں نکاح کیا تھا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو نقل فرمایا جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ تشریف لائے تھے ان کو خدا الی نور نظر آیا تو آپ نے اپنا بیوہ کو فرمایا کہ تم یہاں ٹھہرو آگ کے پاس سے ہرگز آنا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن پاک میں نقل فرمایا اور فرمایا وَقَالَ لَآهْلِهِ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو کہا تو اللہ تعالیٰ نے اہل کے لفظ کو بیوی پر اطلاق فرمایا تو اس کا اقرار شیعہ تفسیروں سے علامہ طبرسی نے کیا ہے ہذا مشہور مفسر ہے اور کہا کہ اہل سے مراد بیوی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں اس سے نکاح کیا اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔ اگر بیوی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا تو اہل شعیب کہا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اہل فرمائی جو ان کی بیوی تھی ثابت ہوا کہ بیوی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا ہے نہ کہ بیٹی پر۔

النمل ۱۹ ﴿اِذْ قَالَ مُوسٰی لَآهْلِهِ اِنِّى الْاَسْتُ نَارًا﴾

تفسیر مجمع البیان ۲/۱۱۱ ﴿اِذْ قَالَ لَآهْلَهُ﴾ اَنْتَ اَمْرَتِیْ وَهٰی بِنْتُ شَعِیْبَ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو فرمایا یعنی عورت کو اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔

۲/۱۱۱ القصص ﴿فَلَمَّا قَضٰی مُوسٰی الْاَجَلَ وَسَارَ بِآهْلِهِ النَّاسُ مِنْ

بِجَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالُوا لَاحِلٌ لَّهُ أَهْلُهَا فَأَتَوْا النَّاسَ نَارًا -

تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت ہر پوری ہوئی اور وہ اپنی بیوی کو لے کر اپنے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور کی طرف سے آگ معلوم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اپنی بیوی کو کہا تم شہرہ مجھے آگ معلوم ہوئی ہے۔

تفسیر الصافی ۳۶۹ م (نار باہلک) باہلک عتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
آپ نے اہل کو لے کر سے پیسے یعنی اپنی بیوی کو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام

وَفِي الْأَكْمَالِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ وَصَحْبِي مُوسَى عَاشَ لَعْنَةُ
مُوسَى ثَلَاثِينَ سَنَةً وَخَرَجَتْ عَلَيْهِ صُعْرًا بَنَتْ شُعَيْبَ رُوحَةَ مُوسَى
الکمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ یوشع بن نون حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے صحابی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تیس برس عمر گزار دی
ان کے پاس آئی ان کا نام صغرا تھا جو حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسیٰ علیہ
السلام کی بیوی تھی۔ یہ شیعہ حضرات کے لئے کافی ثبوت ہے۔

۸۷ - یوسف ۱۲ قَالَتْ يَا جَنَاحُ مَنْ أَدْبَاهُ لِكِ سُوْرَ
إِلَّا أَنْ يُبْعَثَ أَوْ عَذَابُ الْكَفْرِ -

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ مترجم کا

اس عورت نے کہا کہ جو تیری زوجہ سے بدی کا قصد کرے اس کی سزا اس

یہ ہے۔ کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک عذاب۔

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ تفسیر سے

تفسیر عمدة البیان ۱/۴۵۰ قَالَتْ كَيْفَ لِي بِمَا عَزَمَ عَلَيَّ مَا جَزَاءُ مَنْ
أَسَاءَ أَدْبَاهُ لِكِ سُوْرَ كَيْفَ لِي بِمَا عَزَمَ عَلَيَّ مَا جَزَاءُ مَنْ
اس سے ساتھ زوجہ تیری کے بدی کا اور اگر مانا فہم تو ترجمہ اس آیت کا اس طرح
ہو جیتے کہ نہیں ہے جزا اس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ ایلیہ تیری کے بدی کا
یوں یعنی بخواب کے مفسر نے اہل کے معنی بیوی کے لئے میں سمجھ لو اور یقین رکھو اہل
آیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اہل بیت میں زوجہ بھی شامل ہے جیسا کہ
اہل میں بھی شامل ہے۔

اہل متبع کے معنی شیعہ احادیث سے

آب العسل والشرائع ۱/۴۲ حَدَّثَنَا ابْنُ قَتَالَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ (أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ
عَنْ الرُّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِيُوحِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
فَكَانَ مُخَالِفًا لَهُ وَجَعَلَ مِنْ أَتْبَاعِهِ مَنْ أَهْلِيهِ -

عن ابن علی الوشاء سے روایت ہے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں نے کہا
امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ عزوجل نے نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ كَمَا تَبَيَّرَ اهل سے نہیں اس لئے کہ وہ حضرت علی
علیہ السلام کا مخالف تھا اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی جس نے اتباع
اس کو نوح علیہ السلام کے اہل میں شامل فرمایا۔

کیوں بھی اب تو تمہاری مرثیہ سے حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت
باقر علیہ السلام کی متفقہ حدیث بیان ہو گئی کہ جو نبی اللہ کا متبع ہے وہ اس کے اہل
و اہل ہے جو منافقان ہے وہ اہل سے خارج ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
اہل بیت سے خارج نہیں فرمایا بلکہ ان کا شان عظمیٰ تیس آیتوں سے بیان فرمایا یا
ہذا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اعلیٰ اہل ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا
زبان میں اہل ہر مذکر و مؤنث پر جو متبع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا استعمال ہوتا ہے
جس کی طرف اہل منسوب ہوا اہل ثابت ہو گا یا ہو گی۔

طہ ۱۷ ۱۸ وَأَمْرُ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّطْبِ عَلَيْهِمَا لَا تَنْفُلَا
رَدَقَا لَمْ يَشْرُؤُ قُلُوكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ
تفسیر قمی ۲۷۱ رَدَقَا لَمْ يَشْرُؤُ قُلُوكَ بِالصَّلَاةِ اے اُمّت!

تفسیر البرہان ۲۷۱ اور نماز کا حکم فرمایا حضور اپنے اہل کو یعنی اپنی اُمّت
اس شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اہل متبعین کو بھی کہتے ہیں۔

تفسیر الصافی ۹۱ خُرج مع نصر من اصحابہ يتبعون مواضع القتال
قال سبحانه واذ غدت من اهلك الایۃ قمی

قرآن کریم میں لفظ اہل بیت بیوی پر استعمال ہوتا ہے

نقص ۲۰ وَخَرَفْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ
أَدْرَاكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَ لَهُ لَكُمْ وَهُمْ
الْمُتَّعُونَ ۝

اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دودھ پلانے والیوں کو حرم کر دیا موسیٰ
علیہ السلام کی ہمیشہ سے کہا میں تمہیں گھروالی کا پتہ بتاتی ہوں جو اس کی پرورش کریں
گے۔ لے اور وہ اس کے لئے خیر خواہ ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں اہل بیت سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں جو ان کی
اپنی والدہ کے پاس ہی لے گئیں ثابت ہوا کہ عربی زبان میں خصوصاً قرآن کریم
میں عربی کی نصاحت اس کی محتاج ہے اس میں اہل بیت سے مراد بیوی گھر والی لگتی
وہی لفظ اہل بیت جو الاحزاب کے پارہ ۲۲ میں عَنْكُمْ الرَّحْمَنُ أَهْلُ الْبَيْتِ
ہے وہی لفظ اہل بیت اس آیت مذکورہ هَلْ اَدْرَاكُمْ عَلَىٰ اَهْلِ بَيْتٍ میں
ہے جس سے بیوی مراد ہے۔

۸۹ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ فَاٰمِنُوْا الْعَجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ عَلٰیكُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ نے کہا ہائے کیسے میں جنون کی حالت میں بڑھیا ہوں

اور خداوند بھی بڑھا ہے واقعی یہ عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کے حکم اور

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتوں سے نفع کر تے ہو جو تم گھروالی بیرونی ضرور دیکھ لیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔

کیوں بھی اس آیت کریمہ میں تو آسمان کے ملائکہ بھی حضرت ابراہیم کی زوجہ کو علیکم اہل البیت سے خطاب فرما رہے ہیں اور وہی لفظ اہل بیت عا۔ النزاع ایتہ لیدھب عنکم الرجس اہل البیت میں مذکور ہے وہی لفظ بیت اس موجودہ آیت ہووے ۱۲ میں رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ میں موجود ہے جس میں خدائی فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو اہل بیت سے خطاب فرما رہے ہیں۔

(۱) اگر بقول تمہارے اہل بیت بیرونی پر نہ استعمال ہوتا تھا تو کیا ملائکہ عربی زبان ناواقف تھے۔

(۲) کیا معاذ اللہ خداوند کریم کو عربی زبان سے ناواقف تھی جس نے ان کو مخاطب پر اہل بیت سے گھروالی بیرونی پر اہل بیت استعمال فرمایا۔

(۳) کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عربی زبان نہ جانتے تھے آپ ہی فرماتے کہ اہل بیت کا لفظ تم بیرونی پر کیوں بول رہے ہو یہ تو بیٹی اور نواسوں اور اس پر استعمال ہوتا ہے۔ مگر اگر ہرگز نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عربی زبان سے ناواقف ہوں۔

(۴) کیا تمام عمر حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسین اور حضرت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ کرام نے ان دونوں آیتوں کو نہیں پڑھا وہی غلطی نکال دیتے جب انہوں نے بھی ان دونوں آیتوں میں اہل بیت سے مراد گھروالی بیرونی ہی مراد

یہاں ہے تو عجائی تمہاری کون سنتا ہے اور جب اور دو شہادتیں دو آیات قرآنیہ سے فقیر نے نکال کر دکھا دیا کہ اہل بیت گھروالی بیرونی پر بولا گیا تو ثابت ہوا کہ عابد النزاع ایت انما یرویذہ اللہ لیدھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ قرآنی اصطلاح یہی ہے فقیر نے اس آیت قرآنیہ میں اہل بیت سے گھروالی بیرونی مراد کی دو آیتیں شہادہ میں پیش کر دیں جس نے یہاں بھی اہل بیت سے ازواج مطہرات ثابت کر دیا ایسے ہی جو تمہارا دعویٰ ہے کہ اہل بیت سے مراد شادی شدہ بیٹی جس کی سکونت اپنے گھر میں ہو اور داماد نواسے مراد ہیں بیویا مراد نہیں تم بھی کوئی ایک آیت ایسی دکھا دو کہ اہل بیت کا لفظ ہو اور رب کریم نے شادی شدہ بیٹی اور داماد اور نواسے کو اہل بیت سے مراد لیا ہو اور اہل بیت کا لفظ استعمال ہو اور حالک بیت کی بیویاں اہل بیت سے خاص ہوں تو ایسے شخص کو

یک صد روپیہ

الغیم

لفظ دیا جائیگا ورنہ خدا سے ڈرو مرنے کا خداوند کریم کے رب و پرورش ہونا ہے اور

دوسری قرآنی دلیل: کہ اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں اس آیت کریمہ کی ابتدا وَ قُلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ سے ہے (قنا سے نہیں وَقُرُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ خطاب ازواج مطہرات کو ہے اور کسی کو نہیں تو جب آیت کا آغاز ازواج مطہرات سے ہے بیویا یا نواسوں یا داماد کا ذکر ان آیتوں میں چاروں طرف کہیں ہے ہی نہیں جب سوائے

ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آیت کے شروع میں اور کوئی ذکر نہیں ہے۔
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کس کو لے سکتے ہیں نہیں۔
 تیسری قرآنی دلیل: آیت وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کے ماقبل کی آیت کریمہ کا
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ازواج مطہرات کو خطاب ہے جس پر مذکورہ آیت وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کا عطف ہے اور بعد والی آیت میں بھی وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ کا خطاب ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ رفتنا زیدہ آیت کا ماقبل بھی اسی آیت
 جو خطاب خداوندی ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعد والی آیت
 وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ خطاب بھی ازواج مطہرات کو ہے۔ لہذا آیت کا سابقہ
 ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہوا اور درمیان کی عبارت سے ذرا
 داماد اور شاوی شدہ بیٹی مراد لی جائے تو یہ تہاوی عربی وانی گوارہ کرتی ہوگی ورنہ تو
 مطلب کے مطابق کوئی قرینہ اول و آخر ہونا ضروری ہے۔ جب کوئی قرینہ اول و آخر
 ہی نہیں بلکہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر اول و آخر ہے تو ان کو
 کر بیٹی اور نواسے اور داماد کو مراد لینا محض قرآن کریم پر عربی زبان پر بھی زیادتی ہے۔
 چوتھی دلیل: اسی آیت کریمہ میں وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ لَعَلَّ يُؤْتِكُنَّ مِنْهُ خُبْرًا
 مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بُوُیُوتِكُنَّ اور یہ تو تم لے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں بیت کی نسبت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف ہے
 نے فرمائی دوسری آیت کریمہ میں اَکْثَرُ اللّٰہِ تَعَالٰی نے پھر فرمایا وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ
 لے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تم پر آیتیں پڑھی جاتی ہیں تم اپنے اپنے
 گھروں میں ہی ذکر کرو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بیت

بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ بیت نساہ النسبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اسی
 بیت کا خطاب رب کریم نے فرمایا رب کریم ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے بیت فرماتے اور تم آپ کے ازواج مطہرات کو گھر والیاں یعنی اہل بیت میں
 سے جو بیعت کرنے والی ہو وہ تو تمہاری کون بنتا ہے۔

پہلی دلیل: منافقتیں نے اور بعض مسلمانوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کو لکھا یا اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں کو جو بہتان
 لگائے تھے انتہی انتہی کوڑے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 کھانسی لے لے ان کی نظیرات فرمائی حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ الزہراء
 علیہما السلام نے انہا اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق تو کوئی خلافت بات کہی ہی
 نہیں تھی اس لیے کہ ان کے خلاف بات ہوئی اس کی نظیر رب کریم نے

اہل بیت کی تحقیق شیعہ نقاسیر سے

حصہ ۲۰ { ۲۰ } اَکْثَرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَہْلِ بَیْتِی
 کے ماتحت رکھا ہے۔

حصہ ۲۱ { ۲۱ } اَکْثَرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَہْلِ بَیْتِی
 کے ماتحت رکھا ہے۔

انہوں نے کہا جا اور اپنی اہل بیت کو لا وہ اپنی والدہ ام کلثوم کو لے آئی۔
 آیت میں ام کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اہل بیت کہا گیا جس سے
 اہل بیت کی عورت اہل بیت میں شامل ہے۔

ہو ۱۲ { مَا تَحْتَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ -

فرمان خداوندی جو حضرات ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو خطاب ہوا اس
ما تحت شیعہ مفسر فطران ہے۔

انوکھا انصاف

تفسیر المنہج ۲۷ { در مجمع آوردہ کہ اینکہ سارہ را از اہل بیت ابراہیم
دلالت نمیکند کہ زوجہ مرد از اہل او باشد چہ سارہ
ابراہیم بود و بحجت این اورا اہل بیت شمر د۔

مجمع البیان میں مذکور ہے کہ اس آیت قرآنی عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ سے حضرت
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو رب کریم نے اہل بیت سے بیوی مراد لیا ہے
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل سے ہوتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ
ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت سے رب کریم نے شمار کی
سبحان اللہ شیعہ مفسر اس تفسیر سے اپنے انصاف کا اظہار کر رہا ہے۔ کلام اللہ
ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت سے تعبیر فرما رہا ہے لیکن شیعہ مفسر فطران ہے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت کے خطاب سے مراد
ہوتی لیکن اتنا نہیں سوچا کہ کوئی پڑھنے والا اس کو تعصب سمجھے گا یا انصاف کو چچا
لڑکی اہل بیت میں شامل ہے اور اپنی بیوی اہل بیت سے خارج ہے۔

سبحان اللہ! حالہ کہ چچا خود اہل بیت میں شامل نہیں اس کی اولاد کیسے اہل
میں شامل ہو سکتی ہے کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب اور اس کی اولاد

اہل بیت میں شامل ہے قبل از دعویٰ نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیاں اپنے چچا کے لڑکوں
صدا اور عیسیٰ کو دین تو تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراض ہو گئے کہ انہوں نے اپنے
لڑکوں کو اپنی لڑکیاں کیوں میں لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو قرآن کریم میں
اہل بیت سے خطاب ہوا تو میرا بار فوراً اٹھا کہ بیوی کی حیثیت سے اہل بیت سے خطاب نہیں
ہو چکا کی لڑکی تھی۔

کیوں بھی اب خدا کی بات کرنا جب تمہارے مفسر نے چچا کی اولاد کو اہل بیت میں شامل
کر دیا بلکہ اولی اہل بیت میں شامل ہوا تو بقول تمہارے ابولہب اور اس کی اولاد عقبہ و
حذیفہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اولاد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور ان کی اولاد بھی اہل بیت میں شامل ہو گئی تم نے تو یار بیویوں کو خارج کرنے کی
کوشش کی لیکن رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیاء علیہم السلام کی بیویوں
کو اہل بیت میں شامل فرمایا ہے اور ان کو اہل بیت سے خطاب فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اہل بیت سے خطاب فرمایا لیکن تم
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج سے مخالفت کر کے اپنے خیال میں اہل بیت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال بیٹھے لیکن تمہارے مفسر نے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم
جمعین کو خارج کر کے ابولہب اور اس کی اولاد کو اہل بیت میں شمار کر لیا اچھا بھی تم ابولہب
اور اس کی اولاد کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت یقین کر لو ہم ان کو اہل بیت میں
لے کر تیار نہیں ہمارے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان
اللہ علیہم اجمعین جن کو رب کریم نے اہل بیت میں شامل فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر افرا کر بہترین اہل بیت فرمایا ہم ان کو اہل بیت سمجھتے ہیں یہ تو اپنی اپنی پسند ہے

کسی نے اپنے بڑے کے شامل کردہ چھپا کی اور لاؤ کو تسلیم کر لیا کسی نے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمار کردہ ازواج مطہرات داخل کر دی حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسن و حسین حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھ لیا۔
(۹۰) اِنْبَاءُ يُوْبِدُ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ جَنَّتْكُمْ الرَّحْمٰنُ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلِيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيراً۔

اس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔

یہ نوے دلائل قرآنیہ آپ کے سامنے اہل کی تحقیق میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(۱) مکان کے حدود اربعہ کے مکین پر اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۲) متبعین پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۳) مالک کے معنی سے بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۴) پروردہ منظم پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۵) گھر کے حدود اربعہ مقیم و شمار پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۶) اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوا۔

(۷) اہل عامل پر بولا گیا۔

(۸) اہل کے معنی لائق بھی استعمال ہوا۔

(۹) تسلیم کرنے والوں کو اہل کہا گیا۔

(۱۰) اہل کا استعمال بیوی پر بھی ہوا۔

(۱۱) اہل کی اضافت جب بیت کی طرف ہو تو بیوی کی خصوصیت مراد لی گئی۔

جب اہل بیت کا استعمال دوسری جگہ پر قرآن کریم میں استعمال ہو تو اللہ تعالیٰ کی خصوصیت

یہی پر اطلاق فرمادے متنازع فیہا آیت کا ماقبل بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل مطہرات کی خصوصیت سے چرچہ ہو اور مابعد آیت کا بھی شان ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کا تسلسل جاری ہے لیکن دشمن اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا متعصب ہے کہ آیت کا ماقبل اور مابعد بھی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر مذکور ضرور ہے لیکن ربیان کا نہیں سبحان اللہ متنازع فیہا آیت کے علاوہ باقی قرآن کریم سے لفظ اہل بیت کا استعمال بیوی پر دکھا دیا قرآنی آیت کا اہل و سابق بھی ازواج مطہرات کے ذکر کی شہادت ہے رہا ہے پھر بھی جو شخص ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھے اور جس کو خدائی دلائل سے تسلی نہیں ہوئی اہل کی اس انسان کیسے کر سکتا ہے۔ دَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق

كُفِّ الْعَبَثُ وَقِيلَ اَلْ مُّحَمَّدِي كُلُّ تَقِيٍّ

فَاِنْ قِيلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْاَلِ وَالْاَهْلِ

قُلْتُ مِمَّا سَوَّلَانَ الْاَهْلِيَّةُ فِي الْاَمْبِلِ لَهْ

وَالنَّهَاءُ فِي اَمَلٍ ثُمَّ كُنْتُ كَمَا قِيلَ هَيَّاك

وَالْاَهْلُ وَالْفِرْعَوْنُ مَنْ كَانَ عَلَى دِينِهِ وَمَدَّ هَبَهُ قَالَ لَعَلَّ

وَالْفِرْعَوْنُ اَلْاَهْلِيَّةُ

اور بعض نے کہا ہے کہ ہر تقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر اگر کہا جائے ال اور اہل کا فرق کیا ہے میں کہتا ہوں وہ دونوں همزوال ہیں

۱۱۔ ہم کہے بیٹھے کو عرفِ استثنیٰ سے نکال دیا۔

جو صرف استثناء سے نکلنا ثابت کرتا ہے کہ وہ اہل بیت میں داخل تھے جس کی دوسری

اور آئی بھی وہی دلیل ہے لیکن رب کریم نے نکال دیا ایسے ہی میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

سب کریم نے اختیار رکھی دیا ہے۔ اس لئے آپ جس کو چاہیں اہل بیت میں شامل فرما دیں

عسرت فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

اس میں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو اپنے علیحدہ وگھڑاے نفعے لیکن میرے مجرب مصطفیٰ صلی

وہم نے ان کو شامل فرمایا اب جیسا کہ آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم ایا

بیت نئے ویسے ہی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کریمؑ

و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ویسے ہی اہل بیت میں شامل ہیں کہ نہ کہ صرف مصطفیٰ

اللہ علیہ وسلم نے ان کو شال فرما سے چنانچہ ہم تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

فاضلہات اور آب کی تمام صاحبزادوں کو اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ الزہراء

اللہ تعالیٰ عنہا کو اور حضرت حسن و حسین رضوان اللہ علیہما جمعہم کو اہل بیت سمجھتے

درختے اور درمیں گئے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیساہدری میں جانا کہ

نشر الف نہیں ہے گئے بیکر ہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار سے

درہلوں میں داخل فرمایا ملک ان کو حصہ ہمہ درہلوں عطا فرمایا اور کہتے ہوئے

اگر اہل سنت میں شامل فرماں حضرت عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ہے۔

میرے مصلیٰ علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہے میں نے

اگر نکال کر فرما رہے ہوں تو عثمان کا سر اور دایمہ کو اور رکھ کر فرما اگر وہ مانتے تو ہر کوئی

کہا کرتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اپنی طرف سے بھیج دیتا ہوں۔

”ہاں کہ اہل میں شمولیت ہو کر اس کو مستثنیٰ کیا جائے لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو

کَاوَاۤ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَہْلِکَ فَرَاکِر اِلٰی مِیۡنِ شَمُوۡلِیۡتِ کَا شَاہِدِیۡ سَیۡ نَہِیۡ سَیۡ دِیَاوِلِ

علت بیان فرمادی ایتہ عمل غیر صالح ثابت ہوا کہ گھروالوں سے جو بھی ہوا

میں شامل ہے اہل بیت میں گھر کی بیویاں بچے جمعیہ بیت کی چار و پوری میں شامل

مقیم ہوں وہ اہل بیت میں شامل ہیں اور جو متعین ہوں وہ اپنے مطاع کے اہل

ہیں گی اور مذکورہ معنوں سے عجمی معنی اہل کے لئے حاصل نہ ہو ہی خارج ہو سکتی

نہ اولاد نہ گھر والا سی اہل سے خارج ہو سکتا ہے ہاں جو گھر سے علیحدہ ہو کر اپنا عمل

مکان مستقل تیار کر لیں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ کو مرقم اللہ وحمہ نے حضرت فاطمہ الزہراء

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کرنے کے بعد اپنے مستحق مکارانہ ہر سب کو مستحق

عبدالمصطفیٰ علیہ السلام و سلم حب جنگ سے تشنگان لاف لائے تھوڑے ہی میں غلاموں کے

اللہ تعالیٰ عذاب کرگئے ہیں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اور آتِ اِنْبَاءُ مِنْدُ اللّٰهِ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي

أوربي اي إنا يريده الله يا هيب عذره الرحمن إنا
الكنيت نازل من في مصطفى صل الله عليه وسلم حقه ... ناطق البراضه انما

عزیز اور علم النضر جنہ اللہ تعالیٰ دعوایہ کے مکالمہ سے آگاہ ہو کر گزرتا ہو

یہاں اور سیاحی کے لئے کہاں سے یہ ایک پرچہ لکھنے کے لئے

پیدا و حضرت فاطمہ الزہراء سی اللہ تعالیٰ علیہا و آلہا و سلم اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا

مر مصطفیٰ الصمد اللہ علیہ وسلم زائے اختار کمل سے نہ خفا زائے امان

تو ان کو اختیار دیا کہ جس کو چاہیں وہ اس کو چھو سکتے ہیں۔

لے گئے تو اخیار رہے کہ بس جو چاہے اب بیت سے مکان سے چلیا کہ رہے

۱۰۰

میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت منظور فرمائی۔ ملاحظہ ہو بخاری ۱۰۳۳ ج ۱ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شمولیت کو غزوہ بدر اور بیعت الرضوان کی شمولیت سے آج تک کوئی خارج نہیں کر سکا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ الزہراء اور حضرت حسین و حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کوئی اہل بیت سے خارج نہیں کر سکتا۔

نیلہ جواب: حضرت عائشہ مطہرہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں نبی کریم نے تیس آیتیں نازل فرمائی اگر تمہارے نزدیک وہ اہل بیت میں داخل نہیں جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی تو تم کوئی ایک ایسی آیت دکھا دو جس میں رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی فضیلت میں آیتیں یا ایک آیت فضیلت موجود ہو۔ وَإِنْ لَمْ تَلْعَنُوا أُولَئِكَ فَعَلُوا فَا تَقْتُلُوا النَّاسَ۔

”علی رضا“ تم کہتے ہو کہ عائشہ کا بہت بڑا شان ہے لیکن حضور جس وقت محبت میں آتے تو حمیرا سے خطاب فرماتے یہ کوئی عزت کا خطاب نہیں ہے معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک عائشہ کا کوئی قدر نہ تھا۔

”محمد عمر“ افسوس! محبت بڑا نواسہ ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جو آپ کا محبت کا بڑا نواسہ تھا وہ بیان ہو چکا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ محبت زیادہ تھی تو ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان و فضیلت میں تیس آیتیں نازل فرمائی اگر دوسری عورتوں جیسا شان ہوتا تو رب کریم تو ایسا شان بیان کرنے کی ضرورت کیا مانتی۔

دوسرا جواب: یہ حمیرا والی دو تین حدیثیں ہیں یہ سب دشمنوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔

کُلُّ حَدِيثٍ فِيهِ يَأْخُذُ بِأَحْمَدٍ أَوْ قَهُوْهُ مَوْضُوعٌ { ۲۴۲ } كَمَا ذَكَرَهُ الثَّقَاتُ

یہ حدیث جس میں یا حمیرا کا خطاب ہے وہ موضوع ہے جیسا کہ اس کو ثقات بیان فرمایا ہے۔

محدثین نے اس حدیث کے رجال کو تصحیح کر کے ثابت کر دیا کہ یہ ایسی تمام حدیثیں موضوع ہیں مخالفین کی گھڑی ہوئی ہیں مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہیں جو قرآنی شان کے حاملے میں حجت نہیں۔

اہل بیت شیعہ احادیث سے

سَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ { ۲۴۳ } بِمَا كَرِهَ رَجُلًا { ۲۴۴ } مَصْطَفَى صَلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

اصول کافی ۲۵۴ { ۲۵۵ } عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ إِذَا صَارَ سَلَامٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ لِأَيِّئِنا أَمْرٌ غَمِيًّا أَهْلَ الْبَيْتِ مُحَضَّتٌ أَمْ حَصْرٌ صَادِقٌ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں سلمان علما سے بن کیا کیونکہ ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

ثابت ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت میں شامل فرمایا یہ آپ کے نجات گاہ ہونے کا ثبوت ہے کہ جس کو چاہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمائیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فتویٰ دیا۔

اہل بیوی پر

کتاب العسل والشرائع ۱۴۳ { فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا آتَى أَهْلَهُ يَغْلِبُ

مُضْطَرِبٌ اسْتَكْنَتْ تِلْكَ النَّطْفَةُ فِي تِلْكَ الرَّحْمِ -

تو بے شک آدمی جب اپنے اہل یعنی بیوی کے پاس سکون قلب سے آئے

پہنچے درست ہوں اور بدن یہاں اضطراب نہ ہو یہ نطفہ اس رحم میں پھرتا جائے گا۔

من لا یحضرہ الفقیہ ۴۶۱ { روى المفضل بن عمر عن ثاب

الذی عنہا قالت سمعت مولای اُمَیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُولُ اَنَا اَهْلُ

الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُ الْمُسْکَرَ -

حیابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا اپنے مولیٰ امیر

عبید السلام سے فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت نشے والی چیز نہیں پیتے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہاں اہل بیت سے مراد تمام مرد و عورتیں

تحقیق اہل بیت ترجمہ قرآن مجسم شیعہ سے

مارقہ قطبیہ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت فرمایا

۲۴۸ { خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور

بہیاری ہٹائی! اب تو تمہارے معزز شیعہ مفسر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اہل بیت بیوی پر

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۴۹ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۵۰ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۵۱ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

کو ہے کہ جس کو چاہے اہل سے خارج کر دے جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی کو خارج کر دیا اور اگر چاہے تو اہل کو اہل سے خارج کر دے یہ بھی اختیار اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ رب کریم نے بکے بیٹے کو اہل سے خارج کر دیا سنئے۔

۱۲ ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنِّي أَهْلِي وَآلِي﴾
۱۳ ﴿وَعَدَلْتُ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ﴾ قَالَ يَا نُوحُ
إِنَّكَ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا جو اہل سے ہے اور بے شک میرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حکم دہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوح علیک السلام بے شک وہ تیرے گھروالوں میں سے نہیں ہے بے شک اس کے عمل اچھے نہیں۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کو اللہ تعالیٰ نے گھروالوں سے نکال دیا اب کہہ دو کہ بیٹا بھی اہل یعنی گھروالوں سے نہیں ہے ہرگز نہیں بیٹا کنعان میں داخل ہے لیکن رب کریم جس کو چاہے گھروالوں سے نکال دے بیٹا اگر نبی اللہ کا قانع نہیں تو وہ بیٹا اہل بیت سے نکال دیا جاتا ہے بیوی اگر نبی اللہ کی منبت ہے تو اس کو بھی اہل سے نکال دیا جاتا ہے لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ و عقبہ نہ ہوتیں تو رب کریم کو کس کا ذکر تھا فوراً اہل بیت سے خارج کر دیتا لیکن خارج کرنے کے رب کریم نے میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ معظمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے شان میں بن کی بریت میں لطیف و ظہیر میں رب کریم نے تیس قرآنی آیتیں نازل فرمادیں متعصب اپنے تعصب

۱ سے دن رات کہ رہا ہے ایمان کی مان کو کفر سمجھ رہا ہے۔ جہانوں کے نذیر کی اہلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی بیوی سے بھی کمتر سمجھ رہا ہے یہ سراسر قرآن کریم کا انکار ہے خدا سے دشمنی مول لیتا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یُوذُوْنَ اللّٰهُ دُوسُوْلَہُ کے ارشاد خداوندی کے موافق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنا جہنم بنا رہا ہے قرآن کریم سے جب مفصل ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات صلی علیہم وسلم آپ اہل بیت میں تو بتمہاری اصول کافی کا اصل عرض کرتا ہوں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فیصلہ

۱ ﴿فَقَالَ ابْنُ الْحَنِّ الْأَوَّلُ مَنْ شَرَكَ أَهْلَكَ بَيْتَ نَبِيِّهِ﴾
۳۲ ﴿أَهْلَكَ وَمَنْ شَرَكَ كِتَابَ اللَّهِ وَقَوْلَ نَبِيِّهِ﴾ كَفَرًا ۝
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت کو ترک کیا گمراہ ہوا اور جس شخص نے قرآن کریم کتاب اللہ کو اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ترک کیا کافر ہو گیا۔

۲ وازوہ اماموں سے حضرت امام کاظم علیہ السلام کا فتویٰ تمہارے سامنے ہے اہل فیصلہ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی تمہارے سامنے ہے ہمارے جیسے مرضی ہونہ بھی تعصب پر اڑے رہو یا ان فیصلوں کو تسلیم کر لو حساب ہم نے ضرور لینا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَيْنُنَا الْحِسَابُ

تحقیق ال از قرآن شریف

(۱) بقرہ ۱ { وَإِذْ يَخِينُكُمْ مِنَ الْإِلٰهِ فِرْعَوْنٌ يُسْأَلُ أَتُؤْمِنُونَ لِيْ سَوْعَدَةً الْعَالَمِ } اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے ماننے والوں سے بھایا وہ تمہیں عذاب پہنچاتے تھے۔

(۲) بقرہ ۳۲ { وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّالُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبُعِثَ كَلْبٌ عَلَيْهِمْ يَمْشِيَ عَلَى الْجِبَالِ فَهُمْ لَا يَمَسُّوْنَهَا إِلَّا الْكَافِرِينَ } اور کہان کو ان کے نبی نے بے شک اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ

تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا تمہارے رب کی طرف سے اس میں تسی ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہرون علیہ السلام کے ماننے والوں نے جو چھوڑا اس کا بقیہ ہوگا اس کو ملا گئے اٹھایا ہوگا۔

(۳) آل عمران ۳۳ { إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ } اور کہان کو ان کے نبی نے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو چنا اور ال

ابراہیم علیہ السلام اور ال عمران کو تمام جہان والوں پر برگزیدہ فرمایا۔

(۴) نساء ۵ { فَتَقَدَّرَ سَنَاتُ الْإِسْرَافِيَّةِ الْبِكْتَابِ وَالْحِكْمَةِ } اور جو ہم نے ال ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی۔

(۵) انفال ۱۰ { وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا سَائِرَ النَّاسِ } اور جو ہم نے ال ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی۔

اور ہم نے ال فرعون کو غرق کیا اور سب کے سب وہ ظالم تھے۔

(۶) یوسف ۱۲ { وَيَتِمَّرُ لَعْنَتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ } اور ال یعقوب پر وہ اپنی نعمت کو لوہا کرے گا۔

(۷) حجر ۱۳ { قَالَ كَمَا خَطَبَكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ } اور ال لوط انا لنبجوا حملاً اجبوعین

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے مرسلو تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ہم مجرموں کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ رسول ال لوط علیہ السلام کے ساتھ ہم ضرور ان تمام کو بچانے والے ہیں۔

(۸) نمل ۱۹ { فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخَذُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَوْمَيْكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ } اور قوم لوط علیہ السلام کا جواب اور کوئی نہ تھا مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو

ان کے ماننے والوں کو اپنے شہر سے بے شک یہ لوگ پاک بنتے ہیں۔

(۹) مؤمن ۲۲ { وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنَ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ آيَاتِهِ } اور فرعون کے ماننے والوں سے ایک ایماندار آدمی نے کہا جو اپنے ایمان

کو چھپاتا تھا کہ قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

(۱۰) مؤمن ۲۳ { وَكَيْفَ تَقُولُ مَرَّاسَةً أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ } اور جس نے قیامت قائم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ فرعون کے ماننے

والوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔

دالوں کو عذاب میں داخل کرو۔

مختصر آیہ وی آتین قرآن کریم سے ذکر کی گئی ہیں جن میں لفظ ال معنی متبعین ہے۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

تحقیق ال شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۳ { قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عِنْدَنَا مُحَمَّدٌ نَادٍ
مِنَ الْبَابِ وَهُوَ مِنْهُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ
هُمْ أَلْ مُحْتَدِّ -

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ال محمد ہمارے نزدیک درالہ
ہے اور اسی سے ہے کہ علماء وہی ال محمد ہیں۔

اب توفیقہ تم پر ہے حدیث تمہاری حضرت امام باقر علیہ السلام کا فیصلہ
کہ علماء دین بھی ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

کتاب الامالی للطوسی ۲۹۱ { بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَعْقُوبُ بْنُ اسْحَقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ
خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَى عَزِيزِ اِلٍ نَزْعُونُ -

حضرت یعقوب علیہ السلام عزیز ال فرعون کی طرف خط روانہ فرماتے ہیں۔

الاعراف ۸ { يَا بَنِي آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَازِي
۲ اَسْوَاتَكُمْ وَرِثًا وَلِبَاسَ السَّقْوَةِ ذَالِكَ خَيْرٌ

الانعام ۸۰ { يَوْمَ لَا يَنْفَعُ اِيَّانَا رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ لَفِئَتَيْنَا هُنَّ
۲۰ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كُنْتُمْ فِي اِيْمَانٍ هُنَّ اُخْبِرَا قَدْ
اَخْبَرُوا اِنَّا مَخْطُورُونَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال اور تاریخ اور جنازہ

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة عن
عشكان بن عروة عن ابيه قال قُوِّفَتْ عَائِشَةُ
عَلَى الثَّلَاثَةِ لَشِعْرِ عَشْرَةٍ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَعَةً ثَمَانِ
اَلْاَسْبِينَ وَصَلَّى عَلَيْهَا اَبُو هُرَيْرَةَ -

حضرت عروہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا وصال بروز منگل کی رات انیسویں رمضان شریف کی ۵۸ ہجری اور حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة
عن عيسى بن محسن عن عباد بن عبد الله بن
سیر قال مَدَدَ نَاعِي قَبْرِ عَائِشَةَ قُوْبًا وَحَلْنَا جَرِيدًا فَبَيْدَ
لَا وَدَفْنَا هَا لَيْلًا بَعْدَ الْيَوْمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ -

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر کچرا بچھایا اور قبر پر چھوٹے پتے
بھیڑے کبھی رات کو انہیں ہم نے دفن کیا ورنہ کبھی بعد رمضان

تشریف میں۔

ذکر ماریہ زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد { قال اخبرنا محمد بن عمرو بن واقد الاسدي اخبرنا عبد الحميد بن جعفر عن ابيه قال لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحديبية في ذي القعدة سنة ستة من الهجرة بعث حاطب بن ابي بلتعجة الى المقوقس القبطي صاحب الاسكندرية وكتب معه اليه كتابا يدعوه فيه الى الاسلام فلما قرع الكتاب قال خير او اخذ الكتاب فكان محمولا فجعله في حق من عاج وختم عليه ودفعه الى جارية له وكتب الى النبي صلى الله عليه وسلم جو اب كتابه ولم يسلموا لها الى النبي صلى الله عليه وسلم ماريه القبطية واختها في دمنارة يعقود وبلغته ذلك وكانت بنصحاء ولما في الحرب يوم ذي غيرها.

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس لوٹے تو انہوں نے اپنے حاطب بن ابی بلتعجہ کو مقوقس قبطی اسکندریہ کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف ایک بند چٹھی لکھی جس میں اسلام کی دعوت دی تو جب مقوقس نے آپ کی چٹھی کو پڑھا تو اس نے کہا بہت اچھا تو اس نے بھی ایک اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی چٹھی کے جواب میں ایک جوابی چٹھی لکھی اور ایک اپنی لڑکی بھی

بھیجی اور سلمان نہ پڑا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ماریہ القبطیہ نے اس کی ہمیشہ سیریں اور اپنے گدھے یعقور اور اپنی نچر و لدل سفید کر جو اس کے سبب میں سفید نچر اس کے سوا نایاب مٹی تھخہ بھیجا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے دو کی بحث یہی ہوگی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اعتراضات نے واقعہ طول کر دیا اور سنت خداوندی ہے کیونکہ رب کریم نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان قرآن کریم میں زیادہ بیان فرمایا ہے اس لئے فقیر نے اسی کو زیادہ قرآن کریم سے بیان کر دیا تاکہ اہل بصیرت کے لئے کافی ہو جائے اور دل میں غم نہ رہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر مختصراً کرنا ہوں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے قبل انہما نبوة حضرت فاطمہ پیدا ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی صاحبزادیاں چار تھیں حضرت زینب حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت ام المیزان رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور دو صاحبزادے طیب اور طاہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے اور ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم کی کنیت تھا اسم مٹی اسی کنیت پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم مٹی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سموا اسی ولا تکتوا ابکینی میرے نام سے نام رکھ لا یعنی محمد یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں میری کنیت ابو القاسم یہ کنیت میری امت سے کوئی نہ رکھے۔

حقیقی اولاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل

ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان اور ان کا ذکر خیر خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا شان قرآن کریم و احادیث صحیحہ اور تواریخ سے ملتی کیا گیا اور ان کے فضائل ضروریہ اور تاریخیہ پیدائش اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح اور ان کی تاریخ ازابتدائے انتہا مختصراً بیان ہو چکی۔ اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں کیونکہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد درجہ آپ کی اولاد پاک کا ہے اس لئے اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر خیر قرآن کریم و احادیث صحیحہ اہل سنت و جماعت و کتب تواریخ اسلامیہ سے بھی عرض کرتا ہوں تاکہ فقیر کے عمال نامہ میں بھی اولاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان درج ہو جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ

ذکر اولاد پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا مختصر فکر اسلامی تواریخ و احادیث

(۱) الاستیعاب ۴۲۱ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَفَيْدُ رَقِيَّةٍ وَهُوَ الْاَوَّلُ لِيَا لَاتِ رَقِيَّةَ شَرَوْجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمُبَشَّةُ ثُمَّ شَرَوْجَ بَعْدَهَا وَبَعْدُ وَقَعَةَ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے تھا کہ حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے تھا کہ حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

۲۔ الاستیعاب ۴۲۹ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَفَيْدُ رَقِيَّةٍ وَهُوَ الْاَوَّلُ لِيَا لَاتِ رَقِيَّةَ شَرَوْجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمُبَشَّةُ ثُمَّ شَرَوْجَ بَعْدَهَا وَبَعْدُ وَقَعَةَ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

الْاَوَّلُ لِيَا لَاتِ رَقِيَّةَ شَرَوْجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمُبَشَّةُ ثُمَّ شَرَوْجَ بَعْدَهَا وَبَعْدُ وَقَعَةَ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے تھا کہ حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

۲۔ الاستیعاب ۴۲۹ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَفَيْدُ رَقِيَّةٍ وَهُوَ الْاَوَّلُ لِيَا لَاتِ رَقِيَّةَ شَرَوْجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمُبَشَّةُ ثُمَّ شَرَوْجَ بَعْدَهَا وَبَعْدُ وَقَعَةَ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے تھا کہ حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

بیرۃ ابن هشام ۳۰۱ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَفَيْدُ رَقِيَّةٍ وَهُوَ الْاَوَّلُ لِيَا لَاتِ رَقِيَّةَ شَرَوْجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمُبَشَّةُ ثُمَّ شَرَوْجَ بَعْدَهَا وَبَعْدُ وَقَعَةَ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّهُمْ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱۰۰ ذی القعس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ دعاؤ اللہ ایہ ابن
 ابی اسلم منقطع ہو چکی تو اللہ تعالیٰ نے اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ لوری سورۃ
 النبی فرمایا حضرت مارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہینے میں حضرت ابراہیم
 ۱۰۰ شہر میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کے بعد فوت ہو گئے۔

۱۰- البایۃ والنہایۃ ۳۰۵ { وَ قَدْ وُلِدَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَكْبَرُ
 وَلَدِهِ وَبِهِ كَانَ يَكْنَى ثَمَرُ زَيْبٍ ثَمَرُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ يُقَالُ لِلَّهِ الطَّيِّبُ
 قَالَتْ لَهُ الطَّاهِرُ وَلِدَ لَعَدِ الثَّبُورَةِ وَمَاتَ صَغِيرًا ثُمَّ اِنْتَبَهَ
 فِي كَلْبُورٍ ثَمَرُ فَاطِمَةَ ثَمَرُ رَقِيَّةَ هَكَذَا الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثَمَرَاتُ
 عَسَمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَوَّلُ مَيِّتٍ مِنْ وَلَدِهِ ثَمَرَاتُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ
 مَدَتْ لَهُ مَارِيَّةَ بِنْتِ شَمْعُونِ ابْنِ إِهِيْمُ وَهِيَ الْقُبْطِيَّةُ
 ابْنُ هَدَا هَا الْمُتَوَفَّى صَاحِبُ اسْكَندَرِيَّةَ وَاهْدَى مَعَهَا أُخْتَهَا
 هَدِيَّةً وَخَصَّيَا يُقَالُ لَهُ مَا بُوْدَ وَهَبَ شَيْئَيْنِ لِحَسَنٍ بَنِي تَابِتٍ
 مَدَتْ لَهُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ انْقَرَضَ نَسْلُ حَسَنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تمام
 کی اور وہ آپ کی اولاد سے بڑا لڑکا تھا اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت تھی پھر

لغائے عنہا کے بطن سے ہے سوائے ابراہیم بن ہاشم کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 ابراہیم کہا جاتا تھا اور طیب اور طاہر اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ
 اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰- البایۃ والنہایۃ ۳۰۶ { أَكْبَرُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَآلَاتُ
 الْقَاسِمِ ثَمَرُ زَيْبٍ ثَمَرُ عَبْدِ اللَّهِ
 كَلْبُورٍ ثَمَرُ فَاطِمَةَ ثَمَرُ رَقِيَّةَ -

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اولاد و قاسم ہے پھر زینب پھر عبد اللہ پھر
 پھر فاطمہ پھر رقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۱- البایۃ والنہایۃ ۳۰۷ { أَخْلَدَتْ أَنَّ جَبِيَّةَ (أَوَّلَادِهِ مِنْ خَدِجَةَ
 بِنْتِ خُوَيْلِدٍ سَوَى ابْنِ إِهِيْمُ وَ
 مَارِيَّةَ بِنْتِ شَمْعُونِ الْقُبْطِيَّةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ أُمَّاتٌ هَتَّاءُ
 الْكَلْبِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَكْبَرُ وَلَدِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ ثَمَرُ زَيْبٍ ثَمَرُ عَبْدِ اللَّهِ
 أَمْرُ كَلْبُورٍ ثَمَرُ فَاطِمَةَ ثَمَرُ رَقِيَّةَ ثَمَرَاتُ الْقَاسِمِ وَهُوَ أَوَّلُ مَيِّتٍ
 بَنِي إِهِيْمَ بِمَكَّةَ ثَمَرَاتُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ الْعَاصِمُ بْنُ وَائِلٍ اسْمُهُ
 قَدْ انْقَطَعَ نَسْلُهُ فَهُوَ أَبْتَرُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَانَا مَكِّي
 الْكَوْثَرَ فَصَدِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ قَالَ ثُمَّ قَالَ
 لَهُ مَارِيَّةَ يَا الْمَدِينَةَ ابْنِ إِهِيْمُ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانٍ
 الْهَجْرَةِ ثَمَرَاتُ ابْنِ ثَمَانِيَّةَ عَشَرَ شَهْرًا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے
وطا پر کہا جاتا تھا نبوت کے بعد پیدا ہوا اور کچھ عرصہ میں ہی فوت ہو گیا پھر آپ کی
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی طرح اول پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
کے ہیں فوت ہو گئے اور یہ آپ کی اولاد سے پہلی میت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ
اللہ تعالیٰ فوت ہو گئے پھر مادیت بنت شمعون سے ابراہیم پیدا ہوا
وہ قبیلہ بنی قریظ کے بادشاہ مقتوقس نے ہدیہ بھیجا تھا اور اس کے
اس کی ہمیشہ شیری کر شیریں آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
فرمادی تو شیریں سے حسان بن ثابت کی اولاد ایک بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا اور
حسان کی نسل منقطع ہو گئی۔

۱۳۔ البدلیۃ والنہایہ ۵ { فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ لِي غَيْرُ وَاحِدٍ كَانَتْ زَيْنَبُ
أَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ أَصْغَرُ
هُنَّ وَاجْتُمَعْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَ زَيْنَبُ
أَبُو الْعَاصِ بْنِ السَّرِيعِ فَوُلِدَتْ مِنْهُ عَلِيًّا وَآمَةَ وَهِيَ الَّتِي كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهَا فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا
وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَلَعَلَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ مَوْتِ أُمِّهَا سَنَةً ثَنَانٍ مِّنَ
الْهَجْرَةِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْوَلَدُ قَدْ عَاوَنَةً وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بَنِي حَرْمٍ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ صَغِيرَةً نَّالَهُ اللَّهُ أَفْهَمُ

وفاة زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي سَنَةِ ثَمَانٍ -

عبدالرزاق نے ابن جریر سے روایت کی ہے اس نے کہا سوائے ایک کے کہ
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی تھیں
فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے چھوٹی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ دنیا و محبوبہ تھیں اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص
سے کیا تو اس سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا اور ایک لڑکی امامتہ رضی اللہ
عنها ہو گئی اور امامتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ آپ کی نواسی ہے جس کو آپ نماز میں
پڑھتے تھے پھر جب مسجد فرماتے تو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رکھ دیتے اور جب
موت لگتی اس کو اٹھا لیتے اور شاید یہ اس کی والدہ کے وصال کے بعد کا واقعہ ہے
یہ لڑکا جیسا کہ واقعی اور فتاویٰ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حرم وغیرہم نے بیان
کیا کہ وہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی بچی تھیں پھر اللہ بہتر جانتا ہے اور ضرور
حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد نکاح کر لیا اور حضرت زینب رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شہر میں ہوئی۔

۱۴۔ طبقات ابن سعد ۸ { ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤْمِدُ ابْنَ حَنْسٍ وَ
عَلِيٌّ سَنَةً وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ أَدْبَعَيْنِ سَنَةً فَوُلِدَتْ لَهُ الْقَاسِمُ
الطَّاهِرُ وَهُوَ الْمَطْهُرُ فَمَاتَا قَبْلَ النَّبِيِّ وَوُلِدَتْ لَهُ مِنَ التَّسَاعِ

زَيْنَبُ النَّبِيِّ كَانَتْ تَحْتِ ابْنِ الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ أَكْبَرُ مَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُقِيَتْ فَتَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ بْنُ
لَهَبٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَزَوَّجَهَا عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
الْنَّبِيُّ ثُمَّ وَلِدَتْ أُمَّ كَلْثُومَ فَتَزَوَّجَهَا عَثْمَانُ لَعَدُ رَجُلٍ
ثُمَّ وَلِدَتْ فَاطِمَةَ فَتَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَوَّ قِيَامَهُ
لِعَشْرِ خَلُوفٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ النَّبِيِّ
قَبْلَ الْهَجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ وَبِحَيْثُ نَحْنُ نَحْمَدُ وَسِتِّينَ سَنَةً
پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا
آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس
کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قاسم
اور طاہر بنوۃ کے اظہار سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جوڑ کیاں پیدا ہوئیں زینب رضی اللہ تعالیٰ
عنہا جو سب بڑی تھیں اس سے ابی العاص بن ربیع نے نکاح کیا پھر رقیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا پھر اس نے طلحہ بن عوف سے نکاح کیا پھر اس سے
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نبوۃ نکاح کیا پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں
پھر رقیہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا
اور دس رمضان المبارک نبوۃ کے سترہویں دن برس ہجرت کے پہلے حضرت خدیجہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیسٹھ

الطِّبَقَاتِ ابْنِ سَعْدٍ ۱۴
فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرْبُوعَةً مِنَ الشَّامِ وَهُوَ ابْنُ خَنَسٍ وَعِشْرِينَ
لَدَتْ الْقَاسِمَ وَعَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ الطَّاهِرُ وَابْنُ لَطِيبٍ سُمِّيَ بِأَبِي لَيْثٍ لِأَنَّهُ
الْأَبْلَاغُ وَزَيْنَبُ وَرُقِيَتْ وَأُمُّ كَلْثُومَ وَفَاطِمَةُ

میرے محبوب طائفہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت قاسم اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو لڑکے
ہوئے اور وہی طیب ہیں یہ اسلام میں پیدا ہوئے اس لئے ان کا یہ نام رکھا گیا اور مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت زینب حضرت
ام کلثوم حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں۔

۱۴ ابْنِ عَسَاكَر ۲۶۲
كَانَ أَكْبَرُ أَوْلَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ وَكَانَتْ وَلَدَتْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ وَكَانَ
لِلزَيْنَبِ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ أُمُّ كَلْثُومَ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقِيَتْ
ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد حضرت قاسم رضی اللہ
عنہ اور ان کی ولادت اظہار نبوۃ سے پہلے ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت فاطمہ الزہراء پھر رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۴ تاریخ ابن عساکر ۲۹۲ م {وکان اول من مات ولده الفاسم له مات عبد الله بمكة ثم ولدت له مارية بالمدينة ابوا هيم في ذي الحجة سنة ثمان من الهجرة فمات ابن ثمانية عشر شهرا قال هشام بن الكلبي قد تزوج زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوالعاص بن ربیع بن عبدالمطلب بن شمس بن عبد مناف فولدت له عیسیا واما مئة وفوت سنة ثمان من الهجرة واما رقیة فقد تزوجها عتبة بن ابي لهب وتزوج امر كلثوم عتبة بن ابي لهب فلم یبتئیا بهما حتی بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما انزل الله تعالى نبت ابی لهب قال لهما ابوهما راسی من راسكما حرام ان تطلقا ابنتیه ففارقاهما ولم یكوتا دخلا بهما فتزوج عثمان بن عفان رقیة فولدت له عبد الله الذي تكنتی بها وبلغت سنین ففتره دیک علی عیسی فمات وفوت رقیة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد فتره رید بن حارثة المدینه بشیر بها لعم الله علی بکیت بددر فجار حین سوي الکرا ب علی رقیة وکانت بددر حبیبة یوم الجمعة لیبع عشرة لیلة مضت من شهر رمضان من السنة الثانیة من الهجرة ثم تزوج عثمان امر كلثوم فمات

فی شعبان سنة تسع من الهجرة ولدت له شیئا فقال رسول الله عليه وسلم لو كانت عندی ثلثة لزوجهما عثمان وخرج علی بن ابی طالب فطمة لثلاث بقین من شهر رمضان من السنة الثانیة من الهجرة فولدت له الحسن والحسین وامر كلثوم واب وکوفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیستأشهر وکان عبد بن عروفة هذا اثبت الاقاویل عندنا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پہلا جو فوت ہوا وہ حضرت فاطمہ تھیں پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ میں وصال ہوا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں مارید سے حضرت ابراہیم مدنیہ طیبہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر ۱۰ھ کی عمر میں فوت ہو گئے هشام بن کلثی نے کہا ضرور حضرت زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص بن ربیع بن عبد العزی بن شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوالعاص کے ہاں ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی ہوتی اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہ میں سال ہو گیا اور لیکن حضرت رقیہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس نے عنیدہ بن ابی لہب سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عنیدہ بن ابی لہب نے نکاح کیا دونو ابھی دونو صاحبزادیوں کے قریب نہیں گئے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوة فرمایا تو جب اللہ تعالیٰ نے نبت پیدا کی تو انزل فرمائی ان دونو کو ان کے باپ ابولہب نے کہا کہ میری سرداری کی سجدہ کرنے سے لے کر عوام ہر گز اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دونو صاحبزادیوں کو حضرت

ورقہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل ذکر احادیث صحیحہ تواریخ اسلام

ذکر حضرت زینب الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰۔ الاستیعاب ۳۲ { زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد بن اسحاق السراج سمعتُ عبدَ اللَّهِ بنَ محمد بن سُلَيم بنَ الهاشم

يُحَدِّثُ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ثَلَاثِينَ مِنْ مَسَلِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَتْ فِي سَكَنٍ

حَضَرَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ

مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِّ صَاحِبِ أُولَى سَبِّ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مُحَمَّدٍ بِنِ سُلَيمَانِ بَنِي سُلَيمَانِ بَنِي سُلَيمَانِ بَنِي سُلَيمَانِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمْرٍاسِ بَرَسِ كِي تَحِيَّيْ وَأُورِثَ تَحِيَّيْ فِي حَضَرَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا وَصَالِ بَنِي مُحَمَّدٍ

۲۱۔ الاستیعاب ۳۲ { قَالَ أَبُو عَمْرٍو كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِبًّا فِيهَا سَلَمَتْ وَهِيَ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِزَةِ بَنِي مُحَمَّدٍ بِنِ اسْحَاقِ

قولینہ ہا مشبہ تھی اور حضرت زینب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں
 بڑی صاحبزادی تھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں سے پہلے
 زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کیا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت
 انہما ربوۃ سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی بعض نے کہا ہے دس سال پہلے ولادت ہوئی
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان کے خاں
 ابو العاص بن ربیع سے کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابو العاص کا
 بیٹا پیدا ہوا جس کا نام علی تھا وہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور ابو العاص کی
 حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اما مدہ وہ زندہ رہی حضرت علی المرتضیٰ کو مدہ
 وجہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت اما مدہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۴ طبقات ابن سعد ۸/۳۳ { وَرَجَعَ أَبُو الْعَاصِ إِلَى مَكَّةَ فَأَدَّى إِلَى
 كَلِّ ذِي حِجِّ حَقَّهُ ثُمَّ اسْتَلَمَ
 وَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلِمَ سَلَامًا مَجَازًا فِي الْمُحَرَّمِ
 سَنَةِ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَزَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 زَيْنَبَ بِنْتُ الْأَوَّلِ ابْنِ الْعَاصِ نَعْمَ كِي طَرَفِ رَجْعِ كَيْ تَوَافَى
 حَتَّى أَدَّى أَوَّلَ بَحْرِهِ اسْلَمَ لَا يَأْتِي مَصْطَفَى صَ لِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْضُ
 زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ابْنِي صَاحِبِ زَادِي كَوْنِ كَاحِ أَوَّلِي فِي ابْنِ ابْنِ الْعَاصِ كَوْنِ
 دے دی۔

۲۵ المتدرک ۴/۳۴ { أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ ابْنُ مُحَمَّدِ

الشافعی قال سمعت عبد الله بن محمد بن سليمان النخعي يقول وحدثت
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سنة شاة شاة شاة من مؤلف
 رسول الله عليه وسلم سنة شاة شاة شاة من مؤلف
 عبد الله بن محمد بن سليمان النخعي فرماتے تھے کہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ولادت ہوئی اس وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی
 یہاں تک کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی اور اس کے بعد میں آپ

۴ المتدرک ۴/۳۳ { فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ
 أَحْضَدُ بَنَاتِي أَصِيبَتْ فِيَّ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ زینب میری سب بیٹیوں سے

۴ المتدرک ۴/۳۴ { قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَسْرٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيُّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اسْتَنْ كَوْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَوْنِي زَيْنَبُ فَتَزَوَّجَ زَيْنَبَ ابْنُ الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَوَلِدَتْ لَهُ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سب سے بڑے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت زینب رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابو العاص بن ربیع نے نکاح کیا

تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت علی اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۲۸ طبقات ابن سعد ۳ اَوْ امَّهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ
 بن عبد العزى بن قصي وَكَانَتْ اَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وسلم تَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا ابُو الْعَاصِ بْنُ التَّرْبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنُ عُبَّادِ الشَّخْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بنِ قُصَيِّ قَبْلَ النَّبُوَّةِ وَكَانَتْ اَوَّلَ
 بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَاقْرَأَ فِي الْعَاصِ هَذَا
 بِسْمِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بنِ قُصَيِّ خَالَةِ زَيْنَبِ بِنْتِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَدَتْ زَيْنَبَ لَاحِ الْعَاصِ عَلِيًّا وَامَامًا
 امْرَأَةً فَتَوَفَّيَ عَلِيٌّ وَهُوَ صَغِيرٌ وَلَقِيَتْ اِمَامَةً فَتَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ
 ابْنُ طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
 تھیں اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خویلد کی بیٹی خویلد بن اسد
 بن عبد العزى بن قصي اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی صاحبزادی تھیں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع بن عبد العزى بن عبد شمس بن عبد مناف
 قصی نے نبوت کے پہلے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صاحبزادی ہیں جن کا اپنے پہلے نکاح کیا اور ابو العاص کی
 ہالہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزى بن قصي حضرت زینب

صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 ام اس بن ربیع سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ تھیں علی بچپن میں
 لیا اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ رہیں تو حضرت فاطمہ الزہراء
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت
 زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نکاح کیا۔

المشترک ۳۴ حدیثی محمد بن القاسم العتقی ثنا الفضل بن محمد
 الشعرائی ثنا ابو صالح حدیثی البیث عن عقیل
 بن شہاب قال اکبر بنات النبوة صلی اللہ علیہ وسلم زینب
 علیہ السلام۔

ابن شہاب سے یہ روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے
 سے بڑی بیٹی زینب بنت خدیجہ تھیں۔

بخاری شریف ۳۴۱ احدثنا عبد الله بن يوسف قال ان
 مالك بن عامر بن عبد الله بن الزبير
 بن سليم الدرقی عن ابی قتادة الانصاری ان رسول الله صلى
 عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب بنت رسول
 صلى الله عليه وسلم ولا يقرأ العاص بن ربیع بن عبد شمس فاذا
 وضعها واذا قاهر حملها۔

ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
 ہوئے ان کی حالت میں ہی آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَأَنزَلَ اللَّهُ بُكَّتْ بَيْدَا ابْنِي كَهَبٍ قَالَ لَهُ أَبُو كَهَبٍ رَأْسِي مِنْ رَأْسِ
حَرَامٍ فَأَرَانِ لَمْ يَطْلُقْ بِنْتَهُ فَخَاسَ نَهَاوَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بَيْهَا وَأَسْلَمَ
حِينَ أَسْلَمَتْ أَقْبَاهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَيَا لَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَأَخَوْتُهَا حِينَ يَأْتِيَنَّهَا الْبَسَاءُ وَتَشْرُوْهُمَا
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَهَاجَرَتْ -

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ
تعالیٰ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قحطی حضرت رفیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے غلبہ بن ابی لبب بن عبد المطلب نے نبوت کے پہلے نکاح کیا تو جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے نبوت
ابن کھب نازل فرمائی تو غلبہ کو اس کے باپ ابوبہب نے کہا میری سزا ہی کی
جانشینی تیرے لئے حرام ہے اگر تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق نہ کر
تو غلبہ نے رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر آدو کے چھوڑا
اور حضرت رفیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بیٹیوں
ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت
عنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رفیقہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا
اور ہجرت کی -

۳۸۔ البیاتی والنہایت ۵ / ۳۰۸ / ۵
أَوَّلًا ابْنُ عَمَّتِهَا عُثْمَانُ بْنُ

فَمَا تَزُوْجُ أَخْتَهَا أَمْرًا كَثُفَرًا أَخُوهُ عُمَيْيَةُ بْنُ أَبِي كَهَبٍ ثُمَّ طَلَّقَ مُدَا
الْمُحَلِّ بِهَا لِعُصْفَةٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ
بُكَّتْ بَيْدَا ابْنِي كَهَبٍ (۱) فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ رَقِيَّةً وَهَاجَرَتْ مَعَهُ إِلَى أَرْضِ الْحِمْيَرِ وَقَالَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا هَاجَرَ
وَلَمْ يَجْعَا إِلَى مَكَّةَ كَمَا قَدِمْنَا وَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَوُلِدَتْ
عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَبَلَغَ سِتَّ سِنِينَ فَتَقَرَّرَ دِيكَ فِي عَيْنَيْهِ كَمَا
كَانَ يَكُونُ أَوَّلًا لَمْ يَكُنْ بِأَبْنَيْهِ عَمْرُوهُ وَتَزَوَّجَتْ وَقَدْ انْقَسَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ يَوْمَ الْقَيْ
عَمَّانَ وَنَاسًا أَنْ جَاءَ الْبُشَيْرُ بِالْغَنَصِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
فَلَمْ يَسْرُقْ سَدُّوا إِلَى قَبْرِهَا التَّزَابُ وَكَانَ عُثْمَانُ قَدْ أَقَارَ
عَمْرُوهُ بِسَرِّهِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِرَ
بِاسْتِمْهَاءٍ وَآخِرِهِ وَنَاسًا رَجَعَ زَوْجُهُ بِأَخْتِهَا أَمْرًا كَثُفَرًا أَيْضًا
لَمْ يَكُنْ يَقَالُ لَهُ دَوَّالَتُورِينَ ثُمَّ مَاتَتْ عِنْدَهُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ
عَمْرُوهُ وَلَمْ يَلِدْ لَهُ شَيْءٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتْ عِنْدِي ثَلَاثَةُ لَزَوْجَتِهَا عُثْمَانُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنَّ عَشْرُ أَلَزَوْجَتُهُنَّ عُثْمَانُ -

۳۹۔ بخاری شریف ۱ / ۵۴۴ / ۲
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ

الْنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِنْتُهُ وَخَسِرَ لَهُ لِسَانُهُ -

حضرت عثمان بن عفان قریشی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی حقیقی بیوی
بیماری کے لئے بھیجے چھوڑا اور اس کا مفرہ حصہ بدر کا ان کو عطا فرمایا۔

اس حدیث شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار اموات ثابت ہوئی
(۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور محبت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۲) شان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جنگ بدر میں تشریف نہیں لے کر
بدریوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار بھی فرمایا اور حصہ دوسرے کو
جیسا عطا فرمایا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھی۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار بھی ثابت ہوا جس کو چاہیں بھیجیں
جائیں اور غازیوں میں شامل بھی فرمائیں بدر میں تشریف نہیں لے گئے لیکن
پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بدریوں میں شامل فرمایا۔

۴۰۔ المتدرک ۴ { أخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله بن

لهيعة ثنا ابو الاسود عن عروة في نسبية الذين خرجوا في المدة
الاولى الى حجرة الجنبه قبل خروج جعفر واصحابه عثمان
عفان مع امرة بنه رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو پہلی دفعہ مکہ معظمہ سے

کے جہنہ کی طرف نکلے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے ساتھیوں سے پہلے
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ۔

۴۱۔ المتدرک ۴ { سمعت ابا اسحق ابا ابيهم بن محمد بن

اسحاق يقول سمعت عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان
ابن اسحق يقول سمعت عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان

محمد بن اسحق بن عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان
محمد بن اسحق بن عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان

محمد بن اسحق بن عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان
محمد بن اسحق بن عبد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان

۴۲۔ المتدرک ۴ { حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا احمد

بن عبد الجبار ثنا يونس بن بكير عن ابن اسحاق
قال عاصم بن ربيعة رضي الله تعالى عنها حتى تنز وجهها عثمان رضي

الله عنه وولدت رقية غلاما فريسي عبد الله ومات وهو صغير

وكان عثمان يلقب بعباد ذلك ابا عبد الله

ابن اسحاق سے روایت ہے اس نے کہا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ
میں تھیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے ایک صاحبزادہ پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا اور بچپن میں ہی فوت

جو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے ہم سے تھا
کینٹ اور ابو عبد اللہ تھی۔

۴۴۔ المتدرک ۴۴ { قَالَ ابْنُ اسْمَعِيلَ وَيُقَالُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ
أَرَى جَدَّيَ الْأُولَى سَنَةَ أَرْبَعٍ وَهَوَانٍ }
سینین۔

ابن اسمعیل نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حال
جمادی الاولیٰ ۳۴ھ میں تھا اس وقت حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی عمر شریف چھ برس کی تھی۔

۴۴۔ المتدرک ۴۴ { حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ شَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ شَا يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ شَا فُلَيْحٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ
عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْأَسْبَاطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَكَلَّ شَهِدَتْ وَلَدُ
رَبْنَتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْبَقْرِ وَرَأَيْتُ
عَيْنَيْهِ سَلْدَ مَعَانٍ }
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ جب رقیہ بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا وقت تھا تو میں اس وقت حاضر تھا مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر تشریف فرما تھے اور
میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

۴۵۔ المتدرک ۴۵ { أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ الزُّكِّيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ
أَحْكِيمٍ الْمُرُوزِيَّانِ بِمَرُورٍ قَالَا: أَبَا أِبْنِ أَبِي

عبد اللہ ان نبی عبد اللہ اخبر فی یونس بن یزید قال وقال ابن شہاب
عننا و اللہ اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسّم یوم
العثمان سہبہ و کان قد تخلّف علی امرؤیتہ رقیہ بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصّا بنہا حصبہ فجاء زید بن حارثہ بئیر
المنہج و معہ بُد مَنّ و عثمان علی فبیر رقیہ رضی اللہ عنہا یذنبہا
ابن شہاب زہری نے کہا خدا بہتر جانتا ہے مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدر کے دن حصہ عطا فرمایا حالانکہ حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیوی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے اور حضرت رقیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چوک لگی تھی پھر زید بن حارثہ فتح کی خوش خبری لے کر آیا اس کے
باب اونٹ کا بچہ تھا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رقیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر ان کو دفن کر رہے تھے۔

۴۶۔ الاستیعاب ۲۶ { وَأَمَّا ذَاةُ رُقِيَّةَ فَا الْمَصْحُومُ فِي ذَلِكَ أَنَّ
عُثْمَانَ تَخَلَّفَ عَلَيْهَا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فِي حَيْثُ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ وَتَوَفَّيْتُ يَوْمَ وَقَعَتْ بَدْرٌ وَذُفِئَتْ
وَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ لِبَشِيرٍ أَيْمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بَدْرٍ }
اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیچھے ہے اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں اور بدر کے جنگ دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور جس دن زید بن حارثہ بدر کی فتح کی مبارک لے کر آیا اس دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دفن کیا گیا۔

۴۷۸ - الاستیعاب ۲ { قال ابو عبدہ لا خلاف بین اہل البیرواح عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما تخلف عن بدر علی امرئہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ ضرب لہ بسہمہ واجرمه وكانت بدر فی رمضان من السنۃ الثانیۃ من الهجرة۔

ابو عمر نے کہا کہ تاریخ والوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی عورت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے غزوہ بدر سے پیچھے ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصہ اور تنخواہ ان کو دی گئی اور غزوہ بدر رمضان شریف ۲ھ میں واقع ہوا تھا۔

۴۷۸ - طبقات ابن سعد ۸ { رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصى كان شرد جہا عتبۃ بن ابی لہب بن عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسئل اللہ ثبت یکا ابی لہب قال لہ ابو لہب راسی من لہا

لہ لہ لائق امرئہ شہ ففارقہا ولم یکن دخل بہا واسئل اللہ ثبت یکا ابی لہب خویلد و باعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی و اخو انہا جین باعہ النسا و شر وجہا عتبۃ بن اسد و ہاجرہ معہ الی ارض الحبشۃ المجرتین جمیعہ قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما لاول من ہاجر الی اللہ تعالیٰ و کانت فی الهجرة الاولى قد اسقطت من عثمان یکتی لہ بعد ذالک ابنا فسماء عبد اللہ و کان عثمان یکتی الی الاسلام و بلغ سنۃ سنین ففقرہ ذیک فی وجہہ و لہ فمات ولم تلد لہ شیئا بعد ذالک فتوفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان علی رأس سبعة عشر راء من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھیں اور والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصى حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب کو پہلے نکاح کیا تو جب صلے اللہ علیہ وسلم نے انہا ربوت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ابی لہب نازل فرمائی تو عتبہ نے اپنے لڑکے کو کہا کہ اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق نہ دی تو میری بجاوگی تیرے لئے ام ہے تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بغیر آباؤ کے چھوڑ دیا حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے کیونکہ اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے کا ذکر فرماتے تھے۔ جب یہ بات
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا میں عثمان کو اس سے بہتر
بتاؤں اور حفصہ کو عثمان سے بہتر آدمی کا مشورہ دے دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ
عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پاس ہی ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئی اولاد
ہوئی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ربیع الاول سنہ ۱۱
اور جمادی الاول میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آباد ہوئے اور حضرت
ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خود پڑھایا اور ۱۱ میں حضرت ام کلثوم کا وصال ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی
تعالیٰ عنہا کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فضل اور اسامہ رضی
رضی اللہ عنہما آئے اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اسماء بنت
ابو حفصہ بنت عبد المطلب نے غسل دیا۔

۵۱۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۴ أخر كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأنها خديجة بنت خويلد
ابن أسد بن عبد العزى بن قصي تزوجها حبيب بن أبي لهب
بن عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول الله صلى الله عليه

والله أعلم الله بنكت سيدا ابني لهيب قال له ابوة ابو لهيب
من راسك حرام ان لمر لطلتي ابنته فقامتها ولهم يكن دخل
لهم نزل بركة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم واسلمت
ما ونا بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اخو انتها حين
النساء وها جرث الى السدينة حينها جبر رسول الله صلى
عليه وسلم وخرجت مع عيال رسول الله صلى الله عليه وسلم
السدينة فلم تزل بها فلما توفيت رقية بنت رسول الله صلى
عليه وسلم خلف عثمان بن عفان على اقر كلثوم بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكانت بكرًا وذالك في شهر ربيع الاول
من ثلاث من الهجرة اذ خلت عليه في هذه السنة في جمادى
الحزب فلم تزل عنده الى ان ماتت وكمر تليد له شيئا
ما في شعبان سنة تسع من الهجرة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لو كن عشر الملو وجئت عثمان -

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بیٹی
اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی
بن قصی بن عبد العزی بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا سے عقیقہ بن ابی لہب بن عبد المطلب
نے کیا اور انہوں نے نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رنوة فرمایا
اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر بتایا ابی لہب نازل فرمایا تو عقیقہ کے باپ ابی لہب
نے اپنے لڑکے عقیقہ کو کہا کہ اگر تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو نہ طلاق دی

نہ میری سرداری کی جانشینی تیرے لئے حرام ہوگی تو عقبہ نے آپ کی صلا
 ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جدا کر دیا اور عقبہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نہیں کیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 میں رہیں جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام
 حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی مسلمان ہو گئی اور جب دوسری عہدہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی
 کے ساتھ اپنے والد حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور جب
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رسول اللہ صلی
 وسلم کے تمام اہل و عیال کے ساتھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 کی اور آپ کے اہل و عیال میں زندگی بسر فرمائی پھر جب حضرت رقیہ بنت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ہوا تو
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ناری کا ہی نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کر دیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حنفی بیٹی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ریح الاولیاء میں ہوا اور جمادی الاخر ۳۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 عہد کے گھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوئیں اور آخر موت تک حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عثمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر زندگی گزار لی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم

عہدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شعبان ۳۵ھ میں ہوا اور میرے
 کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس دس لڑکیاں
 ہیں میں ان کو یکے بعد دیگرے میں حضرت عثمان کے ہی نکاح میں دے دیتا۔

۵۲۔ المتندرک ۴۴۹ ۱ اخبار فی الحسین بن الحسن بن ابوب ثناء البجائی
 الرازی ثنا عبد اللہ بن صالح المصری ثنا
 ابی لہیعۃ حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شہاب الزہری عن
 عبد بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ مَغْمُورٌ فَقَالَ
 يَا عُثْمَانُ قَالَ بَا فَاَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاقْبَلْ هَذَا
 عَلَيَّ اَحَدُ قَوْمِي النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلَيَّ قَوْمِيَّتٍ يَدْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ
 علیہ وسلم وَحَمِيمًا اللّٰهُ وَانْقَطَعَ الصَّهْرُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ
 الْاٰخِرُ الْاَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْقَوْلُ
 الْاَبَدِ يَا عُثْمَانُ وَهَذَا اَحْبَبُ رِیْلِ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 اَسْرِي عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَدَّ اِنَّ اَنْ دَخَلَ اَخْتَهَا اَمَرَ كَلْتُوْمَ عَلَی
 مِثْلِ صَدَاقِهَا وَ عَلَی مِثْلِ عِدَّتِهَا فَزَوَّجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ
 علیہ وسلم رِیَاہَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غم جو حال میں ملاقات کی تو مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان میرا کیا حال ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا

میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا لوگوں پر ایسی مصیبت آئی جو مجھے پہنچی اللہ تعالیٰ
رسول کی صاحبزادی رحمت اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا جو دامادی رشتہ میرے
کے درمیان تھا وہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے عثمان تو یہ کیا بات کر رہا ہے حالانکہ یہ جبریل تیرے پاس ہی اللہ تعالیٰ کے
سے مجھے کر رہا ہے کہ میں تجھے رقیہ کی ہمیشہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا اسی کے حق میں
کی عہد پر تجھ سے نکاح کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

۵۳۔ المتدرک ۴/۳۹ حدیثنا ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ بن

الحافظ عبد ان حدیثنا ایوب بن محمد الزوران ثنا الولید بن ابی
ثنا عبد الرحمن بن ثوبان عن بکر بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما عن ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قالت یا رسول اللہ زوجی خیراً و زوج فاطمۃ قالت فکنت
صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال زوجک من یحب اللہ ورسولہ
و یحب اللہ ورسولہ فقلت نعم قال لہا ہستی ما ذاکنت قال قلت
زوجی من یحب اللہ ورسولہ و یحب اللہ ورسولہ قال نعم
ازیدک دخلت الجنة فראیت منزلیہ و کما امر احداً من
اصحابی یعلوہ فی منزلیہ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ام کلثوم بنت النبی صلی

اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند عثمان بن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور
میں بات سن کر خاموش ہو گئے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام
عثمان خاوند عثمان وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ پھیر لیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا او طہرائیں نے کیا کہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ
فرمایا ہے کہ میرا خاوند وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم عثمان
سے محبت کرتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں نہیں اور زیادہ
جو میں جنت میں گیا تو میں نے عثمان کی جگہ دیکھی اپنے اصحاب سے میں نے
میں نے مرتبے پر کسی کو بلند ہوتے نہیں دیکھا۔

۵۴۔ المتدرک ۴/۳۹ حدیثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد

بن عبد اللہ النادی ثنا داؤد بن محمد ثنا
سراج بن فرقد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انما ماتت رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمرہ
ثمان و قال حد لک فی حفصۃ بنت عمر فکلمہ میرد علیہ شیا
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ تعالیٰ یا عمر انک یا شیلک لصیرہو
خیر لک من عثمان فتزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنتہ

عُمَرَ وَرُوحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَ كُلُّهُم مِّنْ عُمَرَ
 قَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ خَطَبَهَا أَبُو بَكْرٍ وَخَطَبَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قُلْتُ يَزِيدُ جُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَيْرُ الشَّفِيعِ لِعُثْمَانَ مَا أَنَا أَرْوَجُ بِنَاقِي وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَزِيدُ وَخَفِي
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا یا حبیب رقیہ بنت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان غنی رضی اللہ
 عنہ کے قریب سے گزے اور کہا کہ میری بیٹی حفصہ کے نکاح کے متعلق تیرا کیا
 حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا نہ حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو خبر دی تو رسول اللہ صلی
 وسلم نے فرمایا اے عمر شاید اللہ تعالیٰ تجھے بہتر و اماولاد سے تیرے لئے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا اور پہلے اس کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 نے بھی شادی کا پیغام بھیجا تو آپ نے ان سے نکاح نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سفارشی میں نہیں ہوں کہ میں اپنی بیٹیوں کا نکاح کروں
 اللہ تعالیٰ بخیر و خیر حضرت عثمان سے میری لڑکیوں کا نکاح کرتا ہے۔

۵۵۔ المتدرک ۴/۳۸

حدیثی ابو بکر محمد بن باہویہ ثنا
 ابن اسحاق المحرفی ثنا مصعب بن عبد
 الزبیری قَالَ وَاسْمُ أَهْرَ كُلُّهُم بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُمَرَ وَرُوحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ عُمَرَ
 لَمْ يَخْرُجْ رُبَّيْعَ الْأَوَّلِ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي جَاهِدِ الْأَخِيرَةِ سَنَةَ
 ثَمَانٍ وَتَوَفَّيْتُ وَهِيَ عِنْدَ عُثْمَانَ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَكَانَتْ
 أَرْعَطِيَّةً إِلَّا لُصَارِيَّةً التَّيْبِي هِيَ عَمَلَتْهَا فِي لَيْلَةِ الْأَنْصَارِ
 ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا نام امیہ تھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم سے ربیع الاول کے مہینے میں کیا
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 شادی الاخرت میں تشریف لے گئے اور ان کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ کے پاس ہی شعبان ۹ھ میں ہوا اور ام عطیہ انصار یہ نے ان کو
 غسل دیا جو انصار کی عورتوں کو غسل دیتی تھی۔

۵۶۔ المتدرک ۴/۳۹

حدیثی ابن اسحاق بن اسحاق بن اسحاق
 عبد الجبار بن سعید المساقی ثنا سلیمان بن
 دلال عن یحییٰ بن سعید قَالَ مَا تَنَزَّلَتْ رُقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ أَهْرَ كُلُّهُم بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى مَشْرِطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
 ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے نکاح کیا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر

اور دونوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

۵۷ طبقات ابن سعد ۸/۳۸ { أخبرنا محمد بن عبد الله بن سفيان عن عبيد بن عمر بن عبد الله العنبري المطلب بن عبد الله بن حنطب عن فاطمة الخراعية عن اسماء بنت عميس قالت انا عسلت امرئك لثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفيته بنت عبد المطلب وجعلت عليه لعنا امرئك بحرايد وطبة فواريتها -

اسماء بنت عمس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے خود ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور صفیہ بنت عبد المطلب نے بھی ام کلثوم کے حکم کے موافق ان کا گہوارہ بھی بنایا کیا۔

۵۸ طبقات ابن سعد ۸/۳۹ { وَ سَوَّلَ فِي حَضْرَتِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَ أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر میں علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس اور اسماء بن زید اترے اور انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر بن زکریا نسا الدنیا والاخرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں رکھ دی۔

۵۹ الاستیعاب ۴/۴۹ { قال ابن سراج سمعت عبد الله محمد بن سليمان بن جعفر الهاشمي يقول وُلِدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَنَةَ إِحْدَى وَ الثَّانِيَيْنِ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَسَلَّمَ وَ أَنْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

یہاں ابن جعفر ہاشمی فرماتے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو لیس برس کے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت علی بن ابی طالب غزوہ احد کے بعد اُن کا نکاح کیا۔ وَ كَانَ سَنَافَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَ نِصْفًا وَ سَنَافَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَ نِصْفًا -

اور نکاح کے دن حضرت فاطمہ الزہراء سیدنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پندرہ برس اور ساڑھے پانچ ماہ کی تھی اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کی عمر چھ ماہ کی تھی۔

۶۰ الاستیعاب ۵۰/۲ { وَقِيلَ إِنَّ عَلِيًّا رَوَّحَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا -

اور بعض نے کہا ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا چار سو اسی حق جبریل۔

۶۱ طبقات ابن سعد ۸/۴۹ { فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهًا حَدِيْجَةً بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَبَّاسٍ الْعَصْرِيِّ بْنِ قُصَيٍّ وَ لَدَتْهَا وَ قَرَّيْنِ بَنِي الْبَيْتِ

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیجہ بنت خویلد بن عبد بن عباس العصری بن قصی کے گہوارے میں پیدا ہوئی۔

حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی والدہ فاطمہ زہرا کی خدیجہ کی خدیجہ اسد کا بیٹا اسد عبد العزی عبد العزی قصبی کا بیٹا حضرت فاطمہ سیدۃ نساء العالمین کی ولادت اس وقت ہوئی جب قریش بیت اللہ کی تعمیر تھے اور یہ نبوت سے پہلے پانچ برس کا واقعہ ہے۔

۴۳۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۲ { أخبرنا محمد بن الفضل عن يحيى بن عمار عن محمد بن ابراهيم قال كان صلوات الله عليه وسلم ونيابته خمس مائة اثنتي عشرة أوقية ونصفاً.

محدثین ابواب میں روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا حق ہر پانچ صد و عزم تھے ساٹھے بارہ اوقیہ

فضائل حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۴۴۔ الاستیعاب ۲/۵۰ { قال حدثنا يحيى بن سعيد عن سنان بن إفريقية عن عتبة بن يريم عن أبي ثعلبة الحثني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قدر من عَزْوَ أو سَفَر من باب المسجد فصلى فيه ركعتين ثم ياق فاطمة ثم ياق فاطمة

سنان بن إفريقية عن عتبة بن يريم عن أبي ثعلبة الحثني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قدر من عَزْوَ أو سَفَر من باب المسجد فصلى فيه ركعتين ثم ياق فاطمة ثم ياق فاطمة وذكر تمام الحديث۔

ابو اسید خدری سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی سفر سے تشریف لاتے تو ابتدا مسجد سے فرماتے تو اس میں دو رکعت نماز پڑھتے پھر حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اپنے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کے پاس تشریف لاتے اور تمام حدیث کا ذکر کیا۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پر ہوا

الاستیعاب ۲/۴۹ { وقال ابو عبدہ فولدت له الحسن والحسين
وام کلثم وزینب ولعیت زوج علی علیہا

وما انت رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنہما جبعین ۔

۲/۴۱ { وَاسْنَدَ الْحَاثِمِ بْنِ عُبَّاسٍ مَرْقُوعًا كَثُرَتْ الْمَلَائِكَةُ
أَعْلَى أَدَمَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَاطِقَةٍ أَرْبَعًا
مُسْتَبِيبٌ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا ۔

طبقات ابن سعد ۸/۳۸ { اخبرنا محمد بن عبدہ وھو أثبت عندنا
وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةُ السَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا
شَهْرَ رَمَضَانَ سَنَةً إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ
الْحَيَّهَا ۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کی تاریخ سنہ گیارہ
حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر انیس برس کی تھی یا تیس برس کی

طبقات ابن سعد ۸/۴۹ { اخبرنا محمد بن عبدہ حدیثا قیس بن الربیع
عن مجالد عن الشعبي قال صلى عليهما
رضي الله عنهما وعنهما ۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی

حضرت سیدنا العباس بن فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۴۵۔ الاستیعاب ۲/۵۱ { قال حدثنا محمد بن الصباح قال حدثنا

ابن عمر عن اسرائیل عن میسرہ بن حبیب
عن المنہال بن عبدہ وعن عائشہ أم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قَالَتْ مَا دَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ امْتِسَبَهُ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا
بِهَا كَمَا كَانَتْ تَصْنَعُ هِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کلام کرتے ہوئے حضرت فاطمہ الزہراء کے سامنے
نے ادرسی کر نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے کھڑے ہو جانے اور اس کے

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نماز جنازہ پڑھی۔

۶۹۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۹ { اخبونا شباہة بن سواد حدثنا عبد الله بن ابي المساور عن حاد عن ابراهيم بن

صلى الله عليه وسلم قال: "بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم هي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم".

ابو اہیم نے کہا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتوں کی ۶۹ حدیثیں پوری ہوئیں۔

”علی رضا“ مولوی صاحب ہم تو اپنے مذہب کی کتابوں کے قائل ہیں یا تو ان کی بات کو تسلیم کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضور کی بیٹی صرف یہی فاطمہ تھی تم نے ساتھ اور ہی بنا دیں یہ حضور کی کچھک لڑکیاں تھیں سگی و دھنسی یہ تو سنیدوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔

”محمد عمر“ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے یہ آپ کی صاحبزادیاں پیدا ہوئیں کئے والوں نے تو سوتیلی ان کو کہا نہیں تمہارے مسلمہ بارہ اماموں نے سوتیلی صاحبزادیاں فرمایاں نہیں خداوند تعالیٰ نے صرف بنت کو فرمایا نہیں بلکہ بنات جمع کا لفظ فرمایا تاکہ تین سے زائد ثابت ہو جائیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر قرآن کریم میں

۲۲ { قُلْ لَا ذُوَاجِلَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ } اب ۸ { یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے ازواج مطہرات اور

بہنوں اور زمینیں کی عورتوں کو فرمادیں گے۔

اسی دلیل تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین اقسام کی عورتوں کا ذکر فرمایا اول بیٹیوں پر صاحبہ استعمال فرمایا (۱) ازواج (۲) بنات (۳) نساء المؤمنین ان میںوں میں کسی خطاب واحد کا شائبہ ہی نہیں بنت کا لفظ واحد کا کہاں سے لاؤ گے۔

بنات کا لفظ حقیقی بیٹیوں پر استعمال ہوتا ہے سوتیلی بیٹیوں پر نہیں ہوتا۔ بنات کی اضافت اللہ تعالیٰ نے لک خطاب کی طرف فرمائی تاکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ثابت ہو جائے اگر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بچل لڑکیاں ہوتیں تو بنات زوجہ بنتاؤ بناتک میں لک اضافی نہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں ثابت کر دیں۔

اب اس لفظ بنات کی تشریح شیعہ تفسیر سے واضح کرتا ہوں۔

بنت کی تشریح شیعہ تفسیر سے

۲۸ { رَجَعْنَا إِلَيْكَ يَا أُولَادُكَ بَدْرًا وَرَجَعْنَا إِلَيْكَ يَا أُولَادُكَ بَدْرًا } اب ۸ { رَجَعْنَا إِلَيْكَ يَا أُولَادُكَ بَدْرًا }

بنت کی تشریح فرماتے ہیں،

بنت کی تشریح فرماتے ہیں،

بنت ہر اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کی نسب ولادۃ کے ساتھ ہو۔
رجوع کسے منٹ کے ایک درجے سے یا گنتی درجوں سے اس کی نسب تیری طرف
رجوع کسے یا پرتی وہ بھی بیٹی ہے۔

علامہ نوری طبرسی نے جو اہم اصطلاحات شیعہ ہے اس نے فیصلہ کر دیا کہ
جو اپنی عورت سے اپنی نسب پیدا ہو وہی بیٹی کہلاتی ہے جس بیٹی کی نسب
کی طرف نہ ہو وہ اس آدمی کی بیٹی نہیں کہلا سکتی۔

قرآنی فیصلہ بنت کے متعلق

۴۔ اور جو شخص بنات سے سوتیلی بیٹی مراد لیتا ہے وہ بیچارہ علم عربی سے ناواقف
کیونکہ عربی زبان میں سوتیلی بیٹی یعنی بیوی کی پھیلی رشتہ کی کوہرعبیہ کہا جاتا ہے
کا لفظ اس پر دوسرے خاندان کے لئے استعمال ہوتا ہے نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں
النساء ۴۴ { وَرَبَّاءُكُمْ الَّتِي فِي مَجُورِكُمْ مِنْ نِسَاءِ كُفَرٍ }
ایہی۔

جن عورتوں سے تم نے دخول کیا ان کی گودیوں میں جو تمہاری سوتیلی بیٹیاں
اور بیچارے منکر بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علم عربی سے ایسے کو سے ہیں ان کا
علم بھی نہیں کہ بنات کا لفظ سوتیلی بیٹی پر استعمال نہیں ہوتا اگر کوئی قرآنی اصطلاح
کے لفظ کو سوتیلی بیٹی میں شامل دکھا دے تو اس کو مینغات پانچ روپے نقد انعام دے

بنت کی تشریح فرماتے ہیں،
(وَرَبَّاءُكُمْ الَّتِي فِي مَجُورِكُمْ)
۲۲۵ { اور گھڑیں تمہاری جو کہ بیچ گدیوں تمہارے کی
ان کی پرورش کئے ہو اور بایں جمع ربیبہ کی ہے اور ربیبہ اس کو اس
کہتے ہیں کہ اس کی ماں کا دوسرا شوہر اس کی پرورش کرتا ہے یعنی تمہاری
ان کی بیٹیاں جو کہ دو سر شوہروں سے ہیں۔

شیعہ عادیث میں اربعہ بنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی بنی اربعہ میں سے

۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری ماں کی کوئی ہم پر فضیلت تھی اور کوئی نقصیت
 ہم پر تھی ہمارے بعض کی مثل تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان
 کو مٹا تو جب حضرت فاطمہؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا
 کیا تو اپنے فرمایا ہے بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کس نے رلایا فرمایا اس
 ہی والدہ کا ذکر کیا تو اس کی حقیقت کی تریں رو پڑی تری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے آگیا پھر فرمایا چھوڑے حمیرا ضرور اللہ تعالیٰ نے اچھی اولاد میں برکت مائی
 بیشک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے طاہرین کا نام عبد اللہ ہے اور
 علی ہے اور میری پشت سے فاطمہ بنتا اور فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم اور زینب کو اور
 ان کے والدین سے ہے جس کے رحم کو اللہ تعالیٰ نے بانجھ بنایا تو نے کچھ جانا نہیں
 کیوں بھی اب توشیحہ مذہب کی مستند کتاب ہے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی
 منہ مبارک سے آپ کی چار بیٹیاں حقیقی منسی ثابت ہو گئیں اور جو چاروں کا منکر ہے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا منکر ہے۔

سائل: مولوی صاحب یہ حدیث منقطع ہے اس لئے حجت نہیں ہے۔
 مولانا: یہ ہمارے مذہب کی بات نہ تھے ہر مذہب تبعہ کی حدیث ہے اس لئے
 حدیث شیعہ و کبیرہ حدیث تمہارے نزدیک منقطع نہیں ہے سنی حدیث بھی
 حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت شدہ ہے اور آپ کی
 ہادی اصول حدیث سنی ہے۔

قانون

حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کا فرمان ہے

اصول کافی ۲۹ { علی بن محمد عن سہیل بن زیاد عن احمد بن محمد عن
عبد العزیز عن هشام بن سالم وحماد بن عثمان
وغیرہ قالوا سمعنا ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیثی
ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث
الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المؤمنین وحدیث
امیر المؤمنین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وحدیث رسول
اللہ قول اللہ عز وجل -

حماد بن عثمان وغیرہ نے کہا کہ ہم نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے
فرمائے تھے میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی حدیث ہے اور
میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی میرے دادا حضرت علی زین العابدین
کی ہے اور حدیث زین العابدین حدیث حضرت حسین کی ہے اور حدیث حضرت
حسین کی حدیث حضرت حسن کی ہے اور حدیث حضرت حسن کی حدیث امیر المؤمنین
حضرت علی المرتضیٰ کی ہے اور حدیث امیر المؤمنین کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ کی ہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان خداوندی ہے
کیوں جی! جعفری صاحب تم تو یاہر جعفری ہونے کا دعوے رکھتے ہو اور

جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری حدیث اللہ کا فرمان ہے۔

شیعہ دوستو! حضرت کا لغو لگا کر ایمان درست کر لو اگر جعفری بننا ہے تو
اسی اصول شیعہ کی اور وضاحت تمہاری ہی شرح سے عرض کر دیتا ہوں سن لیجئے
مفسر اجواب -

الصافی شرح اصول کافی ۱ { مراد ایت کہ حدیث مراد ازہم کہ اعم کہ خواہی
الصلی نقل معینا کی کر دو احتیاج بذکر واسطہ
اسکے ہر حدیث کا محض نقل است و خود رائی در اس نیست -

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح تمہارے ملا خلیل شیعہ فرماتے ہیں
امام جعفر صادق فرمایا کہ میری حدیث جہاں سے چاہو نقل کر لو واسطے کے ذکر کی
حکایت نہیں ہے کیونکہ حدیث ہماری محض نقل ہی ہے اور اس میں خود رائی نہیں ہے
جعفری باکسش گر خدا خواہی

ورنہ درحسہ طریق گمراہی

کیوں جناب - اب تو حضرت جعفر صادق کی حدیث بلا واسطہ کو بھی واسطے
مذہب نہیں کر سکتے کیونکہ پھر تم جعفری نہیں رہو گے بلکہ اعتراض واسطہ کرنے سے
خدا کی کہلاؤ گے شیعہ نہیں کہلا سکتے -

مفسر اجواب یہ ہے کہ شیعہ مذہب میں بارہ ائمہ معصومین ہیں۔ اس لئے ان
مذہب کی تمہارے مذہب میں ممکن ہی نہیں اس لئے جو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اہل بیت سے بلا واسطہ بھی ہوگی وہ حدیث متصل کا درجہ رکھے گی ورنہ ائمہ معصومین
کی طرف سے اس کی ضرورت نہیں آتا ہے۔

بولوا لعمرو جیدری یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
جو فرمان الہی کا درجہ رکھتا ہے جعفر کی زبانی چار بیٹیاں پڑھ کر سن کر آپ کی چار
صاحبزادیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ایمان لاکر مومن بن جاؤ ورنہ ہاتھی
دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور مجھے جاؤ گے۔ وَذَكِّرُوا نَارَ
الذِّكْرِ مَا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ امام محمد باقر علیہما السلام کا عقیدہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق

(۲) اقرب الاسماء قال وحديثي مستعدة بن صدقة قال

حدثني جعفر بن محمد (ع) عن ابيه (ع)

قال وولد رسول الله (ص) من خديجة

القاسم والطاهر واهل كلثوم ورقية

فاطمة وزينب فزوج علي (ع) من فاطمة (ع) و تزوج ابوالم

بن ربيعة وهو من بني امية زينبا و تزوج عثمان بن عفان

اقر كلثوم و لم ير يدخل بها حتى هلكت و تزوج رسول الله (ص)

مكناهما رقية۔

حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سے روایت فرماتے ہیں محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پیدا ہوئی۔ تم ستم اور طاہر رضی اللہ تعالیٰ
عہا اور ام کلثوم اور رقیہ اور فاطمہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہن پھر نکاح کیا علی
بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نکاح کیا ابوالمصن بن ربيعة نے جو بنی امیہ
کی اہم سے تھا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دخول نہیں کیا تو وہ فوت
ہو گئیں اور نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے ام کلثوم کی جگہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

کیوں بھی جعفری ہونے کا دعویٰ کرنے والا اگر صحیح جعفری ہو تو معتبر کتاب حدیث
میں فقہار سے مذہب کی اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کا صحیح فیصلہ فرما دیا اور آپ کے والد ماجد
محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فیصلہ سنا دیا۔

ثابت ہوا کہ جعفری اور باقری حقیقتہً وہ ہیں جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی چاروں صاحبزادیوں کو تسلیم کرنے میں منکرین بنات حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم جعفری ہیں نہ باقری۔

ورنہ در ہر طریقی گمراہی

۲۔ وعنه عن حماد بن عيسى قال سمعت ربا عبد الله عليه السلام
يقول ما زوج رسول الله (ص) بشي من بناته ولا تزوج امرأة
من بني امية على اقل من عشرة اوقية وينش۔

حماد بن عيسى فرماتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

منہا پ فرماتے تھے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بیٹی کا اور اپنی کسی بیٹے کا نکاح نہیں کیا مگر دوسرا موقع سے کم پر نکاح کیا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ایک بیٹی نہ نفی بلکہ کئی تحقیق جس کی تشریح آپ نے دوسری حدیث میں فرمائی ہے۔

حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ بنات حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق

ہم رخصال لابن بابویہ } حدیث ابی و محمد بن الحسن رضی اللہ عنہ
الجلد ۱۱، ۳۰ } قالہ ثنا سعد بن عبد اللہ عن احمد
ابی عبد اللہ السمرانی عن ابیہ عن

ابی بصیر عن علی بن حسنہ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ من خدیجۃ الفاسم والطاہر وهو عبد اللہ وامہ رقیۃ وزینب وفاطمۃ و تزوج علی ابن ابی طالب فاطمۃ علیہ السلام و تزوج ابوالعاص بن الزبیر وهو رجل من بنی امیہ زینب و تزوج عثمان بن عفان ام کلثوم فمات و کمرید خلیفہ فلما ساروا الی بدر و وجہ رسول اللہ رقیۃ۔

ابو بصیر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حقیقی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی قاسم اور ام ان کا نام عبد اللہ تھا۔ ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ نکاح کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نکاح کیا ابوالعاص بن زبیر نے اور وہ بنی امیہ سے تھی۔ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے۔ پھر وہ فوت ہو گئیں اور اس کے بعد حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چلے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نسب ابیہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
نسب زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھنا

کتاب تبصیر } علی بن الحسین عن عبد الرحمن بن ابی
الحسن عن محمد بن یزید بن خلیفہ قال کنت عند ابی عبد اللہ
سلام فسالہ رجل من العجمیین فقال یا عبد اللہ انی اصاب
الحارۃ قال فقال ابوعبید اللہ علیہ السلام اراک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کان فیما ہذا ذکر المخیبرۃ بن ابی العاص
حدثنا طویلاً وان زینب بنت المہدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وراک فاطمۃ علیہا السلام خرجت فی نسائہا فاحصن
انفسہا۔

یزید بن غلبہ نے کہا کہ میں حضرت جعفر صادق کے پاس تھا تو ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا کہ یا ابا عبد اللہ کیا عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں کہا راوی نے جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغیرہ بن ابی نفیرہ کے خون ضائع ہونے کی بات فرما رہے تھے اور آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی بلا شک زینب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی اور یقینی ہے کہ حضرت عائشہ علیہا السلام اپنی عورتوں میں تھکے تو آپ نے اپنی عیشر حضرت زینب پر نماز جنازہ پڑھائی

۴۔ اصول کافی

کتاب الحجۃ

طبع نزد کشوری

۲۷۸

طبع ایران ۱۱۶

وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَالْمَشِيُّ نَحْوَ ثَلَاثِينَ كَوْمًا خَدِيجَةُ وَهِيَ ابْنُ بَضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعُثَةِ آفَاسِمَ وَرُقِيَّةُ وَذُرِّيَّتُهَا أُمُّ كَلْبُومٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمُبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالْمَعْمُورُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَرَوَى الْإِسْنَاءُ أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ لَهُ بَعْدَ الْمُبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ وَإِنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَلِدَ قَبْلَ مَبْعُثَةِ

اور عبد المطلب فوت ہوئے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً ۲۲ برس کے تھے اور آپ نے حضرت خدیجہ کے ساتھ نکاح کیا اس وقت تقریباً ۲۲ یا ۲۳ برس کے تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انظار نبوت پہلے حضرت خدیجہ اکبریؓ سے قاسم اور ہدیہ زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور انظار نبوت کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے

۵۔ کتاب الامالی

للشیخ الطوسی ۲۷۷

رقیۃ عثمان لسنۃ عشر دیومار

حدیث کیا گیا ہے کہ تحقیق امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت فاطمہؓ کے قریب آپ نے عثمانؓ کے وصال کے دس دن بعد گئے

الْبَزِيبُ الْأَحْكَامُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُقِيَّةَ يَدُنِ نَبِيِّكَ وَالْعَنُ مَنْ أَذَى نَبِيِّكَ فِيهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أُمِّ كَلْبُومٍ يَدُنِ نَبِيِّكَ وَالْعَنُ عَلَى مَنْ أَذَى نَبِيِّكَ فِيهَا

۱۔ اللہ صلوٰۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر اور لعنت بھیج اس شخص کو جس نے تیرے لیے اس کے متعلق تکلیف دی اے اللہ صلوٰۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم پر اور لعنت بھیج اس شخص پر جس نے ام کلثوم کے متعلق تیرے نبی کو تکلیف دی

۲۔ من البحضرۃ الفقیہ

روای محمد بن احمد الاستعری عن

السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب

ابن مسلم ذکرنا عن ابیہ اَنَّ اَمَامَنَا يَدُنِ النَّبِيِّ دُفِنَ فِيهَا زَيْنَبُ يَدُنِ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفن تھا حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے دفن کیا اور فاطمہ علیہا السلام نے خلف علیہا علی علیہ السلام نے

المعیرۃ بن نوفل

بے شک امام بنت عاص اور حسن کی والدہ زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی صاحبزادی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نکاح میں تھیں حضرت فاطمہؓ کے

وفا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے امام بنت عاص سے نکاح کیا

۳۔ یوں جی شیعہ صاحب آپ کے مذہب کی مستند سنن اربعہ کی حدیث سے ثابت

۴۔ امام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو اسی بیٹیوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قہاری عقل نے صحیح کر دیا وہ صحیح اور جو قہاری عقل غلط کر دے وہ غلط
نظر اسارین کو بھی غلط دے دو تو تم کبھی غلط راستے پر نہ جاؤ پہلے
تک اپنے دعویٰ نبوت کا اظہار یا اعلان نہیں فرمایا تب تک کوئی
مکلف نہیں ہو سکتا پہلے جب اپنے دعویٰ نبوت کا اعلان نہیں فرمایا
کفر کیسے لگا سکتے ہو اور جب فتویٰ کفر نہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
قریش خاندان میں نہ کرتے تو اور کہاں کہنے جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
اعلان نبوت فرمایا۔ تو مکلف ہوتا ہے۔

ابن شہر آشوب ۱۱۵ { خرب ابو العاص بن ربیع زوج بنت النبی
فی البصار و شمل بزل الهروی الحسین بن
اخبار رقم ۸۵ } بنات رسول اللہ فقال اربع

جلد عاشق بکار میں یہ قول نکھا ہے کہ بزل ہروی نے حسین بن علی
و خیر ان رسول خدا گفتی پیدا ہوئیں جواب دیا کہ چار بنات مصطفیٰ تھیں
افضل فقال فاطمة قال و لکم صارت افضل الخ

در بیان احوال اولاد امجاد آنحضرت است

۱۱ احیاء القلوب ۲ { در قرب الانشا و معتبر از حضرت

متولد شد و ظاہر قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و زینب فاطمہ آنحضرت
تزوج نمود و تزویج کرد با ابو العاص ابن ربیع کہ از بنی امیہ بود زینب

۱۱ کلثوم را پیش از آنکہ بخانہ آن برادر رحمت الہی واصل شد و بعد از حضرت زینب را
اور تزویج نمود

۱۲ احیاء القلوب ۲ { و ابن بابویہ بلند معتبر آنحضرت روایت کردہ است کہ از برائے
حضرت رسول متولد شد از خدیجہ قاسم و ظاہر و نام ظاہر
عبد اللہ بود و ام کلثوم و زینب و فاطمہ و حضرت امیر المؤمنین فاطمہ را تزویج نمود
تزوج نمود زینب را ابو العاص بن ربیع و او مرے بود از بنی امیہ و عثمان بن عفان
ام کلثوم را تزویج نمود پیش از آنکہ بخانہ او برادر رحمت الہی واصل شد پس چون جنگ
بد رفتند حضرت رسول زینب را با تزویج نمود و مشہور است کہ دختر آنحضرت چہار برادر
و بہد از حضرت خدیجہ بود و آمدند اول زینب و حضرت پیش از بعثت و عہد شد کہ دختر
بکافران و اذن اورا یا لی العاص بن ربیع تزویج نمود و امامہ دختر ابی العاص از دو برادر
آمد و حضرت امیر المؤمنین بعد از حضرت فاطمہ بمقتضائے معیت آنحضرت امامہ را نکاح
خود و آورد و بعد از شہادت آنحضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب اورا بجالہ
خود و آورد و ابن بابویہ بلند معتبر روایت کردہ است کہ امامہ بنت ابو العاص کہ دختر
زینب بود بعد از وفات حضرت فاطمہ حضرت امیر المؤمنین اورا تزویج نمود۔

۱۳ احیاء القلوب ۲ { زینب مدینہ در سال ہفتم ہجرت و بروایتے در سال

پہم ابو لہب تزویج نمود و کہ پیش از دخول اورا طلاق گفت و در مدینہ عثمان اورا
تزوج نمود و عبد اللہ از دو برادر آمد و در کودکی مرد و زینب و مدینہ ہجرت از مدینہ واصل
شد و جنگی کہ جنگ بدر و دور

ملّا باقر مجلسی صاحب حیات القلوب جلد دوسری صفحہ ۱۷۱ سواٹھا ہے کہ
ہیں کہ قرب الانام میں مغیرہ کے ساتھ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جو اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئی وہ یہ ہیں طاہرہ قاسمہ وفاطہ دام کلثوم ورقیہ وزینب اور
فاطمہ کا حضرت امیر المومنین سے نکاح کیا اور زینب کا ابو العاص بن ربیعہ جرجنی سے
نکاح کیا اور ام کلثوم کا عثمان بن عفان کے ساتھ نکاح کیا اس کے گھر جانے
پہلے اس کا وصال ہو گیا اور بعد اس کے عثمان بن عفان کے ساتھ رقیہ کا نکاح کیا
ابن بابویہ نے معتبرند کے ساتھ روایت کی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قاسم اور طاہرہ اور طاہرہ کا نام عبد اللہ تھا
ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین
کیا اور زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیعہ سے کیا اور ابو العاص بن ربیعہ سے تھا
عثمان بن عفان سے ام کلثوم کا نکاح کیا عثمان کے گھر جانے سے پہلے ہی اس کا
ہو گیا جنگ بدر کو جب باہر گئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان سے
کا نکاح کر دیا مشہور یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں اور تمام
ہی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئیں پہلی زینب حضرت نے قبل از بعثت اور کفار کو لڑائی
حرام ہونے سے قبل آپ نے ابو العاص بن ربیعہ سے نکاح کر دیا اور ابو العاص سے زینب
کی ایک لڑکی امام پیدا ہوئی اور حضرت امیر المومنین نے بمقتضائے وصیت حضرت
فاطمہ حضرت فاطمہ کے وصال کے بعد امام کو اپنے نکاح میں لے آئے اور امیر المومنین
علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام کو مغیرہ بن نوفل بن عبد المطلب اپنے نکاح میں لایا

ابن بابویہ نے معتبرند کے ساتھ روایت کی ہے کہ امام بنت ابو العاص جو زینب
رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ کے وفات کے بعد حضرت امیر المومنین نے اس سے نکاح کیا۔
حیات القلوب ۲ زینب کا مدینہ میں عشتہ یا شہہ میں وصال ہوا رقیہ
۱۹ اس کا نکاح ابو لبہ کے لڑکے کے ساتھ کئے میں ہوا
اور قبل از وصال اس کو اس نے طلاق دے دی مدینہ میں عثمان نے اس سے
نکاح کر لیا اور اس سے عبد اللہ پیدا ہوا اونچکین میں ہی فوت ہو گیا اور رقیہ مدینہ میں
بدر کے موقع پر فوت ہو گئی۔

دسوم ام کلثوم واورانیز عثمان بعد از رقیہ تزویج نمود۔

۱۳ حیات القلوب ۲ اول زینب کے آنحضرت تزویج نمود خدیجہ و حضرت علیہ
۲۸ بود۔ و چہار و خنز از برائے حضرت آور و زینب
۱۵ زینب دام کلثوم وفاطہ۔

۱۵ رتخلفہ العوام ۱۱۳ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْقَاسِمِ وَالْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ
ابْنِي بَيْتِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رُقَيْتِ بَيْتِكَ
بَيْتِكَ اَلْعَنُ مَنْ اَذَى بَيْتِكَ فِيْهَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَمِّ كَلْثُوْمٍ بَيْتِكَ
بَيْتِكَ اَلْعَنُ مَنْ اَذَى بَيْتِكَ فِيْهَا۔

۱۹ ر حیات القلوب ۲ ام کلثوم کا نکاح حضرت امیر المومنین سے ہوا
۲ پس یازدہ مرد و چہار زن خنیزہ از اہل مکہ کے تختہ و بجا
۳۳ حیات القلوب ۳۳۰ جلد شہد و از جملہ انہا عثمان بود و رقیہ و خنیزہ
حضرت رسول کریم اور بود۔

۱۸۔ تاریخ التواریخ ۲/۴۳۴ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف نسب ابوہریرہ رسول خدا سے در عبد مناف پر پڑنے شذو کینیت ابو عبد اللہ بوجہ پسر سے کہ ازرقیہ و خضر رسول خدا داشت نامش عبد اللہ بود۔

۱۹۔ منتهی الامال موکلفہ شیخ عباس قمی وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ وزینب و نزدیک نمود فاطمہ را بکفتر امیر المؤمنین علیہ السلام وزینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود دام کلثوم را عثمان بن عفان و پیش از آنکہ سجادہ عثمان برود و رحمت الہی و اصل شد و بعد از حضرت رقیہ را با نزدیک نمود پس از برائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مدینہ ابراہیم متولد شد از ماریہ قبطیہ کہ بہدیر فرستادہ بود از برائے آنحضرت اورا پادشاہ اسکندریہ با شتر اشجی و بعضی از صدایائے دیگرہ فحیر گوید کہ پنچ مشہور است و مورخین نوشتہ اند نزدیک ام کلثوم عثمان بعد از وفات رقیہ است ورقیہ در سال دوم ہجری در جنگ بدر بود وفات کرد و شیخ طبری و ابن شہر آشوب روایت کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت از غیر خدیجہ ہم رسید مگر ابراہیم کہ از ماریہ بوجود آمد۔

تقریب الاماں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اولاد حضرت سے پیدا ہوئی ظاہر وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ و زینب اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المؤمنین سے ہوا اور زینب کا ابو العاص بن ربیع سے نکاح ہوا جو خاندان بنی امیہ سے تھا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے ہوا

تقریب الاماں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اولاد حضرت سے پیدا ہوئی ظاہر وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ و زینب اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المؤمنین سے ہوا اور زینب کا ابو العاص بن ربیع سے نکاح ہوا جو خاندان بنی امیہ سے تھا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے ہوا

۱۸۔ تاریخ التواریخ ۲/۴۳۴ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف نسب ابوہریرہ رسول خدا سے در عبد مناف پر پڑنے شذو کینیت ابو عبد اللہ بوجہ پسر سے کہ ازرقیہ و خضر رسول خدا داشت نامش عبد اللہ بود۔

۱۹۔ منتهی الامال موکلفہ شیخ عباس قمی وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ وزینب و نزدیک نمود فاطمہ را بکفتر امیر المؤمنین علیہ السلام وزینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود دام کلثوم را عثمان بن عفان و پیش از آنکہ سجادہ عثمان برود و رحمت الہی و اصل شد و بعد از حضرت رقیہ را با نزدیک نمود پس از برائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مدینہ ابراہیم متولد شد از ماریہ قبطیہ کہ بہدیر فرستادہ بود از برائے آنحضرت اورا پادشاہ اسکندریہ با شتر اشجی و بعضی از صدایائے دیگرہ فحیر گوید کہ پنچ مشہور است و مورخین نوشتہ اند نزدیک ام کلثوم عثمان بعد از وفات رقیہ است ورقیہ در سال دوم ہجری در جنگ بدر بود وفات کرد و شیخ طبری و ابن شہر آشوب روایت کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت از غیر خدیجہ ہم رسید مگر ابراہیم کہ از ماریہ بوجود آمد۔

داصل شد منہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص کے ساتھ انہما پہلے اور کافروں کے لئے مومنہ دختر کے ساتھ نکاح حرام ہونے سے پہلے ہوا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وصال کے بعد مقتضایہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے نکاح کیا اور بقول ہے کہ ابوالعاص جنگ بدر میں قیدی ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہرجان کو ان کے لئے دیا تھا ابوالعاص کے فدیہ کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کیا جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پاک ہار پر پڑی حضرت خدیجہؓ کو یاد اور رو پڑے اور اصحاب سے مطالبہ کیا کہ ابوالعاص کا فدیہ معاف کرو اور ابوالعاص کو بغیر فدیہ کے بری کرو و صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے بیٹھ کر جب مکے واپس جائے تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دے ابوالعاص نے شکر ادا کرتے ہوئے حضرت زینب کو بھیج دیا بعد ازاں غزوہ مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گیا حضرت

کا مدینہ طیبہ میں شہرہ پاشہ وصال ہو گیا۔

شیخ عباس قمی مصنف منہجی الامان بتسم خود

اہل سنت و جماعت اور شیعہ مذہب کی کتب احادیث صحیحہ و تفاسیر و تواتر یک ثابت ہو چکا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں کسی کو انہما نہیں اور اگر کوئی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمہ چار حقیقی صاحبزادیوں کا شک

یک صدر و پیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایک حدیث ایسی دکھائے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان علیہم اجمعین آپ کی ربائب تھیں کیونکہ عربی میں پھیلا لڑکی کو اربیبہ کہا جاتا ہے اور ربیبہ کی جمع ربائب تمام ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ یہ تینوں آپ کی ربائب تھیں یا قرآن کریم سے جیسا کہ فقیر نے بنائیک کا خطاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کر کے حقیقی بنات کا دکھایا ہے و ربائبہ ان آں ہے دکھا دو تو بھی یک صدر و پیہ نقد انعام کو ورنہ مخالفین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دشمنان اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواریاں اور اسلحہ کے اسماء

مشترک ۲/۴۰۸ { حدیث شاہ احمد بن یحییٰ المفسری بالکوفہ شاعبد اللہ بن غنم ثنا ابراہیم بن اسحق الجعفی ثنا جان بن علی بن ادریس الاودعی عن المحکم بن یحییٰ بن الجزار عن علی قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یقال لہ المُرْتَجَزُ وَ نَاقَتُهُ الْقُصْوٰی وَ بَعْلَتُهُ دُلْدُلٌ وَ حِمَارُهُ عَفِیرٌ وَ دَرَعَةُ الْقُصْوٰی

وَسَيُفْعَلُ ذُو الْفَقَارِ -

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام مَرْجَز تھا اور اپنی اونٹنی کا نام قُصْوٰی اور آپ کی غجر کا نام حُلْدَل تھا اور آپ کے گدھے کا نام عَفِیْر تھا اور آپ کی ذرع کا نام فُصْل تھا اور آپ کی تنوار کا نام ذُو الْفَقَار تھا۔

پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کا ذکر پاک آپ کے ازواج مطہرات کا ذکر خیر بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد پاک کا ذکر مختصر عرض کیا گیا اور پھر مختصراً مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاقبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات عرض کئے گئے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حج عمرہ اور جن احباب نے شریعت فرمائی ان کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ وَفَدَتْ جَرَّتْ عَادَةُ الْحَدَثَيْنِ وَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ اصْطَلَحُوا
۳۸۰ غَالِبٌ أَنْ يَسْتَوْا كُلَّ عَشْرَيْنِ حَضَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ الْكَرْبِيَّةِ عَزُورَةً وَمَا لَمْ يَحْضُرْهُ بَلَدٌ أُرْسِلَ لِعَنْتَا
عَلَيْهِ إِلَى الْعَدُوِّ سَرِيَّةً وَ لَعْنَتَا

میں اور مورخین کی عادت ہے اور ان کی اکثر اصطلاح ہے کہ جس فوجی لشکر میں اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما ہوں اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں آپ نہ جاتے جاتے بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے بعض اصحاب کو بھیج دیں اس کو سریہ اور

۱۔ وَكَانَ عَلَى مَعَاذِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي خَرَجَ فِيهَا
۳۸۰ بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَعَشْرِينَ وَكَانَتْ سَرَايَاهُ الَّتِي لَعْنَتْ
عَلَيْهَا ذَا الرُّبْعَيْنِ سَرِيَّةً -

میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس میں اور جن کے اپنے اصحاب کو بھیجا وہ سینا میں ہیں جن کا نام سریہ رکھا گیا۔

۲۔ وَكَانَ عَدُوُّ مَعَاذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي
۳۸۰ عَدَا بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَعَشْرِينَ عَزُورَةً وَكَانَتْ سَرَايَاهُ
مَعَاذِ ذَا الرُّبْعَيْنِ سَرِيَّةً وَكَانَ مَا قَاتَلَ فِيهِ مِنَ الْمَعَاذِ ثَمَعٍ
بَدَا الْقِتَالِ وَاحِدًا وَالرُّبْعِ وَالْخَنْدَقِ وَتَرْقِيطَةِ وَخَيْبَرٍ وَفَتْحِ

وَحَيْنٌ وَالطَّائِفُ فَمَا اجْتَمَعَ لَنَا عَلَيْهِ -

جن غزوات میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے تائیں نئے اور قدامت کے لحاظ سے یہ سب غزوات ہیں۔

نام خداوند تعالی
 ایچ قند و صواب کرم جھنڈا جکوعطایا بالامقابل فتح
 صلی اللہ علیہ وسلم
 اعزۃ الوجود سرفراز خود فی المعاجیز راز ابجی چاروں خلفا حمزہ
 مقام الابرار پس فیہم النضاری سفید جھنڈا مرجعہ علی الطلب بالامقابل
 نام مہاجرین

کثیفیت

تختی و پاشی
لنگر کے حصے
کرسی پر کرنا

باقی

ثلاثۃ الاف بعید
ثلاثۃ الات وصل
تین ہزار ماروت

بچہ کا تختہ

عبداللہ
تین ہزار ماروت

سورکھا ہوا

تختہ ثلاثۃ الویتہ
قد تم ولولہ الامس لایب
بعضیت مدد فم و لولہ الخراج الی

بھٹا

الحباب بن منذر قیال الی
سعد بن عبادہ و رقم لولہ

بوس صہابہ

سبعۃ

قاری فرزدہ

قاری فرزدہ

قاری فرزدہ

قاری فرزدہ

کسی کر چھوڑا

جس کو ملے

بھٹا

المطہرین الی علی بن ابی طالب

جہالت صہابہ

قاری فرزدہ

قاری فرزدہ

ابن ام کلثوم

علی بن ابی طالب

قاری فرزدہ

قاری فرزدہ

عقد و بوند قیاد و استعداد وصولہ جہالت بن
طیقت بن ابی طلحہ و قیاد و استعداد وصولہ جہالت بن
شرس و کان معہ ہر لنگ و خسمائتہ بعید
و کان عباد بن بشر علی حدیث قیاد وصول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع غیرہ من الانصار
بشر رسولہ کل لسلطہ

در زنجی

امر اللہ اکبر
عشرۃ الات
دک ہزار

عبداللہ
بن
ام کلثوم
و جہالت ہوا
المطہرین لایب
بن حاکم

جہالت ہوا
بن حاکم

قاری فرزدہ
قاری فرزدہ
قاری فرزدہ

و کان عباد بن بشر علی حدیث قیاد وصول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع غیرہ من الانصار
بشر رسولہ کل لسلطہ
و کان عباد بن بشر علی حدیث قیاد وصول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع غیرہ من الانصار
بشر رسولہ کل لسلطہ

در زنجی

امر اللہ اکبر
عشرۃ الات
دک ہزار

عبداللہ
بن
ام کلثوم
و جہالت ہوا
المطہرین لایب
بن حاکم

جہالت ہوا
بن حاکم

قاری فرزدہ
قاری فرزدہ
قاری فرزدہ

۱) تفصیل غزوہ ابواء

طَبَقَاتُ ابْنِ سَعْدٍ ۲
غَزْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّلَى فِي صَفَرٍ عَلَى رَأْسِ إِثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مَهَا جَرِيهِ وَحَلَّ لِنَوَاحِ حَضْرَةِ بَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ يَوْمُ الْبَيْضِ وَاسْتَخْلَفَ الْمَدِينَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَخَرَجَ مِنَ الْمَهَاجِرِينَ لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا حَتَّى بَلَغَ الْأَبْوَاءَ يَعْتَرِضُ قُرَيْشٌ فَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا وَهِيَ دُونَ وَكَلَاهُمَا قَدْ دَنَوْا بَيْنَهُمَا سِتَّةَ أَمْيَالٍ وَهِيَ أَوَّلُ عَمَارٍ غَزَاهَا بِنَفْسِهِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ ابواء صفر ۱۱ھ میں ہوا اور آپ جھنڈا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کا جھنڈا تھا اور مدینہ طیبہ میں آپ نے سعد بن عبادہ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور تمام فوجی مہاجرین ان میں انصاری ایک بھی نہ تھا حتیٰ کہ ابواء کے مقام پر پہنچے قریش کے جاسوس ان کی تدبیر میں ہے ان کی خفیہ سازش نہ پکڑی گئی اور اس کو غزوہ وڈان کہتے ہیں اور وڈان اور ابواء کے درمیان چھ میلوں کا فاصلہ ہے اور یہ پہلا غزوہ ہے جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے۔

۲) تفصیل غزوہ بواط

طَبَقَاتُ ابْنِ سَعْدٍ ۳
ثُمَّ غَزْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْأُولَى عَلَى رَأْسِ ثَلَاثَةِ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مَهَا جَرِيهِ
ابْنِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَخَرَجَ مِنَ الْمَهَاجِرِينَ لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا حَتَّى بَلَغَ الْأَبْوَاءَ يَعْتَرِضُ قُرَيْشٌ فَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا وَهِيَ دُونَ وَكَلَاهُمَا قَدْ دَنَوْا بَيْنَهُمَا سِتَّةَ أَمْيَالٍ وَهِيَ أَوَّلُ عَمَارٍ غَزَاهَا بِنَفْسِهِ -

ابن سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ میں تھا اور مدینہ طیبہ میں آپ نے سعد بن عبادہ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور وہ سوا صاحب آپ کے ساتھ تھے ان جاسوس انہوں کی پڑتال میں تشریف لے گئے ان میں امیہ بن خلف بھی تھا اور کفار کے سوا آدمی پیدل تھے اور وہ ہزار پانچ سو اونٹ اسوار تھے تو بواط کے مقام پر پہنچے قریش کے جاسوس ان کی تدبیر میں ہے ان کی خفیہ سازش نہ پکڑی گئی اور اس کو غزوہ وڈان کہتے ہیں اور وڈان اور ابواء کے درمیان چھ میلوں کا فاصلہ ہے اور یہ پہلا غزوہ ہے جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے۔

۳) تفصیل غزوہ طلب کرز بن جابر الفہری

طَبَقَاتُ ابْنِ سَعْدٍ ۴
ثُمَّ غَزْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدِ كَرْزِ بْنِ جَابِرٍ الْفَهْرِيِّ فِي شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ

حضرت جہاد بن ابی العری میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذی العشر فرمایا
 آپ کا بھٹا حمزہ بن عبد المطلب نے اٹھایا اور جھنڈا سفید تھا اور اپنے مدینہ طیبہ
 کے لیے چھپے اہل ستم کو خلیفہ مقرر فرمایا اور تقریباً پڑھ سو بار دوسو غازی جنگ کے لئے
 گئے اور کسی کو زبردستی نہیں بلایا گیا تیس اونٹ تھے جو ان کا تعاقب
 کرتے تھے کفار قریش کے اونٹ شہم کی طرف جا سوسی کہ جاسیے تھے تو ذی العشر
 ان کا تعاقب کیا گیا اور اسی جنگ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام
 اب رکھا گیا جب حضرت علی المرتضیٰ بو غار میں ننگے بدن سو رہے تھے تو آپ
 فرمایا اٹھ ابتراب ۔

عَنْ رَأْسِ ثَلَاثَةِ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مَهَا جِرَةٍ وَحَمَلَ لِيَا أَعْلَى بْنِ أَبِي
 وَكَانَ لِيَا أَعْلَى أَبْيَضُ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
 كُزَيْبُ بْنُ جَابِرٍ قَدْ اغَارَ عَلَى سَرَجِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَأْذَنَهُ وَقَاتَلَهُ
 جَابِرٌ فَجَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ
 بَرِيحَ الْأَوَّلِ فِي يَوْمٍ أَوَّلِ نَحْوِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا فِي بَنِي طَالِبٍ فَاتَّقَى فِيهَا
 تَحَا وَأُورِثَ عَارِثَةُ كَوَّابُ مَدِينَةٍ فِي خَيْبَةِ جَهَنَّمَ كُتِبَ

۴۔ تفصیل غزوہ ذی العشر

طبقات ابن سعد ۱۰
 ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِثْنَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنَ الْمَهَا جِرَةِ حَمَلَ لِيَا أَعْلَى حَارِثَةَ بْنِ عَبْدِ
 وَكَانَ لِيَا أَعْلَى أَبْيَضُ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْأَسَدِ
 الْخَزْرَجِيُّ وَخَرَجَ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً وَيُقَالُ فِي مَائَتَيْنِ مِنَ الْمَهَا جِرَةِ
 مِنْ أَشَدِّ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدًا عَلَى الْخُرُوجِ وَخَرَجُوا عَلَى ثَلَاثِينَ يَوْمًا
 لِيَعْتَقِبُوا نَهَا خَرَجَ لِيَعْرِضَ لِعَبْرِ قُرَيْشٍ حِينَ ابْدَأَتْ إِلَى الشَّاهِ
 وَبَذَى الْعَشِيرَةَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي
 أَبِي طَالِبٍ أَبَا سُورَابٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ رَأَى نَهَا مُمْتَرِعًا فِي الْبَوَاقِ
 فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَبَا سُورَابٍ

بدر کے دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی جھنڈے تیار فرمائے اس دن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام کے جھنڈوں سے بہت بڑا تھا ہاجرین کا جھنڈا مصعب بن عمیر کے پاس تھا اور غزوہ کا جھنڈا احباب بن منذر کے پاس تھا اور اس کا جھنڈا سعد بن معاذ کے پاس تھا۔

جنگ بدر میں مشرکین کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲ { وَكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثَلَاثَةُ أَوْيَافٍ مَعَ أَبِي عُرَيْظٍ بْنِ عُمَيْرٍ وَكُؤَاءُ مَعَ النَّصْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَكُؤَاءُ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَى بَدْرٍ عِشَاءً لَيْلَةَ جُمُعَةٍ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ -

بدر میں مشرکین کے جھنڈے تین تھے ایک جھنڈا عزیز بن عمر کے پاس تھا اور دوسرا جھنڈا نصر بن حارث کے پاس تھا اور تیسرا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا اور انہوں نے عبد الدار کی طرف سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قریب جمعہ کی رات کو عشاء کے وقت ستر رمضان شریف کو آن ڈیرا لگایا۔

جنگ بدر میں مقابلین گفتار کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲ { فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ الْأَلْفِ وَالْثَمَنِ بَأْتِيَةً فَكَانُوا أَسْعَمَاءَ

سَلِيلِ الْإِنْسَانِ وَكَانَتْ خَيْلُهُمْ مِائَةً فَرَسٍ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کی قوم تقریباً ایک ہزار نو سو کے
سے ہے اور وہ تقریباً نو سو تھے اور ان کے گھوڑے سو تھے۔

جنگ بدر میں شان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

طبقات ابن سعد ۲ { وَبَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ
أَمِنْ جَرِيْدٍ فَدَخَلَهُ النَّبِيُّ وَابْنُ بَكْرٍ
عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَلَى بَابِ الْعُرَيْشِ مَتَوَّضِعًا بِالسَّيْفِ فَلَمَّا
سَلِمَ صَفَّ أَصْحَابَهُ قَبْلَهُ أَنْ تَنْزَلَ قُرَيْشٌ وَطَلَعَتْ قُرَيْشٌ وَ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُفُ أَصْحَابُهُ وَيَعِدُّ لَهُمْ كَأَنَّمَا
لَهُمْ بِهِمْ الْقُدْحُ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ قَدْ حُجِرَ يُشِيرُ بِهِ إِلَى هَذَا الْقُدْحِ
وَالِى هَذَا تَأَخَّرَ حَتَّى اسْتَوْدَا وَجَاءَتْ رِيْحٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا سِدَّةً
لَمْ تَذْهَبْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ أُخْرَى ثُمَّ ذَهَبَتْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ أُخْرَى فَكَانَتْ
الْأُولَى جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّانِيَّةُ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ عَنْ مِيعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثَةُ
إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مِيسِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَيِّمَاءُ الْمَلَائِكَةِ عَمَّا لَيْسَ قَدْ أَرْخَوْهَا
بَيْنَ أَكْنَا فِيهِمْ خَضِرٌ وَصَفَرٌ وَحُمْرٌ مِنْ نَوْرٍ -

انہما کے پاس ہی ہے حتیٰ کہ حضرت رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا غزوہ بدر کے
 میں ہی مدینہ طیبہ میں وصال ہو گیا اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ
 عنہما کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے اونٹوں کا پتہ لگانے کے لئے
 اور انصار سے پانچ کو اپنے مدینہ طیبہ میں بھیجے چھوڑا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 طیبہ کے لئے بھیجے چھوڑا اور عاصم بن عدی کو گرد و نواح کے محلوں کے لئے
 اور حارث بن عاصم کو نبی عمر و بن عوف کی طرف کسی کام کے لئے بھیجا جو ان
 سے پیغام آیا تھا اور حارث بن صہم کو علیحدہ کیا گیا جو حارث سے اور عوات
 کو بھی تو یہ آٹھ ہیں ہمارے نزدیک ای میں اختلاف نہیں اور سب حقدار تھے۔

طبقات ابن سعد ٢
وَوَجَّحَ فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا وَخَمْسَةَ لَفِيفًا
الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَسَبْعِينَ رَجُلًا
وَسَائِرُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ وَثَمَانِيَةٌ تَخَلَّفُوا لِإِعْلَاقِ صَرْبِ لُحْمِهِمْ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مِنْهُمْ وَأَجْرُهُمْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَلَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ
رُقَيْةٍ بِدَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرْبُوضَةً فَأَقَامَ
عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَتْ وَطَامَحَهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ لِعَتَّةَ
يَحْكُمَانِ خَبَرَ الْعَبِيدِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
خَلَفَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُجَلَاءِ فِي خَلْفِهِ عَلَى أَهْلِ
الْعَالِيَةِ وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَاطِبِ الْعُمَيْرِيُّ رَدَّاهُ مِنَ الرُّوحَاءِ إِلَى بَابِ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِشَيْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ وَالْحَارِثُ بْنُ الصَّخْتَمِيِّ كُسَيْرُ بَابِ
وَحَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ كُسَيْرُ الْيَافَرِ لَمْ تَمَانِيَةً لِأَخْلَافٍ فِيهِ
عِنْدَنَا وَكُلُّهُمْ مُسْتَوْجِبٌ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پانچ صحابہ کی جماعت میں بدر کو روانہ ہوئے وہاں
چونہز آدمی تھے۔ باقی تمام انصار تھے اور اکٹھ بیماری کی وجہ سے پیچھے رہے تھے۔
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصّے دیے اور ان کو اجور بھی دیے گئے پیچھے رہنے والے
سے تین مہاجرین سے عثمان بن عفان اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بیٹی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کی
سے پیچھے چھوڑ گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی

بدر کے شہداء و مسلمان

[illegible]

۱۔ پیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چودہ شہید ہوئے چھ

غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

۲ { قَالَ وَقَالَ عُمَرُ لَمَّا سَأَلْتُ سَيِّهَزْمَ الْجَنْجَمِ وَ
يُوتُونَ الدُّبُرَ قَالَ قُلْتُ وَاحِدٌ جَلَعُ يَهْزَمُ

وَقُلْتُ ذَلْنَاكَ يَوْمَ مَرَبَدٍ لَطَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُ الدُّبُرِ وَنَبَا وَهُوَ يَقُولُ سَيِّهَزْمُ الْجَنْجَمِ وَ يُوْتُونَ الدُّبُرَ
قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيِّهَزْمُ مَهْمَرٍ -

محمد بن سعد نے کہا اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب سَيِّهَزْمُ
الْجَنْجَمِ دُیُوْتُونَ الدُّبُرَ نازل ہوئی میں نے کہا کونسی جماعت شکست کھا یگی اور مغلوب
ہو گی تو بدر کے دن میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اچھلتے نچتے خوب اچھٹا اور
آپ پڑھتے نچتے سَيِّهَزْمُ الْجَنْجَمِ دُیُوْتُونَ الدُّبُرَ جلد جماعت شکست کھا یگی
اور پیٹھ پر لگے تو آپ کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کفار کو جلد شکست کا

غزوہ بدر کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

۲ { عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرَبَدٍ
قَالَتْ شَيْءٌ مِنْ قِتَالٍ ثَمَرَجَتْ مُسْرِعًا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَفَ مَا فَعَلَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ
يَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا ثَمَرُ رَجَعْتُ إِلَى الْقِتَالِ
ثَمَرَجَتْ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَا لِكَ ثَمَرُ ذَهَبَتْ إِلَى الْقِتَالِ ثَمَرُ رَجَعْتُ

ابن ابی بکر صحیح عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام صفوان بن برخیا رضی اللہ
عنہ مشرک بن عبد المذکر حارث بن سراقہ عوف معوذ ابنا عفران عمیر بن حاتم رضی اللہ
عنہ یزید بن حارث -

مشرکین کے مقتولین اور سیروں کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲ { وَقُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُونَ رَجُلًا
وَأَسِيرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَكَانَ فِي مَنَافِقِهِ

مِنْهُمْ سَيْبَةُ وَعُتْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ ابْنُ عَبْدِ الشَّمْسِ وَالْوَلِيدُ بْنُ
عُتْبَةَ وَالْعَاصُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ وَابُو جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَابُو الْحَكَا
وَحُظَلَّةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ وَالْحَارِثُ بْنُ عَامِرٍ وَنُفْلُ بْنُ عَبْدِ مَنَاوٍ
وَطُعْبَةُ بْنُ عَدِيٍّ وَزَمْعَةُ بْنُ الْأَسَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَنُفْلُ بْنُ خُرَيْمٍ
هُوَ ابْنُ عَدُوِيَّةَ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ قَتَلَهُ صَبْرًا ابْنُ الْأَشْثِيلِ وَعَلِيُّ بْنُ
ابْنِ أَبِي مَعْطٍ قَتَلَهُ صَبْرًا ابْنُ الصَّفْرَاءِ وَالْعَاصُ بْنُ هِشَامٍ ابْنُ الْغَدِ
امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَامِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَمِيَّةَ بْنِ
وَمَنْبَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمَعْبُدُ بْنُ وَهَبٍ -

جنگ بدر میں مشرکین سے جرحہ لڑنے والوں نے قتل کئے ستر آدمی تھے اور ستر ہی کی
لائے گئے۔ ان سے چند کے خراس نام اور پرورج بھی -

وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَاكَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا یہ ہے
کچھ جنگ میں حصہ لیا پھر میں دوڑتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ رہا
کہ آپ کیا کر رہے ہیں تو اس وقت آپ سجود میں یا سحی یا قیوم یا حی یا قیوم
ہے تھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرماتے تھے پھر میں جنگ کی طرف چلا
تو آپ سجود میں یا سحی یا قیوم ہی پڑھ رہے ہیں پھر میں جنگ کی طرف
میں واپس آیا تو آپ سجود میں ہی پڑھ رہے ہیں حتیٰ کہ اسی پر اللہ تعالیٰ نے
دے دی۔

غزوہ بد اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبان

طبقات ابن سعد ٢ / الخبرنا مسجدين منصورا خبرنا عبد الرحمن
ابن ابي الزناد عن ابيه عن عبيد الله بن
عن ابن عباس قال تفقد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذو النقاء يوم بدر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار فدا افتکار کو بدر کے دن دندا لے بیڑ کئے تھے ۔

تَارِيخُ كَامِلٍ ۲ ۱۰۰ وَاسْأَلْ فِي الْعُرَيْشِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَدْعُو
وَيَقُولُ اللَّهُمَّ ارْزُقْ هَذِهِ الْعَصَابَةَ مِنْ
أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعَذِّبْ فِي الْأَرْضِ -

اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامیانے میں پیرا
 اہل دولت آپؐ کا فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر مسلمانوں سے اس چھٹی سی
 دال لے لاک کرو بات تو زمین میں عبادت نہ کیا جائے گا۔

مسلماں قاتلین کا نام

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبدہ بن الحارث نے زخمی کیا

ادرسنت مل لم تقضى ادرسنت حمزوة قتل كريا

عبد بن عبد بن العاص

مجلس

 $(S^{\infty})^{\mathbb{Z}}$

البريد

عن ابی سبیان بن ابی ریحان

شیرین عاریف

پہلے

الحسين بن الاسود

ابن حوئلید

بن الحارث

عاص بن هشام بن المغیرہ خال امیر المومنین عمر بن الخطاب

امیہ بن خلف

علی بن امیہ بن خلف

منبہ بن الحجاج

معبد بن وہب

عقیل بن ابی طالب

ابو العاص بن ربیع

عدی بن الحیار

ابو عزییر بن عسیر

ولید بن ولید بن مغیرہ

عبد اللہ بن ابی بن خلف

ابو عوفہ عمرو بن عبد اللہ الجمعی الشاعر

وہب بن عسیر بن وہب الجمعی

ابو داعہ بن ضبیرہ السہمی

سہیل بن عمرو العامری

تفصیل غزوہ احد

ابو سعید بن سعدؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پہنچ

کو عمامتہ اور لباس پہنایا

۳۸ ابوقت ابن سعدؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پہنچ

۳۸ ابوقت ابن سعدؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پہنچ

۳۸ ابوقت ابن سعدؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پہنچ

سُرَّةَ بَنِي نَازِرٍ وَأَقْبَلَ يُصِيفُ امْتَحَابَهُ وَيَتَوَرَّى الصُّغُرَ وَالْجَلِيدَ وَجَعَلَ مَيْمَنَةً وَمِيسِرَةً وَعَلَيْهِ كَدُّ عَانٍ وَمِغْطَرٌ كَثِيرٌ وَجَعَلَ أَحَدًا أَخْلَفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْمُدَّيْنَةَ وَجَعَلَ عَيْنَيْهِ بِقَسَاةٍ عَنْ يَسَارِهِ وَجَعَلَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنَ الرَّمَاةِ وَاسْتَعْلَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَوْعَزَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَوْمُوا عَلَى مَضَائِلِكُمْ هَذِهِ فَأَحْمُوا أَظْهُرَنَا فَإِنْ رَأَيْتُمْ مَوْنًا قَدْ غَنَمْنَا فَلَا تُشْرِكُوا إِن رَأَيْتُمْ مَوْنًا نَقُتْ فَلَا تَنْصَرُوا نَا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ صَفَّوْا صُفُوفَهُمْ وَكَانُوا اجَاثَةً رَاوِدَةً فَعَمَّ اللَّوَاءُ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ وَاسْمُ أَبِي طَالْحَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزْزِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيٍّ وَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحِبُّ لِيَوْمِ الْقِتَالِ قِيلَ عَبْدُ الدَّارِ قَالَ لَحْنٌ أَحَقُّ بِالنِّفَاقِ مِنْهُمْ مَنْ يَنْصَعِبُ حُمَيْرٍ؟ قَالَ هَاسِدًا! قَالَ خُذْ اللَّوَاءَ فَأَخَذَهَا مُصْعَبُ بْنُ مَعْمَرٍ فَتَقَدَّمَ هَرَبَيْنِ بِيَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہداء احد سے بعض کے اسماء

قاتلین مشرکین سے

وحشی غلام جبر بن مطعم
ابن قیسۃ اللیشی

شہداء احد

حضرہ بن عبدالمطلب
عبد اللہ بن جحش
عبد اللہ بن حمیر

عبد اللہ بن عثمان

عبد اللہ بن معاذ بن النعمان

عبد اللہ بن اسد بن رافع

عبد اللہ بن زید

عبد اللہ بن ثابت

عبد اللہ بن ثابت

عبد اللہ بن وقش

عبد اللہ بن جابر ابو حذیفہ

عبد اللہ بن قیس

عبد اللہ بن قیس

عبد اللہ بن سہل

عبد اللہ بن اوس بن معاذ

عبد اللہ بن اوس

عبد اللہ بن ایتھان

عبد اللہ بن یزید بن یثم

یزید بن حاطب

ابوسفیان ابن الحرث

حظله بن ابی عامر

قیس بن زید

سورة الخوف۔

غزوہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرۃ خوف پڑھائی۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۶ } فَأَرْسَلَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ إِذْ هَبَّ الْحَطَّ فَشَرَّ لَيْشٌ فَأَخْبِرَهُمْ إِنَّا لَمُرَاتٍ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَإِنَّا جُنَاخٌ وَإِسْرَءُ لِهَذَا الْبَيْتِ۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۷ } وَبَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَدْ قُتِلَ فَذَلِكَ حَيْثُ دَعَا الْمُشَابِيحِينَ إِلَى بَيْعَةِ الرَّمْنِ فَإِنَّا يَعْهَدُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَبَالِغٍ لِعُمَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَخَضِرَبَ لِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ لِعُمَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّهُ ذَهَبَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ۔

غزوہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کفار قریش کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کو بتائیں کہ ہم کسی کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں آئے ہم صرف بیعت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے اطلاع دی کہ حضرت عثمان شہید کر دیے گئے ہیں تو اس طلحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بیعت الرضوان کی دعوت دی تو آپ نے ان سے ایک دست کے نیچے بیعت لی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں دست پاک پر دایاں دست پاک رکھ کر فرمایا کہ میں نے عثمان سے بیعت لے لی ہے۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۸ } أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَا أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يُقَالُ مَعَنَا الشُّرَابُ وَقَدْ وَارَدَ الشُّرَابُ بَيَاضُ بَطْنِهِ وَيَقُولُ لَا هَذَا أَنْتُمْ مَا أَهْتَدَيْتُمْ وَلَا تَصَدَّقُوا وَلَا صَلِّتُمْ۔ فَأَنْزَلَ سَكِينَةً عَلَيْهِ وَثَبَّتَ الْأَمْرَ أَنْ لَا قَيْدًا۔

إِنَّ الْأَوَّلَى لَقَدْ بَغَوُا عَلَيْنَا۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبْنَاءُ أَبْنَاءِ بَنِي هَاشِمٍ صَلَّوْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غزوہ خندق میں محاصرہ کے دن

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۹ } أَخْبَرَنَا عَادِمُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَاصِرًا لِقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرُكُونَ فِي الْخَنْدَقِ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً۔

سعيد بن مسيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق میں مشرکوں نے چوبیس راتیں محاصرہ کیا۔

غزوہ حدیبیہ کے واقعات

طبقات ابن سعد ۲ { ۱۰۰ } وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ

ان عمرو کو مع چند آدمیوں کے صلح کے لئے بھیجا تو اس نے اس تحریر پر صلح کی اور
اساتق رائے یہ تحریر لکھی۔

تحریر صلح حدیبیہ

طبقات ابن سعد ۲/۹۰ { فَأَجْعَلُوا عَلَى الصَّلَاحِ وَالْمَوَادِعَةِ فَبَعَثُوا
بْنِ عُمَرَ وَفِي عِدَّةٍ مِّن رِّجَالِهِمْ فَمَاحَ
عَلَى ذَلِكَ وَكَتَبُوا بَيْنَهُمْ هَذَا مَا صَاحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ وَاصْطَلَحَ عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سَنِينَ يَأْمَنُ فِيهَا النَّاسُ
يَكْفَى بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ عَلَى أَنَّهُ لَا اسْتِلَالٌ وَلَا اغْتِلَالٌ وَإِنْ بَيْنَهُمَا
مُكْرَدَةٌ وَإِنَّهُنَّ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَهْدٍ مُحَمَّدٍ وَعَقْدَةٍ فَعَلُوا
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَهْدٍ قُرَيْشٍ وَعَقْدٍ مَا فَعَلُوا وَأَنَّهُ مِنْ أَقْرِ
مُحَمَّدًا مِنْهُمْ لِحَيْزٍ إِذْ كَانَ لَيْسَ لَهُ رَدُّهُ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ مِنْ أَقْرِ
مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرُدُّهُ وَإِنْ مُحَمَّدًا يَرْجِعُ عَنْهَا مَهْمَا
بِأَصْحَابِهِ عَلَيْهِمْ قَابِلًا فِي أَصْحَابِهِ فَيَقْبِضُ بِهَا ثَلَاثًا لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ
بِسِلَاحٍ إِلَّا سِلَاحُ الْمُسَافِرِ الْيَوْمَ فِي الْقَرَبِ شَهِدَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي
قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي
وَقَّاصٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ
وَحُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزَّزِ وَمِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ لَاحِيفٍ وَكَتَبَ
عَلَى هَذِهِ الْكِتَابِ فَكَانَ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ سُخَّةٌ عِنْدَ سَهْلِ بْنِ عَسَاوٍ

مسلمانوں اور کفار نے صلح اور ایک دوسرے کی امانت پر اجماع کیا کفار نے یہیں

مضمون تحریر

اس تحریر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے
باہن مصالحت ہوئی۔

۱۔ دس برس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے مصالحت سے رہیں گے
اور فریقین کے لوگ امن سے زندگی بسر کریں گے۔

۲۔ ایک دوسرے پر فریقین سے کوئی چڑھائی نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی قسم کی اندوہی
کچ رو دی کرے گا۔

۳۔ جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ
کرے تو بے شک کہے فریق ثانی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے گا اور اگر کوئی شخص
کفار قریش کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کہے
مسلمان اس میں مداخلت نہ کریں گے۔

۴۔ اور جو شخص کفار قریش سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آجائے تو وہ اس کو لٹا دیں گے اور جو شخص کفار قریش کے پاس
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ کر آجائے تو وہ اس کو نہیں لٹا دیں گے۔

۵۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے
جائیں گے۔ بیت اللہ کی طرف نہیں جائیں گے۔

۶۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال میں اپنے اصحاب کے بیت اللہ میں داخل ہر سکتے ہیں اور تین دن قیام کر سکتے ہیں۔
 ۷۔ آئندہ سال کتبے میں تشریف لاتے وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اودان کے اصحاب جنگ کا اہل نہیں لاسکتے سوائے سامان سفر کے اور تلواریں ہمیں ہر گز توار کتبے کی حدود میں نہیں نکال سکتے۔

گواہان تحریر

شہادۃ ابوبکر بن ابی قحافہ شہادۃ عمر بن خطاب شہادۃ عبدالرحمن بن عوف
 شہادۃ سعید بن ابی وقاص شہادۃ عثمان بن عفان شہادۃ البر عبیدہ بن جراح
 شہادۃ محمد بن مسلمہ شہادۃ عریب بن عبد العزی شہادۃ یکر بن حفص اور شریع
 تحریر میں سرخی بھی گئی کہ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیگی۔ اور اس کی نقل سہیل بن عمرو کے پاس ہوگی۔

(۱) سریہ حضرت بن عبد المطلب

نام	مقام	تاریخ
۱۔ سریہ حدیبیہ	حدیبیہ	۱۔
۲۔ سریہ بن عبد المطلب	حدیبیہ	۲۔
۳۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۳۔
۴۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۴۔
۵۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۵۔
۶۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۶۔
۷۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۷۔
۸۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۸۔
۹۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۹۔
۱۰۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۱۰۔

نام	مقام	تاریخ
۱۔ سریہ حدیبیہ	حدیبیہ	۱۔
۲۔ سریہ بن عبد المطلب	حدیبیہ	۲۔
۳۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۳۔
۴۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۴۔
۵۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۵۔
۶۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۶۔
۷۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۷۔
۸۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۸۔
۹۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۹۔
۱۰۔ سریہ عبد المطلب	حدیبیہ	۱۰۔

اول سیرت در دنیا ز سید
استیلا
بجمله رسول الله صلی الله علیه و سلم

ما شفا
راکب سوار

زید بن
حارثه

۱۰- در بیع الاول حصه و عشرین
سفره من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۸- سیرت زید بن
ارث

سبعین و ثلاثون
انعام بر ستر افتاد

۱۱- در بیع خیمه و ثلاثین شتر
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم
صدقه و ثلثین شتر است

۹- سیرت عبد الله
بن مسعود

ستة و ثلاثین شتر من مهاجر
رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۰- سیرت زید بن
ارث

بجمله فای ثلاثین را کب
الی العشرین

تعلقه و تحسین شهرها
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۱- سیرت محمد بن مسلم

ادعین رجلا

در بیع الاول ستر است

الی العشرین

۱۲- سیرت عکاشه

جایس آدمی

لحم رسول الله صلی الله علیه و سلم

بن محض الاسدی

رجل چو زنی آدمی

من المهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۳- سیرت محمد بن مسلم

زید بن حارثه

ستر در بیع الاول ستر است

الی العشرین

۱۴- سیرت زید بن حارثه

سبعین و ثلاثه را کب

من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۵- سیرت زید بن حارثه

یک ستر اسرار

چهارای الاثنی عشرت من مهاجر
رسول الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۶- سیرت زید بن حارثه

خمس و عشر رجلا عشرین

جادی الاثنی عشرت من مهاجر
رسول الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۷- سیرت زید بن حارثه

بسی او بیست

رجل سترت من مهاجر رسول
الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۸- سیرت زید بن حارثه

زید او سیست

رجل سترت من مهاجر رسول
الله صلی الله علیه و سلم

الی العشرین

۱۹- سیرت زید بن حارثه

اخر شرفا اسرار فای عیون و سید بن سید

الی العشرین

۲۰- در بیع خیمه و ثلاثین شتر
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم
صدقه و ثلثین شتر است

الی العشرین

۲۱- سیرت عبد الله بن مسعود

ابو اسید بن خادمر

ابو العاص بن رستم

ابو ابی سفيان بن حرب

ابو بکر بن عبد الرحمن

ابو العاص بن رستم

سلاطین و جلا

و بعض معتز بن عقیل بن رطل

یعنی سواد بنی

ابو بنی سلیم

ابو العاص بن رستم

ما سنی رطل و سواد بنی

شہداء و شہداء بنی رطل و سواد بنی

شہداء بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

بجانب

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

موت کے ضروری نوٹ

ناخذ اللواۓ زید بن حارثہ قَاتَلَ وَقَاتَلَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
عَلَى صُفْرٍ فِيهِمْ حَتَّى قَتَلَ طَعْنًا بِالسَّيْفِ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَنْهُ اللَّهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَزَلَّ عَنْ قُرَيْشٍ لَهُ شَقَرَاءُ فَمِنْهَا
أَبُو لُقَيْطٍ بْنُ سَعْدٍ قَاتَلَ فِي الْأَسْلَافِ وَقَاتَلَ حَتَّى قَتَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَبُو لُقَيْطٍ مِنَ التَّوَمِ فَقَطَعَهُ بِصُفْرٍ فَوُجِدَ فِي أَحَدِ لُصُفِيهِ لُصْعَةٌ
فَوُجِدَ جُرْعًا وَوُجِدَ فِيهَا قَبْلُ مِنْ بَدَنِ جَعْفَرِ ابْنِ ثَنَانٍ وَسَبْعُونَ
سَلْبًا لَيْسَتْ وَطَعْنَهُ بِسَيْفٍ ثُمَّ أَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُ بْنُ رَوَاحَةَ
حَتَّى قَتَلَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَاصْطَلَمَ ابْنًا مِنْ عَلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَاخَذَ
أَرْضَهُ مِنَ الْأَرْضِ لِيَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرَ إِلَى
مَسْرُوكِ الْفَرَسِ فَلَمَّا أَخَذَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَّوْاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ حَيَّ الْوَكِيلِينَ

موت کے ضروری نوٹ

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

سید بنی رطل و سواد بنی

ابن ابی نعیم نے ایک روایت میں کہا کہ آپ کے دو بھائی تھے ایک سے بڑھ کر دوسرے کو کہتے تھے
ایک سے بڑھ کر دوسرے کو کہتے تھے اور حضرت جعفر کے ہون پر تھوڑی بہتر تھیں اور یہ تھیں
تھیں پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھڑایا تو جنگ کیا حتیٰ کہ عبد اللہ شہید ہو گئے اور ان کے
خالد بن ولید کی طرف ہوتی تو خالد نے جھڑایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نام
پیش کی گئی حتیٰ کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نکاح فرمائی جب خالد بن ولید
نے جھڑایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میدان گرم ہے اب اب دشمن
سعد اور بخاری ہیں ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کے جنگ میں ہوئے

۳۳۔ سیرۃ سعد بن زید الخثعمی ستر ثمان مائتین عشرين فارسا
الاستھلی من شهر رمضان میں ہزار

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین فتح مکہ سعد بن زید الاستھلی
الخثعمی وکانت بالمشک لادوس والخزرج وعلسان لیهد معاه فهد مها۔

۳۴۔ سیرۃ خالد بن ابی جنیفہ ستر ثمان ثلاثا وخمسين رجلا
بن الولید من کنانہ شوال ستر مائتین سو آدمی

۳۵۔ سیرۃ طفیل بن الحذی فی شوال اربع مائت سو آدمی فهد مرزی
عمر والدوسی الکفین ستر ثمان چار سو آدمی الکفین

۳۶۔ سیرۃ عیینہ بن ابی بنی تمیم ستر ثمان
حصن الغزازی فی محرم

۳۷۔ سیرۃ قطبہ بن الخثعم ستر ثمان فی عشرين رجلا فتح وقتل قطبہ
بن عامر بن حدیلہ فی صفر میں سو آدمی بن عامر

۳۸۔ سیرۃ ضحاک بن ابی ستر ثمان
بن سفیان الکلابی فی ربيع الاول

۳۹۔ سیرۃ علقمہ بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت
المجنذ لللدی ربيع الاول تین سو آدمی

۴۰۔ سیرۃ علی بن ابی النضر ستر ثمان مائت
صنم بنی طی

۴۱۔ سیرۃ عمر بن العاص الی سواہ شهر رمضان ثمان

۴۲۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۳۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۴۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۵۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۶۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۷۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۸۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۴۹۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

۵۰۔ سیرۃ خالد بن ابی الحنفہ ستر ثمان فی شهر فی ثلاث مائت

طالب

ربیع الآخر رجل علی مائة لجر

وخمین خرمسا

۵۳۔ سریرہ عکاشہ الی الجذاب فی شهر ربیع الآخر

بن محسن الاسدی ارض عنده سنہ تم

وبلی

۵۴۔ حجتہ ابی بکر

ذی الحج سنہ ثلث مائة رجل

سفر دری نوٹ حج ابو بکر

اِسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَى الْحَجِّ فَخَرَجَ فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَبَّتْ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ بَدَنَةً فَلَدَهَا دَأَشَعْرَهَا سَيِّدُهُ عَلَيْهِمَا نَجِيَّةٌ بَنُو حَنْظَلَةَ
الْأَسْلَمِيُّ وَنَافِقُ أَبُو بَكْرٍ خَمْسَ بَدَنَاتٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْعَجْرِ عَقَبَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى نَافِقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقُصُورَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ اِسْتَعْمَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجِّ
قَالَ لَا وَلَكِنْ لَبِثْتُ أَقْرَبَ بَرَاءَةٍ عَلَى النَّاسِ وَأَتَيْتُ إِلَى كُلِّ ذِي عَهْدٍ
عَهْدَهُ فَخَفِيَ أَبُو بَكْرٍ لِحُجِّي يَا نَافِقُ فَكَرَّ عَنْهُ بَنُو أَبِي طَالِبٍ بَرَاءَةً عَلَى النَّاسِ
يَوْمَ الْخُرَيْبَةِ عِنْدَ الْحَبِيَّةِ وَبَدَأَ إِلَى كُلِّ ذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ وَذَلِكَ لِأَجْلِ
بَعْدِ الْعَامِ مُسَلِّكًا وَلَا يَطْلُوفُ بِالْبَيْتِ عُمَرَاؤُكُمْ ثُمَّ رَجَعَا قَاتِلَتَيْنِ
إِلَى الْمَدِينَةِ طَبَقَاتِ ابْنِ سَعْدٍ ۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام امیر حج مقرر فرما کر فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کے لئے مدینہ طیبہ کے تین سو
کا امیر حج بنا کر بھیجا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی طرک میں اونٹ تلامہ ہاتھ
سال فرمائے اور ناجیہ بن حذافہ ان کو شاریک اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ اونٹ
ہیں جب مقام عرج پہنچے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بھیج دیئے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
سوار پر اسوار ہر کہ آئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں
سال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنا کر بھیجا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
ہیں میں مجھے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کے دربر و سوار ہر ہاتھ پڑھوں اور ہر انفسر کے عہدے کا
اور ان کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہنچا کر مسلمانوں کو حج پڑھایا اور قربانی
ان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں حجرے کے قریب مسلمانوں کے سامنے
ہر ہاتھ پڑھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر انفسر کا عہدہ بیان فرمایا اور فرمایا اس سال
اللہ کو کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا پھر دو
طہ بن کر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ طبقات ابن سعد ۲

۵۵۔ سریرہ خالد بن ابی بنی عبد

الولید المدان بجران سنہ عشر

۵۶۔ سریرہ علی بن ابی الی الجین

طالب رحمۃ اللہ فارس تین سو اسوار

لغت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی الی الجین وعقده لواء

وَعَمَلُهُ يَبِيدُ دَقَالَ امض ولا تلتفت -

۵۴- سریتہ اسامہ بن اہل النبی اربع یال یغین

زید بن حارثہ من سفرستہ

احدی عشر

کیفیت سریتہ اسامہ

فَتَكَلَّمَ قَوْمٌ وَكَانُوا يُسْعَلُونَ هَذَا لَعَلَّ مَرُوعَى الْمُهَاجِرِينَ أَلَّا يَكُونُوا
فَصَحَّحَ الْمُبَشِّرُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَاسْتَفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ أَيُّهَا
فَمَا مَقَالَةُ بَلْعَثْنِي عَنْ بَعْضِكُمْ فِي تَامِيرِي أَسَامَةَ ذَلِيلٌ
فِي أَمَادِي أَسَامَةَ لَعَلَّ طَعْنُكُمْ فِي إِمَادِي أَبَا ذَرٍّ مِنْ بَنِي
أَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لِلْأَمَانَةِ تَخْلِيقًا وَإِنْ أَبَدَكُمْ مِنْ بَعْدِهِ لَخَلْقِي
وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَانْهَمَا لَخَلْقَانِ لِكُلِّ خَيْرٍ وَاسْتَفَى
خَيْرًا فَأَيُّهُ مِنْ خِيَاكُمْ ثُمَّ سَرَّلَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ - ابن سعد

اسامہ کی شکر کشی کی کیفیت

بعض لوگوں نے یہ میگوریاں کہیں کہ اولیں ہاجرین پر اس بچے کو میرے منہ سے
ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ مشیر پر تشریف فرما ہوئے
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پڑھی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے اے لوگو! کیا بات
ہے۔ اسامہ کو میرے مقرر کرنے کے متعلق جو تمہارے بعض کی طرف سے مجھے
ہے اگر اسامہ کو میرے امیر مقرر کرنے پر تم نے اعتراض کیا ہے تو پہلے تم نے اسامہ

آپ زید کے امیر مقرر کرنے پر بھی اعتراض کیا خدا کی قسم اسامہ کا باپ زید بھی
نے لائی تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارۃ کے لائق ہے اور اسامہ میرے
تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں کا ہر ارادہ آپ کا ہوتا ہے اور وہ
میرے ہی تبلیغ کرتے ہیں ضرور اسامہ تمہارے اچھے آدمیوں سے ہے
ابن سعد صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اپنے دو لکڑے میں تشریف
لے گئے ابن سعد ۲۹

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریبات تائیس غزوات کے بعض میں خود بھی
لیٹے گئے اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہی اختیار کیا اور
اسان شکر کشی فرمائی بعض میں غزوہ نہ نہیں ہوا بغیر جنگ ہی کامیابیاں حاصل ہوئی
میں سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کے مٹانے کے
لئے ہر طرح کوشش فرمائی اور رب کریم نے بھی فرمایا وَمَا رَهَيْتُ إِذْ رَهَيْتُ وَلَكِنَّ
اللَّهِ دَعَىٰ حَضْرَتِ اسامہ کے کفار کی طرف کنگریاں پھینک کر جو ان کو جماعت مومنین سے
ایک بنا دیا یہ آپ کے دست پاک سے کنگریاں نہ تھیں بلکہ خدائی ہاتھ تھا اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر دست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان
الَّذِينَ يَبِيعُونَكَ فَأَتَيْنَا بِنَا يُعَوِّنُونَ اللہ تو صحابہ کا ہاتھ خداوند کریم کے ہاتھ
میں ثابت ہوا اگر خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی قسم کی تشبیہ کی ضرورت
ہوتی تو دست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوندی ہاتھ دونوں ہی معاذ اللہ
مرد و ثابت ہوں گے۔ رب کریم و حلہ لا شریک معاذ اللہ لا شریک ثابت
ہو سکے گا اور معاذ اللہ حامی کفر و نفاق ثابت ہو گا جس سے ذوالفقہ الملتین کا

انکار لازم ہے تو ذوات خداوندی کے متعلق ایسا کہنے والا خود ایمان سے خارج ہے اور یہ عقیدہ ذات خداوندی کے متعلق کسی بھی گائی نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی غزوات اور لاتعداد لشکریاں معاذ اللہ محض حصول سلطنت کے لئے کفر و نفاق کے مٹانے کے لئے نہ تھیں حالانکہ اپنے ابو جہل کی اولاد و مال کی تحریک کے باوجود جہالت کو مٹا دیا ابو لہب کے کفار کی رعب کو ملیا میٹ کر دیا غنیمت وغیرہ کے وفار کا نام نہ رہنے دیا زندہ در گور کرنے والی اجد قوم کا مقابلہ کیا و غزیرہ و راور و المصنہ قتب و المصنہ قتب کا حال بنا دیا کفر کو پاکستان بنا دیا ایسا پاکستان کہ تاقیامت کفر مستط ہو سکتا ہی نہیں بیت اللہ تین سو ساٹھ نبیوں سے ایسا پاک فرمایا کہ قیامت تک ہاں بت بھٹک نہیں سکتا اللہ رسول و نبی عالمین کی فرج کے مالک دست خداوندی کے حامل نے کافر ملک کو وسطا بنا دیا بنت خانے کو بیت اللہ بنا دیا لیکن دشمن ایسا خندی و حاسد ہے کہ میں اعلان کرنا پھر تا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کی بنیاد اسلام میں ڈال دی اب جس کا ایمان گوارہ کرے وہ ایسے خود میری فائز ہوئی و قوت سب کے مرتبہ پر نالغ کے متعلق ایسی بدظنی رکھے اور جس کا دل چاہے غزوات اور سرایا سے آپ کو قاطع کفر و نفاق قاطع بدعت حامی اسلام و ایمان یقین کرے اور آپ کے امتی کا تو اس بات پر ایمان ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بغیر غزوے اور لشکر کشی کے مسلمان و مومن بنا کر ظاہر و باطن بنا کر تمام مومنین کے لئے آپ نے ایسے جانشین مقرر فرما دیے کہ خلفاء اربعہ کے یہودیت و نصاریت بت پرستوں اور آئین پرستوں کے بغیر مومنین بن کر لڑا لڑا

اللہ جل جلالہ کا ایمان کی بنیادیں قائم فرمادیں جو ان سے ایمان رکھنے والے کی انہی کی قوت سے سرشار ہیں اور معاندین چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی مرنے نہیں تو اے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اور مایہ ناز خلفاء اربعہ کے شان خلافت محمدیہ اور اسلام میں رخنہ اندازی اور دھڑے بندی نہ ڈالو آج چودھویں صدی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت کہہ کر لکھ کر تم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان کے لئے زندہ دور خلافت کو تم دوبارہ لوٹا نہیں سکتے نہ وہ دور آئے اور نہ تم غفلت کر سوا اس کے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سعی بلیغ غزوات و سرایا و خلق خداوند کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا انکار کرنے پر اور طاقت خداوندی و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمینی حدیں ایک رخنہ اندازی کرے یہ قرآن مجید کی آیات صریحہ دوبارہ خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے قرآن بن کر خداوند کریم سے مفاد کرنا ہے اور کچھ نہیں پھر وہ دنیا و عقبیٰ میں نرا وار ہا لے کر دنیا والے بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی اور برزخ میں بھی صحابہ کرام ان اللہ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دولت کو ملا حظ فرمادیں گے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ
وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا دیر کے لیے

الف

سے سوچ کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصدقائے صدیقین خلفاء اربعہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمام عمر یا بعد ازاں جو جو خدمات دین اسلام کیں یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیں یا تمام عمر جو جو نمازیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں ادا کیں اور جو جو غزوات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار و منافقین سے لڑے اور اپنے مال و اولاد کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو قربان کیا تا کہ دین و وطن ہرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں اپنی خاص برادری لڑ کر فرمائی اور باقی جو جو اعمال صالحہ خداوند کریم کی رضا کے لئے کرنے سے ہے اور ان کو رب کریم نے اپنے پیارے محبوب رحمة اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور رب کریم نے خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمالی صالحہ کو قرآن مجید میں درج فرما کر ان کے شان کو خلق کے روبرو بشرف فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہم اعمال صالحہ کو جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں انہوں نے زہم عمر کئے ان کے کرامات و شہادت ان کے اعمال نامے میں اس وقت درج کر چکے کیا آج ان کے خلائف و آوازیں کس یا کتا ہیں کمنا ان کے اعمال نامے میں رد و بدل کر سکتا ہے؟ یا اس وقت کی ان کی معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی جہانی کلمہ لکھا جاتا ہے؟ یا ان کا شان قرآن مجید

ان کے محفوظ میں درج شدہ نکال سکتا ہے؟ نہیں! آج تک نہ کوئی نکال سکتا ہے نہ ہی انشاء اللہ نکال سکتا ہے تو خدائی و رسولی جماعت سے مکلفینا سوائے اللہ تعالیٰ الا الفسھم کے اور کچھ ہر شخص نہیں آسکتا۔ فانہم ولا سواہم اور اسے سمانہ سابقین اولین مومنین کے خلائف کہہ کر لکھ کر اپنے اعمال کے کیوں سیاہ کرتے ہو۔ یہی وقت ہے اپنی قیمتی عمر عبادت خداوندی کے لئے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کرنا کہ تمہارے اعمال صالحہ کا حاتمہ صحیح ہو۔

وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا كَانَ مَوْتُهُ يَوْمَكَ الْأَشْبَيْنِ لَشَيْئِي عَشْرَةَ لَيْلَةٍ
 ۱۲۳۳ اَخْتَتِ مِنْ رَبِّهِمُ الْأَوَّلِ وَدُفِنَ مِنَ الْغَدِ نِصْفَ النَّهَارِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن بارہویں ربیع الاول کی ہوا
 سے دن نصف نہا کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم کی ممانعت

حضرت مولانا ابی توبہ بلالؓ کے سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ کا وصال ہوا تو غلام علیہ السلام

لوگوں نے نوحہ یا تم بہت کیا ہو گا کیونکہ آپ کا تشریف جانا کوئی معمولی بات نہیں۔

مگر نبیؐ سے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرتوں سے بیعت لی اور قرآن

کریم کی آیت پڑھ کر منع فرمایا کہ مجھ پر تم سے کوئی نوحہ نہ کرے اور بال نوچے اور پنا منہ نہ بیٹھے

اور تم اپنی کتابِ احادیث سے بھی دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے نوحہ یا

عین کوئی یا اپنے منہ کو پیشا یا بال نوچے ہوں تو تمہیں فقیر انا اللہ العزیز

پانچ روپے

نقد انعام

کا اور تم سے پہلے فقیر آیا یا تم کرنے کو تیار ہے۔

اب فقیر تمہاری تسلی کے لئے تمہارے مذہب کی کتبِ تفاسیر و احادیث سے تم

کوئی اور اپنے منہ کو پیٹنے کی ممانعت دکھاتا ہے۔

وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نوحہ متعلق

قرآن کریم شریعت کی ممانعت اور قرآن کریم کی تفسیر شیعہ حادوث

۱- فروع کافی ۲/۲۸ { حدیثنا محمد بن یحییٰ عن سلمۃ بن الخطاب عن

ابن ساعدۃ الخزاز عن علی بن اسماعیل عن ابن ابی المقدام قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یتذکرہ فی قولہ تعالیٰ وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لِفَا طِمَّةٍ عَلَیْهَا السَّلَامُ اِذَا اَنَا مِتُّ وَلَا عَلَیَّ وَجْہًا وَلَا شَرْحَیَّ عَلَیَّ شَعْرًا وَلَا تَنَاصِیَ بِالْاَوَّلِ وَلَا لِیَقْبِیَ تَابِیْحَةُ قَالَ ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

عمر بن ابی المقدام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا فرماتے ہیں کہ جلتے ہو اللہ تعالیٰ کے فرمان کو کہ لَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ کہ عورتیں عین میں کی نافرمانی ذکر میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے نہیں سنا حضرت باقر علیہ السلام کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وصیت فرمائی کہ جب ہر جائے تو تم مجھ پر اپنے منہ کو نہ چڑھاؤ اور مجھ پر اپنے بالوں کو نہ کھولنا اور مجھ پر ہاتھ نہ کر کے نہ پکارنا اور مجھ پر نوحہ کرنے والی نہ کھڑے ہونا حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا کہ مطلب ہے معروف کا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ

۲- تفسیر قمی ۲/۳۳ { قَدْ مَاتَ اَمْرُ حَکِیْمٍ اِبْنَةُ الْخَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقَالَتْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِیْ اَمَرْنَا اللّٰهَ اَنْ لَا نُعْصِیْکَ بِہِ فَقَالَ اَنْ لَا تُحِیْضَ وَجْہًا وَلَا تُطْلِیَنَّ خَدَّیْ وَلَا تُشَعِّرَنَّ شَعْرًا وَلَا تُکْشِرَنَّ جَبِیْنَ وَلَا تُسَوِّدَنَّ قُرْبًا وَلَا تَطْلَعَنَّ الْاَوَّلَ وَالْاَوَّلَ وَلَا تُقْبِیَنَّ عِنْدَ کِبْرِیَا لِعَهْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ہذا الشرط -

ام حکیم بنت عمار بن عبد المطلب کھڑی ہوئی تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں معروف کے متعلق یہ کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم اس معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندی فرمان معروف کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے مونہوں کو نہ نوحہ اور اپنے رخساروں کو نہ کھینچو نہ ہاتھ اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوحہ اور اپنے کتوں کو نہ کھڑے کھڑے کرو اور اپنے کپڑے سیاہ نہ بناؤ اور ہاتھ نہ پکارت نہ پکارو اور قبر کے پاس نہ کھڑی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شروط پر عورتوں سے بیعت فرمائی۔

۳- تفسیر مجمع البیان ۲/۴۶ { وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ } عَنِی بِالْمَعْرُوفِ الشَّعْرَ وَشَقَّ الْجَبِیْبَ وَتَحْمِشَ الْوُجْہَ وَالْاَوَّلَ بِالْاَوَّلِ عَنِ الْمُقَاتِلِیْنَ -

فرمان خداوندی وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ میں معروف سے مراد کیا گیا ہے مجھے سے رکنا اور کپڑے پھاٹنے سے باز نہ ہونا بال اکھاٹنے سے منع نہ ہونا اور نہ ہاتھ پھینچنے

سے باز رہنا مقتدرین پر ہائے پکارنا۔

۴۴ فرس کاف ۲۲۸

وَقَالَتْ أُمُّ الْخَكِيمِ بَيْنَتِ الْحَارِثَ هَذَا
أَوْ كَانَتْ عِنْدَ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْمٍ يَوْمَ
اللَّهِ مَا ذَاكَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي أَمَرْنَا اللَّهُ أَنْ لَا نُعْصِيكَ فِيهِ قَالَ
تَلَطُّمُنْ خَدًّا وَلَا تَخْشَنَ وَجْهًا وَلَا تَشْفَقَنَّ جَبِيًّا
تَسْوَدَنَّ لُوبًا وَلَا تَسْتَدْعِينَ يَوْئِيلَ فَبَا يَعْمُرَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وَالِيهِ عَلَى هَذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُبَاجِعُكَ قَالَ ابْنِي لَكَ
أَصَافِحَ النَّسَاءِ نَسَدًا عَالِفَتُدْجٍ مِنْ مَاءٍ فَأَدْخِلْ بِيَدِهِ ثُمَّ اخْرُجْ
فَقَالَ ادْخُلْنَ أَيْدِيَكُمْ فِي هَذَا الْمَاءِ فِيهِ الْبَيْعُ

ام حکیم بنت حارث بن عثم ام حکیم عکرمہ بن ابی جہم کے پاس تھیں رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں التجا کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معروت
جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ اس آیت کریمہ میں معروت کے
معنی ہیں جو رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں کی بیعت کے وقت فرمایا
کہ یہ بیعت کرنے والی عورتیں معروت میں آپ کی نافرمانی نہ کریں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے رخساروں پر طلعے نہ دیاں اور اپنے مونہ پر اور بالوں کو نہ
فرجیں اور اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور ہائے نہ
پکاریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم خداوندی پر عورتوں سے بیعت فرمائی
پھر ام حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کیسے بیعت کریں اپنے
ارشاد فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں اپنے ایک پانی کا پیالہ لے لیا تو اس میں پانی

دھال لیا تو فرمایا اپنے ہاتھوں کو اس پانی میں داخل کرو تو یہ بیعت ہو جائیگی۔
مسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
اس سے چھ امورات پر بیعت کی کہ بفرمان خداوندی تم نے چھ امورات میں
اس کی نہ کرنا جو میں برکت بیعت کہ دوں اس کے خلاف قطعاً نہیں کرنا۔

اسے مومنات خبردار تم اپنے رخساروں کو طلعے نہ مارنا
اور اپنے مونہوں کو بھی نہ نوچنا
اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوچنا
اور اپنے کرتوں کو نہ پھاڑنا
اور اپنے کپڑے بھی سیاہ نہ کرنا
اور ہائے نہ پکارنا

ان چھ امورات میں میرے پیالے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی کہ میرے
ہاتھوں کی بیعت نہیں اور نہ ہی میرے اس حکم کے خلاف دزدی کننا جس نے اس حکم
کو کیا اس نے میری بیعت کو توڑ دیا یعنی را اپنے رخسارے پیٹے ۲۲۸ اور نوچا ۲۲۹ ہاں
۲۳۰ کرتا پھاڑا ۲۳۱ اپنے کپڑے سوگ میں سیاہ کئے ۲۳۲ ہائے نہ پکارا تو ایسا کرنے
کی اطاعت سے باہر ہے میری اس سے کوئی بیعت نہیں دوست یہ حدیث قرآنی تفسیر
میں کتاب حدیث بیان کیا گیا ہے اب تہذیبی معنی اپنی ہی شریعت کو تسلیم کر دیا نہ۔

لی رضاء مولوی صاحب میری سمجھ میں بات آنو گئی واقعی ان تمام امورات کا مرتکب
صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے لیکن ایک عرض ہے کہ یہ حدیث ہے تو ہمارے پاک
کی نیکر ضعیف نہ ہو اگر ضعیف ہوئی تو پھر قابل عمل نہیں۔

”محمد عمر“ علی رضا صاحب نقہاری اس حدیث کی تشریح بھی تمہارے مذہب پر
ہوں تاکہ تمہارا یہ شک بھی زائل ہو جائے اور مسئلہ یقینی ہو جائے آگے
یہ نقہاری مرضی پر موقوف ہے۔

المسألة العنقولة ۱۴ مؤلف: اَوْحَسَنَ بِرِ حَدِيثِ مَضْبُوتِ
کیوں کہ اب تو حدیث کی توثیق بھی ثابت ہو گئی اب اے ایسی حدیثیں
کریم کے اس فرمان کی شرح ہو عرض کر دیتا ہوں۔

ہم متعلق حضرت امام حنفیہ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر

٥- فروع کافی ۲/۳۸ { عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن سنان
عن عيسى عن ابي ايوب الخزاز عن رجل عن

عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُحْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ
يُفْقَنَ حَيَاتًا وَلَا يُلْطَمَنَ خَدًا وَلَا يُدْعَوْنَ رِيًّا وَلَا يُخْلَفُ
قَبْرًا وَلَا يُسَوَّنَ ثَوْبًا وَلَا يُكْشَرَنَ شَعْرًا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے رسول
یَعْقُوبُكَ فِي مَعْرُودٍ کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے رخساروں پر طمانچہ نہ ماریں اور
لائے نہ پکادیں اور قبر کے پاس نہ بیٹھیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور مال

جعفری باش گر خه اغواپی

ورنہ درمہ طریق گمراہی

ان کریم کی ایت نعت ماتم کا ترجمہ امیر المؤمنین علیہ السلام

اور حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبان سے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہرا

کو مجھ پر ماتم نہ کرنا

١- كتاب العسل والشرائع ٢
حدثنا ابي رحمة الله عليه قال حدثنا
احمد بن ادريس عن سلمة بن الخطاب

عن الحسين بن راشد بن يحيى عن علي بن إسماعيل عن عمرو بن أبي المقدام
قال سمعت أبا الحسن أو أبا جعفر عليه السلام يقول في هذه
الآية ولا يعصيك في معروف قال إن رسول الله صلى الله
عليه وآله قال لفاطمة إذا أتت فلا تخشني على وجهها ولا
تسرخي عن شعرا ولا تادري يا الوليد ولا تقيمي على نائمة ثم
قال هذا المعروف الذي قال الله عز وجل في كتابه
في يعصيك في معروف ٥

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام یا امام باقر علیہ السلام وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ
مَنْعَ قَوْلِهِ تَعَالَى كَرِهَ اللَّهُ مُضَاهَاةَ رَسُولِهِ وَكَرِهَ اللَّهُ مَنْ مِثْلَهُ بِتَحْقِيقِ
فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر لڑ اپنے منہ کو نہ لڑ چنا اور مجھ پر اپنے ہاتھوں
ڈھیل نہ چھوڑنا اور مجھ پر تو ہائے نہ پکارنا اور مجھ پر تو کھڑی ہو کر نہ
کرنا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی معروض ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے
کتاب میں فرمایا وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ

۵۸۔ جلاء العیون { ہاں اے فاعل کہ بے پیغمبریاں نے باید
اور نہ بایں خراشید و ادبیلانے باید گفت
گو آنچه پدر تو و وفات ابراہیم فرزند خود گفت کہ چشمان میگردد دل بدست آید
چیز سے کہ موجب غضب پروردگار باشد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو وصیت فرمائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے فاعل پیغمبر کے لئے گریبان نہیں پھاڑنا چاہیے اور نہ لوجیا نہیں چاہیے
اور وادبیلانہیں کہنا چاہیے اور لیکن جو کچھ میرے باپ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر کہا
وہ کہو کہ اکھیں دیکھیں اور دل میں درد آتا ہے میں وہ چیز نہیں کہتا جو پروردگار کے غضب کا
سبب بن جائے۔

نوٹ :- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت
کے خلاف اگر وادبیلانہ یا مونہہ پشیا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔

تم کتاب کرتا ہے وہی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے

جلاء العیون ۶۹ { پس شہا فوج فوج بایں خانہ و آید و بر من صلوة فرستید
و سلام کنید مرا آزار مکنید بگریہ و فریاد و ناله۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فوج فوج اس گھر میں آنا اور مجھ پر صلوة بھیجنا
سلام کرنا رو کر اور فریاد کر کے وادبیلانہ کر کے مجھے تکلیف نہ دینا۔

۹۔ حلیۃ التقین ۱۸۸ { حضرت رسول نہیں فرمود از گریہ بلند و نوحہ کردن
در مصیبت نہی فرمود از رفتن زمان پے جنازہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت میں بلند رونے اور نوحہ کرنے سے
منع فرمایا اور جنازے کے پیچھے عزتوں کے جانے سے بھی منع فرمایا۔

۱۰۔ کتاب الامانی { تَلْهِی رَسُولُ اللَّهِ رُحًى، عَنِ الرَّثَّةِ عِنْدَ
الْمَصِیْبَةِ وَ تَلْهِی عَنِ الْبِیَاحَةِ وَ الْاِسْتِغَاثِ
للصدوق ۲۵۴ { إِلَیْهَا۔

شیخ الطائفہ امامیہ صدوق صاحب نے دو حدیثیں صفحہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث نقل فرمائی ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت بلند رونے سے
منع فرمایا اور نوحے سے بھی منع فرمایا اور مدد مانگنے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۔ اصول کافی ۴۲۰ { مَنْ دَقَّ وَبَعَثَهُ دَقَّ عَمَلُهُ
{ جس نے اپنے منہ کو لوجیا اس کے نیک اعمال پھاڑے گئے

۱۲۔ قرب الاشراد ۱۴۳ { دَسَّالَتْهُ عَنِ النَّوْجِ فَكَوْهَهُ۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرجے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اسکا جواب فرمایا کہ

۱۳۔ حلیۃ المتقین ۱۸۹ { در رسول خدا بھی فرمود از ظانچ بر روزی و مہیبتہ۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت مونہ پر طمانچہ مارنے سے منع فرمایا۔

۱۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۲ { نہا رسول اللہ عن المراسۃ عینہ مصیبتہ و نہی عن الیاء

و الاستماع الینہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت چلانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا اور نوحہ سننے کی طرف جانے سے بھی منع فرمایا۔

کیوں بھی یہ حدیث تہا کے سنن اربعہ کی ہے اب تسلیم کرنا تہا کے اختیار ہے

۱۵۔ حلیۃ المتقین ۲۶ { و حضرت رسول فرمود کہ ہر کہ اطاعت زن فرما

یا رسول اللہ ای اطاعت کلام است فرمود کہ از و رخصت طلبید کہ برائے سیر حمام ہائے و عرو سہا و عجبہا و عزا ہا برو و او را رخصت بد و جاہائے ہارک از و طلبید کہ در برون پرست و برائے او بگید و۔

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرتا ہے اس کو سر کے بل اونڈھا کر کے جہنم میں ڈالتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اطاعت کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ عورت خاوند سے حاملوں اور عروسل اور عیدوں اور تعزیموں میں جانے کے لئے رخصت طلب کرتی ہے رفاوند رخصت دے دیتا

خاوند سے ہارک کپڑے پہننے کے لئے طلب کرتی ہے رفاوند اسکا ہارک ہا ہے۔

ما تم میں بھیجئے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

۹۲ { حدیثنا ابو الحسین محمد بن علی انشاء

قال حدیثنا ابو حامد احمد بن محمد

قال حدیثنا ابو یزید احمد بن خالد الخالدی قال حدیثنا

احمد بن صالح قال حدیثنا ابی قال حدیثنا انس بن محمد ابو مالک

عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدم عن علی بن ابی طالب

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ائمہ قال فی وصیتہ لہ ی علی

طاع امری تاء الکت اللہ عنی و جوبہ فی الناس فقال علی و ما لک

لک قال یا ذن لہا فی الدہاب الی الحما مات و العرسات و النیاحات

و البرقانی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت فرمائی

کہ علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں مونہ کے

بل اونڈھا کرے گا تو علی علیہ السلام نے عرض کیا حضور عورت کی اطاعت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو حاملوں اور شادیوں اور نوحے کی طرف جانے

کی اور ہارک کپڑے پہننے کی اجازت دینا۔

۱۶۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۲/۲۸۸ { قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَ أَمْرَئَهُ أَكْبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا تِلْكَ الطَّاعَةُ قَالَ يَا ذَنْتَ لَهَا فِي الذَّهَابِ وَالْأَعْرَاسَاتِ وَالنَّائِحَاتِ وَلَبَّسَ اللَّيْبَابَ السَّرَقَاتِ -

۱۷۔ خصال ابن بابویہ ۱۲۶ { قَالَ رَجُلٌ إِبْلِيسُ أَسْرَعَ رَنَاتٍ أَلَيْسَ بِكَوْهٍ لَعْنٍ وَحِينَ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ وَحِينَ لَبِثَ مَحَلٍّ عَلَى حَيْنٍ رَقِيَّةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَحِينَ أُنْزِلَتْ أَهْرَ الْكِتَابِ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا (سب سے پہلے) جہان نے چار وقتوں میں چنیں ماریں جس میں لعنت کیا گیا اس میں اس کی چنیں نکلیں دوسری دفعہ جب زمین پر اتارا گیا تو اس کی چنیں نکلیں تیسری جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ظاہر کیا گیا چوتھی جب محمد شریف نازل کی گئی تو ابیس کی چنیں نکلیں۔

نوحے کی ممانعت

۲۰۔ مجمع المعارف ۱۶۲ { وَفَرَمُوهُ نَوْحًا كُنْهًا بِأَيِّهِ رُزِقُوا مِمَّا نَزَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفَرَمُوهُ نَوْحًا قَسْوًا زَنَانًا -

اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نوحہ گانا بہشت کے نراق پر ابیس کا تھا اور فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن نوحہ کرنے والوں کی مانند نوحہ کرنے والوں کو اور فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گانا عورتوں کا طریقہ ہے۔

عورتوں کو اتم کی طرف بھیجنے کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

۸۔ خصال ابن بابویہ ۹۲ { حَدَّثَنَا ابْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي هِشَامٍ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَزْوَانَ

عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ طَاعَ أَمْرَئَهُ فَإِذَا رُبْعَةُ أَشْيَاءَ كَبَهُ اللَّهُ عَلَى مَخْرَجَتِهِ فِي النَّاسِ قِيلَ وَمَا هِيَ قَالَ فِي اللَّيْبَابِ وَالنَّائِحَاتِ وَالْأَعْرَاسَاتِ وَالنَّائِحَاتِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے چار چیزوں میں اپنی

۲۱- حیات القلوب ۳۱ } از حضرت رسول منقول است کہ شیطان اولی
بود کہ سرود خواند و اول کے بود کہ حدیث سے
مؤلف علامہ مستدرجی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقول ہے کہ سب پہلے شخص نور
گمانے والا شیطان تھا اور سب پہلے جو پائے کو مست کرنے والا راگ گایا
شیطان نے اور سب پہلے نور کیا کر شیطان نے۔

۲۲- نفس الرحمن } ایوم الخامس قال ابو عبیدہ اللہ علیہ السلام
یوم ولد فیہ قاسم الشقی و فیہ قتل اخاه
مؤلفہ محدثی
نوری طبرسی ۱۲۴
و دعا فیہ بابا اونیل علی نعیمہ و هو اول من
فی الارض من بنی آدم و کان ملعوناً۔

حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جمعرات کا دن یہ وہ
دن ہے جس میں قابیل پیدا کیا گیا اور اس میں اس کا بھائی ہابیل قتل کیا گیا اور قابیل
نے اپنے نفس کے لئے اسی دن میں ہائے میں مر گیا کہا اور وہی قابیل پہلے
شخص ہے جس نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے پہلے پہل دیا کیا اور ملعون ہوا۔

حضرت جعفر علیہ السلام کا فتویٰ کہ تمام نہ کرنے والے کے نزدیک شیطان نہیں ہیں

۲۳- خصال لابن بابویہ ۳۱ } حدثنا احمد بن ہارون الغامدی قال
حدثنا محمد بن جعفر بن بطة قال
حدثنا احمد بن ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن صفوان بن یحییٰ یزیدۃ

عن عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابلیس نخسۃ لیس فیہ
من اسیر الناس فی قبضتی من اعتصم بیا اللہ عن یدۃ صادقۃ
العلیہ فی جمیع امورہ و من کثر تبیحہ فی لیلہ و نهارہ
سی لا ینالہ المؤمن بنا یرضہ لنفسیہ و من کثر یجرع
المریۃ حین تمیئۃ و من رعی بما قسم اللہ لہ۔

امام ابن یحییٰ اس حدیث کو حضرت جعفر صادق علیہ السلام تک مرفوع کرتا ہے حضرت
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس نے کہا ہے کہ پانچ میں جن میں میرا کوئی چارہ نہیں
ہے (۱) تمام میرے قبضے میں ہیں (۲) جس شخص نے سچی نیت سے خداوند کرم کو تسلیم کر لیا
(۳) نام امور میں اس پر بھروسہ کر لیا۔ (۴) دن رات میں جس کی تسبیح خداوند کی زیاد
(۵) اپنے مومن بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے نفس کے لئے کرے (۶)
(۷) نصیبت اس کو پہنچے تو وہ نصیبت پر جزع خزع نہیں کرتا یعنی دایلا نہیں
ہو اللہ نے اس کے حق میں دے دیا اس سے رضی ہو جائے۔

۲۴- زوالے کو سزا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

۲۴- حیات القلوب ۲ } ابن بابویہ بند معتبر امام جعفر صادق روایت
کر رہا ہے کہ حضرت رسول فرمود کہ چارہ نصیبت
در امت من خواہ بود تا ز قیامت اول فخر کروں بحجائے خود دوم طعن کروں

۳۵۔ فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

وَقَالَ (الصَّادِقُ) عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ لَيَبْتَغَانِ إِلَى

مَا بَيْنَهُمَا الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُورٌ وَإِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ لَيَبْتَغِيَانِ

فَيَأْتِيَهُ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوعٌ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تکلیف اور صبر مومن کی طرف

میں اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور داویلا اور تکلیف

میں اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس وقت داویلا کرتا ہے

حدیث میں آپ کے مشہور سنن اربعہ کی ہے اور فیصلہ حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام ہے تو خود گفت سرائی

وَرَدُّهُ مِنْ طَرِيقٍ لَمْ يَأْتِ

نعم نے کہا ہے کہ حضور پر کسی نے داویلا نہیں کیا حالانکہ حضرت فاطمہ علیہ

السلام کا شعر مشہور ہے -

صَبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنًا لَيًّا

مگر ہر مصائب کو آنکھ سے نہ دیکھا

مگر ہر مصائب کو آنکھ سے نہ دیکھا

اس سے اور زیادہ کیا مانم ہوتا ہے -

مگر اس داویلا کیسے ثابت ہوا اور کن الفاظ سے ثابت ہوا اور یہ بھی کھانا

در سبیلے موم سوم آمدن باران را از اوضاع کراکب و استن و اعتقاد
چہام نوح کون و بدر شیکہ اگر نوح کندہ توبہ نکند پیش از مردن چون روز قیامت
جامہ از مس گذاختہ و جامہ از حرب بر او پوشانند -

ابن بابویہ نے معتبرند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں میری امت
تک عیشہ پیگی - (۱) اپنے حسب پر فخر کرنا (۲) آدمیوں کے نسبوں پر طعن کرنا (۳)
بارش تباروں کے بدلنے سے ہوتی ہے اور علم نجوم پر عقیدہ رکھنا (۴) نوح کرنا (۵)
ہے کہ نوح کرنے والا تو مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کرے تو جب قیامت کے دن
گناہ گار ہوئے تانبے کا لباس اس کے بدن پر پہنائیں گے -

حضرت امیر المومنین کا فتویٰ کہ ہم کرنے والے کی عبادت واجب ہو جاتی

۲۵۔ نہج البلاغۃ ۳۵۔ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيُنْزَلُ الصَّبْرُ عَلَى

الْمُصِيبَةِ وَمَنْ صَرَبَ بِهَا عَلَى فُلَانٍ

عِنْدَ مُصِيبَةٍ حَبَطَ عَمَلُهُ

اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبر مصیبت

سے نازل ہوتا ہے اور جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارا

اس کے نیک اعمال خالی ہو گئے -

اس کے کہ جبریل علیہ السلام نے سارہ کو اسحق علیہ السلام کی خبر سنائی۔

(۳) تفسیر الصافی ۴۶۹ { فَصَكَّتْ وَجْهَهَا قِيلَ فَلَطَمَتْ أَطْرَافَ الْأَصَابِعِ جَبْهَتَهَا فَعَدَلَ الْمُتَجَبِّ وَالْقِسِيُّ ائْتَمَّ غَطَّتُهُ }

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا بعضوں نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی انگلیوں کے
سارہ نے اپنے ماتھے پر ماتے تعجب کرتی ہوئی اور قسبی نے کہا ہے کہ اس نے
اپنے منہ کو ڈھانپ لیا و شرم کے ماتے

(۴) تفسیر البرہان ۲۳۵ { فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَوْرَةٍ (فِي جَمَاعَةٍ) }

(۱) الطبرسی عن الصادق علیہ السلام فی جماعۃ

(۲) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا لَمْ غَطَّتْ لَهَا
بَشَرَهَا جِبْرِيلُ بِأَسْمَعَى -

حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ابراہیم علیہ السلام کی عورت سارہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا جماعت میں آئی علی بن ابراہیم نے کہا ہے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا
یعنی جبریل علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام بیٹے کی خوش خبری دی تو حضرت
سارہ نے اپنے منہ کو شرم سے ڈھانپ لیا۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۵۱۹ { فَصَكَّتْ وَجْهَهَا لَمْ جَمَعَتْ أَصَابِعَهَا
فَصَكَّرَتْ جَبِينَهَا تَعَجُّبًا فَصَكَّتْ وَجْهَهَا }

یعنی اپنی انگلیوں کو جمع کر کے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارا۔

(۱) اس مذکورہ آیت کا مطلب تمہاری شیعہ تفسیر سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت

کہ حضرت ناظر علیہا السلام نے منہ پر علم پچھے ماتے ہوں سینہ کو بی کی ہور ان پچھے
تم یہ ثابت کرو تو انشاء اللہ دس روپے

نقد انعام

پیش کروں گا آگے تم خود سوچ لو یہ افعال و احوال تمام کن الفاظ سے ثابت
دوسرا جواب یہ کہ شعرا ایک دفعہ ہی پڑھ دیا یا پڑھتے رہے اور نہ کہ
اور منہ اور سینہ کوٹتے رہے گھٹنے دو گھٹنے چار گھٹنے ایک دفعہ شعر پڑھنے سے
گھٹنوں کو اوڑھ کر ثابت نہیں اور ردول میں بڑاشت کرنا تو یہ تمام عمر بھی ہے تو کوئی شخص
"علی رضا" مولانا یہ تو سمجھیں آگیا کہ حضرت کسی نے تم نہیں کیا منہ نہیں بیٹھا سینہ
کی لیکن قرآن سے منہ بیٹھا ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے منہ
قرآن میں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا اپنے منہ پر علم پچھے مارا تم کہتے ہو منہ بیٹھا جائز ہی نہیں مگر
قرآن سے ثابت ہے۔

"محمد عمر" یہ ہے زوجات میں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی اپنی شیعہ تفسیر میں
چاہیے کہ وہ اس کے معنی کیا کرے میں جو اس کے معنی انہوں نے کئے ہوں وہ معنی
چاہئیں سنئے۔

صکنت وجہہا کی شیعہ تفسیر

(۱) تفسیر قمی ۳۲۵ { فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَوْرَةٍ لَمْ فِي جَمَاعَةٍ وَفَصَكَّتْ
وَجْهَهَا لَمْ غَطَّتْ بِهَا بَشَرَهَا جِبْرِيلُ بِأَسْمَعَى }

احمد ابراہیم علیہ السلام کی عورت جماعت میں آئی تو اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا

ابراہیم علیہ السلام کے گھرانہ کی بیوی سارہ سے اولاد نہ ہوتی تھی یعنی وہ بے اولاد تھیں تو حضرت جبریل علیہ السلام خداوند کریم کی طرف سے لڑکے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری کے لئے تشریف لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری سنائی تو ان کی بیوی حضرت سارہ علیہ السلام عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں۔ تو بچے کی خوش خبری سن کر تعجب سے اپنا منہ چھپا لیا اور کہا کہ میں تو بوڑھی عورت اور بانجھ ہوں تو فصَلَتْ وَجْهَهَا کے معنی شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گئے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ کے مارے اپنا منہ چھپا لیا۔

(۲) دوسرا مطلب شیعہ مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں تو بچے کی خوش خبری سن کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انگلیوں کے پوسے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارے جیسا کہ چائے بھی علاتے میں ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی تعجب کی بات ہو تو عورتیں اپنے انگلیوں کے پوسے اپنے منہ پر تعجب سے رکھتی ہیں تو تمہاری ہی اس مذکورہ تفسیر سے بھی تمہارا مطلب قائم سے منہ پر چلائے مارنا ثابت نہ ہوا۔

”علی رضا“ کو مولیٰ صاحب ہمارے بعض مفسرین نے یہ شبہ لکھا ہے لیکن بعض نے لَطَمَتْ وَجْهَهَا بھی مراد لیا ہے یعنی اپنے منہ پر چلائے مارا ائمہ نے وہ کیوں نہیں بیان کیا یہ مومنین کو دھوکہ دیتے ہو کہ ایک معنی بیان کر دیا اور ایک کو چھپا لیا اپنے منہ پر چلائے مارنا ثابت ہو گیا۔

”محمد عمر“ علی رضا صاحب یہ مطلب نہیں مہنگا پڑے گا اس کا نام نہ لانا ائمہ نے نہ فرمایا

شیعہ تفسیر سے صَلَّتْ کے معنی لَطَمَتْ

تفسیر جوامع البجامع ۴۴۴ لَا تَلَمَّا وَجَدَتْ حَرَارَةَ الدَّهْرِ فَلَطَمَتْ وَجْهَهَا مِنَ الْحَبَاوِ
 علامہ لوری الطبرسی اس لئے کہ اسی وقت خون حیض کی گرمی سے سارہ کو معلوم ہوئی تو جیسا سے اس نے اپنے منہ پر چلائے مارا۔

تفسیر المنہج ۴۰۴ (فَصَلَّتْ) پس چلائے زوہر انگشتان و جہا بامارے خود متقابل اور کبھی گفتہ اندک انگشتان جمع کرو و بہر دو جہین خود زو و این عداۃ زناں است در وقت تعجب و گویند این مشرود کہ شنید حرارۃ دم حیض را بر یافت و بجهت حیاطا پنچہ بروئے خود زو۔

پھر انگلیوں کے پوروں سے اپنے منہ پر سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چلائے مارا اور کبھی نے کہا ہے کہ انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ماتھے پر مارا اور یہ تعجب کے وقت عورتوں کی عداۃ ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خوش خبری جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنی تو فوراً خون حیض کی گرمی حضرت سارہ کو اپنی ذات پر محسوس ہوئی اور اس وجہ سے اس نے اپنے منہ پر چلائے مارا۔

کیوں بھی اب تمہارے ہی بعض شیعہ مفسرین نے جو چلائے مارنے کے معنی لئے

ان احادیث و تفاسیر و آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ میت کے لئے منہ پٹینا
والی لڑنا۔ بال نوچنے کپڑے پھاڑنا اور ہائے گرنے یا شنی و شیعہ کا متفقہ
حکم ہے کہ ناجائز ہے اور محض روئے کی ممانعت شرعی نہیں ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات فکر کے بعد زلال

اب آپ کے سامنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالے اور دفن وغیرہ کا حال عرض کرنا
چاہئے اس لئے آپ کا جنازہ پڑھا اور کیا پڑھا گیا اور کیسے پڑھا گیا اور کہاں دفن ہوئے۔

صلۃ جنازہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کتب شیعہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ حضرت امام فخر علیہ السلام کی زبانی

۲۸۶ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لَنَا

قُبُصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّاتُ
طبع ایرانی ۱۲۰

عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

وَمَا جُؤَا قَالَ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقْرَأُ فِي

حَتَّى دُ سَلَامَتِهِ إِنَّمَا أُشْرِلَتْ هَلْدِي الْآيَةُ عَلَى فِي الصَّلَاةِ عَلَى لَبَدٍ

لِللَّهِ يَا إِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لِللَّهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ فرمایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جبریل کی مبارک
فوز آخون جینس جاری ہو گیا اور اس کی حرارت جب حضرت سارہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے منہ پر انگلیاں اکٹھی کر کے مارا
تو مسکرتہ ثابت ہوا کہ بے اولاد بے امید عورت بڑھی کو خون جینس آئے
بقول منہا بے وہ ایک طمانچہ اپنے منہ پر مارے اب تم خود سوچو کہ تم کس لئے
طمانچے مارتے ہو اور حضرت سارہ نے کس لئے مارا۔ فقیر نتیجہ نہیں نکالتا تم خود
نکال لو۔

نام کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ

۲۴- المعارج ۲۹ { إِنَّ الْإِنْسَانَ خَلْقٌ هَلُوعًا إِذْ امْتَسَّهُ النَّشْرُ
أَجْزُرًا إِذْ امْتَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُنْطَلِقُ
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَانُوا مُخْلِصُونَ -

بے شک انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے
جزع فرغ کرتا ہے اور جب بہتری پہنچے تو رکنے والا ہے سوائے نمازیوں کے
انہی نمازوں میں ہمیشگی کرتے رہے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض انسان خداوند کریم کے شکر سے
جن کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فرغ کرنے لگ جاتے ہیں ہاں جو ہمیشہ کے
نمازی ہوں وہ ایسا نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ بموجب قرآن کریم بے نماز تکلیف کے
وقت جزع فرغ کرتا ہے

کا وصال ہوا آپ پر تمام فرشتوں نے صلوٰۃ پڑھی اور تمام مہاجرین نے اور تمام انصار نے
فوج بن کر فرمایا حضرت جعفر صادقؑ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ امیر المؤمنینؑ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ اپنی صحت اور سلامتی میں
کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا میرے بعد از وصال مجھ پر صلوٰۃ پڑھنے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

اس حدیث کافی سے تمام صحابہ کرام انصار و مہاجرین اور ملائکہ کا بھی صلوٰۃ
پر صلوٰۃ پڑھنا ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تمام زنجیر مختصر سے ہر صلوٰۃ اور ہر

۲۔ اصول کافی
مطبع زکھتوری ۲۸۵
محمد بن الحسین عن سہل بن زیاد عن ابن فضال
عن علی بن النعمان عن ابی مریم الانصاری عن ابی
جعفر علیہ السلام قال قلت لہ کیف کا شہد

عَلِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَمَّا عَلَیْہِ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَفَنَہُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ اَدْخَلَ عَلَیْہِ عَشْرَ ثَوْبٍ فَدَاسَ وَاَحْوَلَ
ثُمَّ وَكَفَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامَ فِی وَسْطِہُمْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلَائِكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِیْمًا فِیَقُوْلُ الْقَوْمُ کَمَا یَقُوْلُ حَتّٰی صَلَّی عَلَیْہِ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ
وَاهْلُ الْعَوَالِی -

حضرت ام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عباسؑ حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے علی بے شک لوگ یعنی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم جمع ہوئے ہیں تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع معلیٰ میں دفن کریں اور
اس لئے جمع ہیں کہ وہ اپنے سے ایک آدمی کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کا امام بنائیں

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو گوں کی طرت لکھے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگ بے شک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حالت حیات و حیات میں امام ہیں اور آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو

امام محمد باقر ابی جعفر علیہ السلام سے روایت ہے راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز جہازہ کیسے پڑھی گئی تو امام باقرؑ نے فرمایا کہ جب حضرت
علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کو غسل دیا اور آپ کو گھن میں بیٹھا تو آپ پر دس آدمی داخل ہوئے

اسی جگہ دفن کروں گا جہاں آپ کا وصال ہوا ہے پھر علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آپ پر صلوٰۃ پڑھی پھر اپنے لوگوں کو ارشاد فرمایا تمام لوگوں کو دس دس آدمی ہتھ پتے اور نکلے ہتھ پتے۔

کلینی کی اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب شہادت سے کسی کو مقرر کرنا چاہتے تھے اور کلینی کی عبارت ان یَوْمُ مَہْمُہُمْ اَعْلٰی مِہْمُہُمْ سے کلینی اس صحابی کا نام تعصبا چھوڑ گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں ہمیں پہلے حالت حیات میں ہی ہمارے اہم تھے اور اب بعد از وصال بھی ہمارے اہم ہیں اس لئے آپ کے ساتھ کوئی امانت صلوٰۃ کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا تو تمام لوگوں نے دس دس آدمی ہو کر صلوٰۃ پڑھ کر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی جس سے اصحاب شہادت کا اجتماع اور ادا ہو گیا اور اپنی طرف سے اہم جنازہ مقرر کرنا ان کے صلوٰۃ پڑھنے کی واضح دلیل ہے چنانچہ اس کی اس عبارت کو شارح اصول کافی مخلص فزوینی الصافی میں اس کی شرح متعصبوں یوں تخریر فرماتے ہیں۔

۴۔ الصافی شرح اصول کافی یعنی رد التیست انہ اہم جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ابن عبدالمطلب از جانب اللہ صلاۃ متابع الیہ بنی ہاشم امیر المؤمنینؑ پس گفت اے علی بدستیکہ متحقق اتفاق کرید بر آنکہ دفن کنند رسول اللہ را در بقیع معلیٰ و بنا بر آنکہ پیش نمازی کنند نماز برادر بقیع معلیٰ مرے ازیشان اشارہ باکت کہ ایشان جعباس گفتہ اند برائے اہل اہل و نعم رسولی پیش نمازی کن یا اشارہ باکت کہ امانت تعیین کردہ اند بخیر تو پس بیرون آئے

و مہم بن علیہ السلام بستے مرم پس گفت اے مرم بدرستیکہ رسول پیش نماز ما است یا شد خواہ زندہ و نواہ مردہ یعنی احتیاج پیش نمازی ایس جاعت نیست مرم بسر نماز کنند و رسول گفتہ بدرستی کہ من مدفون میبوم و موضعے کہ گرفتہ شوم از دنیا الی بعد از ان اشارہ برادر حجر و مبارکہ نماز کرد و برادر بعد از امر کرد مرم را دہ ہدیہ میکرد و برادر و برادر در حجر و مبارکہ کہ بعد از ان بیرون میرفتند از حلقہ خلافت جاعلک نشو و۔

یعنی حضرت اہم جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا عباس بن عبدالمطلبؑ حالات اور ان کے اتباع کی طرف آئے تو فرمایا اے علیؑ مسیح ہے کہ آدمیوں نے یقیناً اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر بقیع کے قبرستان میں دفن کریں انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنت البقیع میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کے لئے اپنے سے ایک آدمی کو پیش نمازی راہم مقرر کریں اشارہ اس بات ہے کہ انہوں نے حضرت عباس کو کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے تو اہم بن جائے یا اشارہ اس طرف ہے کہ انہوں نے تفسیری بخیری میں اہم جنازہ مقرر کر کے حضرت علی المرتضیٰؑ باہر آدمیوں کی طرف تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے آدمی اچھی بات ہے کہ رسول اللہ ہمارے پیش نمازی ہیں جو حاضر ہیں زندہ یا مردہ یعنی اس جنازہ کے لئے پیش نمازی کی ضرورت نہیں بہت آدمی اپنی اپنی نماز ادا کر لیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح بات ہے کہ میں اس جگہ مدفون ہوں جہاں میرا وصال ہو گا دنیا میں بعد از ان حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے روانے ہو کر نماز ادا کی اس کے بعد لوگوں کو اجازت دی کہ دس دس آدمی آپ پر

نماز ادا کر لیں۔ باہر ہی حجرہ کے سروانے پر بعد ازاں باہر نکل جائیں۔ غنویں کے
 تھاکہ جگہ تنگ نہ ہو جائے۔

علا خلیل قبر دینی کو بھی تسلیم کرنا پڑا اگر ائمہ ضلالت سے گالی نکال کر ہی اسے
صورت اصحاب ثلاثہ کا جنازہ پڑھنا اور نماز جنازہ کے لئے اتفاقاً طور پر
بھی اقرار کر لیا گو اپنے تعصب سے کچھ بدلائیں گالی نکال کر ہی اصحاب ثلاثہ کا جنازہ
کے لئے اپنا اہم مقرر کرنا تسلیم کر لیا حتیٰ کہ صاحب اخبار تمام شیعہ نے کہنے لگے
ہیں اس کا اقرار کیا ملاحظہ ہو۔

۵۔ اخبار رقم ۷۶ { حتی صلی علیہ صغیرہم وکبرہم و
 اوائشہم ووضوا حی المدینتہ لغیرہما
 حتی کہ ان کے سب چھوٹے اور بڑوں نے اور ان کے مردوں اور
 نے اور دینہ طیبہ کے گرد و نواح نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی
 افسوس تعصب کا شینا ناس ہر اصحاب کثرت کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 پڑھنا ثابت ہے لیکن تعصب الفاظ میں میرا پھیری سے اقرار کرتے ہیں حتی کہ
 نے بھی تمام کے بے اور کئے لفظوں کے استعمال کو چاک کر کے صاف صاف اقرار کیا

ملک یا قمر مجلسی کا صاف اقرار

۴- جلال الاعيون
مطبع ايراني قديم ۶۲
و ايضا بسند حسن از حضرت صافق روايت كرده اند كه بعد از
بخدمت حضرت امير المومنين آمد و گفت مردم اتفاق كرده اند
حضرت رسول را در بيعت دفن كنند و ابو بكر را بشمارند

۲
۲۶۶ { از خانہ بیرون آمد و فرمود ایہا الناس بدشتیکہ رسول
حیات القلوب } خدا اہم پیشوائے ما است و در حال حیات و بعد از
حیات خود فرمود کہ من دفن میشوم و ربقتہ کہ در آنجا قبض روح من میشود و چوں ایشان
در منصب خلافت مطلب خود را بعمل آورده بودند در این باب ہاں حضرت مضائقہ کردند
و آنچہ میدانی بکن پس حضرت پیش ایشان را خود برداشتہ و بعد از آن شخص
سوم و صحابہ را کہ وہ وہ نفر داخل میشوند و ایشان بزرگوارانہ آنحضرت سے ایتنا دند
و امیر المؤمنین علیا را ایتنا دند تا آنکہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب
صلوات فرستادہ و شیخ طبرسی از حضرت اہم با قریب روایت کردہ است کہ دودہ نفر داخل
میشدند و چہنیں بر آنحضرت نماز میکردند بے اما سے در روز و شب و شب سہ شبانہ
تا صبح و روز سہ شبانہ تا شام تا آنکہ خود بزرگ و مردوزن از اہل مدینہ و اہل اطراف
مدینہ ہمہ بر آنجناب چہنیں نماز کردند

اورند حسن کے ساتھ ہی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباسی حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آدمیوں نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ابوبکر امانت کے لئے کھڑا ہوتا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کریں۔ جب حضرت امیر المؤمنین نے معلوم کر لیا کہ اصحاب ثلاثہ نے حضور کے جنازہ پر بیٹھنے کا ارادہ کر لیا ہے گھر سے باہر گئے اور فرمایا اے لوگو صحیح بات یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیات و ممات میں ہمارے امام اور پیشوا ہیں اور خدا آپ نے فرمایا

النَّصَارَ فَيُصَلُّونَ وَيُخْرِجُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
فَصَلَّى عَلَيْهِ -

پھر مہاجرین سے دس اور انصار سے دس داخل ہوئے پھر سولہ پڑھتے رہے اور
رہے حَتَّى کہ مہاجرین اور انصار سے کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے نماز
پڑھی ہو۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

سولہ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین علی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰ | اہلبقات ابن سعد ۲ | اخبرنا محمد بن عمر حدثني موسى بن محمد بن
ابراهيم بن الحارث البجلي قال وَجَدْتُ
هَذَا فِي صَحِيْفَةِ بَخْطِ أَبِي فِيْهَا - لَمَّا كُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَنَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَخَلَّ عَلَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا
الْبَيْتَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ وَمَعَهُمَا أَهْلُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
فَلَمَّا لَيْعَمُ الْبَيْتِ فَسَلَّمُوا كَمَا سَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَصَفُّوا
سُفُوفًا لَا يُؤْمَهُمْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا فِي الصَّفِّ
الْأَوَّلِ حَيَّاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّا شَهِدُكَ
إِنَّ قَدْ سَلَّمَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَنَصَحَ لِأَمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حَتَّى أَعَزَّ اللَّهُ دِينَهُ وَكَثَّرَتْ كَلِمَاتُهُ فَأَمَّنَ بِهِ وَخَدَّاهُ لِأَسْرِيْلَهُ
فَاجْعَلْنَا يَا إِلَهَنَا مِنْ يَتَابِعِي الْقَوْلَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ وَاجْتَمِعْ

کہ میرا جہاں وصال ہوگا اسی جگہ میں دفن ہوں گا اور چونکہ خلافت کے عہدے
اپنے مطلب کے لئے کارروائی کرنے والے تھے جنارے کے متعلق انہوں نے جہاد
اور انہوں نے کہا کہ اے علی جو تجھے معلوم ہے کہ لے تو امیر المؤمنین آگے کھڑے
اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھائی اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ
اعلیہم اجمعین کو رخصت فرمائی کہ دس دس آدمی داخل ہوں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جنازے پر کھڑے ہوئے اور امیر المؤمنین ان کے درمیان کھڑے ہوئے یہی
کہ دینے والے اور اس کے تمام گرد و نواح والوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوات پڑھی اور شیخ طبرسی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ دس دس
داخل ہوئے اور ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کی بغیر کسی امام کے
کے دن اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کے دن رات تک یہاں تک
چھوڑے بڑے مرد و زن دینے والے اور تمام گرد و نواح والوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ہی نماز ادا کی۔

۸۔ اجتماع طبرسی ۴۴ | فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَاقَةٍ تَوَابِعُ أَبُو بَكْرٍ وَنَاقَتُهُ
سَوَارِيْرُ كَرِهَلَةٍ جَنَارَةٍ كَلَّ لَيْلَتُهُ تَشْرِيفَ لَيْلَتِهِ

۹۔ اجتماع طبرسی ۴۶ | وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَالْمَاءِ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ
مَنْ بَالِغُ آبَائِكُمْ وَمَنْ لَمْ يَبَالِغْ فِي الْمَسْجِدِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے نماز پڑھی اور جس شخص نے حضرت ابوبکر
کے ہاتھ پر بیعت کی تو انہوں نے صلوات پڑھی اور جس نے بیعت نہ کی اس نے بھی صلوات پڑھی۔

۱۰۔ اجتماع طبرسی ۵۲ | ثُمَّ ادْخَلَ عَشْرَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَعَشْرَةً مِنَ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ حَتَّى يَخْرُجْنَا وَتَعْرِفَهُ فَاِنَّهُ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا لَا يَنْتَعِي بِالْإِيمَانِ بَدَلًا وَلَا نَشْرِي بِهِ ثَمَنًا أَبَدًا قَالُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ آمِنُوا ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ حَتَّى صَلَوَ عَلَيْهِ ثُمَّ النَّاسُ ثُمَّ الصَّابِرِينَ

موسیٰ بن محمد نے کہا کہ میں نے اپنے والد کی بیاض میں کھسا پڑا یا کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دے گئے اور چارپائی پر آپ کو رکھا گیا اور ابو بکر اور عمر و سید بن ابی طالب پھر دوڑنے لگے اسلئے علیہ السلام اِنِّهَا السَّيِّئَةُ وَدَحْشَةُ اللَّهِ وَبَوَّكُنَا ابُو بَكْرٍ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی جماعت کی کہ بہت حضرت عائشہؓ نہیں سما سکتے تھے تو ہم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھسا جیسا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھا اور سب نے صفیں کر لیں اور ام سلمہؓ پڑھا پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھا وقت وہ دونوں صف اول میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے تھے اللہ بے شک ہم کو اسی دیتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا ہے نے پہنچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت دی اور فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ نے آپ کے دین کو عزت دی اور آپ کے کلمات پورے ہوئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ہمارے معبود ہمیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے والا بنا دے جو کچھ بھی آپ پر نازل ہوا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے میدان میں اکٹھا حشر ہر ہم آپ کو پہچان لیں اور آپ پہچان لیں اس لئے کہ بے شک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر روف و رحیم ہیں

۱۰ کوئی بدل نہیں ہو سکتا اور اس کے ساتھ ہم بھی قیمت لینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اپنے لئے آمین آمین پھر وہ نکل جاتے اور آ جاتے یہاں تک کہ مردوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھی پھر مردوں نے پھر بچوں نے۔

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء الجلی قال ۲۸۸ } اخبرنا عوف عن الحسن قال غَسَلُوهُ وَحَنَطُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ عَلَى سَرِيرٍ فَأَدْخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ أَتَوْا حَايِقُومُونَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ حَتَّى صَلَّوْا عَلَيْهِ كُلُّهُمْ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور آپ کو کفن دیا اور خوشبو دار دھونی میں آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور آپ پر سلمان فوجوں کی فوجیں داخل ہو گئے آپ کے سر پر ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے تھے اور داخل ہوتے تھے حتیٰ کہ آپ پر تمام نے صلوة ادا کی۔

۲ طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی اوسین ۲۸۸ } و خالد بن خالد الجلی عن سليمان بن بلال عن عبد الرحمن بن حرملة انه سمع سعيد بن المسيب يقول لما قُفِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ رُفْرًا يُصَلُّونَ وَيُخْرَجُونَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ

سعيد بن مسيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جب رسول اللہ صلی

فَكَانَ يَدْخُلُ النَّاسُ رَسُلًا فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ صِفًا صِفًا لَيْسَ كَهَمِّ امَاةٍ
وَيُكَبِّرُونَ وَعَلَى قَاتِلِهِمْ جِيَالُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ إِنَّا شَهِدُ
أَنَّ قَدْ بَلَغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَلَصَحَّ لِأُمَّتِهِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حَقُّهُ أَعَزَّ اللَّهُ دَرِيئَهُ وَتَمَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَتُهُ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِنْ يَشْتَرُ
مَا أُنْزِلَ اللَّهُ إِلَيْهِ وَتُبْنَا لِعَدَاةٍ وَاجْتَمَعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَيَقُولُ
النَّاسُ آمِينَ آمِينَ حَتَّى حُلِّيَ عَلَيْهِ الرِّجَالُ ثُمَّ النَّسَاءُ ثُمَّ
الصَّبِيَّانَ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص امامت کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ مردہ کے تھاہے امام ہیں تو لوگ گروہ گردہ داخل ہوئے ہے اور صف بصف ہو کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے رہے ان کا کوئی امام نہیں تھا اور وہ سب تکبیریں پڑھتے تھے اُس وقت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے با مقابل پڑھ رہے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ کا سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں آپ اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی طرف جو نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا اور آپ نے اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غالب کیا اور اللہ کے کلمت پورے ہو گئے اے اللہ ہمیں قرآن

مقبوعین سے بنا دے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھو اور آپ کا اور ہمارا احشرا کٹھا ہو تو لوگ آمین امین کہتے تھے حتیٰ کہ آپ پر آدمیوں نے صلوٰۃ کی پھر عزتوں نے پھر لوگوں نے ۔

۹ سنن الدارقطنی ۱۹۱ | حدثنا محمد بن مخلد ثنا محمد بن الوليد الافطاسی ابو جعفر الحضرمی ثنا الهيثم بن جميل ثنا مبارك بن فضاله عن الحسن بن انس كذا قال كبرت الملة بكنتا على آدمي أدبر أربعا وكبر أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم أربعا وكبر عمر على أبي بكر رضي الله تعالى عنه أربعا وكبر صهيب على عثمان أربعا وكبر الحسن بن علي على علي أربعا وكبر الحسين بن علي على الحسن أربعا محمد بن الوليد هذا ضعيف -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں پڑھیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں ۔

۱۰ - البدایہ والنہایہ ۵۴۵ | قال الواقدي حدثني موسى بن

محمد بن ابراہیم قال وجدت كتاباً بخط أبي فيه أنه لما كان
 الله صلى الله عليه وسلم وضع على سريرته دخل أبو بكر
 رضي الله تعالى عنهما ومعهما نفر من المهاجرين والأنصار
 ما بينهم البتة فقالوا استأمر عليك أيها النبي ورحمة الله
 وبركاته وسلم المهاجرون والأنصار ما كننا سلم أبو بكر
 رضي الله عنهما ثم صفوا صفوا نالاً يومئذ أحداً فقال
 وعمر وهما في الصف الأول حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اللهم إنا نشهد أنه قد بلغ ما أنزل إليه ولصم لإمام
 وجاهد في سبيل الله حتى أعزاه الله دينه فقلت قلت
 واقدی نے کہا کہ مجھے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ
 کتاب میں باپ کا دستخط لکھا ہوا دیکھا کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرکھن
 گیا اور چار پانی پر رکھے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ان دونوں
 کے ساتھ مهاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جو بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہما میں سما سکتی تھی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اور اس کی رحمت
 اور اس کی برکتیں اور مهاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ہاجرین
 و انصار نے پڑھا پھر انہوں نے بغیر امام کے صفیں باندھیں تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
 نے کہا اور وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے
 اے اللہ بے شک ہم کو اسی جیتے ہیں کہ ضرور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی

فرمائی اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ
 آپ کے دین کو عزت دی اور اس کے کلمات پرے ہو گئے۔

وذكر أنه دخل عليه صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر ومعهما

السيرة الحلبية ۴۷۸
 من المهاجرين والأنصار ليتدبر ما ليسع البتة فقالوا استأمر عليك
 النبي ورحمة الله وبركاته وسلم المهاجرون والأنصار ما كننا سلم أبو بكر
 رضي الله عنهما ثم صفوا صفوا نالاً يومئذ أحداً وكان أبو بكر
 في الصف الأول الذي حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور بیان کیا گیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل
 ہوئے اور ان کے ساتھ مهاجرین و انصار کی جماعت بھی تھی جنہ نے کہ بیت حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سما سکتے تھے۔ تو دونوں نے کہا اے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مهاجرین و انصار نے
 بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے سلام پڑھا پھر ان
 امام نے بغیر امام کے صف بندی کی اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے۔

السيرة الحلبية ۴۷۹
 فقد جاء أن أبا بكر رضي الله عنه
 دخل عليه صلى الله عليه وسلم

فلبث أربع تكبيرات ثم دخل عمر فلبث أربع تكبيرات ثم دخل عثمان فلبث
 أربعاً ثم طلع بن عبد الله والربيع بن عوف ثم تابع الناس

أَدْسَالًا يُكَبِّرُونَ عَلَيْهِ

ضرور روایات میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے چار تکبیریں پڑھیں پھر طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے پھر کردہ کردہ بعد ازاں آئے ہے اور آپ پر تکبیریں

۱۳ ابن عباس کہ ۲ اَدْسَالًا اَبْنُ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا كَبَّرَتْ اَمَّا اَعْلَىٰ اَدْرَا بَعَا وَكَبَّرَ اُوْبَيْدُ عَلٰى فَاطِمَةَ وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ اَدْرَا بَعَا وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلٰى عَمْرِو اَدْرَا بَعَا عَنْ اَبْنِ عُمَرَ وَكَفَّظَهُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي اَهِيْمَةَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَدْرَا بَعَا وَصَلَّى عَلٰى السَّوْدَاعِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَدْرَا بَعَا وَصَلَّى عَلٰى الْجَعْفَانِي فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَدْرَا بَعَا وَصَلَّى اُوْبَيْدُ عَلٰى فَاطِمَةَ فَكَبَّرَ اَدْرَا بَعَا عَلَيْهِمَا وَصَلَّى عُمَرُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَدْرَا بَعَا كَبَّرَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَدْرَا بَعَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام پر جنازے کی چار تکبیریں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ کی چار تکبیریں پڑھیں اور سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اپنے نماز جنازہ پڑھیں تو اس پر تکبیریں ہی پڑھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو تکبیریں ہی پڑھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھیں تو چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ اَدْرَا بَعَا - تلمیذ الجلی ابن ہمام ۵۴۱ اور بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھی تو چار تکبیریں پڑھیں۔

مذکورہ بالا چودہ دلائل سے ثابت ہوا کہ شیعیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلفائے راشدہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد از وصال صلوة جنازہ ادا کی اور اختلاف انہیں اسلام کا ڈالا ہوا ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوة میں بعد از وصال اظہر من الشمس ہے۔

میرے پیارے محبوب مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے آخری
 آل آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا ہونا محال ہے کیونکہ خداوند کریم
 نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کو ختم فرما دیا ہے ہر نبی کا منشا
 خداوندی لوگوں کو راہ راست پر لانا اور خداوند کریم کے ساتھ بندوں کا تعلق رکھنا
 ہوتا ہے چنانچہ تبلیغی کام میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدرے عرصے میں
 ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے کسی نے نہیں کیا ورنہ آپ نے تبلیغ
 فرما کر مسلمان بنایا اور ان کو کلمہ توحید پڑھایا اور وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
 میں رہے ان کو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے اور مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحاب جو ہر وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باوجود رہے
 ان کے ایمان و اعمال کا نقشہ رب کریم نے قرآن کریم میں کھینچا اور ان کی تعریف
 قرآن مجید میں مرج فرمائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مسلمان متقین
 و مومنین مصلحین محمدین اولیاء اللہ وغیرہم کے خطابات سے نوازا اور یہی فیصلہ فرمایا
 کہ یہ متقین اور مومنین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ فخر و فوق
 وغیرہ سے افضل محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متبررات تھے۔

نوٹ: دشمنان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء اربعہ کے کفار مکہ معظمہ
 و مدینہ طیبہ و ماحولہا میں بہت تھے اگر ان میں ایسے ہی عیوب بات ہوتے جیسا کہ آج کل
 ان کے معاندین انہم لگانے میں تو وہ کفار مکہ و ماحولہا عیب جوئی نہ کرتے جب

شان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْمُؤْمِنُونَ -

کیا بڑے اعمال کرنے والوں نے یقین کر لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان دار اور اعمال کرنے والوں کی طرح بنا دیں گے ایسے ایمان دار جن کی حیات و ممات یکساں ہے۔ بڑے آدمیوں کا نیک و بد کو یکساں یقین رکھنا ایسا بہت بڑا ہے جو وہ فیصلہ کرنے میں ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوجہل و ابولہب جیسے نہیں ہو سکتے یہ ہمارا فیصلہ خداوند کریم کے نزدیک بڑا ہے۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا اسلام خداوند کریم کے نزدیک مسلم ہو ہو سکتا کہہ المسلمین کی سند قرآنی موجود ہو۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ایمان کا آوازہ رب کریم ثَوَقُّوا اٰمَنَّا کے ربی لاؤ ڈسپیکر سے نکال کر دنیا کے ہر کونے میں پھیلے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی فلاح یعنی قرآن پاک میں کَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ سے ہو۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تطہیر یُرِیدُ اللہ لِيُطَهِّرَکُمْ سے تطہیر ربی ہر اور تَطَهِّرْهُمْ و تَزَكِّيْهِمْ سے تطہیر عطفوی بھی ثابت ہو۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا تزکیہ بھی مدینہ طیبہ کی کان مزکیہ میں و مَزَكِيَّتِهِمْ سے ہو چکا ہو۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نورانیت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کفار مکہ و مدینہ خلفاء اربعہ کی عیب جوئی نہ کر سکے جو ان کے روبرو اپنے والے سے آج ان کی عیب جوئی کرنا اظہار حسد کے سوا اور کچھ نہ سمجھا جاوے گا یا ان کا حجاز خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی وجہ سے ان کے ہاشم تھے یہ کسی مذہب کی حدیث میں موجود نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی آپس میں ایک دوسرے کو بڑا سمجھتے تھے تو ارشاد خداوند ہوا کہ مومنین و مومنات یقیناً اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل مجرب ہو سکتے۔

مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور یقیناً خداوند کریم کے نزدیک

یکساں نہیں ہو سکتے

۲۹ اَنۡ تَجْعَلَ الْمُسْلِمِیۡنَ کَالۡجُرۡمِیۡنَ مَا لَکُمۡ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ

۳۰ اَفَرَجَعَلۡ الْمُتَّقِیۡنَ کَالۡفٰحِشِیۡ

۳۱ اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا مَّکَانَ فَاِیۡقًا لَا یَسۡتَوُوۡنَ

۳۲ اَفَرَحِیۡبِ الدِّیۡنِ اَجۡتَوَحَّوۡا السِّبۡیَاتِ اَنۡ تَجۡلٰھُمۡ کَالۡالدِّیۡنِ

۳۳ اَمۡنَاوۡا عَلَیۡہَا لَصٰحِحَاتِ سَوَآءَ مَحَآھِمُ وَمَا تَھُمُّ سَآءَ

سے منور ہوا اور لُحُوجِ اِنْسَانٍ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اِنْ کَانَ مَسْمُومًا
قرآنی موجد ہو۔

۷۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تعلیم مدرسۂ محمدیہ مدینہ سے ہوا اور وہ ان
نے ان کو وَعَلَّيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ کی سند علم قرآنی و مصطفیٰ
عطا فرمادی ہو۔

۸۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اسلامی تبلیغ حقہ کی شہادت تَامُّوْنَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کھربوں کی تعداد میں ہر گرجہ
ہر دوکان ہر ملک میں بحیثیت فاعل موجود ہو۔

۹۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا رُشْدٌ صَحِيحٌ اَوَّلِيْكَ هُمْ الرَّاٰثِدُونَ
سے اعلان خداوندی ہو چکا ہو۔

۱۰۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ادائیگی فریضہ نماز کی پابندی کا شاہد
کریم هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ سے ہو۔

۱۱۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نماز کی حقیقت هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خُشِعُونَ سے رب کریم نے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نادی ہو۔

۱۲۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے قیام اعلیٰ کا ذکر اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ
تَقُوْمُ اَدْفِ مِنْ بَلَدٍ اِلَيْكَ لِنَصْفَةٍ وَكَلِمَةٍ وَحَلَا فَيَنْفَعُ مِنَ الَّذِي
وَعَلَّكَ سے بمعیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم فخر یہ بیان فرمائے۔

۱۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی زبان سے جو بات نکلے یا جو ان سے اعمال
صادر ہوں تَوْبَرَأٰی کی طرف رغبت نہ ہونے کا شان رب کریم هُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

مَعْرِضُونَ سے صفائی پیش فرمائے۔

۱۴۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی زکوٰۃ کی منظوری هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ
سے منظور و قبول ہو۔

۱۵۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ایمن ہونے کی اور وعدہ وفا کرنے
کی تعریف رَبِّكَرِيمٌ وَالَّذِيْنَ هُمْ لَا مَانَا تِيْهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ
سے قرآن میں ثبت فرماوے۔

۱۶۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ہجرت و نصرت ۲۱ خدائی سند میں
مرصع ہوا اِنَّا لَبَقِيْتُمْ اَوَّلًا وَاَوَّلًا اور انھار اللہ کے تمنے ان کی دردیوں
پر چپاں ہوں۔

۱۷۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا اسلحہ خُذُوْا حِذْرًا کُفْرًا سے سرکاری عطیہ ہو
۱۸۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا راشن رَزَقْتُمْ مِنْ اَمْطِيَّتِ
سرکاری ٹٹ شدہ طیب ہو۔

۱۹۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی پیاس بجھانے کے لئے آب زمزم ہویا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک کے معجزے کے چشمے کا پانی سبیل
ہر وقت نیتیر ہو۔

۲۰۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا پلنگ تَنَافِيْ اَثْنَيْنِ ہو۔

۲۱۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نگینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ران مبارک ہو۔

۲۲۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی گوشت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا ہو۔

۲۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے کندھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی ہو۔

۲۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا تاج نَصْرَتِ مَنِ اللہِ وَفَتْحُ قَرِيبٍ ہو۔
 ۲۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے دھڑے میں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۲۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر رب کریم ہمیشہ صلوة پڑھے اور اللہ یٰ اٰیُّہَا یٰحَسْبُہُ الْاٰیۃُ مِنَ الْاَسْلَافِ مَکْتُوبٌ موجود ہو۔

۲۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ادا کو ادا اور نبی بالملک کلمۃ یُبْدِیْ ذَکَ رَبِّکُمْ بِحَسْبِہُ الْاٰیۃُ مِنَ الْاَسْلَافِ مَکْتُوبٌ موجود ہو۔

۲۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر جنگ میں ہوں تو ان کے شان میں وہی آیات الہیہ نازل ہوں اگر شہر میں ہوں تو وہی اگر گھر میں تو وہی رب کریم ان کا قرآن میں سچ فرمے۔ لوٹد یوں کے پاس ہوں تو ان کے شان کی حفاظت بآیات الہیہ رب کریم قرآن پاک میں فرمے۔

۲۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی آرام گاہ ریاض الجنۃ ہے

۳۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو جنت الفردوس تحریرِ خداوندی سے لکھا ہو۔

۳۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ظاہری باطنی انعام اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعْمَہُ ظَہِرَہُ وَبَاطِنَہُ حاصل ہو۔

۳۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا رب کریم نے حکم بَدَّ اللہُ قَسْوٰتِیْ اَبَدٍ یُّبْرِیْہُمْ سے تھما ہوا ہے۔

۳۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے غلام کے جو تلوں کو جنت بوسہ دے۔

۳۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نمازیں عالمین کے پیشوا کی اقتدا میں ہوں۔

۳۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اقتدا میں علمین کے اہم نمازیں ادا فرمائیں۔

۳۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا مقام نماز بیت اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔

۳۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو فاتح بیت اللہ ہوں۔

۳۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا جائے نماز میدان جنگ رہتا ہو۔

۳۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا دیدار جنت کی حوریں جنت کے دروازے کھول کر کریں۔

۴۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے گوشہ جگر صاحبزادیاں و امین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہوں۔

۴۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی صاحبزادیاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ گاہ کی تربیت ہوں۔

۴۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادگی سے علو درجہ ہوں۔

۴۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنے اقربا کو پس پشت ڈال کر اپنی تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزاری ہو۔

۴۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے تمام اعمال صاحبزادوں و عبادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر نظر مقبولیت کی مہر سے مرصع ہوں۔

ان کو برا و ہی کر سکتا ہے جو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہو اور ان سے

فدا اس کو ہو سکتا ہے جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش نہ ہونے کا یقین نہ ہو۔

فَمَنْ يَتَّبِعْ هَذَا يَفْلَحْ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا آيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

ہم نے کہا تم جنت سے تمام اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت
آئے تو جس شخص نے میری ہدایت کی تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم ناک ہوں گے
اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی ہیں وزخ والے وہ دوزخ میں
ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو فرمایا کہ تم
جنت سے نکل جاؤ اگر میری طرف سے ہدایت آئی تو جس شخص نے میری ہدایت کی
اتباع کی تو ان پر کوئی غم نہیں تو ثابت ہو کہ ہدایت قبولیت خداوندی کا معیار ہے
خداوندی ہدایت کی اتباع جنت سے نکلے ہوئے کو بھی پھر جنت میں لے جاتی ہے جنت
آدم علیہ السلام برسوں رہنے کے بعد نہ ہمارے نبی نے توجہ نہ فرمائی جب میرے پیارے
محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لے کر التجا کی نوریت العزت نے فوراً دعا فرمائی
فرمائی اور ایسی منظور فرمائی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد جو جنت سے باہر نکلے
کی پیدا ہوئی انہوں نے بھی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو فوراً ان کو بھی جنت
مل گیا تو معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجسمہ ہدایت ہیں جس نے آپ کا دامن
ایمان سے تمام لیا اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی تو ہدایت خداوندی کی جس شخص نے
اتباع کی اس نے فتنہ یتبع ہدای پر عمل کر لیا اور فتنہ یتبع ہدای
کی صورت یہ ہے کہ مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ تو جن صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ کا قانون خداوندی سن کر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت منظور کر لی اور آپ کی اتباع میں ہی اپنی عمر صرف
دی گئی نماز ایسی نہیں جس میں ان کا نام آپ کی اقتداء میں دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
میں درج نہ ہو کوئی روزہ ایسا نہیں جو دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج
نہ ہو کوئی حج ایسا نہیں جس کی ادائیگی دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج
نہ ہو کوئی زکوٰۃ کوئی صدقہ کوئی جنگ ایسا نہیں کہ ان کی جنگی کارکردگی دفتر محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کیوں نہ ہو جن کی بنیاد میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی
ہو ان کی تعمیر کیسے غلط ہو سکتی ہے جن کو کلمہ طیبہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کر
اسلام میں داخل کیا ہو اور هُوَ سَمِعَكُمْ الْمُسْلِمِينَ کی سند رب کریم نے صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین کو عطا کر دی ہو دنیا کی کوئی طاقت کوئی مذہب کوئی فرقہ کوئی جماعت
ایسی نہیں جو ان کو اسلام و ایمان سے خارج کر سکے کیونکہ تمام نے اپنا وطیرہ من یطیع
الرَّسُولَ پر عمل کر کے وہ فتنہ یتبع ہدای کے مصداق بن گئے اور جو شخص فتنہ
یتبع ہدای کا عامل بنا وہ فَلَاحَوْثٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا ضرور متعلق ہو
کیا کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ
جنتی نہ سمجھے تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو بھی جنتی نہیں سمجھا
اور اگر حضرت آدم علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف اسم پاک لے کر فتنہ
یتبع ہدای کے عامل ہو کر جنت میں جا سکتے ہیں تو تیس تیس برس براہ راست
بالمشافہ حضور کی اتباع کرنے والے جنتی کیوں نہیں ہو سکتے اپنے اعمال کو دیکھو اور
اپنی زبانوں کے کرب دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو اور کس لائق ہوا انہوں نے کیا کیا اور
انہیں کیا ملا خافہم۔

بے شک اللہ تعالیٰ ضرور ہدایت دیتا ہے ایمان داروں کو صراطِ مستقیم کی طرف

۲۔ الانعام ۱۸۱ {مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ نُصِِّلْهُ وَمَنْ يَشَاءِ يُعِزِّدْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے

۳۔ الحج ۱۷ {وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِيَ مَنِ يَشَاءُ} اور بے شک اللہ تعالیٰ جس کو ارادہ فرماتا ہے ہدایت دیتا ہے

۴۔ النور ۱۸ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۵۔ بنی اسرائیل ۵ {وَمَنْ يَهْدِی اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ} اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت

۶۔ الکہف ۱۵ {مَنْ يَهْدِی اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا} اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے اور جس شخص کو گمراہ کرتا ہے تو ہرگز نہ پائیں گے آپ اس کے لئے کوئی ولی مرشد۔

۷۔ النساء ۱۳ {فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِمْ فَسَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ وَنُصِّلْهُمْ سُبُلًا} اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

تو لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو عنقریب ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جلدی داخل فرمائے گا اپنے امتیاز

تو لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو عنقریب ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جلدی داخل فرمائے گا اپنے امتیاز

اور ہدایت دے گا ان کو اپنی طرف جو صراطِ مستقیم ہے۔

۱۱۔ ابراہیم ۱۲ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِي اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ نَبِيًّا} اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ صالحہ کئے ان کا رب ان کے

لئے سبب ان کو ہدایت دے گا نعمتوں والے جنوں کی طرف جن کے نیچے نہریں

۱۲۔ ابراہیم ۱۳ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۳۔ ابراہیم ۱۴ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۴۔ ابراہیم ۱۵ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۵۔ ابراہیم ۱۶ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۶۔ ابراہیم ۱۷ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۷۔ ابراہیم ۱۸ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۱۸۔ ابراہیم ۱۹ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے صراط مستقیم

کی ہدایت دی

صفت ۲۳ ﴿وَهَدَيْنَاهُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

اللہ تعالیٰ نے دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کو ہدایت دی تو ان کی
بھی طاقت فرمائی و قارونی گمراہ نہ کر کے ایسے ہی خلفاء و صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی رب کریم نے ہر
بہشتی ان کو طاقت و جہل و بولہبی گمراہ نہ کر کے تو آج چودہ سو سال بعد ان
کون گمراہ کہہ سکتا ہے۔

رب کریم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صراط مستقیم کا وعدہ

الفتح ۲۴ ﴿وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ اور اللہ تعالیٰ آپ کو صراط

مستقیم کی ہدایت دے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ آپ کو ہر کام میں صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔ آگے پھر وہ الہی
تھا کہ کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غلطی پر چلے یا صراط مستقیم پر تو اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پر تھے اور میں اور میں گے

۲۲ ﴿لِيُنذِرَ لِقَوْمٍ كَذِبٍ أَتَىٰ لََّهُمُ الْكَلِيمُ ۚ لَمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ صِرَاطِ
مُسْتَقِيمٍ ۝

قرآن حکیم کی قسم بے شک آپ ضرور رسولوں سے ہیں صراط مستقیم پر ہیں۔

۲۵ ﴿إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

۱۶ ﴿إِنَّكَ عَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ۝

اے شک آپ حضور مہدی ہدایت پر ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ مجھے رب کریم نے صراط مستقیم

کی ہدایت دی

۸ ﴿قُلْ إِنَّمَا هَدَىٰ رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

الانعام ۲۰ ﴿فَرَأَىٰ جِبْرِيلُ شَكَ مَجْهِي رَبِّي فِي صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ ۝

ہدایت دی۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کا قول فعل بلکہ عمل صراط مستقیم

ہو اور تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ہی ہدایت دی خصوصاً

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہر قول فعل صراط مستقیم پر ہے کا ارشاد خداوندی

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند نے ہدایت دی

۱۹ ﴿فَهَدَىٰ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا أُخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِآيَاتِهِ﴾
 ۲۰ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾
 ۲۱ ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾

مومنین کو قرآن بھی ہدایت دیتا ہے

۱۹ ﴿ثَلَاثَ آيَاتٍ الْقُرْآنَ وَكِتَابَ مُبِينٍ هُدًى وَبُشْرَىٰ﴾
 ۲۰ ﴿لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

۲۱ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشَفَاعَةٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي إِذَانِهِمْ رَدٌّ﴾

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایمانداروں کے لئے ہدایت ہے اور شفا ہے اور بے ایمانوں کے کانوں میں بوجھ ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صراط مستقیم

کی ہدایت دی

۱۹ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ﴾

موجود ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی صراط مستقیم کا ثابت ہوا پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں ملاحظہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم نے صراط مستقیم

کی ہدایت دی

النساء ۵ ﴿يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾

اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تمہارے لئے بیان فرمائے اور تم کو ان لوگوں کے طریقے کی ہدایت دے جو تم سے پہلے تھے اور ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری طرف توجہ خاص فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

الفتح ۲۶ ﴿وَيَهْدِيكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾
 ۲۷ ﴿اور اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو! اللہ تعالیٰ تمہیں صراط مستقیم

کی ہدایت دیتا ہے۔

النساء ۵ ﴿وَيَهْدِيَنَا هُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾
 ۹ ﴿اور ضرور ہم نے ان کو ہدایت دی صراط مستقیم کی طرف

اور بے شک آپ ان کو صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔

الشوریٰ ۲۵ { وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ }

اور ضرور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہیں صراط مستقیم کی طرف۔

تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ہدایت عنایت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی وہی ہدایت پیش فرمائی وہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبول فرمائی اور شاو خداوندی ہوتا ہے۔

طہ ۱۶ { وَاسْتَأْذِنُوا عَلَىٰ مَنِ اثْبَتَ الْهُدَىٰ }

۲ { سلام ہوا اس شخص پر جس نے ہدایت کی تابعداری کی۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب پر رب کریم سلام بھیجتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا راستہ صراط مستقیم ہے

الانعام ۸ { فَإِنَّ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاسْبِعُوا وَلَا تَشْعُوا }

۹ { السَّبَلُ مَقَرٌّ يَكْمُرُ عَنْ سَبِيلِهِ }

اور بے شک یہی میرا راستہ سیدھا راستہ ہے تو تم اس کے پیچھے چلو اور نہ پیچھے چلو تم غیر راستوں کے وہ غیر راستہ تمہیں صراط مستقیم سے علیحدہ کر دے گا۔

الانعام ۸۵ { هَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمٌ } آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو اس کا راستہ شیطانی راستہ ہے

۴ { قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَكَ يَصِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمَ }

۵ { اے میں نے کہا میں تم کو گمراہ کر دوں گا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ضرور میں ان کے صراط مستقیم کے راستے پر بیٹھوں گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی تہذیبوں میں اپنے ساتھیوں

کے لیے صراط مستقیم کی دعا کرنا

۱ { أَحَدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ }

یا اللہ ہدایت دے تو میں صراط مستقیم کی راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

پانچوں وقت دربار خداوندی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیں۔ اِھْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یا اللہ ہم سب کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور آپ کے ساتھیوں میں

وہی کہ یا اللہ ہماری دعا بھی منظور و قبول فرما اور اللہ تعالیٰ بھی ہدایت پر لانے کی کوشش

کرائے اور جواب نفی سے نہ دے بلکہ انباتی جواب دے وَ اِھْدِنَا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور

اِنَّ صِرَاطَكَ عَلٰی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمایا وَ لَیْسَ بِنَا هُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا کہ اے

صراط اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھیوں نے اور تم نے میرے دربار میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

اَلْمُسْلِمِيْنَ كِي دَعَائِيْن كِي بِرِي لَوِيْن تے قَبول فرمائی وَ لَهْدَيْنَا هُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت کی تابعداری کی
 البقرہ ۲ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ
 هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ اٰيَاتِنَا كُنُفَرًا ۗ اللّٰهُ بِالشَّاكِرِيْنَ
 كَرِيْمٌ ۝

جس قبے پر آپ تھے ہم نے اس کو ایسے نہیں بنایا مگر تاکہ ہم ظاہر کریں کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کون اتباع کرتا ہے اور کون اپنی دونوں ایڑیوں پر بدلتا ہے
 یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ کو
 لائق نہیں کہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا بخشنے والا ہے۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی واضح دلیل ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلم بیت المقدس کو بدل کر
 بیت الحرم کو اسی لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 میں کون آپ کی اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے تو خلفاء اربعہ رضوان اللہ
 علیہم و دیگر صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی اتباع میں قبلہ بدل کر امتحان خداوندی
 میں پاس ہونا اور خداوند کریم کا ان کو اس میں ایمانی شد عطا فرمانا یہ خلق کے لئے خلفاء
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے کا بین ثبوت ہے۔

اسلم کہو کہ وہ صراط مستقیم پر نہ تھے تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے بھی کوشش
 کی تو کام رہا تو یہ کہنا بھی کفر اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان میں پاس
 ہونا اور رب کریم کا ان کو نہ عطا فرمانا الوصیت حقیقی پر اتہام ہے اور یہ کہو کہ خداوند کریم
 نے ہدایت دی لیکن وہ بعد میں بدل گئے تو یہ بھی جھوٹ کیونکہ خداوندی وَعْد و مَا كَانَ اللّٰهُ
 لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جس کو ہدایت دیتا ہے پھر اس کا گمراہ
 بنا ممکن ہی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا مقتدیوں کا بیعت کرنے
 والے اصحاب کا بعد میں بدن حال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنہوں نے آپ کی
 این کو بدل دیا اور جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین برادری کا مقابلہ کیا
 ال و دولت ملک جہالت کو بدل ڈالا وہ بعد میں کیسے بدل سکتے تھے اور یہ بھی ثابت ہو
 گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم رب کریم سے طلب کرتے رہے اور
 اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو صراط مستقیم عطا فرما دیا وہ صراط مستقیم پر خداوند کریم بھی
 صراط مستقیم پر ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صراط مستقیم پر تمام انبیاء
 علیہم السلام بھی اسی صراط مستقیم پر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ
 علیہم اجمعین بھی صراط مستقیم پر ان کے متعلق تو جو آیت شان آگئی فیصلہ ہو چکا ان کو تو
 کسی طرح بھی صراط مستقیم سے گئے ہوئے کہنے والا خداوندی مجرم ہے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
 مُشْتَقُونَ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ان کے لئے صراط مستقیم کی تھی۔

اور رب کریم نے فرمایا کہ هٰذَا صِرَاطُ ذِيكَ مُسْتَقِيْمًا يٰٓهِيَ اَبَا رَبِّ
 کا راستہ سیدھا ہے جس کا نام صراط مستقیم ہے تو قرآنی فیصلہ بھی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اگر بدل جاتے تو

رَبِّ الْعِزَّتِ اِنْ كُوْبِدِلْ دِيْتَا

۴۴۷ اِنْ تَشَوْ لَوِ اَيْتَبَدِلْ قَوْمًا لَّكَ لَكِبُؤُودُ اَمَّا لَكُمْ ه
اور اگر تم بدل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے سوا اور قوم کو بدل لائے
پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

اس آیت کریمہ کے فیصلہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو
رسول کریم نے بعد از وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عزت و علم و عرفان اور شریعت
کو صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رکھا اور بدل نہیں تو یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق پر ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اگر وہ بعد میں ہی بدل جاتے تو اللہ
تعالیٰ ان کو بدل دیتا رب کریم کا ان کو نہ بدلنا یہ ان کے صراطِ مستقیم پر ہونے کا قرین
التمیاز رکھنے والوں کے لئے بین ثبوت ہے۔

بے ایمانوں کو رب کریم کی طرک ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی

۴۴۸ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَجِدُ يَجْهَرُ اللّٰهُ وَلَهُمْ
اَعْدَابٌ اَلِيْمَةٌ

۴۴۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
وَ اِذَا سَا اَدَّ اللّٰهُ يَسُوْرًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَ مَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ

علیہ وسلم کے حق میں سچ چکا کہ واقعی وہ صراطِ مستقیم پر ہدایت پا چکے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم دونوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحاب کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراطِ مستقیم دکھا دیا
صراطِ مستقیم پر چلا دیا اور خداوند کریم نے ان کو صراطِ مستقیم پر پہنچا دیا جہاں رب
بھی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں

تو جو شخص صراطِ مستقیم پر پہنچ گیا اتنی طاقتیں اس کو صراطِ مستقیم
کیسے بھٹکنے دیں گی۔ اسی وجہ سے رب کریم نے فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ بِضَلَّ قَوْمًا

لَعَلَّ اِذْ هَكَ اَهُمْ حَسَّ كُو اللّٰهُ لَعَلَّ ہدایت سے لے کر صراطِ مستقیم پر پہنچا دیا
تعالیٰ پر لازمی ہے کہ ان کو پھر گمراہ ہونے نہیں دیتا اب بعض مخالفین کہیں جی نہیں چاہا

وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے تھے تو ان کی اس بات کو سن کر یقین ہو گا کہ قرآنی
سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود صراطِ مستقیم پر نہیں اور نہ ہی انہوں نے صراطِ

دیکھ ہے اس لئے یہ دوسرے کو بھی بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں یہ بیچارے معذور ہیں کیونکہ
مستقیم سے ناواقف ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا کہ صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے دشمنوں

کو ابلیس صراطِ مستقیم کی طرف آنے دیتا ہی نہیں جیسا کہ اس نے کہا لَا تَعْبُدَنَّ لَكَ
صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيْمَ اور یہ صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں جی

کے متعلق نص قرآنی نازل ہو چکی کہ وہ صراطِ مستقیم پر ہیں ان کو گمراہ کہنے والوں کی
صراطِ مستقیم تک ساری نہیں صراطِ مستقیم سے محروم ہیں۔

میں کوئی۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی
کو نہ بدلیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی سزا کا ارادہ فرماتا ہو تو اس کو کوئی پشانے والا
اور نہ اس کے سوا کوئی مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جب کوئی قوم اپنے اعمال کو بدل چکے ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو بدل دیتا ہے اور دوسری بات اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئی کہ اگر کسی قوم کو اللہ تعالیٰ مواخذے کا ارادہ فرمائے تو اس کا کوئی طاقت مند نہیں کر سکتی تو ان دونوں احکام الہی سے یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ وسلم خصوصاً اصحاب اربعہ کی حالت کو تغیر و تبدل نہیں فرمایا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے اپنے اعمال کو نہیں بدلا اس لئے خداوند کریم نے ان کی حالت کو نہیں بدلا اور اللہ تعالیٰ کا ان کی حالت کو نہ بدلنے کا ثبوت یہ ہے کہ ان کو مواخذہ نہیں فرمایا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو بدلا تو ان پر طاعت خداوندی کا مظاہرہ نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں

توبه ۱۱ ﴿فَمَا كَانَ اللَّهُ بِمُضِلٍّ قَوْمًا لَبَدَ إِذْ هَدَىٰ اللَّهُ قَوْمًا لَبَدَ﴾
﴿فَمَا كَانَ اللَّهُ بِمُضِلٍّ قَوْمًا لَبَدَ إِذْ هَدَىٰ اللَّهُ قَوْمًا لَبَدَ﴾

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قانون نہیں کہ اس قوم کو اللہ گمراہ کرے بعد اس کے کہ
نے ان کو ہدایت دی ہو حقیقت یہ ہے کہ ظالموں نے ان کے لئے جو ڈرنے ہیں وہ بے شک
تعالیٰ ہر منشی کو جاننے والا ہے۔

اس کا نتیجہ واضح ہے کہ خداوند کریم کا وعدہ سچا ہے کہ جس کو ہدایت عطا فرماوے پھر اس کو گمراہ نہیں بنائے دیتا اور ان کو مفتی بنا دیتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بُرا کہنے والا ان کو ہدایت سے دُور نہیں کر سکتا

المائدة ٥٤ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَنديكُمْ أَفْئُكُم لَا يُغْنِيكُمْ مِنْ

اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو بچانا تم پر لازمی ہے کیونکہ جب تم نے ہدایت حاصل کر لی تو گمراہ آدمی تمہارا نقصان نہیں کر سکتا۔

نواس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم
 حبیب چارین عطا فرما کر صراطِ مستقیم پر مضبوط کر دیا اور آفرینی سبھی عطا فرما دی تو اب ان کو
 اپنے والے خود گمراہ ہیں جو اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

سید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالمشافہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی غلامی کا احضار تلخ نہیں ہو سکتا

۲۱۴ { رَبِّهِمْ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا إِذَا هَدَىٰ اللَّهُ بِهِ الْإِنسَانَ فَلْيَسِّرْ لَهُ سُبُلَ الْوَسْطِ ۝

اور اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دے بے شک
تعالیٰ لوگوں پر بڑا رؤف و رحیم ہے۔

اللہ کریم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ساتھیوں کو مستحق

پر ہونے کی شہادت پیش فرمادی

یوسف ۱۳ { قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ }
۱۲ { وَمَنْ أَشْبَعُنِي اللَّهُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ }

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف
ہوں بنیائی پر ہوں میں بھی اور جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے
میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہیں کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب
طرف دعوت دینے والے بصیرہ پر ہیں یعنی جن کا امام بصیرۃ اور راہ ہدایت ہے
کے متبعین مقتدی بھی راہ راست اور بصیرۃ پر ہیں امام کو قبول ہو جائے تو مستحق
لازم ہوتا ہے اور امام کو سجدہ سہو لازم ہوا تو مقتدی کو بطریق اولیٰ سجدہ سہو
کا رونا نہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب

محمدی ستارے ہیں

الواقعة ۳۷ { لَا أَقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ إِنَّهُ لَلْقَسَمِ لَكُمُ
لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ }

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی اور بیشک
وہ ضرور قسم ہے اگر تم جانو تو بہت بڑی ہے۔

ستارے ڈوبتے تب میں جب سورج چڑھتا ہے تو اسلامی سام پر رب کریم نے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا عجایب فرمایا کہ آپ سورج نور دینے والے
ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اھتفائی کا النجوم کہ میرے اصحاب
تاروں کی طرح ہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تشریح رب کریم نے
فرمائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا لَا أَقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ
اور مواقع النجوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی کہ میں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی قسم کھاتا ہوں تو نجوم صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین ثابت ہوئے دوسرے مقام پر رب کریم نے فرمایا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدی ستارے یا مذاوئیں رہبر ہیں

الانعام ۱۳۶ { وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ

الْبُكَرَى قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اور وہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے تبارے بنائے تاکہ تم ان سے
ہدایت پاؤ۔ جسٹس اور سمندر کے اندھیروں میں ہم نے جاننے والی قوم کے لئے آیات
بیان کیا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ میرے اصحاب تاروں کی طرح
اور اللہ تعالیٰ نے بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی فرماتے ہوئے کہ اَنْتُمْ رِجَالٌ
الْبُكَرَى سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نجوم ہی ثابت فرمایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
کو واقعہ نجوم فرمایا تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت نجوم تمام امت کو
علیہ وسلم کی ہدایت کے رہبر ثابت ہوئے جو خداوندی فرمان مذکور بالا بحرور
اندھیروں میں ایمانداروں کے مشعل راہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انبیاء کرام اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و انبیاء و انطباق
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق خدائی ہدایت کی نص قرآنی وارد ہوئی وہ
میں خداوند کریم کی دی ہوئی ہدایت کا شکر یہ ادا کریں گے۔ وَشَرَعْنَا فِي صُدُورِهِمْ
مِنْ غَلِيٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا
لِهٰذَا اَوْ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدانا اللّٰهُ۔

ہدایت یافتہ کے علامات قرآن کریم سے

الرَّحْمٰنُ ۝ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتِ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا ذٰلِكَ مِمَّا جَاءَ
اِىَّ اللّٰهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ فَتَشْرَعُ لِمَنْ اَشَاءُ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوْنَ

لِیُتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ
اُولُو الْاَلْبَابِ۔

اور وہ لوگ جو شیطانی عبادت سے بچتے ہیں اور ان لوگوں کو مبارک پہنچوں
اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو
مبارک کیجئے جو بات کو کانوں سے سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں
میں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

انصار اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میرے رب کریم نے ہدایت فرمائی
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامن میں چھپا لیا تو بعد ازاں کوئی قوم نہیں
ہو سکتی کہ انہوں نے بت پرستی کی جو اور جب ان سے بعد ازاں بت پرستی ثابت
ہوئی تو آیت مذکورہ بالا سے وہ ہدایت خداوندی پر ثابت ہوئے۔

۴۳ ۝ اَللّٰهُ نَزَلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مُّتَشٰٓئِبًا مِّنْا فِی
النَّفْسِ عَزَمَتْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَحْشَوْنَ رَبَّهُمْ لَمْ تَلِیْنِ
ذٰهُمْ وَقُلُوْا بِهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُدٰی اللّٰهُ یَهْدِی
مَنْ یَّشَآءُ۔

اللہ تعالیٰ جس نے بہت اچھا کلام کھڑا کرنا زلی فرمایا جو ایک دوسرے سے متما
اور بار آتا ہے۔ کانپتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے رب ڈرتے ہیں
ان کے بدن نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے دل ذکر اللہ میں مشغول ہیں یہ اللہ کی ہدایت
جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

ہدایت کو چھپانے والا خداوند کریم کے نزدیک ملعون ہے

البقرہ ۲۱۹ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ ۖ يَكُونُوا عَٰلَمًا لِّلنَّاسِ فِي الْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ النَّاسُ ۖ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۖ﴾

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے واضح دلائل و معجزات کے نازل فرمائی بعد اس کے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتب میں بیان کیا ہے یہ اللہ ان کو لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان کو لعنت کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اپنے احباب و ساتھیوں کے لئے مصیبت علیہ وسلم نے ہدایت کو قطعاً چھپایا نہیں۔

قیامت کے دن کفار ہدایت کو ترسیں گے

القصص ۲۰ ﴿وَمَنْ أَذُو الْعَذَابِ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْعُرُونَ ۚ﴾ اور وہ کفار عذاب کو دیکھیں گے۔ (تو افسوس کریں گے) کہ وہ ہدایت پر ہوتے۔

تو آج عذاب الہی میں گرفتار نہ ہوتے۔

حسنات و نیکوئیوں سے نجات دیتے ہیں

الانبیاء ۱۰۱ ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ النَّاسُ ۖ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۖ﴾

﴿لَا يَلْعَنُونَ خَيْرًا ۚ وَهُمْ فِي مَا اشْتَكَتْ أَنفُسُهُمْ خَلِدُونَ ۚ﴾

بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکیاں بے وقت لگتی ہیں لوگ نیکوئیوں سے دور رکھے جائیں گے ورنہ کی آہٹ کو بھی نہ نہیں گئے اور وہ جہنم کی پالیاں گئے ہمیشہ ان کو ملے گا قیامت کبریٰ کا ان کو غم نہ ہوگا اور ملائکہ ان کا استقبال کریں گے یہی ہے تمہارا وعدہ دن جو تم وعدہ کئے گئے تھے۔

الاعراف ۹ ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمَا مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ ۖ﴾

اور ہم نے زمین میں تمام گروہوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا بعض ان سے صالحین کا اور بعض ان کے علاوہ ہیں اور ہم نیکوں اور برائیوں کے ساتھ ان کی آزمائش کرتے ہیں تاکہ وہ باور میں لیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جماعت صالحین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و محبوب جماعت ہے اور صالحیت کا مرتبہ کثرت حسنات سے ملتا ہے اور اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کثرت حسنات نیات کو مشابہتی میں حسنات کی موجودگی میں نیات نہیں رہتی یہ خدائی وعدہ ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

ہود ۱۲ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ بِهِنَّ السَّيِّئَاتِ ۖ﴾ بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔

اور حسنات کے لئے اسلامی ہونا شرط ہے اور حسنات کی قبولیت تب تک ہے جب نیکی کنندہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہیں تو اس کی نیکی نہ ہی برائیوں کو مٹاتی اور نہ ہی نجات کا باعث ہوتی ہے۔ لہذا حسنہ کے لئے اسلام شرط ہے جو مسلمان اس کی کوئی نیکی منظور نہیں کیونکہ رب کریم کو اسلامی سودا پسند ہے باقی نہیں جہاں ارشاد الہی ہے۔

اسلام

ایک مقلد طریقے سے اس کی نہیں کی۔

خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے

ال عمران ۳۱ { اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ -

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔
نوٹ: جو اسلام سے دور ہے وہ دین خداوندی سے دور ہے۔

مولیٰ صاحب تم کہتے ہو کہ جو مسلمان ہو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال قبول کرتا ہے
سائل: حالانکہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں اور نیکی کے دعویٰ دیتے ہیں۔

دوست بات یہ ہے کہ قرآن حکیم میں انسان کے صحیح ہونے کے لئے رب کریم
محمد ﷺ نے یہی ایک طریقہ فرمایا ہے اسلام اول ہے ایمان بعد میں سب انبیاء علیہم
السلام مسلمان تھے اور انہوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرمائی۔

سینے چند حوالہ جات قرآن کریم کے آپ کے سامنے مختصر عرض کرتا ہوں۔

زمین و آسمان کی ہر شے اللہ کے لیے مسلمان ہے

ال عمران ۳۱ { اَفَغَيْرَ دِينِ اللّٰهِ يَبْتَغُونَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَالْبَيْدُ يَبْتَغُونَ -

کیا وہ اللہ کے دین کے سوا دین کی تلاش کرتے ہیں حالانکہ اسی کے لئے جو شخص
آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسلام لایا ہے فرمانبردار ہو کر یا مجبوراً اور اسی کی طرف
تم لوٹائے جاؤ گے۔

رب کریم کو مسلمان کے اسلام کا سودا منظور ہے

البقرہ ۱۱۱ { بَلَا مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ اَجْرٌ عِنْدَ
رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ -

ہاں جو شخص خاص اللہ کے لئے اسلام لایا اور نیکی کرنے والا ہے تو اس کے
نیکی کا ثواب اس کے رب کی طرف ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پہلے اسلام میں داخل ہو جب مسلمان بن جائے پھر
نیکی کرے گا اس کا ثواب اس کو رب کریم کی طرف سے ملے گا اس کی نیکی ضائع نہیں
سکتی اور نہ ہی اس کو قیامت و قبر و حساب کا ڈر و غم ہے۔

غیر مسلم کا سودا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں

ال عمران ۳۱ { وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ
هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ -

اور جو شخص اسلام کے سوا دین تلاش کرتا ہے تو اس کی طرف سے ہرگز نہ قبول کیا
گا اور وہ آخرت میں خسران سے لڑاؤں سے ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کے نزدیک سوائے دین اسلام کے کوئی
طریقہ قبول نہیں اور اگر کسی اور طریقہ پر نیکی کرنا چاہے تو وہ بھی مردود کیونکہ خداوند کریم

ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے

البقرہ ۱۲۵ وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدْ اصْطَفَيْنٰهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهٗ اَسْلَمْ قَالَ اَسَلَّمْتُ لِزَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيٰ اِبْرٰهٖمُ بَيِّنْهٖ وَيَعْقُوبُ يٰ اِسْحٰقُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ لَكَ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ اَفَرَأَيْتُمْ شٰهَدَآءَ اِذَا احْصٰى الْقَوْمَ الْمَوْتَ اِذْ قَالُ لِبَنِيهِ مَا لَعَيْدُكُمْ مِنْ بَعْدِي قَالُوْا الْعَبْدُ الْاِلٰهٰ اِلٰهٖ الْاَبَآءُ لَكَ اِبْرٰهٖمُ وَاِسْمٰعِيْلُ وَاِسْحٰقُ اِلٰهًا وَاَحَدًاوَاٰخَرُوْنَ لَكُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور کون شخص وگروانی کرتا ہے دین ابراہیم علیہ السلام سے مگر جس کا نفس حق پرست اور ضرور چھاؤ کیا ہم نے اس کا دنیا میں اور بے شک وہ آخرت میں ضرور نیکیوں سے ہے جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے فرمایا اسلام لا تو کہا اس نے میں رب العالمین کے لئے اسلام اور اسی کا حکم کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے اسے یہی بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے فرمایا ہے۔ تمہارے لئے دین کو اور تم غیر اسلام کے نہ مرنے کی گنجائش تھی جب یعقوب علیہ السلام کا وقت وصال آیا جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا میرے بعد کس کی تم عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے اور تیرے پاس دوائے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو عبادت تھی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکماً فرمایا اَسْلَمْ تَحَضَّرَ ابراہیم علیہ السلام نے نہیں فرمایا کہ یا اللہ کیا میں پہلے مسلمان نہیں ہوں جو کہ وہ پہلے ہی مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اس لئے انہوں نے فوراً اقرار فرمایا اَسَلَّمْتُ لِزَبِّ الْعٰلَمِيْنَ معلوم ہوا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو رب کریم نے مسلمان ہونے کا زبانی اقرار کرایا تو انہوں نے فوراً اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا اقرار کر دیا تو انہیں رب کریم کیسے چھڑے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد اپنی اولاد کو دیا کہ فلا تموتون الا و انتم مسلمون سب اقرار کیا کرتے تھے کہ مُسْلِمُوْنَ ہم سب اللہ کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے

المائدہ ۷۱ اِنَّا اَنْزَلْنَا الشُّرٰٓةَ فِيْهَا هُدًى وَنُورٌ يَّحْكُمُ بَیْهَا الْمُتَّبِعُوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا

ہم نے توراہ کو نازل فرمایا اس میں ہدایت ہے اور نور ہے فیصلہ کرتے تھے ان کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام جو مسلمان تھے۔

مُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سب پہلے مسلمان تھے

الانعام ۶ قَدْ اِنْفِیْ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ﴿۲﴾ ﴿۱﴾ فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں حکم کیا گیا ہوں کہ میں سب پہلے مسلمان ہوں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان اسلام

۱۴۱ { قُلْ إِنَّمَا يُدْعِي إِلَىٰ آثِمَا الْهَكْمَةِ إِلَهَ وَاحِدَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ }
 ۱۴۲ { فَرَادِيحِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كُفِّي بَاتٍ نَهِي مِيرِي طَرَفِي حِي }
 ۱۴۳ { كَلَّ جَ أَوْ كُفِّي نَهِي تَهَارَا مَعْبُودَايَكِي هِي جَ نُو كِيَا نَمِ اسْلَامُ لَانِ مَالِ جَ }
 ۱۴۴ { مَصْطَفِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِ سَاتْهِوِي كُورَبِ كِيَمِ نِي مَوْنِ نَبَايَا }

۱۴۵ { قُولُوا إِنَّمَا يَا اللَّهُ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ

۱۴۶ { أَسْمِعِلْ وَ اسْمِعْ وَ لِيَعْفُوبَ وَ الْأَسْبَابُ وَ مَا أَوْفَىٰ مُوسَىٰ وَ هَيْبِي }
 ۱۴۷ { وَ مَا أَوْفَىٰ النَّبِيُّونَ مِنْ شَرِّهِمْ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَ تَنْفَرُ }
 ۱۴۸ { اللَّهُ مُسْلِمُونَ }
 ۱۴۹ { كَبُورُ مِمَّ اللَّهُ تَعَالَى كَسَمَ سَانْفَ اِيْمَانُ لَانِ مِيں اُور جُكُھ سَہَادِي طَرَفِ نَاذِلِ كِيَا كِيَا }

۱۵۰ { اِسْ پَر سَہِي اِيْمَانُ لَانِ مَالِ مِيں اُور جُكُھ سَہَادِي اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُورَا سَمْعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُورَا }
 ۱۵۱ { اِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُورِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي اُولَا دِ پَر جُہَا نَاذِلِ جُہَا اُور جُہَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُورِ عِيسَىٰ }
 ۱۵۲ { عَلَيْهِ السَّلَامُ مِيں كَسَمَ اُور جُكُھ اِنْبِيَا رِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِيں كَسَمَ اِنْبِيَا رِ كِي طَرَفِ مِيں اِن كَسَمَ }
 ۱۵۳ { اِيك كِي دِيَا نِ جُہِي فَرَقِ نَهِيں كَرْتِے اُور مِمَّ خُدا كَسَمَ لَانِ سَر جُكُھ نَانِ مَالِ مِيں }
 ۱۵۴ { اِس آيَتِ كَرِيْمِ مِيں رِبِ كَرِيْمِ نِي اِيْمَانِ فَا اِقْرَا صَحَابِہ كَرَامُ ضَوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ جَمْعِيں كِي }
 ۱۵۵ { رَا نِي كَرِيَا دِلِ مِيں جُھِنِے نَهِيں يَا تَا كِه اِيْمَانُ بَا التَّقِيَّةِ شَرِيعَتِ مَحْمِيَّةِ مِيں بَا طَلِ جُہَا جَانِے اُور دُوسَرَا نِ }
 ۱۵۶ { لَانِ كِه بَعْضُ صَحَابِہ كَرَامُ ضَوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ جَمْعِيں كَسَمَ اِيْمَانُ بَا تَقِيَّةِ اُور مِمَّ كَسَمَ اِسْلَامِ رِبِ كَرِيْمِ }

۱۵۷ { وَ أَمَرْتُ أَنْ أُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ }
 ۱۵۸ { اُور مِيں كَسَمَ كِيَا كِيَا مِيں كِه مِيں رِبِ الْعَالَمِيں كَسَمَ لَانِ اسْلَامُ اُولَا }

۱۵۹ { مَصْطَفِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُورَا كِي اصْحَابِ }

۱۶۰ { رَضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ جَمْعِيں مُسْلِمَانُ تَحْتِے }

۱۶۱ { فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ابْتَدَعَ }
 ۱۶۲ { وَقَدْ لِلَّذِينَ أَوْحُوا الْكُتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ }
 ۱۶۳ { فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدْ أَهْنَدَ فَإِنْ كَفَرُوا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ }

۱۶۴ { وَاللَّهُ بِصِرِّ الْعِبَادِ }
 ۱۶۵ { نَا كِه مِيں لُوكِ اُپ سَے جُكُھ اَكْرِيں تُو اُپ فَرَا دِيں مِيں خَالِصُ اللَّهِ كَسَمَ لَانِ اسْلَامُ }

۱۶۶ { مِيں اُور مِيں شَخْصِ نِي مِيرِي تَا بَعْدَارِي كِي وَہ مِيں سُلَامُ جَ اُور اُپ اِن لُوكِ كُفْرَا مِيں جَ }

۱۶۷ { قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هَوَ ائْتَدَىٰ وَ أَمَرْنَا فَنُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ }
 ۱۶۸ { فَرَادِيحِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَ شَكِ اللَّهِ تَعَالَى كِي دَرَا تِ مِيں }

۱۶۹ { جَ اُور مِمَّ كَسَمَ كَسَمَ جَ مِيں كِه رِبِ الْعَالَمِيں كَسَمَ لَانِ اسْلَامُ لَانِ مِيں سَر كِه دِيں }
 ۱۷۰ { فَرَادِيحِي جُن كُورَا تِ مِيں كَسَمَ جَ اُور اِن پُڑھوں كُورِي كِيَا تَمِ اسْلَامُ لَانِ تُو اُور مَسْلُومَانُ }

۱۷۱ { جَا مِيں تُو وَہ دَرَا تِ پَر مِيں اُور اُور اُنھوں نِي رُكُورَا نِي كِي تُو اُور كُفِي بَاتِ نَهِيں اُپ }

۱۷۲ { پُہنچا وِہا جَ اُور اُور اُنھوں نِي رُكُورَا نِي كِي تُو اُور كُفِي بَاتِ نَهِيں اُپ }

نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان مبارک سے کہلو اگر قرآن میں تحریر نہ ہو
تھا کہ ان کی ایمانی سند تحریر قیامت تک باقی رہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا دین اسلام تھا

النساء ۵ { وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ زَاكٍ
أَمَلَةً زَكَاةً هَيَّجَ حَنِيفًا وَاعْتَدَ اللَّهُ لِمَنِ اهْتَدَىٰ
اور کون شخص زیادہ بہتر ہے دین کے لحاظ سے جو اسلام لایا خاص اللہ
اور وہ نیکی کرنے والا ہے اور اس نے تابعداری کی ملت ابراہیم حنیف کی اور
اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب بہتر دین اسلام
ہے اور مسلمان سب بہتر وہ ہے جو مسلمان ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع
اور جو ایمان نہیں ملتا ابراہیم سے خارج ہے داخل نہیں۔

ہر انسان کو رب کریم نے مسلمان کے اقرار کا حکم کیا

الاحقاف ۲۶ { وَوَعَيْتُمَا الْإِنْسَانَ لِذَرْبِهِ إِحْسَانًا حَتَّىٰ تَمْلَأَ
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ اُسْتَقْدَامًا وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ
يَعْمَلَ الصَّالِحَاتِ الَّتِي أَفْعَمْتُ عَلَىٰ وَعَلَىٰ وَالدُّنْيَا وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے احسان کرنے کا اس کی ماں انسان
کے ساتھ تھا یا اور تکلیف سے ماں نے جنا اور اس کا حمل اور اس کے مودھ چھڑانے
میں مہینے ہوئے تھے کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس سال کو پہنچ گیا اس نے کہا اے
رب مجھے بہت دے کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں۔

جو نونے مجھ پر انعام کیا ہے اور میرے ماں باپ پر بھی اور مجھے بہت دے کہ میں لچکا
کی کروں جس کو تو پسند فرمائے اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں میں نے تیری
نعمت جرح کیا اور میں مسلمانوں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر انسان جو بدعت کو پہنچے وہ سب لگتا ہو
تو بہ کرے اور اپنی زبان سے اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کرے اور دربار خداوندی میں
اقرار کرے اِنِّیْ تَبْتُ اِلَيْكَ ذَرَاتِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جب تک نہ بانی مسلمان ہونے کا
اقرار کرے اس کی نیکی اس کو خداوند کریم کی طرف نہیں لے جاسکتی کیونکہ کبریا علیہ السلام
سب قبول کرنا صحت کے لئے شرط ہے تمام مذاہب ایک مذہب اسلام ایسا مذہب ہے جو
خداوند کریم تک پہنچاتا ہے ورنہ تمام عمر عبادت اور نیکی میں مشغول رہے کبھی کامیاب نہیں ہو
سکتا یعنی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا اور جو شخص اسلام کی طرف راغب ہو اس کو رب کریم
انسان کے اسلام میں داخل ہونا ہے تو پوری طرح داخل ہو گئے تو تمہاری نجات ہے ورنہ
میں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

دین اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا خدائی اعلان

البقرہ ۲۵ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں نہ کرو یہ شک وہ تمہارے لئے ظاہر دشمن ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جائیں تو ہمارے لئے ہے اور پوری طرح تب ہم داخل ہو سکتے کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چنانچہ پر اعتراض نہ کیا جائے جس کو صدیق بنا دیں اس کو صدیق تسلیم کیا جائے اور فاطمہ بنا دیں اس کو فاطمہ تسلیم کیا جائے جس کو غنی بنا دیں اس کو غنی تسلیم کیا جائے مرتضیٰ بنا دیں اس کو مرتضیٰ تسلیم کیا جائے اور اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج سے کسی ایک پر زبان رازی کی یا دل میں ہی خللات کھٹکا تو دل میں ایمان نہیں ہے ایمان کی سب سے متعلق برائی حال کر کے ایمان کی جڑیں کٹ گئیں آپ کے ساتھیوں میں ایمان کی نکتہ پھٹ رہا ہے اسباب کا حامل ہوا اگر آپ کی ہر تعلق والی شئی کو تاج نہ بنایا دل میں جگہ نہ دی اور پھیلے گناہوں کی معافی نہ مانگی اور جو دین اسلام میں ہو کر مسلمان نہیں بنا وہ شیطان کی اتباع میں ہے۔

کفار قیامت کے دن اسلام سے تریس گے

۱۲۷ ﴿رَبَّنَا يُؤْخَذُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوْكَالًا غَدًا مُّسْلِمِينَ ذُرِّهُمُ يَأْتِيهِمْ أَفْجَاءً يَسْتَعْجِلُونَ وَيَلْمِزُهُمُ الْمَلِكُ فُسُوقَ يَعْلَمُونَ

کفار قیامت کو بہت آرزو کریں گے کاش کہ وہ مسلمان ہونے انہیں چھوڑ دے کہ وہ دنیاوی نفع لیں اور بہت جیتی ہے ان کو آرزو تو عنقریب معلوم کر لیں گے وہ

علی رضا مولوی صاحب اسلام میں کیسے داخل ہونا چاہیے اور پہلے لوگ اسلام میں پوری طرح کیسے داخل ہوتے تھے۔

محمد عمرؓ انبیاء علیہم السلام بھی تمام مسلمان تھے اور ان کو ربِّ کیم اپنی زبانی اَسْلِمُوا سے اقرار کرنا تھا تاکہ باقی مخلوق کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ نبیوں نے دل سے مذہب اسلام کا اقرار کیا لہذا ہم نے بھی دل میں اقرار کر لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے زبانی اقرار کر لیا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تاکہ ان کی امتیں بھی زبانی مذہب اسلام کا اقرار کریں اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے رب و ربوہ اسلام میں داخل ہوتے تو آپ ان سے اسلامی بیعت لیتے اور باقی تھے ہاتھ لے کر اقرار کرتے کہ اے اسلام میں داخل ہونے والے تو کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اسلام میں داخل ہو کر اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں بناؤ گا اور نہ چوری کروں گا اور نہ زنا کروں گا اور نہ اپنی اولاد کو زندہ در گور کروں گا اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہر نیکی کروں گا آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا جب اسلام لانے والا یہ اقرار کر لیتا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا مغفرت فرماتے اور اس کو اپنی اطاعت میں منظور فرما لیتے۔

علی رضاؓ مولوی صاحب کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن کو آپ نے مسلمان بنایا وہ تمام اسلام پر مضبوط رہے یا کچھ ان میں منافق بھی تھے جو اوپر سے اسلام میں داخل ہو گئے اور اندر سے ان کے دشمن رہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو مسلمان بناتے تھے وہ کھرے ہی ہوتے یعنی جن کا ظاہر و باطن درست ہوتا ان کو ہی آپ اپنی مصاحبت میں رکھتے

اور مسلمان ان کے ساتھ رشتہ داری بھی کرتے اور جو ظاہر سے اسلام میں
ہوتا اور اندر نفاق رکھتا تھا آپ اس کو اپنی مشاوریّت کیٹی میں یا دھار
میں کوئی عہدہ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ آپ نے رشتہ داری بنایا
بھاری باتیں نفاق کے خلاف غصہیں تیسری بات یہ ہے کہ منافقین سے
نقلی مسلمانوں کو متنبہ کر دیتا ہے کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اس سے
کچھ کر رہنا اور ان کے رد میں ربّ کریم اپنی آیتیں نازل فرماتا جو کھڑے
ہوئے ان کے شان میں علیحدہ آیتیں نازل ہوئیں اور منافقین کی تہنیں
آیتیں علیحدہ ہوئیں اور مسلمانوں کو جنگ احد میں دھوکہ دیا اور واپس لوٹ کر
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علیحدگی کے لئے آیتیں نازل فرمائی شروع کر دیں
کو اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ مسجد میں داخل بھی نہ ہونے دو اور مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم کے متبعین جو ان کے دھوکے میں آ گئے ان کو معاف فرمایا اور
کوئی شخص اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے میدان چھوڑ کر گھر نہیں آیا جب
نے یا د فرمایا وہ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔

علی رضاؑ مولوی صاحب حضور کے اصحاب کسی منافقین نفع کئی خود غرض
اچھے بھی تھے۔

”محمد عمر“ بھائی صاحب اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
فرمائے اصحابی نہ خوب نے اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا
اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان کو عطا فرمایا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور و قبول فرما کر درست فرمایا اور

آیت تطہیب للاصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ
يَمُزِّقَ الْجَبِيَّتَ مِنَ الطَّيِّبِ

اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر رہنے دے جس پر تم جو جتنی کہ خبیث
علیہ کر کے گا پاک سے۔

آیت تطہیب کی تفسیر شیعہ تفسیر سے

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ
يَمُزِّقَ الْجَبِيَّتَ مِنَ الطَّيِّبِ

اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر چھوڑے جس پر تم جو جتنی کہ خبیث
اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان کو عطا فرمایا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور و قبول فرمایا اور

صحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ رب کریم نے ان کو عطا فرمایا

۱۱ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُوْمِنُ بِآلِهَةِ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
۱۲ قُرْبَتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ
۱۳ فَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ مَحْسَنًا لَّيْسَ مِنَ الْغَافِلِينَ

اور بعض دیہاتیوں سے وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور قیامت
سے اللہ بھی اور جو خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قریب ہونے کے لئے اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے لئے خرچ کرتا ہے خبردار ضروریہ خرچ کرنا ان کی قربت کے
لئے صحیح ہے اللہ تعالیٰ ان کو جلدی اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا
مہربان و مہربان کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی
صلی اللہ علیہم اجمعین اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کے لئے
اللہ کے لئے اتنے میں اپنی تمام عمر میں خرچ کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں
ان کو صحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدہ نصیب فرمایا جو آپ سے پہلے کسی کو نصیب
نہیں ہوا اور نہ بعد میں کسی اور کو نصیب ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
سِرِّكَ اِذَا احْسَدَ ۔

جب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ طیبہ پڑھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسلمان بنایا اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے ہو ستمکرم المسلمین اپنی
قرب سے نکھڑی تو اس پر شہادت بھی ضروری تھی تو اللہ تعالیٰ نے لِيَكُوْنَنَّ الرَّسُوْلُ

صحابیت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرب کریم نے

مسلمان ہونے کی سند عطا فرمائی

الحج ۱۰ ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ احْبَبَ إِلَيْكُمْ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ﴾
 ﴿فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّكُمُ﴾
 ﴿السُّلَيْمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ﴾
 ﴿تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا﴾
 ﴿اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝﴾

اور جہاد کرو تم اللہ کے راہ میں حق جہاد کرنے کا ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم رب نے تمہیں چن لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تمہارا
 باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے رب کریم نے تمہارا نام پہلے ہی مسلمان رکھا اور
 اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دیں
 اور تم لوگوں پر گواہ رہو تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو
 اور وہی تمہارا مددگار ہے تو وہ بہت اچھا دوست اور بہت اچھا مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ مذکورہ بالا سے سات امور ثابت ہوئے۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے تمام امت سے برگزیدہ فرمایا۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین میں کوئی تنگی نہیں دی۔

۳۔ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان و النورین اور علی المرتضیٰ

شہیداً علیکم خداوند کریم نے خالی تحریر ہی نہیں لکھ دی بلکہ تحریر پوری کی ہے اپنی تحریر
 پر شہادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبت فرمائی کہ حضور آپ بھی لکھ دیں کہ میں اللہ
 کو مسلمان کیا ہے اور اصحاب کے مسلمان ہونے پر میری شہادت ہے تو اس آیت کریمہ سے
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول ہونے کی تحریر خداوند موجود شہادت مصطفوی صلی اللہ
 علیہ وسلم موجود اور ملت ابراہیم علیہم السلام پر ان کا عمل پیرا ہونا بھی تحریر خداوندی قرآن کی
 اس آیت میں موجود اور ساتھ ہی خداوند کریم نے اس آیت کریمہ کتب سماویہ کا حوالہ بھی دیا ہے
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقینوں کا شان صرف قرآن میں ہی ہے اس لیے درج نہیں کیا
 بلکہ فرمایا کہ تمام کتب سابقہ سماویہ میں بھی درج کرچکا ہوں ثوابت ہو کہ جو شخص اصحاب
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کا بھی دشمن ہے وہ خداوند کریم کا بھی دشمن و مخالف ہے
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی منکر قرآن کریم کا بھی منکر اور سابقہ کتب سماویہ کا بھی منکر جیسا کہ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر دعویٰ خداوندی ہوگا ان کے خلاف مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم بھی شہادت دینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو میں نے مسلمان کیا ان کو یہ غیر مسلم
 کہنے والے ہیں جن کو میں نے مومن بنایا ان کو معاذ اللہ یہ منافق کہنے والے خود ایمان
 کے مدعی ہیں اور باطن میں تفسیر کر کے اسلام کے دشمن ہیں بنیان اسلام کے دشمن قرآن الہی
 پر شہادت دے گا کہ یا اللہ جن کو تو نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا ان کو یہ قسم ہے
 جو معاذ اللہ برائی سے منہ پھرتے تھے اَقَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ وَمِنْ سَائِرِ اَعْدَائِنا
 الرَّحْمٰنِ وَالْقُرْآنِ وَلَا صَحَابِهِ وَالْاَمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

۴۔ اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رب کریم نے مسلمان رکھا ہے ان کو حضرت

علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو شتمکھ المسلمین فرمایا

سند تحریری عطا فرمادی جس کو مولوی مسلمان کر کے نہ لکھ دے اس کو کوئی اور

نہیں لکھتا اگر کوئی کرے تو اس پر دعویٰ کیا جائے تو وہ سزا یافتہ ہو جائے

تو جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کہ مسلمان کیا ہوا اور ان کے مسلمان

کی سند رب کریم اپنی تحریر سے لکھ دے تو دنیا کا کوئی مسلمان مومن ان کے دوح میں

نہیں کر سکتا اگر کرے تو اس کا دعویٰ کسی اصحاب کے ذمہ نہیں بلکہ اس کا دعویٰ

ہے کیونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے

فرمائی ہے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں شک لانے والے پر دعویٰ

خداوندی ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اچھا نہ سمجھنے والا رب

کی طرف سے ہی سزا بابت ہوگا تو جس مقدس کی مدعی خود کو غرث ہو اور وہ

گوشت کا مقابل ہو تو بھلا سزا بابت کیسے نہ ہو سکے گا۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان: تورات و انجیل کتب سابقہ سادہ ہیں۔

۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قرآن بھی مسلمان ہیں۔

خدا کی وحدہ اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمان علیہ وسلم کوئی تکلیف نہیں

الواقعہ ۲۷ ۱/ فسلم من الممیین -

پھر سامتی ہے آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں جنہوں نے اپنا بیعت کا دایاں

ہاتھ دیا وہ ہاتھ خداوند کے قبضے میں پڑا تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اصحاب میں کا لقب

دیا اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب میں جنہوں نے آپ کے دست پاک پر بیعت کی ان

کو ایقان لایا وہ آپ کو کیا آپ کی آل کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتے۔

۴ فَمَا آتَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ وَاعْتَصِمُوا بِهِ لِيُكَلِّمَهُمُ

الْمَلَكُ ۖ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلًا ۚ لِيُنْهَىٰ عَنْ الْبَيْدِ

رَاطًا مُّسْتَقِيمًا۔

پھر لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

ساتھ لے لیا تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور اپنی طرف

ان کو صراط مستقیم کی ہدایت بھی دے گا۔

تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک

میں بیعت کی اور رب کریم نے ان کے ہاتھوں کو تقام لیا اور

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمان بنایا اور رب کریم

نے ان کو مسلمان ہونے کی سند عطا فرمادی تاکہ ان کے متعلق مسلمان ہونے کا کسی کو شبہ نہ رہ جائے

اور رب کریم کی طرف سے ان کو اصحاب میں کا خدائی خطاب ملا اور قیامت کے دن بھی

لَا تَأْتِيهِمْ فِي كِتَابِهِمْ بَيْعٌ لِّكَ مَصْدَاقٌ ہوئے اور رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کو بیعت کرنے والوں کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا یقین بھی دلایا اب کوئی ان کا

دین پر کہے کہ اصحاب اللہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو تکلیف دے کر حضور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی یہ ان کا کہنا محض بہتان ثابت ہوا کیونکہ اگر اس
ثبوت کے متعلق یہ شبہ کیا جائے تو معاذ اللہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی وعدہ غلط ثابت
نہیں ہوگا لکن اللہ تعالیٰ یَصِفُونُ تو جس کا دل چاہے صاحب ثبوت پر حضور کی تکلیف
کا بہتان لگا کر اپنے حسد کی آگ کو مسکا لے اور جس کا دل چاہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر امن رہنے کا عقیدہ رکھ کر ان سے اپنا عقیدہ فرمان خداوندی کے
مطابق بنائے۔

اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے رو بہ رو آپ کی زبانی اسلام قبول کیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسلام
پر بیعت لی اور دست پاک ان کے دست پاک پر رکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نے جو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
دست پاک پر اسلام کی بیعت کی یہ نہ سمجھا کہ یہ حضور کا ہاتھ ہے یہ سمجھا کہ ہمارے خدا کا
کا ہاتھ ہے۔

آیت ید اللہ

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اُنی ہاتھ تھا

اَلَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَبَايِعُونَكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اَبَدًا يَوْمَئِذٍ كُنْتُمْ قَانِبًا يَكُونُ عَلَىٰ لِقَائِهِ
اَوْ فِي بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا

بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے
ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے تو جس شخص نے عہد توڑا تو عہد توڑنے کا بوجھ
اس کے نفس پر ہے اور جس شخص نے وعدہ پورا کیا اللہ تعالیٰ سے جس پر اس نے وعدہ
کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ جلدی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے بیعت فرماتے بیعت کا ہاتھ دایاں ہی ہوتا
تھا تو ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کا دایاں ہاتھ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوتا تھا اور جن کا دایاں ہاتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دست پاک میں ہو جاتا رب کریم فرماتا ہے کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو اس
آیت کریمہ سے معلوم ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کا دایاں دست پاک رب کریم نے بخانا ہوا ہے۔

الانفال ۹
فَلَمَّا أَتَتْهُمْ لَوْحُومُ وَالْكِبَرُ اللّٰهُ فَتَلَّحْمُوْا وَمَا عَيَّتْ اِذْ
رَعِيْتُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَحِيْلٌ وَبِئْسَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِثْلُهُ
بَلَاءٌ حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

سو تم نے ان کو نہیں قتل کیا اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے نہیں پھینکا
لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا تاکہ مومنین کی اپنی طرف سے آزمائش کرے اچھی آزمائش
بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اسے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب تم اپنے دشمنوں کو قتل کرتے ہو
تو وہ ہاتھوں کی طاقت نہیں بلکہ وہ دست خداوندی کی طاقت ہے جس نے تمہارے
ہاتھوں کو بخانا ہوا ہے چونکہ یہاں نیامیں ان کا دایاں ہاتھ رب کریم کے ہاتھ میں ہے اس

لئے دائیں ہاتھ والوں کا نشان رب کریم نے بیان فرمایا۔

اصحاب یمین کا نشان

الواقعة ۲۷ ﴿وَالْأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ
أَوْ طَلْحٍ مُنْقُودٍ وَظِلٍّ مُتْدُوٍّ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ
فَأَكْهَمَةٍ كَشِبْرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ وَفَرَشِمْ مَرْكُوعَةٍ﴾

اور دائیں ہاتھ والے کیا بات ہے دائیں ہاتھ والوں کی

بغیر کانٹے کے جھکی ہوئی ہیروں میں اور نہ بہ نہ کیلوں میں اور وسیع سایوں میں
بہتے ہوئے پانی میں اور بہت مسدہ جات میں خوشیاں منائیں گے نہ ختم ہونے والے ہوں گے
اور نہ روکے جائیں اور بلند بستروں میں ہوں گے۔

پھر آگے فرمایا فَسَلَامٌ لَّكَ مِنَ الْأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۔

تو آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے سلامتی ہے۔

اطاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں غم کی مراتب حاصل ہوتی ہیں

الاغزاب ۲۲ { وَمَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا } اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے

فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

محمد ۲۶ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } تَبِطَّلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

التباین ۲۸ { وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأُولَئِكَ يَفْضَحُونَ عَلَى رُسُلِنَا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ } ۝

اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ندامت کرو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ ہے۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ =

فرمایا ویجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخولِ جنت ہے

الفتح ۲۶ { وَمَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا } اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے

فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کہ تم رحم کئے جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دینا یہ رحمتِ خداوندی کے مستحق ہونے کی علامت ہے خصوصاً جن اصحاب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ کے دستِ پاک سے زکوٰۃ خرچ کی اور پانچوں وقت کی نمازیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کیں تو وہ اطیعوا الرسول سے کیے اور ہو سکتے ہیں جب ان کے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی کمی نہیں تو لَعَلَّكُمْ تَشْرَحُمُونَ سے وہ کیے محروم ہو سکتے ہیں۔ اب اس کی تائید قرآن کریم سے سنئیے۔

خدا کی وعدہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اعمالِ صالح نہیں ہوتے

الحجرات ۲۶ { وَإِنْ تَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا } ۝

اور اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائشیں
تھاں سے اعمال سے کچھ کم نہ ہوگا۔
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے اعمال میں ایک ذرہ بھر کی واقع نہیں ہو سکتی۔
کوئی ان کے تمام اعمال کا بھی انکار کرے۔ فتنہ۔

اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمانِ یکیم ضائع نہیں کرتا

البقرہ ۲۱ { وَمَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يُضَيِّعَ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالشَّاكِكِينَ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ }

اور خداوند کریم کو یہ لائق نہیں کہ اسے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو ضائع کرے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان کرنے والا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ رب کریم کی اطاعت میں رعایت کرنا

التغابن ۲۸ { فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا سَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَلْفَبَقُوا خَيْرٌ إِلَّا لَكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِمَّا كَفَرْتُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ هُمْ الْمُنْقِذُونَ }

اور خداوند کریم کے ساتھیوں کے ساتھ رب کریم کی اطاعت میں رعایت کرنا

اس آیت کریمہ میں رب العزیز نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی اطاعت کرنے والوں کے اعمال میں ایک ذرہ بھر کی واقع نہیں ہو سکتی۔
کوئی ان کے تمام اعمال کا بھی انکار کرے۔ فتنہ۔
اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمانِ یکیم ضائع نہیں کرتا
البقرہ ۲۱ { وَمَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يُضَيِّعَ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالشَّاكِكِينَ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ }

اور خداوند کریم کو یہ لائق نہیں کہ اسے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو ضائع کرے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان کرنے والا ہے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے

کلمات خداوند کریم کی زبانی

البقرہ ۲۸ { فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا سَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَلْفَبَقُوا خَيْرٌ إِلَّا لَكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِمَّا كَفَرْتُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ هُمْ الْمُنْقِذُونَ }

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا ہے ہمارے رب ہم نے تیرے

کلام کو سن لیا اور تیری بخشش کی فرمانبرداری کی اور میری طرف ہی لوٹنے کی جگہ ہے
اللہ کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا متفقہ فیصلہ فرمادیا جس میں شک
ملک ہی نہیں۔

وَاِذْ كُوِّدَ الْاِلٰهِيْنَ عَلٰى عِبَادِكُمْ وَيُتَخَفَتُهُ الَّذِيْ وَالثَّكٰوِرُ
بِهٖ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَلْقَوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر کی اور یاد کرو تم اپنے آپ کے
کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے کلام کو سن لیا اور تیرے
حکم کے فرمانبرداری کی اور اللہ تعالیٰ سے شہادت کیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے دلوں کو بوجھ جائے والا ہے
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے
ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حلفیہ بیان دے چکے ہیں جس کو وہ سب سے نہیں اور
یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس وعدے کے موافق ہی ثابت ہوئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت میں اولین مطیع ہیں اور اول و زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں
مشترکین تھے یہی کرتے ان کے دل کی صفائی بھی رب کریم نے فرمادی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم لوگ صاف صاف اطاعت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہو۔

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ہدایت میں تو وہ صراطِ مستقیم
پر آجانا ہے صحابہ کرام کو جب رب کریم نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی
اور انہوں نے ہدایت خداوندی و ہدایت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کی

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی و رسولی ہدایت یافتہ ہو کر صراطِ مستقیم پر پہنچ
گئے جیسا کہ آیت قرآنیہ سے ثابت ہو چکا خداوند کریم کی طرف سے ان کو ہدایت کی
ان مذہبی مل گئی پھر صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی سند بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی
یہ صراطِ مستقیم کی سند حاصل کر لی تو اسلام قبول کیا اور سرنگوں ہو گئے تو رب کریم نے ان کے
ہاتھ ہونے کی تیسری سند قرآنی عطا فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ان
ان سندوں کا اصل لوح محفوظ سے اپنی ازلی ابدی کتاب قرآن کریم میں ایمان انہوں کی
ان کے لئے نقل فرمادیا تاکہ قیامت تک ان کے واسطے اپنے اولیٰ المہتدین کی شدات کو دیکھ
ان کے مطابق سلمان بن جابر پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسلام میں
مل گئے تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
ان فرمائی کیونکہ بجز اطاعت سلمان کسی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا تو اب قرآن کریم
کی اطاعت کا ذکر خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بالمشافہ اطاعت
نے کا ذکر قرآن کریم سے سینے اور تسلی کیجئے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی کی یا نہیں اور جیسا
سلمان کو ہدایت اور صراطِ مستقیم اور اسلام کی سند رب کریم نے عطا فرمائی ایسے
ان کو اطاعت کی سند بھی عطا فرمائی کیا ان کی بالمشافہ اطاعت رائیگاں جا سکتی
ہے؟ پھر ان کو اطاعت سے متراکب تھے والا وہ ہے جو ان کے مقابلے میں ہدایت
اور صراطِ مستقیم اسلام اطاعت سے بے بہرہ ہے وہ براہ راست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بے بہرہ و رہنے والے اور سیکڑوں برس بعد پیدا ہونے والے ان کو بے بہرہ
ہیں یہ بات کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا ارشاد فرمایا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُوهُمْ نُوحٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پھر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

الشعر ۱۹ { وَمَا اَنَا بِطَاغُوتٍ الْمُسُوْعِیْنِ

اور میں مومنوں کو چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

قوم عاد کو حصو علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو حصو علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُوهُمْ صَالِحٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک

اللہ تعالیٰ نے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

لو ط علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُوهُمْ لُوطٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

شعیب علیہم السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ شَعِیْبٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو شعیب علیہم السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پھر تو تم اور میری اطاعت کرو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو اللہ تعالیٰ نے ڈرانے کا ارشاد نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی اتباع میں ہی داخل ہوتا جس کو خدا کا ڈر ہوتا اور اس اتباع میں آتا ہی نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ارشاد الہی ہوتا ہے۔

الشعر ۱۹ { وَخِیْضٌ جَاثِلٌ لِّیْنَ اِسْبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ عَصُوْكَ اَفْکَرٌ اِنِّیْ بَرِیٌّ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور آپ تا بعد ازیں کرنے والے مومنین کے لئے اپنے پہلو کو نرم فرمائیے پھر اگر آپ کی نافرمانی

کری تو آپ فرما دیجئے میں بری ہوں اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

ال عمران ۳ { اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک ابراہیم سے بہت قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کی اور یہ نبی محمد رسول اللہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان لائے ہیں وہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ سے اقرب ہوتے ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متبعین ابراہیم علیہ السلام سے اقرب تھے اور دوسری بات اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوئی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقرب ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ابراہیم ہونا نیز نے نص قرآنی سے ثابت کر دیا اور ہم اپنا ابراہیم ہونا قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کھتے تھے غلبے کا خدا الی وعدہ

العصص ۳۰ { اَنْتُمْ اَوَّلٌ مِّنْ اَتَّبَعَكُمْ اَلْغَالِبُونَ

اے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تم دو لو اور جس شخص نے غالبی اتباع کی غالب ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے متبعین غالب ہو سکتے ہیں تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین غالب نہیں آسکتے

ال عمران ۳ { اِنَّ قَالَ اللّٰهُ لِيَّعِيْسٰى اِنِّىْ مَتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْكَ ذُرِّيَّةً
لِّدِيْنٍ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنِّىْ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
اِن كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں لوہا ہوں تمہیں اور تمہاری اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اور تیرے متبعین کو اوپر کرنے والا ہوں کفار پر قیامت تک پھر میری طرف ہمارے لوٹنے کی جگہ ہے آپ اپنے درمیان فیصلہ فرمائیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والا خدا رکھو جو جو اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے رب کریم کفار پر غلبہ دے سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیروں و نصاریٰ کو غلبہ دے سکتا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کچھ وجہ نہیں مل سکتا بلکہ تم نے تو اسی صفائی کر دی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے معاذ اللہ ایمان بھی نصیب نہیں معاذ اللہ لہذا معاذ اللہ

اطاعت اللہ و رسول سے کافر قیامت کو ترسے گا

الاحزاب ۲۲ { يَوْمَ تَلْقَوْنَ اَوجُوهَهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
اَلَا عِزَابٌ ۙ ۝۸ { يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰطَعْنَا اللّٰهَ وَاطَعْنَا الرَّسُوْلَ

جس دن اُن کے منہ آگ میں اُلٹے کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے اے ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لیتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر لیتے تو آج لوگ

میں اوندھے نہ کئے جاتے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرے وہ دوزخ میں اوندھے لٹکائے جائیگے اور پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان پچھتاہٹیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تو آج ناز و رخ میں اندر سے نہ لٹکائے جاتے۔ مطیعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم میں جا نہیں سکتا اور اگر بالمشافہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ہے اس سے جہنمی ہو جائیں تو پھر بقول تھا ہے ابو جہل و ابولہب وغیرہ جنتی مشہور ہے کہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں محالات سے ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا خداوند کریم کا فرمانبردار

النساء ۵۱ { مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ }

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس کا ضرورہ اللہ کا مطیع ہوا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے کیونکہ جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی وہ بھی خداوند کا فرمانبردار ہو سکتا ہی نہیں۔ تو کیا جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اطاعت کرے گا وہ اور اطاعت کبھی ایسی کرے جس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا ہے وہ ایمان لائے اور عمل اسلامی انہوں نے فرائض و سنن و نوافل و مستحبات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

میں اطاعت میں بالمشافہ او کئے تا وصال تک و اعبدوا ربک حتیٰ یاتیک الیقین موت تک۔ شمار اسلامی اور اگر تا ہے موت تک اور ان کی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ شخص شکر اتا ہے جو سینکڑوں برس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوتا ہے تو ان کے اس فعل کو کوئی ذی شعور تسلیم کرنے کو سرگزشتیا نہیں۔

تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنہوں نے خدا کی حکمت تسلیم کرتے ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و سلم کی اطاعت قبول کر لی مسلمان ہو گئے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھا کر اپنی غلامی میں قبول فرمایا وہ ایمان کے ساتھی تھے اسلام کے ساتھی دین کے ساتھی ناز کے ساتھی سن کے ساتھی نوافل کے ساتھی نذر کے ساتھی حج کے ساتھی زکوٰۃ کے منظوری روزے کے ساتھی دعا کے ساتھی جنگ کے ساتھی سفر و حضر کے ساتھی قوم کے ساتھی رشتے کے ساتھی خوراک کے ساتھی مشورے کے ساتھی نور رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تظہیر کا حکم صادر فرمایا۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت میں انہیں پاک فرما دیا ان کا تزکیہ نفس بھی وہ یا اب کوئی ان کا مقابلہ کرے تو کبھی ممکن ہی نہیں۔

جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ مطیعین ہیں اور خداوند کریم کی اطاعت واسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے بعد ان کا مقابلہ ایسا شخص کرے جو اس کا مطیع ہو اپنے مذہبی تعصب میں گرفتار ہو مولوی کے جال میں پھنسا ہوا ہونو ممکن ہی نہیں۔

بنی اللہ کے متبعین نبی اللہ کے امتی اور ساتھی ہوتے ہیں

ابراہیم ۱۳ { فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ
عَفْوٌ رَحِيمٌ ۝ }

پھر جس شخص نے میری اتباع کی ضرور وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو ضرور نہ تو اس کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر الصافی ۲۶۱ { قَالَ بَاقِرٌ مَنْ أَطَعَنِي فَهُوَ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ
قِيلَ مِنْكُمْ قَالَ مِنَّا ۝ }

خدا تعالیٰ فیصلہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ابراہیمی بھی ہیں

ال عمران ۳ { إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ
هَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝ }

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں کے زیادہ قریبی وہ ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور وہ لوگ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین بنیائی پر تھے

یوسف ۱۳ { قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ

أَنَا وَمَنْ اتَّبَعَنِي

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف میں جاتا ہوں میں بھی اور میرے متبعین بنیائی پر ہیں۔

خلفاء اربعہ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں انعام خداوندی

النساء ۵ { وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ۝ }

وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۚ أُولَٰئِكَ الْأَنْفُسُ الَّتِي ارْتَضَىٰ اللَّهُ وَكُفِّيٰ
بِهَا اللَّهُ عَالِمًا ۝ }

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یہی ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یا نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور انہی کا ساتھ بہت اچھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والا ہے۔

ہر نبی اللہ کی امت تب ہوتی ہے جب نبی اللہ کسی کی طرف مبعوث ہوتا ہے یعنی جب دنیا میں نبی اللہ تشریف لاتا ہے تو یہی نبی اللہ کی امت کی ابتدا ہوتی ہے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از ظہور ہی ہم لیا امت مطیعین موجود تو رب کریم نے اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیعین کا ذکر فرمایا کہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیعین سے ہیں تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان
اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں منع من اللہ کے چار اقسام فرمائی
نبیین - صدیقین - شہداء - صالحین اور فرمایا کہ ان چاروں کا ساتھ بہت اچھا ہے
صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چاروں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
میں خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوئے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ صحابہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اطاعت اللہ و اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
کریمہ مراتب عطا ہوئے۔

۴۶ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَدْ كَسَبُوا لَهُمُ الصَّالٰحٰتِ
۱۲ وَالشَّهَادَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرٌ هَمَّا
كُودٌ هَمَّا

اور وہ لوگ جو اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے تو یہی وہ
طرف سے صدیقی ہیں اور شہید ہیں ان کا ثواب اور ان کا نور انہی کو ملے گا
اس آیت کریمہ میں صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان بیان فرمایا۔
۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں اِیْمٰنُ لَیْسَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
خطاب ہوا۔

۲۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو اِیْمٰنُ بِاللّٰهِ
سے واضح ہے۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رُسُلِہُمْ
ثابت کر رہا ہے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صدیقین ہیں قَدْ كَسَبُوا لَهُمُ الصَّالٰحٰتِ
کی دلیل قرآنی موجود ہے۔

۵۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں وَالشَّهَادَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
عیال ہے۔

۶۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے اور
صدیقیت اور شہادت کا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔

۷۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مراتب حاصل کر کے نوری بن چکے ہیں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً غفار علیہم السلام
کو رب کریم نے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایماندار بننے
کا فخر عطا فرمایا اور شہید کا رتبہ اپنی طرف سے عطا فرمایا اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ
اللہ کی طرف سے ان کو صدیقیت اور شہادت کا ثواب بھی مل چکا ہے اور نورانیت کا
وعدہ بھی ہو چکا ہے اب اگر کوئی ان کے صدیقی یا شہید ہونے میں شک کرے تو
کچھ فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے کیونکہ رب کریم
کی طرف سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت میں یہ مراتب مل چکے
ہیں اور ثواب بھی مل چکا وہ نوری بن گئے اب کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے
اِیْمٰنُ وَّ تَوْجُرُوْا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اتباع کرنا واجب ہے

ال عمران ۳۱ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْا حُبِّكُمْ اللّٰهَ وَلَيَفْعَلَ اللّٰهُ

ذُنُوْبِكُمْ وَاللَّهُ سَهِيْبٌ رَّحِيْمٌ

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم چاہتے ہو کہ تم محبوب خدا بنو
تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تم
بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا
درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے جس کو کوئی گناہ نہیں سکتا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع محبوب خدا ہے۔

تو جس کو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر تمام اعمال
میں اپنی اتباع میں پسند فرمایا ہو اس کو آپ کی اتباع سے کفار مکہ جو قریش تھے وہ نہ نکال
سکے تو بعد والوں کی کیا طاقت ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نکال دیں
نتیجہ: اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالاحرم اور خلفاء اربعہ بالخصوص اپنے تمام اعمال
میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے از روئے قرآن کریم محبوب خدا ثابت ہوئے۔

اور مہربان خدا پر زبان درازی کرنے والا ہمیشہ ذکر خداوندی سے محروم نہ رہا
اور ایسے شخص کو جو ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں مشرک رہے ہیں۔ ان کے
متعلق بڑا خیال رکھنے والے کو کبھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہو سکتی
اور ان سے محبت رکھنے والے زیادہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بنیصیب نہیں ہو
سکتے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنیوالے خداوندی مسلمان ہیں

۳۴ ﴿فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسَلَمْتُ لِلَّهِ دَمِي وَإِنَّي أَتَّبِعُكَ
ال عمران ۳﴾ تو اگر وہ لوگ آپ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا کریں
تو آپ ان کو فرمادیں کہ میں خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس نے میری تابعداری
کی وہ بھی خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کبھی رہ
نہا ہی نہیں اور جو آپ کی اتباع میں آگیا وہ غیر مسلم کبھی کہلا سکتا ہی نہیں اور اس آیت کریمہ
سے صاف واضح ہے کہ جو آپ کے متبعین تھے جھگڑا کر کے تو آپ اس
کی جواب دیں کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میرے متبعین بھی مسلمان ہیں جن کو میرے متبعین کے
مسلم میں شک ہو ان کو میرے مسلمان ہونے پر کب یقین ہو سکتا ہے اور جن کو میرے اسلام
میں شک ہے وہ خود اسلام سے دور رہیں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے
دکھ ہیں تو آپ کے متبعین بھی جنتی۔

رَبِّ كَرِيْمٍ جَهَنَّمَ كُوَابِلِيسَ كَمُتَّبِعِيْنَ سَبْهَرِيْ كَا

۳۵ ﴿قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقْوَلُ لَا مَلَأْتُ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ
ص ۵﴾ مِمَّنْ تَتَّبَعُكَ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ أَجْمَعِينَ۔

فرمایا تو سچ یہ ہے اور سچی بات بھی میں کہتا ہوں (تفہیم نہیں کرتا) جہنم کو میں
تجھ سے اور تمام تیری اتباع کرنے والوں سے بھروں گا (اے شیطان)۔

خداوند کریم فرمادے کہ میں جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھر دوں گا تم کہتے ہو کہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے بھرے گا تو تم غرور فیصدہ کرو کہ کون سچا ہے
کیسے ممکن ہے اور تم اپنی طاقت کا اندازہ بھی لگا لو اور اپنے کلام کا بھی اندازہ
اور خداوندی طاقت کو بھی دیکھ لو اور اس کے کلام کو مرجع بھی سوچ لو۔
”علی رضا“ مولوی صاحب سنا ہے کہ خلفائے ثلاثہ کفار کی اطاعت کرتے رہے ہیں
”محمد عمر“ معاذ اللہ کفار کی اتباع و اطاعت کرنے والے کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع کبھی نصیب نہیں ہو سکتی اگر وہ کفار کی اتباع کرتے تو ان کو
ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہرگز رہنے ہی نہ دیتا اور ان کو ذلیل
کرنا سنیے فرمان خداوندی۔

کفار کے پیچھے لگنے والا دنیا میں ذلیل ہو کر پھرتا ہے

ال عمران ۵۸ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن لَّطَيْفُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُوا
أَعْلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنَافَلُوا خَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ مُوَلِّدُ
وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ﴾

اے ایمان والو اگر تم نے کفار کا کہا مانا تو وہ تمہیں اپنی اچڑیوں پر لوٹا دیں گے
ذلیل ہو کر پھر دو گے بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ بہتر مددگاروں سے ہے۔

اللہ کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمتوں کا خدا
فرمانے ہوئے حکم صادر فرمایا کہ اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے
اور دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا ایسا ہونا ہرگز ممکن ہی نہیں کیونکہ تمہارا

اللہ کریم ہے اور رب کریم بہتر مددگار ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار
کی اتباع و اطاعت نہیں کی اگر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کر کے رہا رہا رسالت
اور انکال دیتا اور جب نہیں نکالا بلکہ عذرت و خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ نصرت
اللہ کی کا نتیجہ واضح ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ ﴿اقْبِلُوا وَلَا تَوَلُّوا﴾

حضرت نوح علیہ السلام کے متبعین کو کفار نے ذلیل کہا

الشعراء ۱۹ ﴿قَالُوا أَتُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ إِلَّا ذُكُوتُ
الْبُقْعَةِ﴾ انہوں نے کہا کیا ہم تیرے لئے ایمان لائیں حالانکہ تیرے

متبعین ذلیل ہیں۔

کفار مکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے

البقرہ ۱۳ ﴿وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ امْكُتُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَتُؤْمِنُ
الْبُقْعَةِ﴾ ﴿كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ إِلَّا إِنْهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ
لَا تَشْعُرُونَ﴾

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ (صحابہ کرام) ایمان
لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ احمق ایمان لائے خبر اربے شک وہ بھی
احمق ہیں اور لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا۔

۱۔ کفار مکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار تھے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اگر ہمارا ایمان ہے تو صحیح درخت غلط

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے وقوف کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک

بالکل بے شعور ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے کُذِّبَ النَّاسُ فرمایا کیا اَمَّنَ رَسُولُ اللہ
یَا کُذِّبَ اَمَّنَ اصحاب اللہ نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے مومن بنایا ہے حقیقتہً انسان وہی ہیں بعد ازاں جو ان کی طرح ایمان نہیں لایا
انہیں ہی نہیں اور کُذِّبَ اَمَّنَ رَسُولُ اللہ اس لئے نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مماثلت محال ہے ممکن ہی نہیں۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب مشرف باسلام ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے انہیں ہدایت دی اور خداوند کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدایت
اصحاب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ہر وقت پسند فرمایا تو کفار و منافقین
نے معاذ اللہ انہیں احمق کہنا شروع کر دیا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی حمایت میں کفار کے حق میں احمق اور بے شعور ہونے کا فتویٰ صادر
فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اطاعت اللہ اور اطاعت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے پابند ہو گئے کہ ان کا ایک سانس اور ایک قدم بھی بغیر اللہ
نہ نکلتا تھا اور نہ ہی اٹھتا تھا تو رب العزت نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر و
شرک اور گناہ سے ظاہر ہونے کی سزا عطا فرمائی۔ سُنَّیْبَہ۔

ایۃ التطہیر

لا اصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو پاک کیا

۱۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اللہ تعالیٰ نہیں ارادہ رکھتا تا کہ تم پر تنگی کرے اور مین چاہتا ہے تا کہ تمہیں
لکھے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تا کہ تم شکر کرو۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فضائل کا ذکر فرمایا۔

۱۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نہیں تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ہر طرح نہیں آراہم چاہتا
کا تہیہ کر چکا ہے کیونکہ علیہ آدھوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے
فَيَسِّرْ لَكَ الْيُسْرَىٰ کا خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ لِيُطَهِّرَكُمْ دے دھو سے ہر عیب کفر و گناہ سے پاک کر دیا ہے اور پاک
لوگوں کو اللہ تعالیٰ تنگ نہیں رکھتا بلکہ ان کے لئے ہر طرح کی آسانی ہتیا فرماتا
ہے اور صرف ہر تنگی سے بچاؤ اور پاک صاف بنانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔

۳۔ بلکہ اپنی خاص نعمت وَلِيَتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ کا اتمام تم پر کرے گا اور اللہ
تعالیٰ کی خاص نعمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم ہیں یعنی اصحاب مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم اپنی تمام نعمت کا احسان بخا رہا ہے کہ میں نے
تمہیں ایسا نبی عطا فرمایا ہے کہ ان کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہی بند

نہیں ہے تو یہ نعمت اور کسی نبی کی امت کو عطا نہیں جو اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم تمہیں عطا کی ہے یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی خاص
نعمت ہے۔ پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے شکر یہ کا سبق
دیا ہے تا کہ تم خداوند کریم کا شکر یہ ادا کرو شکر یہ اسی چیز کا جوتا ہے جو چیز بطور انعام دی
جاتی ہے جو ہر ضرورت کو کافی وافی ہو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے
انعام عطا فرمایا کہ ان کی کوئی حاجت باقی نہ رہی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین کو اسلام و اطاعت میں ایسا مضبوط بنا دیا ہے کہ قابل انعام بن گئے
اور انعام اپنے خواص کو دیا جاتا ہے دشمنوں کو کبھی انعام نہیں یا جانا اور انہوں کو
غل سے بھی بچایا جاتا ہے اور بگیاؤں کو تنگ کیا جاتا ہے اور انہوں کو پاک و مستقر
رکھا جاتا ہے بگیاؤں کو کبھی کسی نے پاک و صاف نہیں کیا ارے بگیاؤں کے تو منہ کو
کوئی دھوتا نہیں چہ جائیکہ ان کو پاک کیا جائے تو مومنین رب کریم کے اپنے ہیں اور
گناہ بگیاؤں نے ہی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ مومنین
تھے اسی لئے رب کریم نے ان کو تنگ نہیں کیا ہر طرح کے تیسرے عطا فرمائے اور ما
يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ کی نیکھ دی کہ اے اصحاب مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم جو کہ تم میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر اسلام لائے اور
تم نے میری اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قبول کی ہے اور ہر وقت صبح
و شام میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں عمر گزارتے ہو لہذا اللہ تعالیٰ تمہیں
تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں جس میں تم خوش نہ ہو میں خالق و مالک ہوں ایسے ہی کروں
گا مجھے تمہاری تکلیف گوارا نہیں تمہاری تکلیف نہ مجھے گوارا ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر گناہ ہے عَزَّوَجَلَّ مَا عَفَتْ ثُمَّ مَصْطَفٰے اَصْلے اللہ علیہ وسلم کی ہر اطاعت میں روکا جائے
تھے تو ہی ان کو میرتبہ ملا کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے ورنہ نافرمان کہنے والا
رب کریم کب کرتا ہے اور جن کو رب کریم خود تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا دوسرا
اگر تنگ کرے تو رب کریم کو کب گوارا ہے بلکہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص اصحاب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ کے متعلق زیارت
درازی کرے گا رب کریم اس کے نفس کو اس سے زیادہ تنگ کرتا ہے جیسا کہ تم دیکھ
ہے جو فاعتبوا ذوالی الایہ میں تو اس آیت کریمہ کے رو سے رب کریم نے تمام
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی روحانی بدنی تنگی سے مبرا فرمایا اور اس آیت کریمہ
کے دوسرے حصے وَلٰكِنْ تَبَرُّدُ لِيُطَهِّرَ كُفْرًا سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر
حکم صادر فرمایا رب کریم عالم الغیب ہے اس کو معلوم تھا کہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھیوں پر لوگ طعن کریں گے اور خود پاک نہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے آیتہ تطہیر نازل فرما کر ان کی ہر طرح کی پاکیزگی و دنیا عقیبتی میں
ثابت کرو دی اور ان کے دشمنوں کو دنیا و عقبیٰ میں ایمانی اور بدنی سزا میں مبتلا فرما دیا۔

اور پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر وَلِيْسَتْ
لِعِبْنَتِهٖ عَلَيْكُمْ سے اپنی اتمام نعمت کے اہتمام کی تحریر لکھ دی یہ اللہ تعالیٰ کی آخری تحریر
ہے جس میں رد و بدل ہو سکتا ہی نہیں۔

”علی رضا“ یہودیوں کے متعلق بھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کا انعام فرمایا تھا تا
ایسے اگر اصحاب کو نعمت کا انعام دیا تو کونسی بڑی بات ہے۔

”محمد عمر“ دوست تم قرآن کریم کو سمجھتے نہیں بنی اسرائیل کے حق میں مطلق اتمام نعمت کا

مذ کہیں نہیں آیا وہاں صرف لِعِبْنَتِي الَّتِي اَلْعَمْتُ عَلَيْكُمْ فرمایا اور یہاں مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے وَلِيْسَتْ لِعِبْنَتِهٖ عَلَيْكُمْ بلا شرط اتمام
نعمت کا وعدہ فرمایا معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خصوصاً خلفاء
اربعہ کی اطاعت مکمل تھی اسی لئے رب کریم نے اپنی نعمت کے اتمام کی بلا شرط تحریر لکھ
دی انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کے لئے اپنی زندگی
وائف کر دی اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و عقبیٰ میں اپنی نعمت کا بلا شرط اتمام نعمت فرما دیا اور
دوسرے مقام پر اس کی مشاہدات کے لئے ذَا لَمَنْتُمْ عَلَيْكُمْ لِعِبْنَتِي سے تاکید فرما
دی اگر ان سے بدلنے کی توقع ہوتی تو رب کریم بھی اتمام نعمت کا وعدہ نہ فرماتا بلکہ نبی
اسرائیل کی طرح نعمت کا بلا شرط وعدہ فرماتا جیسا کہ ان کو فرمایا اَوْ ذُو الْاَعْبَدِي
اَوْ ذِي لِحْجَمِي كُفْرًا تم میرے وعدے کو پورا کرو میں تمہارے وعدے کو پورا کروں گا
تم میرے وعدے کو نبی اللہ کی اطاعت کے وعدے کو پورا کرو میں تمہیں نعمت کا وعدہ
پورا کروں گا بنی اسرائیل نے اپنے وعدے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ علیہ السلام
کو پورا نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اخیر ہند اور خضر میر بنا دیا قرآن کریم میں دیکھو
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اِقْبَاصَ ذَا النِّجْنِ وَاصْفَا مَصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو پوری طرح نبھایا اللہ تعالیٰ
نے ان کے حق میں آیتہ تطہیر نازل فرما کر وَلِيْسَتْ لِعِبْنَتِهٖ عَلَيْكُمْ ان پر اپنی
نعمت کا اتمام فرمایا اور جب رب کریم کی طرف سے اتمام نعمت ہو چکا تو اللہ تعالیٰ نے
اِبْرٰهٰمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْلُقُ الْبَيْعَادَ بدل نہیں سکتا گو اس کو تمام دنیا سفارش کئے
اور ان کی آخری زندگی میں تمام نعمت خداوندی کا منجانبہ صاف ہے کہ هُوَ الَّذِي

سے صدقات منظور فرماتا ہے۔

اس آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو صدقات لیتے رہے ہیں اور رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے ہیں اور صرف کرتے رہے ہیں۔ تو یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے و مقبول جن کا صدقہ زکوٰۃ منظور اور ان کا ساتھ بھی مقبول۔

خداوندی قانون

جب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے ثابت ہو گئے تو بقانون خداوندی جنتی ضروری ثابت ہوئے تاذخٰلٰی فی عِبَادِیْ وَاَدْخُلُوْا جَنَّتِیْ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۲۔ اللہ جل شانہ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقات کو منظور فرمانے کے بعد ان کی تطہیر کا حکم بھی نافذ فرما دیا یعنی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش رب کریم نے فرمائی۔

کیدوں جی رب کریم نے بھی معاذ اللہ کھوٹ کیا کہ ایسے لوگوں کو صدقہ منظور فرمایا اور ان کو پاک کرنے کا حکم صادر فرما دیا جن کا صحیح ہونا مشکل تھا یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ ذوالفقہ المبتین ہے جن کے متعلق رب کریم نے قبولیت کا حکم فرمایا ان کے صدقات منظور اور جن اصحاب کے پاک کرنے کے متعلق رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پاک کر کے اپنے مسلمان اور مومنین صحابہ میں شامل فرمایا اب ان کو کوئی دشمن قرآن و نبانی و نبانی نکال دے تو کیسے ممکن ہے ان کی شمولیت عملاً ان کا خارج کرنا زبانی ہے

بَعَلَّكُمْ خَلِیْفُ الْأَرْضِ دَرَّحَ بَعْضُكُمْ فُوقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ سے زمین کی مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائی یہ غنائت ان پر تمام نعمت کے بعد لکھنے تشکر و تہنیت کا نتیجہ ہے کہ رب کریم نے ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا صحابہ کرام اس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے اطاعت میں ثابت قدم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لیے کا عوض خلافت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا وعدہ دے دیا اور پورا بھی کر دیا جو کسی سے پوشیدہ نہیں اب کوئی دشمن بنے تو تحریک خداوندی کو بگاڑ نہیں سکتا خافہم لا نکلمہ

آیتہ تطہیر و تزکیۃ الاصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) التوبۃ ۱۱ } خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مال سے صدقہ منظور فرما لیجئے اس کے سبب ان کو آپ پاک کر دیجئے اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیے بے شک آپ کا دعا خیر کرنا ان کے لئے تسلی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے کئی امور ثابت ہوئے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ و زکوٰۃ بحکم خداوندی مذکورہ بالا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً مقبول و منظور اور رب کریم اپنے بندوں کے زکوٰۃ و صدقات منظور فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَقَاتِ اللہ اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی طرف

مذکورہ بالا آیت سے شانِ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واضح ہے کہ
بدر کے شامل کرنے والوں کو رب کریم اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم غزوہ بدر میں میرا تم پر احسان ہے کہ

۱۔ میں نے تمہیں چلتی تلواریں تھکی دے کر امن کی نیند سلایا۔

۲۔ بدر میں آسمانوں سے پانی اُتار کر تمہاری تظہیر بدنی فرمائی۔

۳۔ شیطانِ پلیدی سے تمہیں بچایا۔

۴۔ تمہارے دلوں کو شیطانِ وسوسے سے مبرا فرما کر تمہاری نعمتوں کو درست رکھا

۵۔ غزوہ بدر میں تمہیں ثابت قدم رکھا۔

جن اصحاب کو رب کریم امن کی تھکی سے سلاتے جہانِ نہ کی ضرورت ہو تو پانی دیا
فرمائے اور جن کے لئے ظاہری تجاسست بھی گوارہ نہ فرمائی اور جن کے دلوں پر بھی قبضہ طاری
ہو اور ظاہری طاقت پر قابض رب کریم ہر پھر کوئی شخص ان کے باطنی عقیدے کے متعلق
ثابت قدمی پر اعتراض کرے تو اس کا اعتراض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نہیں
بلکہ رب کریم پر ہے کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی ذمہ داری جب رب کریم نے اپنے لئے
لی تو اب ان پر اعتراض کیسا یہ رب کریم پر اعتراض ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تظہیر ظاہری و باطنی اس آیت کریمہ
رو سے رب کریم نے فرمائی ہے۔

آیتہ التظہیر لاصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ
۵۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد نبوی کا نقل مقصدی آری اقتدار میں طاہر ہے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے اور تعلیم دینے کے متعلق

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

۵۔ البقرة ۱۷۱ لَتَبْنَاهُ أَلْبَنَةً فَنَحْمُ رَبَّنَا أَن يَرْفَعَهُمْ فِي حُجْرٍ مِّنْهُ يَكُونُ لَهَا بَابٌ
۵۔ اَوْ يَكُونُ لَهَا بَابٌ مِّنْهُ يَكُونُ لَهَا بَابٌ مِّنْهُ يَكُونُ لَهَا بَابٌ مِّنْهُ
لَتَبْنَاهُ أَلْبَنَةً فَنَحْمُ رَبَّنَا أَن يَرْفَعَهُمْ فِي حُجْرٍ مِّنْهُ

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے ان پر تیری آیتیں
اور ان کو کتاب و قرآن مجید اور دہائی سکھائے اور ان کو ان کے گناہوں سے پاک
رہنے کے لئے شک تو یہی بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس مذکورہ دعا میں کئی مقاصد ہیں۔

۱۔ اے اللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمة العالمین اور خاتم النبیین ہیں اس کو
اس آجیل علیہ السلام کے نسب سے پیدا فرما دے۔

۲۔ یا اللہ تیری آیتیں یعنی فرقان ان پر خود چڑھے اور ایسا پڑھے کہ ان کو پاک بنا دے
۳۔ ان کو قرآن کی تعلیم پوری دے۔

۴۔ اور ان کو سمجھا دے عقائد اور دانا بنا دے۔

۵۔ اور ان کو بر عیب و گناہ وغیرہ سے پاک بنا دے۔

آیت التہذیب للاصحاب صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت خداوندی

الْجَمْعَةُ ۲۸ ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ ۚ لَكَ ذَا مِنْ قَبْلُ لَقَدْ فُضِّلَ مَبِينٍ ۝﴾

وہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے امیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خاندان سے پیدا فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خداوند کریم کے قرآن کی آیتیں سننے میں اور ان کو ہر عیب و کفر و گناہ وغیرہ سے پاک کرتے ہیں اور ان کو قرآنی تعلیم دیتے ہیں اور دانا بن سکھاتے ہیں گو پہلے وہ صاف گمراہ کیوں نہ ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و قبول فرمایا جس بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہیں اور انہی کے خاندان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان مذکورہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا اور آپ کا سانحہ بننا یہ دعا ابراہیم علیہ السلام ربنا و البعث فیہم رسولاً منہم کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے جو رب کریم نے ہوا الَّذِي

۴۔ کیونکہ یا اللہ تو سب پر غالب ہے تجھ پر کوئی غالب نہیں اور تو خود ہر کام و ہر شے کے سمجھنے والا ہے تجھے سمجھنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تب صحیح مقبول ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جملہ اولاد سے ہوں تو اصحاب اربعہ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی و نرمی کے سانحہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ تو سب پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جن اصحاب میں ہوئی وہ اسماعیلی نسب کے چاروں اصحابی ہیں تو اگر ان سے صرف ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی سمجھا جائے اور باقی کو نکال دیا جائے تو اس آیت کریمہ میں غلط ثابت ہوگا تو معاذ اللہ خداوند حکیم ہے اس ہی اگر ابراہیمی مفہوم کو غلط سمجھا تو کفر لازم آئے گا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رب کریم نے منظور نہیں فرمائی یہ بھی غلط کیونکہ آپ بموجب دعا ابراہیمی تشریف لے آئے۔ تو ثابت ہوا کہ چاروں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بموجب دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی نسب سے آپ کی اولاد سے صحیح تشریف لائے پھر آگے یہ بات سمجھنے کی بات ہے۔ رب کریم کی شہادۂ قرآنی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و مقبول فرمایا ہو۔

بَكَتْ فِي الْأُمِّيَّتَيْنِ رَسُولًا مِّنْهُمُ ۖ سَأَلَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ دَعَا كِي قُبُولِ
عَنَابِتِ فَرِيَا۔

سوال : اسماعیل کے خاندان سے نواب ابوبہ ابوجہل وغیرہ بھی تھے پھر وہ بھی
میں شامل ہوتے ہیں۔

”محمدؐ میں ابوبہ ابوجہل وغیرہ شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ
محمدؐ میں بھی مجازاً شامل ہوئے اور یَتَلَوُا عَلَیْہِمُ الْبَیِّنَاتِ میں بھی
شامل ہیں لیکن دَیْنُ کَیْہِمُ تَزْکِیَہِ مصطفویؐ سے نکل گئے مصطفیٰ
علیہ وسلم نے ان کو پاک نہیں فرمایا اور وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَہُ
خارج ہو گئے مصطفیٰ علیہ وسلم نے ابوبہ وغیرہ کو نا اہل سمجھ کر نہ
قرآنی تعلیم سے محمدی سند عطا فرمائی اور نہ ہی ان کو دُنَیْ اور عَقْلِ سَلِیْمِ عطا فرمائی
ان کو بفرمان خداوندی قُلْ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا مِنْ سَعْدِیْ
”سائل“ حتمیٰ تو سب کے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے پھر آپ
چھانٹی کیوں فرمائی۔

”محمدؐ اس کے وجوہات میں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جس نے آپ کو پاک کرنے کی
محمدی کی سند دینے کی اور سمجھانے کی طاقت عنایت فرمائی ہے اس خداوند کریم
میرے مصطفیٰ علیہ وسلم کو اختیار بھی دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فربار رسالت آپ
علیہ وسلم کی حماری کی سب یکساں دعوت عام دہی کہ فَمَنْ شَاءَ فَلْیَمُنْ مِنْ وَّحْدَانِ
فَلْیَکْفُرْ خِلَافًا ۖ وَمَنْ مَّعَہُ نَزَّہَتْ صُلٰی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا فَمَنْ شَاءَ
ہو گئے اور ابوجہل وغیرہ نے انکار کیا مگر میں ہے فَمَنْ شَاءَ فَمَنْ شَاءَ
کی تکلیف نے کوشش محمدی کی۔

۱۰۰ رسالت میں ظالموں کافروں کو دعوت خداوندی

۱۰۰ ﴿وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَلْاَنۡفُسَہُمۡ جَاۤءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا لَدُنَّ
اَوۡاسْتَغْفَرَ لَکُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَّہَکَ وَاللّٰہُ قَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝

اور اگر یہ لوگ جب بھی اپنے نفسوں پر ظلم کریں تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار
آئے آپ میں حاضر ہو جائیں پھر وہ میں اللہ سے بخشش طلب کریں اور ان کے لئے حضور بھی
ان کی سفارش فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو بڑا التوبہ قبول کئے والا اور بڑا رحم کرنے والا پائیں گے۔
اس فرمان الہی سے سب کو خدائی دعوت عام ہے کہ اگر تم اسے ظالم اپنے گناہوں کی معافی
ہوئے ہو تو دوبارہ مصطفیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو جاؤ یہاں پہنچ کر اپنے ظلم و گناہوں کی
معافی مانگو تو اگر مصطفیٰ علیہ وسلم نے بھی تمہاری سفارش فرمادی تو بس رب کریم جللی
توبہ قبول فرمائے گا اور رحم فرمائے گا ورنہ نہیں اس طرف ظالموں گنہگاروں کو دوبارہ
رسالت میں پہنچنے کی دعوت ہی اور اصرار مصطفیٰ علیہ وسلم کو اختیار کئے عنایت فرمایا کہ
میں نے گنہگاروں ظالموں کفار کو آپ کے دربار میں بھیج دیا اب آگے دَیْنُ عَلَیْکَ الْاِیْلَافِ
ان کو احکام سادوں باقی ان کی سفارش و بخشش کے متعلق جس کے متعلق آپ کا ارادہ
سفارش فرمادیں میں معافی سے دوں گا اگر آپ کا ارادہ نہ ہو تو میں معافی
میں دوں گا۔

سب کریم نے مصطفیٰ علیہ وسلم کو تہذیب کا اختیار بھی دیا

۱۰۱ ﴿فَاِنَّ جَاۤءُوْکَ فَاحْکُمۡ بَیْنَہُمۡ ۚ اَوْ اَعْرِضۡ عَنْہُمۡ ۚ وَاِنَّ لَکَ فِیۡ

عَنْهُمْ فَلَنْ يَخْصُرُوا لَكَ شَيْئًا ۝

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں تو آپ ان کے نہ ہونے
حکم فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں (آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے
روگردانی فرمادیں تو آپ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

تو اس آیت کریمہ سے میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کی ثابت
ہوا کہ میں نے ان کو آپ کے در دولت پر بھیجا ہے لیکن آپ کو اختیار کی ہے کچھ ارشاد فرمادیں
اور سفارش فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں تو میری طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا اور
لوگ نہ آپ کچھ بگاڑ سکیں نہ آپ کو جبر کریم نے دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جبر
کر معافی مانگنے کی اور سفارش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش رکھنے کی دعوت دی تو ان
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آپ کے خاندان سے تھے
خدائی دعوت جَاؤْ لَکَ پر عمل کرتے ہوئے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر
ہو کر خداوند کریم سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کر لی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اپنے اختیار کی کو استعمال کرتے ہوئے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ کو ترک فرما کر ان کی

بِیْنَهُمْ سے ان کے متعلق رب کریم سے استغفار کی سفارش فرمادی تو یہ اصحاب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهُمْ کَوَجَدُوا اللہ تَوَّابًا رَّحِيمًا
کے قانون کے تحت بخشش خداوندی سے بخشے گئے اور ان کی توبہ رب کریم نے قبول
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منظور و مقبول فرمائی اور ان کو ایمان نصیب فرمایا کہ وہ
ایمان بھی خداوندی عنہ سے ہی نصیب ہوتا ہے جبکہ ارشاد الہی مذکور ہوا اُولَئِکَ اُولُو جِلْدٍ وَجْہِ

لَهُمْ فِرَاقٌ خَدَّوْنِی جَاؤْ لَکَ پر عمل کرتے ہوئے دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو
کر نہ رب کریم سے اپنے کفر کی معافی طلب کی اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے لئے سفارش فرمائی تو ان کے لئے خداوندی بخشش اور ایمان کب نصیب ہو
سکتا تھا آپ کے جن رشتہ داروں نے وَاَمَّا عَنْ خَافٍ مَّقَامَ رَبِّہِ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی پر عمل کر لیا وہ فَانِ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَآدِیٰ میں اپنا ٹھکانہ بنا بیٹھے اور
ہر شخص وَاَمَّا مَنْ ظَلَمَ وَاَشْرَ الْحَیْوةَ الدُّنْیَا سے سرکش ہو گیا اور دنیا کی زندگی
کو پسند کیا لَوْہُ فَانِ الْجَنِّمَ هِیَ الْمَآدِیٰ سے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا کر ابدی
نار میں ہو گیا جن کو رب کریم نے دعوت سے کو دربار رسالت میں بلایا جو اور مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کو دَرَسِ کَیْسٍ کے قانون سے پاک فرمایا تو ہم کہہ کر نہیں جی رہے ہیں
بھی ویسے کے ویسے ہی ہے تو اب ہم یا خداوندی فرمان و قرآن کو تسلیم کریم یا تمہارے
مذہبی تعصب کو تسلیم کریں۔ تو تمہارا مذہب ہی تعصب اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن
کی پاکیزگی کے متعلق رب کریم کی قرآنی سند موجود ہو۔

خداوند کریم نے تزکیہ اور تطہیر میں جو کچھ لے ہی خاصہ فرمایا ہے

۲ اِنَّکَ یٰکَیْدُ عَظِیْمٌ مَّنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاَللّٰہِ وَاَلْیَوْمِ
۳ اَلْاٰخِرِ ذٰلِکُمْ اَذٰکِ لَکُمْ وَاَطٰہَرُ وَاَللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

یہ قرآن کریم ہے اس کے ساتھ اس شخص کو نصیحت دی جاتی ہے جو شخص تم سے اللہ
کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہے

اور بہت پاک ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اصحابِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعوتِ محمدی کو قبول فرما کر

دربارِ خداوندی میں اقرار کیا :

ال عمران ٣٧ { رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا
بِرَبِّكُمْ فَاسْتَرَبْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَكُنْ لَنَا آيَةً وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ ۝

اے ہمارے رب بے شک ہم نے منادی کو سن کر قبول کیا جو ایمان کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کے ساتھ ایمان لاؤ تو اے میرے رب ہم ایمان اور عہدے ہیں ہمارے گناہوں کو تو معاف فرماؤ اور ہماری برائیاں ہمارے اعمالِ نیک سے مشابہ اور اے ہمارے رب جب ہمیں موت آئے نیکیوں کی معیت میں مارنا۔

اس آیت کریمہ میں اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے
 ۱۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کی شہادت و بارخداوندی میں صحیح پیش کی کہ یا
 جو تو نے اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
 مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
 النَّاسِ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے رب کی طرف جو اتارا گیا ہے
 وہ لوگوں کو پہنچا دیجئے اور اگر تو نے نہ کیا تو آپ نے اپنی رسالت کو ہی نہیں
 پہنچایا (اور اگر کوئی آپ کا تبلیغ میں مزاحم ہوا) اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی

۱۰۰ الف فرمائے گا۔

دو تیزے احکام اور ایمانی دعوت کی منادی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح پہنچا
اور ہم نے اس کو اپنے کانوں سے سنا، عارفِ قبلِ شمس نے ان اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ان حیلے سے تین مفصل حل ہو گئے۔

الف: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ کا اقرار کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات میں تفتی سے کام نہیں لیا اور نہ کسی سے ڈرے میں اور نہ کہیں بھاگ نکلے میں بلکہ اپنی تبلیغ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پہنچایا ہے۔

[illegible]

(۵) خداوند کریم کے اس فرمان پر بھی ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سماع انکار یا تعصب کی بنا پر نہیں سنا بلکہ سماع قبول شاہجہان خلیفہ قرارت کریم نے اپنے کلام سے نقل فرمایا ہے کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیارے

محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب کی ایمانی و محبت قبولیت کا سننا سنا ہے
 کے جواب میں انہوں نے کہا وَبَارِئْنَا سَمِيعًا مُنَادٍ يَا أَيُّهَا الَّذِي لِلَّيْلِ نَاظِرُ الْوُجُوهِ
 بِرَبِّكَ مَوْجِبًا رُوحِ الْوَحْيِ يَا أَيُّهَا الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمَقَالِدُ يَا أَيُّهَا الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمَقَالِدُ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم کے تعلقات کا اظہار فرمایا آگے ان چار باروں
 کا نتیجہ بنا جس کی نقل رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر فرمادی یہ اصحاب مصطفیٰ صلی
 علیہ وسلم کا ایمانی اقرار ہے فَاثْبَاتْنَا دِينًا فَاغْنِ لَنَا دُفُونًا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِ
 وَكَفِّرْ عَنَّا مَعَ الْآلِ بِرَأْسِ الْوَحْيِ جَاءَ ذَلِكَ بِمَعْنَى جَوَازِ عَمَلِ كَرْتِ جَوَازِ عَمَلِ
 کہ تسلیم کر کے رہا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ایمان تو لائے لیکن آگے
 خداوندی فَاثْبَاتْنَا دِينًا وَاللَّهِ تَعَالَى اس حکم خداوندی سے سرخم کرنے سے اپنے ایمان
 پر فخر نہیں کرتے بلکہ حکم خداوندی اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں حالانکہ
 وہ بار رسالت میں اسلام قبول کرنے سے بھی سابقہ گناہ معاف سمجھتے ہیں کیونکہ اَلَا يَسْمَعُ
 يَخْلُدُ مَا كَانَ قَبْلَهُ اسلَامَ كَفَرٍ كَيْ تَامَ بِرَأْسِ الْوَحْيِ كَمَا دِيْتَا بِهٖ وَاجِبًا اس کے
 بھی فَاثْبَاتْنَا دِينًا وَاللَّهِ بِرَأْسِ الْوَحْيِ جَوَازِ عَمَلِ كَرْتِ جَوَازِ عَمَلِ
 رضوان اللہ علیہم اجمعین معافی مانگتے ہیں اور اللہ کریم ان کے ایمان لانے کے بعد
 خداوند کریم سے معافی مانگنے کو قرآن میں نقل فرما کر ان کا شان بیان فرماتا ہے وَرَاقِي الْعَمَلِ
 بِرَأْسِ الْوَحْيِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ
 نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رعایت نہیں عطا کی بلکہ وہ ایمان
 لانے کے بعد مجھ سے اپنے سابقہ گناہوں کو کیا کرتے ہوئے ہر وقت مجھ سے معافی مانگتے ہیں
 اور میرے رہا میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اور ہدایت قبول کی تو میں

ان کے لئے غفار رہوں کہ جو میرے رہا میں التجا کرتے ہیں رَبَّنَا آتِنَا غُفْرَانَ لَنَا دُفُونًا وَكَفِّرْ
 عَنَّا سَيِّئَاتِ رَبَّنَا آتِنَا غُفْرَانَ لَنَا دُفُونًا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِ رَبَّنَا آتِنَا غُفْرَانَ
 معاف فرما دے اور ہماری تمام برائیاں ہمارے اعمال نامے سے مٹا دے اور آئندہ کے لئے بھی ہم
 پر ایمانوں پر نازل نہیں کرنے اور توبہ کی منظوری تب ہوتی ہے جس کو خداوند کریم اپنا بند بنا
 لے گا بِرَأْسِ الْوَحْيِ لَقَبُكَ الشَّوْكَةُ عَنْ عِبَادِهِمْ اور بند سے وہ بار خداوندی میں التجا کرتے
 ہیں وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ وَرَاقِي الْعَمَلِ
 محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہا میں ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والے ہمارے
 اعمال نامے سے ہماری برائیوں کو مٹانے والے آئندہ ہماری موت ہر توفیقوں کی محبت
 میں ہو تو خداوندی رہا سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتا ہے فَاثْبَاتْنَا
 دِينًا رَبَّنَا آتِنَا غُفْرَانَ لَنَا دُفُونًا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِ رَبَّنَا آتِنَا غُفْرَانَ
 ال عمران پہ تو رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیق عقیق عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی اسی دعا قبول فرمائی کہ ہم عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرمائی اور
 دُفُونًا مَعَ الْآلِ بِرَأْسِ الْوَحْيِ جَوَازِ عَمَلِ كَرْتِ جَوَازِ عَمَلِ
 سبحان اللہ یہ ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ جن کی عمارت کریم نے
 ایسی قبول فرمائی جن کے ایمان قبول گناہ معاف برائیوں کے اعمال نامے مٹا دے اور بعد از وصا
 بھی ایسا نسخہ عطا فرمایا اور ایسی پاک جگہ عطا فرمائی جس سے انھیں زیارت کو کسی گتہ سے نہیں
 جس مکان کی زیارت کرتے ہیں اور وہ کیلئے مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا سے اصحاب
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا اپنی بہادری سے نہ تھا بلکہ خداوندی ارادے سے تھا

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ایمان سے تھا

بونس ۱۱۰ { وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوَفِّيَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ }
اور کسی نفس کی یہ طاقت نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی اجازت سے تھا اگر وہ خود بخود اپنی طاقت و ارادے سے ایمان لائے تو ان کے پھسنے کا احتمال ممکن تھا لیکن جب خداوندی ارادے سے وہ ایمان لائے یہی تو کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کر سکتی۔

آیت التزکیۃ لاصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ بقرہ ۱۸۰ { كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكُمْ مَقَالَاتِ الرُّسُلِ الَّتِي كُنَّا نَقُصُّ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُتَّقُونَ }
۲۔ بقرہ ۱۸۱ { وَتُحْكَمُ مِنْكُمْ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ وَالْأَسْوَاقُ }
۳۔ بقرہ ۱۸۲ { وَتُحْكَمُ مِنْكُمْ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ وَالْأَسْوَاقُ }

جیسا کہ ہم نے تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بھیجا ہماری آیتیں تم پر تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک فرماتا ہے اور تمہیں قرآنی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں ان کی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان ذو النورین حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے تعلق سے خطاب فرمایا کہ تمہاری برادری سے میں نے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرما کر تمہاری طرف بھیجا اس برادری فریق خصوصاً ان چار مذکورہ بالا اصحاب نے اپنی تمام برادری کو پس پشت ڈالتے ہوئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر پھر کہ صحبت و محبت و ایمان و معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو والد و صحابہ وسلم کو پس فرمایا اور اپنے جان و مال اور اولاد و پیادہ و قبیلہ و وطن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح ہر وقت قربان کیا جو کسی سے مخفی نہیں قرآن و احادیث ان سے ہیں۔

(۲) { تِلْكَ آيَاتُ الرُّسُلِ الَّتِي كُنَّا نَقُصُّ عَلَيْكُمْ }
ان کے رسالت پر ایمان لانے کی دلیل پیش فرمائی کہ اسے

(۱) رب کریم نے لَقَدْ فرمایا لاہر تا کید اور قد حرت تحقیق تاکہ تاکید علی التاکید سے ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور احسان فرمایا۔

مِنْ اَنْفُسِهِمْ نے ثابت کر دیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہادری براوردی قریش سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان بالاصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لانے کا احسان بتایا۔
 مَا تَقْدِرُ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ایمان لانے والوں کا ذاتی شان بیان فرمایا کہ ایمان لانے والی قوم قریش خصوصاً خلفاء اربعہ کو یہ بھی احسان بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے ہیں تو جو شخص خلفاء اربعہ کو زبانی قلبی تکلیف دے وہ بفرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے فرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو ٹھکراتا ہے۔

(۲) يَسْئَلُوْا عَلَيْكَ مِنْ اٰيَاتِنَا سے رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں کا شان بیان فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر قرآن کریم کو تلاوت کر کے ان کی تفسیر اور تفسیر فرما کر معلیٰ ثابت کرنا ہے اس آیت کریمہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی مدرسے کے قرآنی لیکچرار پرنسپل ثابت ہوئے اور خلفاء اربعہ اور باقی صحابہ کرام کا شان پر ثابت ہوا کہ وہ خدائی مدرسے کے متعلم ہیں اور کاجو کے سٹوڈنٹ اپنا علم تعلیمی اپنے کوٹوں کے چھاتیوں پر رکھتے ہیں لیکن کوٹ اتار دیں تو عوام اور سٹوڈنٹ میں کوئی ظاہری امتیاز نہیں ہوتا لیکن یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سٹوڈنٹوں کا علم رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر بھی فرمادیا کہ قیامت تک قائم ہے اور ان کا علم ایسا ظاہر فرمادیا جو کسی حالت میں بھی ان کے امتیازی اطوار کو بدل نہیں سکا وہ کیا ہے؟ رب کریم نے فرمایا سَيَمَّا هُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ

حضور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب اللہ تعالیٰ انہی میں سے بھیجا وہ رسول ایمان والوں پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور قیامت دیتا ہے اور واثاقی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے ظاہر مگر ابھی میں تھے۔

(۱) اس آیت مذکورہ میں رب العزہ نے مومنین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور احسان کسی پر تب ہوتا ہے جب کسی کو کوئی نیا عطا کی جائے اگر ایمان عطا نہیں فرمایا تو احسان کیسا معاذ اللہ بدل جائیں تو خدا کا دیا ہوا ہوگا کیونکہ خداوند کریم جس کو کوئی نعمت عطا کر دے اس کا بدلہ محال اگر بدل گئے تو خدا کا دیا ہوا نہیں اگر خداوند کریم کا دیا ہوا ہے تو بدل نہیں سکتا اگر بدل جائے گا کلام خداوندی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے اور احسان کا حکم غلط ہونا محال معام ہوا صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلنا محال ثابت ہوا کہ رب کریم نے جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان بتایا تو (۲) اللہ تعالیٰ نے علی الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ مومنین کی جماعت ہے آپ کی امت صرف ایک ہی مومن نہیں جیسا کہ مومنین نے خیال کیا ہے۔

(۳) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى اهل بیت نہیں کیونکہ غیر کو جب کوئی چیز عطا کی جائے تو احسان طبعین پر ہونا ہے گھر والے کا گھر والوں پر احسان نہیں ہوتا تو علی المؤمنین فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ اہل بیت علاوہ مراد ہوا بالفتح اگر مراد ہوتا تو کوئی مضائقہ نہیں مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے جماعت مراد ہے۔

بَيْنَ أَثَرِ النَّجْوَىٰ وَدَرْجَةِ خَدَاوَنَدِي كَالْحَجَّةِ تَعْلِيمِ مَصْطُفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاجِلِ كَرِيمِ
 تَوَالِدِ تَعَالَىٰ اِنْ كَوْنُ خُطَابِ فَرَمَانَا هِيَ كَهَاتَمِ نَصِ مَصْطُفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ تَعْلِيمِ حَاجِلِ كَرِيمِ
 ابْنِ قَمِ كُوْخْدَانِ سَنَدِ تَحْرِيرِي مِشْرِ كَرْتَا هِيُوْنَ جَوْتَهَا هِيَ عِلْمِ هِيُوْنَ كِي نَدِ هِرْگِي رِشْوَدِ نَوَلِ
 كَمِ هُوَ جَعَلْتَنِي تَوَانِ كُوْ كَلْجِ كَمِ اَبْجَاوِيْنَ پُرْ نَا پُرْ نَا هِيَ بِيَكِي رِبْ كَرِيمِ نَصِ صَحَابِ كَرَامِ رِضْوَانِ
 عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ كُوْ سَنَدِ فَرَمَانِي تَوَدِ اِسْنِي حِفَاظَتِ مِيْنَ رَكْهِي نَا كَمِ هِيُوْنَ كَا خَطَرِ هِيَ نَدِ سَهْ
 اِگَرِ كُوْ مَنَكْ تَهَارِي تَعْلِيمِ كَمِ مَتَعَلِقِ تَمِ هِيَ يَكِي سُلْطَانِ نَصِ تَعْلِيمِ صَحَابِ وَرِيَا فِتْ كَرِي تَوَالِ
 مِيْنَ صَحَابِ كَرَامِ كَمِ عِلْمِ حَاجِلِ كَرْنِي كِي سَنَدِ كَهَاوَلِ كَا۔

وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں تعلیم دی جو تم نہیں جانتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سند عطا فرما کر پھر فرمایا کہ اب تم نے گھر دوں گے یا صرف اپنی ذات کے لئے ہی تعلیم حاصل نہیں کی اور بلکہ تمہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں آگے اس تعلیم کی اشاعت کی ضرورت ہے فرمایا۔

الْعَمْرَانِ ۴ { وَتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ }
 اور اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو گور، اکی بہتری کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور ہر برائی سے منع کریں اور لوگ وہ فلاح پانے والے ہیں۔

وَتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ كَا جملہ فرما کر رب کریم نے اس قوم کا رد کر دیا۔
 کہتے ہیں کہ حضور تمام عمر میں صرف تین ہی مسلمان کر سکے کیوں جی خداوند کریم نے ایسے لوگوں کو

فرمایا اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ گروہوں کے گروہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بن چکے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ وَتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ كَرِيمٌ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گروہوں کے گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قرآنی و دینی سے تعلیم حاصل کر کے فیض پاب ہو چکے ہو لیکن تم سے ایک گروہ مبلغین کا ہونا بھی ضروری ہے جن کے ذمے تین امور بات لازمی ہوں گے۔

۱۔ لوگوں کو ان کی بہتری کی دعوت دینا۔

۲۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا۔

۳۔ لوگوں کو برائی سے منع کرنا۔

مبلغین صحابہ کرام کا پہلا فرض رب کریم نے فرمایا بِدْعُوْا اِلَى الْخَيْرِ جس سے

ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی جماعت مبلغین اگر خود خیر کے پتے ہوں تو خیر کی دعوت لوگوں کو کیسے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ بالذات خیر نہ ہوتے تو

رب کریم ان کو جماعت مبلغین ہی نہ بناتا کیونکہ فرمایا خَدَاوَنَدِي هِيَ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا لِمَا تَدْعُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو تم لوگوں کو اس چیز کا حکم کریں

جسے تم خود عمل نہیں اگر صحابہ کرام کے متعلق بے عملی کا خیال رکھا جائے

وَسَعَادَ اللَّهُ فَرْمَانِ خَدَاوَنَدِي غلط ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ سب خود بے عمل تھے تو ان

جماعت مبلغین بنانے کا کیوں حکم دیا اور جب رب کریم نے ان کو مبلغین کا گروہ

عطا فرمایا تو ثابت ہوا کہ وہ تمام گروہ عامل بالخیر بھی تھا اسی لئے ان کو بِدْعُوْا

اِلَى الْخَيْرِ کا حکم خداوندی ہوا اس آیت کریمہ میں رب کریم اپنے حکم (د) يَا مُسْرِدُونَ

اَلْمَعْرُوفِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو نیکی کا حکم جاری کرنے

کارت کریم اختیار دیتا ہے کہ لوگوں کو تم نبی کا حکم کرو تو اب سوال یہ ہوتا تھا کہ یا اللہ گوہم تیرا اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حکم جاری کرے لیکن لوگ کہیں گے کہ ہم پر حکمرانی کرنے والے تم کون ہو تو یا اللہ گوہم اسے پاس رکھو لیکن سننے والے ہم ہیں تیرا حکم تو ہمیں یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کا ہو گیا لیکن ہم اسے اس حکم کو تسلیم کرنے والوں کو بھی تیرا ارشاد لازمی ہے کہ تمہارے پاس اسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا گروہ میرے حکم کی تبلیغ کے لئے یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کا حکم جاری کریں تو تم ان کے حکم کو تسلیم کرنا تو رب کریم نے ارشاد فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَادَّبُوا** **الناس ۵۸** **الْأَمْرَ مِنْكُمْ**۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور جو تم سے اولی الامر ہیں ان کی بھی اطاعت کرو۔

تو بعض ایمان لانے والے ایسے تھے جو براہ راست خدائی تعلیم پر بلا واسطہ اطاعت کرنے والے ہیں جیسا کہ جماعت انبیاء علیہم السلام اور بعض ایسی جماعت ایمان لائے ہیں جو انبیاء و رسل علیہم السلام کی اطاعت براہ راست کرنے والے ہیں جنہوں نے انبیاء و رسل سے اسلام حاصل کیا اور ان کی تطہیر اور تنسیخ اور تعلیم سے ایمان دار معلوم ہوئے اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ان کو حکم خداوندی یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کا اختیار ملا ہے چونکہ جماعت مبلغین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ان کے حکم کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم دیا ہے اس لئے تم ان یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کے حکم کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم دیا اور **الْأَمْرَ مِنْكُمْ** کا حکم دیا ہے

جیسا ان کو یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کا جاری کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت مبلغین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امر بھی ایسا نادر ہے کہ فرض ہو گیا کہ جو امر یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کے فعل میں موجود ہے وہی امر واولوالاثر کے لئے نہیں موجود ہے جس جماعت کا ایک غورہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو خداوندی حکم کو قبول کرتے ہوئے یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ پر عمل کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے کئی حضرات کو مسلمان و مومنین بنایا جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہر گئے مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وطلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو۔

۴ **الاصابتہ ۱۰۲** **وَأَسْلَمَ عَلَى يَدِهِ عُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَ الزَّبَيْرُ وَ سَعْدُ** **الرحمن بن عوف**۔

بانی تفصیل فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاحظہ ہوں۔

اسلام میں سب سے اولین فریضہ تبلیغ اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کیا اس وقت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر یہاں تک کہ بس تھی تو یا مَسْرُوفَ یا الْمَعْرُوفَ کے اول عامل اور جماعت مبلغین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت ہوئے تو جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت مبلغین نے اپنا صحیح کام سرانجام دیا تو رب العزت نے ان کی تبلیغ کی مدد فرمائی۔

۴ **ال عمران ۱۶** **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ** **بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُقِيمُونَ**

لوگوں کے لئے نعم بہتر امت نکالے گئے جو تم نبی کا حکم کرتے ہو اور اللہ سے روکتے ہو اور اللہ کے ساتھ تم ایمان لاتے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ علمی

المجادلہ ۲۸ ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تم سے ایمان لاتے ہیں اور علم ان کے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعلیٰ درجات بلند فرمائے اور علمی درجات بھی عنایت فرمائے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی

البقرہ ۳۹ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾
اور تمہیں اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے جانتے والا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے

البقرہ ۱۲۹ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ مَا لَمْ تَكُونُمْ تَعْلَمُونَ﴾
اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

یہ سب جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پروردگار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سند تحریری رب کریم عنایت فرمائے تو ان کا دشمن یہ کہے کہ وہ تو علم سے ناواقف تھے تو یہ سوائے تعصب کے اور کوئی بات نہیں رہے علیحدہ علیحدہ سند یافتہ بڑا لائق یورپ جرمنی امریکہ روس جاپان کاسند یافتہ بڑا تعلیم یافتہ ابن محمد ن کالج کاسند یافتہ معاذ اللہ تالائق تو سوائے ایمانی تعصب کے اور کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

یہودی و نصاریٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان پڑھ کہتے تھے

ال عمران ۳۴ ﴿قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ﴾ انہوں نے کہا نہیں ہے
اب ہم پر ان پڑھوں میں کوئی راستہ اللہ تعالیٰ ابن کو محمد ن کالج کی تعلیمی سند عطا فرمائے اور ان کے تعلیم یافتہ ہونے کا اقرار فرمائے اور یہودی و نصاریٰ ان کو ان پڑھ کہیں اب فیصد تم پر ہے کہ حکم خداوندی منقسم ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو علم دین کے اول سند یافتہ سمجھنا کس کی سنت ہے اور ان کو ان پڑھ سمجھنا کس کی سنت۔

آیت التکویر

لا صاحب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ الاعزاب ۲۲ ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ يَكْفُرُ جَدًّا ۚ اِنَّ الظَّالِمِيْنَ لَفِي الشُّرُوْكِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝﴾

وہ خدا وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں زندہ نہ ہونے سے نکال کر نور کی طرف لائیں اور ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اللہ تعالیٰ نے کئی چکات زلزلہ ار اللہ تعالیٰ خود بھی ہر وقت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا امتیاز درود و شریف پڑھتا رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے بھی ہر وقت بلا امتیاز اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم بذات خود اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

۴۔ چونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مومنین ہیں اس لئے ان پر ہر وقت رب کریم رحم فرماتا ہے۔

جس جماعت پر رب کریم درود و شریف پڑھے ان پر جو شخص لعنت بھیجے اس کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کریم لعنت بھیجنے والے کی لعنت واپس اس کے منہ پر ہاتھ نہیں اور باقی رہ گئے ملائکہ کو ملائکہ بھی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اور جن کی جماعت پر رب کریم خود درود پڑھتا ہو نہ ان میں ظلمت کفری اور نہ ہی ظلمت لافاق ابھی اور نہ ہی رب نے ان میں گناہوں کی ظلمت رہنے دی اور نور ایمان نور صراط مظہیم نور اطاعت فرما کر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیوند فرما دیا اب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظلمت سے بے اور نہ ہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نور انکس ہوا جس جماعت کو رب کریم نے منور فرمایا اور کس شخص یا کس جماعت کی طاقت سے کہ ان کو اس نوری قلعہ سے نکال کر معاذ اللہ ظلمت کی طرف لے جاسکے اور معاذ اللہ ان کی طرف کفر و لافاق کو منسوب فرمائے تو جو شخص ایسا کرنے والا ہے وہ نور خداوندی سے بے خبر ہے قرآن سے کوسوں دور ہے۔

آیت التکویر لا صاحب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ البقرہ ۳۳ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَخْرُجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ اِنَّ النُّوْرَ ۝﴾

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔

اس آیت خداوندی سے خداوندی امداد کا وعدہ ظاہر ہے کہ جو لوگ خداوند تعالیٰ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے اللہ تعالیٰ

ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرماتا ہے جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام پر احکام مسلمان بنایا اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر دربار خداوندی میں پیش فرما دیا تو کہیں نے ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرما دیا خداوند کریم جن کو منور فرمائے ان کے نور دیکھنے کے لئے بھی نور خاص آنکھ کی ضرورت ہے جن کی آنکھوں میں نور دیکھنے کی تپنی نہ ہو وہ بچاے معذور ہیں ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور ان کے نہ دیکھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نور میں کسی قسم کا فرق نہیں آ سکتا۔

آیت التنبیر لا صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ ابراہیم ۱۳ {الرَّكِبْتُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

اس کا معنی اللہ اور اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں بقرآنی تحریر ہے کہ ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں ان کے رب کی طرف سے آپ کو اجازت ہے غالب غریبوں والے کے راہ کی طرف آیت منورہ سے ثابت ہوتا تھا کہ رب کریم نے بلا امتیاز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو منور فرمایا اب اس مذکور آیت میں رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ بھی ان لوگوں کو منور فرمائیں اور آپ کی طرف قرآن اسی لئے نازل فرمایا ہے کہ آپ ان لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائیں یہ میری طرف سے عام اجازت ہے۔

جن کو خدا فی قدرت نے بھی اپنے تئیں نور سے منور فرمایا ہو اور طاقت مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو نور کی طرف ہی لانے والی ہو بھلا ان کو ظلمت کی طرف منسوب کرنے والے کا

خداوند کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر کیسے ایمان صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کو دور فرمایا اور نور خداوندی محیط ہوا تو بھلا وہاں دشمن کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

جو صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کلمہ پڑھ کر آپ کی اقتدا میں اعمال صالحہ سے سرشار ہوئے اور بھلا جن کو ایمان پر نہایت رکھنے کا ذمہ رب کریم نے لیا ہو اور ان کے اسلام کی شہادت بتی موجود ہو اور ان کی تطہیر و تزکیہ اور تنویر کا شکیکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور نور بتی کا تجلی بھی ان پر پڑا ہو اور رب کریم نے اپنے فتنے کو پورا کر کے نہ دکھائی ہو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکیکے کو پوری طرح درست فرمایا ہو اور ان کی علاج اور نجات خداوند کریم قرآن کریم میں لکھ کر مہارے ہاتھوں میں دے دی ہو ان کو بھنگی بازاری باں درازی کریں تو ان کی کون سنتا ہے منافقین پر صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب آ سکتا ہی نہیں اور رب کریم نے منافقین کو صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب دینے میں منافقین کو دیکھنے والا منافقین کا باشی اگر ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متحققین جن کا شان قرآن کریم نے یہاں فرما دیا ہو ان کو نگاہ نفاق سے برا کھیں تو اس کی مثال ایسے سمجھیے کہ صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیشہ میں جن کی صفائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور رب کریم ان کو پاس فرما کر اپنے کلام میں سچ فرما چکا ہے اب اگر کوئی اس میں حشبلی نظر کرے گا تو اس کو اپنے رنگ کی سیاہی نظر آئے گی اگر برہمی دیکھے گا تو وہ شیشے کو برہمی کہیگا اگر کوڑھی دیکھے گا تو اس کو شیشہ زخمی نظر آئے گا اور خوب دیکھے گا تو اس کو شیشہ شفاف مانے گا نظر آئیگا شیشے کا عیب ثواب نہیں شیشہ ساختہ محمدن ہے ولایتی نہیں اس میں عیب نہیں دیکھنے والے میں عیب ہے رائی کا عیب کی کو عیب ناک نہیں کر سکتا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے نوری بنادیا

۴- الزمر ﴿۲۳﴾ اَلَمْ نَشْرَحْ اللّٰهُ حُدُوْدَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَہُوَ عَلٰی ذٰلِکَ عَلٰی سَبۡحٍ مِّنۡ لَّیۡلٍۭ قَوْلًا لِّلْمَآئِیۡنِہٖ قُلُوْبُهُمْ مِّنۡ ذِکْرِ اللّٰہِ اُوۡدُنٌۭ فِیۡ صُلٰلٍۭ مُّبِیۡنٍ ۝

کیا پھر جس شخص کا سینہ رب کریم نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے تو ویل روز ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو چکے ہیں دیکھا نہیں یہی ظاہر اگر ابی ہیں۔

آیات قرآنیہ منورہ لا صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ابہام تھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کون کون ہیں جن کو منور فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جن کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا ہے ان کو اللہ نے منور فرمایا ہے تو ثابت ہوا کہ جو انسان نہیں ہوا منافق رہا یا کافر اللہ تعالیٰ اس کا مخالف ہے اس کو نور عطا فرماتا ہی نہیں اور جس کو اس نے نور عطا فرما دیا اس کو غیر مسلم نہ بنے دیا ہی نہیں اور جس کو مسلمان بنا دیا اس کا سینہ ایسا کھول دیا کہ وہ پکا مسلمان ہو گیا اور جو اسلام سے گیا وہ نور اسلام سے بے بہرہ رہا اور آیت کریمہ شَرَحَ اللّٰهُ حُدُوْدَہٗ لِلْاِسْلَامِ نے ثابت کر دیا کہ صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین خود بخود مسلمان نہیں بنے بلکہ ان پر یہ انعام خداوندی ہوا کہ جس کو چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو رب کریم اسلام سے مشرف فرماتا ہے اس کے سینے کو اپنے نور سے منور فرماتا ہے وہ فُہُوْا عَلٰی نُوْرٍ مِّنۡ رَبِّہٖ کا مصداق ہوتا ہے اور جس کو نور ربی حاصل ہو وہ کبھی

نور پر نہیں سکتا اور نہ ہی اس سے نئی کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جو شیئی برتن کے اندر ہو اس کی کراہیگی یہ فطرت کے خلاف ہے کہ اندر کچھ اور ہو اور ظہور اس کے خلاف اندر نہ کہہ تو خروج بھی مذکور ہوگا اس کے خلاف ممکن ہی نہیں ایسے ہی سینے کے اندر اسلام ہو تو اس کو نور ربی حاصل ہوتا ہے تو ظہور بھی نور کا ہی ہوگا لفاق کا ظہور کبھی ممکن ہی نہیں اور جس کے سینے میں لفاق ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو کبھی نور اسلام عطا فرمایا نہ ہی منافق کی تعریف فرما کر مومن ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ منافق کے حق میں صاف صاف کلمت نازل فرما کر اس کو علیحدہ کر دیا کیونکہ قرآن آئینہ تھا اور ہے جس کے سینے اور دل میں اسلام و ایمان تھا عکس ویسے ہی قرآن میں فوراً شائع ہو گیا اور جس کے سینے میں انکار اور دل میں انکار تھا اس کے عکس کا انشا بھی فوراً کتاب اللہ میں ہو جاتا ہے جس کو ساری مخلوق جانتی

آیت التثویر لاصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور قیامت کے دن

۵- الحديد ﴿۲۶﴾ یَوْمَ نَشْرَحُ الْمُؤْمِنِیۡنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اِیۡضًا لَّوۡرٍۭ هُمۡ فِیۡہِ اَبۡدَیۡنَہُمۡ وَبَآئِنَا نِہِمۡ لِّبۡشَرٍۭ لَّکُمۡ السُّوۡرَ حَبۡبَتٌۭ تَجۡرِیۡ مِّنۡ تَحۡتِہَا اِلَّا فِیۡرٌۭ خَلِیۡدٍۭ فِیۡہَا ذٰلِکَ هُوَ الْعَظِیۡمُ ۝

اے مجرب صلی اللہ علیہ وسلم آپ قیامت کے دن مؤمنین آدمیوں اور عورتوں کو دیکھیں

گے ان کے آگے اور دین نور و طے گا اور ملا کہ کہیں گے تمہیں مبارک ہو آج
تمہارے لئے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں بیشکی ہوگی یہی وہ مرتبہ
بہت بڑا ہے۔

سابقہ آیت لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُورُھُمْ سورہ حدید نے اصحاب مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے نوری سونے کا فرما دیا اور اس آیت کریمہ میں رب کریم نے فرمایا کہ اصحاب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ان کے دائیں و بائیں نور ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بیسویں
جنت کی خوش خبری عطا فرمائی اور خداوند کریم کی طرف سے یہ بہت بڑا مرتبہ ہے تو مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دنیا میں بھی نوری بنا دیا اور قیامت کے نوری سونے کا
 وعدہ خداوندی بھی تحریر ہو چکا بلکہ وہیں اور سامنے ان کا نور و جہن ہوگا اب تحریر خداوندی
کبھی بدل نہیں سکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے کی اصطلاحات میرے رب کریم نے پاکی
فرمائی۔ ہدایت و اطاعت و تطہیر و تزکیہ و تنویر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیوں
صفات از سورۃ قرآن کریم بیان ہو چکیں۔ ہادی مطاع مظہر و مزکی و منور یا پچوں صفات
کا مظہر آپ نے اپنے ساتھیوں پر فرمایا خصوصاً خلفاء اربعہ پر تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے اصحاب و خلفاء اربعہ و اہل بیت علیہم السلام کے لئے مذکور یا پچوں صفات کے مظہر
ہیں اور ان کے خلفاء اربعہ و اہل بیت و اصحاب علیہم السلام آپ کے مظہر ہیں ظہر
اگر غلط تسلیم کیا جائے تو مظہر کا نقص لازم آئے گا اور مظہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص
کرنا عین کفر ہے ثوابت ہو کہ مظہر میں نقص نہ مظہر میں بلکہ مظہر نے اپنی یا پچوں
صفات ہادی مطاع مظہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل بیت اور اصحاب

علیہم السلام کو مظہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور صراط مستقیم پر مضبوط بنایا۔
مظہر نے پانچوں صفات ہادی و مطاع و مظہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل
بیت و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مظہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور
عینی صراط مستقیم پر چلا کر اپنی معیت میں ساتھی بنایا جو دنیا میں ان کو کوئی علیحدہ علیحدہ
رہسکا اور نہ ہی قبر میں۔ اگ کر سکا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہی سے ان کو
معیت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے اخروی وعدہ کر لیا لہذا اب اصحاب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معیت کا ذکر قرآن کریم میں
کرنا ہوں خداوند کریم اس فقیر کو بھی ہر مقام پر معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔
پہلے چند انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں کا قرآن کریم سے ذکر کر کے پھر اصحاب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر انشاء اللہ العزیز کروں گا۔

معیت اہل بیت علیہم السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ پتھر آیا سارے جن وانس ہزاروں پہرے غرق کر کے اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی معیت کے سبب اس کو یہ شرف حاصل ہے کہ جو گنہگار اس کو ایمان سے بوسہ دیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں برس گزارنے والا اتنا بھی نہیں کر سکتا پتھر کو معیت نبی اللہ حاصل ہوئی تو وہ مومنین کے گناہوں کو پاک کر دیتا ہے تو کیا نبی اللہ کی کوئی طاقت نہیں۔

حضرت اصحاب کہت جو اولیاء اللہ تھے ان کی معیت میں کتا چلا گیا تو اللہ تعالیٰ گتے کے پہلو بھی اٹھا ہے کہ کہیں تھک نہ گیا ہو اور قیامت میں وہ گتا جنت میں بھی جاتا تو انبیاء علیہم السلام کی معیت کیسے ناجیہ نہیں ہو سکتی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی معیت

۱۸ { فَأَذَا اسْتَوَيْتَ آتَتْكَ مَعَكَ فِي الْفُلِّ فَصَلِّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّاهُ مِنَ الْغُورِ الظَّالِمِينَ ۝

اے نوح علیہ السلام جب تم اور میرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔

نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا

الشعر ۱۹ { فَاصْبِرْ يَبْنَیٰ وَبَنَیِّهِمْ فُجَا وَبَحْبَیٰ وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَاكَ وَمَنْ مَعَكَ ۝

تو اے اللہ میرے درمیان اور میرے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرماؤ حق فیصلے اور مجھے اور جو میرے ساتھی ایماندار ہیں بچائے تو ہم نے نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو فی الفلک المشعرون کثرتاً غرقاً قتل بعد الباقین جاری ہوئی کشتی میں بچا لیا پھر بعد میں باقیوں کو غرق کر دیا۔

۱۲ { قَبْلَ مَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰی هٰٓؤُلَآءِ ۝ اٰمِیْنٌ مِّنْ مَّعٰلِیْ ۝

کہا گیا اے نوح علیہ السلام ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر جا اور تجھ پر ہماری طرف سے برکتیں ہوں اور ان امتوں پر جو میرے ساتھ ہیں۔

مذکورہ بالا آیات فرقانہ سے ثابت ہوا کہ نوح علیہ السلام نے ساتھیوں کو اپنی کشتی میں کتا کر اخیر تک ساتھ دیا اور عذاب الہی سے بچا لیا اگر نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کا انوکھی کسی وقت نہیں چھوڑتے اور ان کا ساتھ رکھتا اور ان کو عذاب الہی سے بچانا ان کی علامت ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اخیر تک اپنے ساتھیوں کو چھوڑا نہیں آپ اپنے ساتھی ائمہ بیڑوں کو عذاب الہی سے کیسے نہیں بچا سکتے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھی ایک دفعہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جائیں تو عذاب الہی سے بچ جائیں اور جنہوں نے ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت میں گمراہی وہ کیسے ناجی نہیں ہو سکتے۔

صالح علیہ السلام کی معیت

هُود ۱۲ { فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا لُجَيْنًا صَلَاحَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ رَاقِبَتُهُمْ
۱۳ { وَمِنْ خِزْيِ يُوسُفَ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

تو جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے صالح علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے
اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ بچا لیا اور قیامت کی ذلت سے بچا لیا بے شک آپ
کا رب بڑی قوت والا بڑا غالب ہے۔

الاعراف ۹ { قَدْ جِئْتَكُمْ بَيِّنَاتٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ إِسْرَائِيلَ
۱۳ { موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی بات
سے معجزہ لایا ہوں تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت

البقرہ ۱ { وَإِذْ ذَرَّأْنَاكُمْ الْبَحْرَ فَمَآ نَجَّيْنَاكُمْ مِنَ الْغُرُفَاتِ أَلْ هِمْ
۴ { وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو چھڑا تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور ال غرور کو فرغ
کر دیا اس وقت تم دیکھ رہے تھے۔

هُود ۱۲ { كَانُوا يَسْتَخْفُونَ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَابَ مَعَهُ وَلَا تَطْعَمُوا
۱۳ { تو تم سب بھڑے رہو جیسا کہ آپ کو حکم کیا گیا اور جس شخص نے آپ کے
ساتھ توبہ کی اور سرکشی نہ کرو۔

الشعراء ۱۹ { وَابْنَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ مَعَهُ ابْنَيْنِ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عذاب سے
بچا لیا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت اختیار فرمائی۔

داؤد علیہ السلام کی معیت

الانبیاء ۱۶ { وَتَحْنَتْنَا مَعْ دَاوُدَ الْجِبَالِ يَتَّبِعُونَ
۲۶ { اور پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کیا اس کے ساتھ تسبیح
پا کر تے تھے۔

ص ۲۳ { إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّكَ ذَا الشَّرَاقِ
۲۴ { بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کیا اس کی
میت میں عشا کے وقت اور اشراق کے وقت وہ تسبیح بیان کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے ذکر کی تعریف
کی ہے اپنے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی معیت میں ذکر کرتے تھے۔

شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام کے ایماندار

ساتھیوں کے مخالف تھے

الاعراف ۱۱ { قَالِ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ اسْتَلْبِذُوا مِنْ تَحْتِ جَنَّتِكَ يَا

شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ قَوْمِ نَجْدٍ أَذْهَبَهُ دُونَ فِي مَلَسَا قَالُوا لَوْ كُنَّا كَمَا كُنْتُمْ هُنَا ۝

شعیب علیہ السلام کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ضرور ہم تجھے بھی جو نیزے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے تم ہمارے دین میں لوٹا شعیب علیہ السلام نے جواب یاد ہم پر گواہی نہیں دے سکتے، گو ہم بڑبڑستی کئے گئے۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے کفار کا ذکر فرمایا کہ ان کے کفار ان لوگوں سے مخالفت کھٹے تھے جو حضرت شعیب کے ساتھی تھے اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے مخالفت

الاعراف ۹ { فَإِذَا جَاءَ ثَمَرُ الْحَنَّةِ قَالُوا الْمَنَافِقُ هَٰذِهِ وَإِنْ لَبِثُوا سَنِيَّةً يُعْطَوْنَ وَايُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مَنَّةٌ مِّنْ مَّعْنَاهِ إِلَّا لِمَا هُمْ بِعِندَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ }

اور جب ان کو نیک فتنہ آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ ہماری خاطر ہے اور جب ان کو بُرائی دشمنی پہنچتی ہے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو منحوس بناتے ہیں خبردار اور کوئی بات نہیں ان کی محنت اللہ کی طرف سے لیکن ان کی اکثریت بے علم ہیں۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا ذکر فرمایا کہ ان کے مخالفین کا بھی ذکر فرمایا کہ جب دنیا میں کوئی نعمت خداوندی نازل ہوتی تو کہتے یہ ہماری نیک اعمالی کا سبب ہے اور جب دنیا میں کسی تکلیف کا نزول ہوتا تو کہہ دیتے

موسیٰ اور ان پر ایمان لانے والوں کی محنت کا سبب اب تم فیصلہ کرو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ایسا کہنے والے کون تھے اور تم اسبابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو گے تو تم کون ثابت ہو گے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو قوم کفار نے برا کہا

النمل ۱۹ { قَالُوا أَطِيعُوا نَادِيَهُمْ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ طَائِفٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ الْخَالِقِينَ قُلُوبَهُمْ فَلَا تُؤْمِنُونَ ۝

منکین صالح علیہ السلام نے کہا اے صالح ہم تیرے اور تیرے ساتھیوں کے سبب محنت میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری محنت اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا سبب نہیں بلکہ تم مفتون ہو۔

ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے

البقرہ ۲۵ { حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ }

حتیٰ کہ رسول اللہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کی امداد کب ہوگی (تو نبی اللہ کا جواب ملا کہ خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والے اور نبی اللہ کی معیت والے جب اللہ تعالیٰ سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں تو ان کو انکارِ خداوندی سے جواب نہیں ملتا بلکہ ان کو اثبات سے جواب دیا جاتا ہے کہ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی مدد قریب

دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر عذاب نہیں

هود ۱۲ ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا بِجَنَّتَيْنَا شُعَيْبًا وَالدِّينَ آمَنُوا مَعَهُ سَخِمَ
وَمَنَّا وَآخَذَتِ الدِّينَ ظَلَمُوا لَصَحَّةً فَاصْبِرْ فِي دِينِهِمْ
جَنَّتَيْنِ ۝

اور جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور پیچھے نے ظالموں کو کھڑا کیا تو وہ اپنے گھر میں گھٹنوں کے بل اونچے ہو گئے۔

جب بعض انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کے اصحاب کی معیت کا ذکر ہو چکا اور یہ واضح ہو گیا کہ نبی اللہ کے ساتھیوں کو رب کریم نے ساتھ ہی رکھا اور انبیاء علیہم السلام کی معیت عطا کیا ایمان ہے تو اب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر کرتا ہوں۔

خداوند کریم کی معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ

احمد ۲۴ ﴿وَأَن تَكُونُوا لِلدِّينِ عَدُوًّا كَمَا كُنْتُمْ لِلدِّينِ عَدُوًّا كَمَا كُنْتُمْ
اور اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم ہی غالب ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا

کیوں جناب اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو خطاب فرمائے
اَن تَكُونُوا لِلدِّينِ عَدُوًّا كَمَا كُنْتُمْ لِلدِّينِ عَدُوًّا كَمَا كُنْتُمْ
اَنْتَ الْاَعْلَىٰ تَوَدَّ غَالِبٌ لَّكَ تَابَتْ اَمْرًا كَرِيمًا اَنْتَ الْاَعْلَىٰ تَوَدَّ غَالِبٌ لَّكَ تَابَتْ اَمْرًا كَرِيمًا

تو پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں نے خداوندی کی خواہش کی تو رب کریم نے ان کو امداد کا وعدہ فرمایا لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر امداد خداوندی کی خواہش فرمائی تو فوراً ان کو امداد پہنچ گئی تو نبی انبیاء علیہم السلام کی معیت میں صرف خداوندی ان کے ایمان پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا تو جن کو فوری امداد پہنچے ان کی ایمانی استعداد کا اندازہ تو لگا کر نہیں لگا سکتے جو جانیگ کوئی مسلمان کے ایمان کا شرف پہچان سکے۔ خافضہ۔

صوفی علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی رہا

هود ۱۲ ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا بِجَنَّتَيْنَا شُعَيْبًا وَالدِّينَ آمَنُوا مَعَهُ سَخِمَ
وَمَنَّا وَآخَذَتِ الدِّينَ ظَلَمُوا لَصَحَّةً فَاصْبِرْ فِي دِينِهِمْ
جَنَّتَيْنِ ۝

اور جب ہمارے عذاب کا حکم آیا ہم نے صوفی علیہ السلام کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے اپنی رحمت کے ساتھ ان کو نجات دی اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے بچا لیا

دنیا میں صوفی علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی تھا

الشعر ۱۹ ﴿فَتَجِدْنَهُ وَآهْلَهُ أَجْمَعِينَ

تو ہم نے صوفی علیہ السلام اور اس کے تمام ماننے والوں کو بچا لیا۔
تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کو ایمان کی دلیل اور نجات کا باعث سمجھا جائے لیکن
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو نہ ہی معیار ایمان سمجھا جائے اور نہ ہی نجات کی
قراردی جائے۔ تو ایسے شخص کا ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح نہیں۔

وہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا اور ان کا مخالفت ذلیل ہی ہوتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرمایا تو فرعون کو ذلیل کر دیا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ فرمایا تو مخالفین اصحاب کو قیامت تک ذلیل فرما دیا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہیں ہوتے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ذلیل ہو سکتے ہیں خداوند کریم بھی وہی فرماتے اور اللہ ربّ کریم جن کو غلبہ سے اور دشمن اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہے کر نہیں مغلوب ہے کچھ کر نہیں سکتے یہ کیا کہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے کی دلیل پیش فرمائی وَاللّٰهُ مَعَكُمْ کِیوں غالب ہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ کیسے ساتھ ہے اس کی دلیل دوسری جگہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غار سے باہر نکلے اور سراقہ نے دونوں کا تعاقب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت غم لاحق ہوا کہ میں حضور کو بڑی حفاظت اور تشدد سے بچا کر لایا اس دشمن پھر ہمارا تعاقب کیا اور آں ملا تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اے ابوبکر غم نہ کرو ضرور اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے دونوں کی نگہبانی فرمائے گا۔ تو چونکہ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تو جن کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ساتھ ان کا ساتھ ایسا مضبوط ہو وہ کیسے بدل سکتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو لَا تَحْزَنْ فرمادیں اس کو خوفناک کرنے والا کون ہے اور جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرمادیں اس سے معیت خداوندی ہٹانے والا کون ہے۔ لو ہا جس کو وہی پر لگ جائے وہ کوئی مضبوط ہو جائے ویلڈنگ جس کو ہے کہ ہو جائے وہ لو ہا مضبوط

جائے پتلی کو لو ہے یا تانبے کا ویلڈنگ نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی جن کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور ربّ کریم کا ساتھ ہو وہ لوگ کبھی شرک کا فرماقی ہو نہیں ہو سکتے بلکہ دنیا کے ایذا داران کا مقابلہ کریں تو ان کے ایک لمحے پٹھنے کے مقابلے میں ہم دنیا کی آفتیں اپنی تمام عمر کی عبادات ان کے ایک پلے میں رکھ دیں تو کبھی مقابلہ نہیں کرتے چہ جائیکہ معاذ اللہ ان کو بڑا کہا جائے تو جن کا ساتھی ربّ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہوں تو ان کا دشمن خائب خاسر ہو گا اور خدا فی معیت جن کے ساتھ ہوتی ہے خدا ان کی نصرت ہے اور نبی کو یقین ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کو خدا نے فرمایا۔

طہ ۱۶ قَالَ لَا تَخَافَاْ اِنَّکُمْ مَعَنَا اَسْمَعَ وَاَرٰی۔

طہ ۱۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں نہ ڈرو بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنوں گا تمہاری ہی بات کو اور تمہاری طرف ہی دیکھوں گا۔

تو آیت سابقہ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ سے جب ربّ کریم نے اصحاب کریم حضور ان اللہ علیہم اجمعین سے یہ خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ثابت ہوا کہ اصحاب کریم حضور ان اللہ علیہم اجمعین کے مخالفین کی نہ کبھی دعا ہی قبول ہو سکتی ہے اور نہ ہی خداوند کریم کی نگاہ کریم ہی ان پر ممکن ہے اسی لئے اصحاب کریم یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین ومن معہم کے مخالفین سے نہ کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اسی لئے ان کی نہ دعا منظور اور نہ ہی ربّ کریم کی نظر کریم ان لوگوں پر بلکہ دشمنان اصحاب کریم حضور ان اللہ علیہم اجمعین کو جو سائنہ سزا ملتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ ان کے ساتھ معیت خداوندی نہیں اور جن کے ساتھ معیت خداوندی تھی اور ہے ان کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے ان کی

دعا ان کی بات کبھی مردود ہو سکتی ہی نہیں، فافهم

۲۔ الحديد ۱۶ { قَهُوْا مَعَكُمْ اَيُّهَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا تَعْلُوْنَ } اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو ان کو

ہو اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیتوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو مؤمنین اور وہ آپ کے ساتھی بن گئے اُن کا رب کریم بھی ساتھی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ دینے کے دلائل پیش کئے کہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیوں ساتھی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محبین ہیں اور متقین ہیں لہذا اللہ تعالیٰ ان کا ساتھی و ساتھی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محبین و متقین تھے اس لیے
اللہ تعالیٰ کی معیت مشرف ہوئے،

الانفال ۹ { وَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ فَغَمَزُوا } اور اگر تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

اور اگر کفار نہ پھیر لیں تو تمہیں جانا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

الانفال ۲ { وَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ } اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکو کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

التوبة ۱۱ { وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ } اور یقین رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیکو کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الانفال ۹ { وَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ } اور بے شک اللہ تعالیٰ مومنین کے ساتھ ہے۔

التوبة ۱۰ { اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ } ابے شک اللہ تعالیٰ متقین کو دوست رکھتا ہے۔

جب قازن خداوندی قُلْ اِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ لِيُحِبُّكُمْ اللّٰهُ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے گئے۔ تو رب کریم نے ان کو اچھے اعمال کی بنا پر ان میں متقین و محبین کے خطاب سے نوازا اور لَعَنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَعَنَ الْمُتَّقِيْنَ سے تسلی بخشی جن کا ساتھی اللہ کریم ہوا اور تفریق بھی ان کے حق میں ثبت ہو تو ان کو حاسد کا حسد مرنے سے میں ہٹا سکتا اور نہ ہی ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔

رب کریم کی ناکید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑے کہ متعلق

الانعام ۶ { وَلَا تَقْطَعِ الدِّيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْعَدْلِ اَوْ فَا تَعْتَبُوْا } اور نہ ٹک کر نہ نکالیں ان لوگوں کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ اس کو صبح و شام اپنے خداوند کریم کا ذکر کرتے ہیں ان کو چھوڑ لیے اور سورہ مزمل میں
قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بَشِيرًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
فرمایا اور سورۃ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے آپ کی معیت میں فرمایا اور سورہ
الاحزاب میں فرمایا کہ اے پیغمبر! ان لوگوں کے متعلق آپ کے اصحاب خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
صلى الله عليه وسلم نے بفرمان خداوندی اسلام دایمان میں اپنا ساتھی بنایا ہجرت میں اللہ
نے چھوڑا غار میں ساتھ نہ چھوڑا جنگوں میں خلفاء اربعہ کو اپنی ذات سے علیحدہ نہ فرمایا ہاں
میں ان کو ترک نہ فرمایا رشتہ داری میں ان کو نہ چھوڑا قبر میں لَا تَحْزَنْ دے کے ہی عامل ہے
ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑا نہیں
اس امر کی دلیل ہے کہ وہ يَذَّكَّرُ عَنْهُمْ وَاخْتَارَ آلَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَى الْغَنَاءِ وَالْغَنَاءُ
خالص اللہ کی رضا مندی کے لئے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے صبح و شام رب کریم کا ذکر
کئے اسی لئے ان کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں اور جن کو
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوڑا نہیں اور ان کے انکار
شہادت بھی رب کریم نے فرمادی ہو تو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی خلفاء
علیہم اجمعین کو چھوڑے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی نہیں امتی تب ہی ہو سکتا ہے کہ جو مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا آپ کی سنت پر عمل کرے جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں
ان کو امتی پس پشت ڈالے اور چھوڑ دے تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے
فرمان خداوندی لَا تَحْزَنْ دے گا منکر ہے چو جائیکہ ان کو بُرا کہا جائے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے خلفاء اربعہ اور دیگر اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا

۱۰ دوسری آیت کریمہ میں ہر وقت ان کے ساتھ رہنے کا حکم صادر فرمایا جیسے :

اسی تاکید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ایمانداروں کے ساتھ

بف ١٥ } كَا حَسِبَ لِقَاكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِتِلْكَ آيَةِ الْعَذَابِ وَاتَّقُوا
يُسْرِيْدُونَ وَجَهًا وَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزِيدُهُ
عِلْمَ الدُّنْيَا وَلَا تَلْمِزْ مَنْ أَغْوَيْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
وَالْأَمْرُ قُرْطَابٌ

اور ثابت کیجئے ان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے
 کسی کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان سے اپنی دوس نکلیں آپ نہ بتائیں جو
 دنیا کی زندگی کا ارادہ فرمادیں اور اس شخص کے پیچھے نہ لگیں جس کے دل کو ہم نے
 ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

اس آیت کریمہ میں نبی کریم خالص خداوند کریم کی رضا کے لئے بلا طمع دنیاوی و دُک
خداوندی کرنے والوں کے ساتھ رہنے کا حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری فرما رہا
ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ خصوصاً اور باقی اصحاب رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے ساتھ عموماً تشریف فرما رہے کیا یہ ان کے خالص مومنین ہونے
کی دلیل نہیں بلکہ وہ اہل المومنین میں جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
مجتہد میں رکھ کر ایمان دار بنایا اگر ان کے متعلق کوئی شک کرے تو پھر مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سوا ان کے نزدیک کوئی مومن ہے ہی نہیں اور ایسا کہنے والا
کذاب الا کا ذیب ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی جن کو اپنے

ساتھ رکھا حضورؐ خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو ان کے ولی ایماندار ہونے کے لئے شہادت خداوندی میں عَوْن رَبِّكَ بِاَلْعَدَاوَةِ وَالْعُشْيٰی یُرِیْکَ ذٰلَکَ وَجِبَدَ مومن کے لئے کافی ہے۔

۲۔ وَتَعَدُّ عَلَیْکَ عَنْهُمْ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص حجت پرست کو ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے متعلق نگہبانی کا ارشاد فرمایا ہے وہ بیش بہا قیمتی ایماندار ہیں جن کی طرف خاص توجہ رکھنے کا خداوندی حکم جاری ہو رہا ہے اور یہ بھی اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگشت نہائی کرتا ہے وہ حفاظت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ زنی کرنا چاہتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے میں ان پر ڈاکہ زنی کرنا محال سوا اس کے کہ وہ دھڑے ڈاکہ مارنے والا ڈاکو خود کو گرفتار کر لے کیونکہ بموجب فرمان خداوندی وہ دنیا و عقبیٰ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں ہیں اور آگے فرمایا کہ جس کا دل ہمارے دُکیر سے غافل ہے اور وہ اپنی نفسانیت کا طامع ہے اور حد سے بجا نہ کرنے والا ہے اس کی توجہ نہ فرمائیے اگر معاذ اللہ خلفاء اربعہ میں کسی قسم کی کمی ہوتی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بغیر ان خداوندی ضرور چھوڑ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ دینے کا اور حفاظت کرنے کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متقین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کا ارشاد کہ ان کے ساتھ رہیے اور ہر دشمن سے اور ہر تکلیف سے ان کی نگہبانی فرمائیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے ساتھ رکھنا

ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھنا یہ ان کے خاص و منین متقین ساتھی ہونے کی بین دلیل ہے پھر آگے اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تقرب کا ذکر فرمایا۔

آیت تقرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

۱۲۱ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

الاحزاب ۱۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایمان لانے والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے جن کو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یا اور سب اولین و منین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ حضورؐ خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس آیت کریمہ میں یہ ہر اظہار میں اٹھس ہے کہ خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوں سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں جس شخص نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی قسم کی تکلیف دی تو خلفاء اربعہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو تکلیف بعدی ہوئی ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے تو خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور جسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اس سے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے۔

۲۲ الاحزاب ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ﴾
﴿الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

اور بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف دینے والوں کو دینی و اخروی سزا کا مستوجب فرمایا اور یہ بھی فرمادیا کہ جو شخص میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے وہ رب کریم کو تکلیف دیتا ہے تو جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں دنیا و آخرت میں لعنت کی لعنت کے حقدار ہیں دنیا میں بھی خداوند کریم کی ہر نعمت خداوندی سے محروم اور اخروی ہر نعمت سے بھی محال ہوں گے اور اس کو ذلیل کرنے والا عذاب بھی پہنچے گا۔

کیوں بھی خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دے کر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور لعنت خداوندی کا مرجع بننا یہ کسی کفارہ سے بڑے کاکام ہے جو کہ بموجب فرمان خداوندی (النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْفُسْهَاءِ) خلفاء اربعہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی المرتضیٰ

۱۰ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾
اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔

۲۲ الاحزاب ﴿مَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فَمَا لَمْ لَحْظَةً يَنْفِرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَبِغْ يَوْمَ الْقِتَالِ﴾
میں کیا ہے۔

اور جو لوگ مومن آدمیوں اور مومنات کو بغیر حرم کرنے سے تکلیف دیتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر کو اٹھایا۔
اب فیضانہم خود کو میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

قرآنی شہادۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھ ہیں
۱۴ ﴿قُلْ هَآؤُنَا نَكْفُرُ هَآؤُنَا نَكْفُرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ﴾
الانبیاء ﴿قُلْ﴾

فرمادیں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاؤ تم اپنی دلیل کو یہ قرآن کریم اس شخص

کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہے اور جو مجھ سے پہلے ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیان فرما کر ان کے مومن ہونے کی دلیل پیش فرمادی اور کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمانوں کی دلیل قرآن میں پیش کر دی ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حالت میں ساتھی میں قُلْ هَٰذَا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ حَضْرَاتِ کے دشمنوں سے دشمنوں کے مومن ہونے کی دلیل طلب فرمائیے ان کے پاس اپنے مومن کی کوئی قرآنی تحریری دلیل نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس ان کی حاضری کی حضور خدیجہ وکیل ہیں کیونکہ جن کے پاس ایمان بالذات موجود ہے ان کو مخالفت کی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے هَٰذَا ذِكْرٌ مِّنْ قَبْلِي ثَابِت کر دیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کی تعریف یہ ہے قُلْ هَٰذَا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ شَان وایمان کے لئے ان کی تحریر کا کافی ہے اور معترضین کے پاس ایمان کی دلیل ہے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ ذَٰلِكُمُ الْفَصْلُ ۝۳۳ (الْبَيْكُمُ نُورًا مَّيِّتًا ۝)

اے لوگو ضرور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی ہے اور تمہاری طرف اللہ نے نور نازل فرمایا جو ظاہر کرنے والا ہے۔

سابقہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شان و بیان کی دلیل پیش فرمائی اور اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مقرر فرمایا جس کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ ایماندار ہے ورنہ نہیں اور تحریر کے لئے قُلْ لَنَا الْبَيْكُمُ نُورًا مَّيِّتًا فرمادیا کہ اگر کسی کو تحریر کی ضرورت ہو تو قرآن کریم دیکھ لے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کے ساتھی

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ قُلْ لِّمَا هَٰذَا مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ کے رب کریم بات لہر ہو رہی ہے کہ ضرور آپ دو تہائی گھنٹے رات سے کچھ کم اور کبھی اس کا نصف اور ابھی اس کا تیسرا حصہ قیام فرماتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی قیام کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت قیام اللیل کی شہادت ثبت ہے توجہ لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عبادت خداوندی کے لئے رات کو قیام فرماتے ہیں اور رب کریم نے ان کے اس عمل کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قبول فرمایا جو جن کی نفی عبادت کی منظوری کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قرآنی تحریر موجود ان پر ایسے لوگ معترض نہیں جو فرض خداوندی سے بھی محروم ہوں تو ان کی بات کو خداوند کریم کے مقابل میں کون تسلیم کرتا ہے۔

”علی رضا“ مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ صحابہ نماز کے ساتھی وہ خطیب ہیں حضور کو

ایکلا چھوڑ کر چلے گئے۔

محمد عمر میرا دوست بڑا سادہ ہے قرآن کی نصف آیت پڑھ لیتا ہے اور ہائی
اعراض کرتا ہے اگر بعض صحابہ کرام خطبے میں چھوڑ کر تجارت کی طرف تشریف لے گئے تو
اس کی منرا اور منرا صلی رب کریم یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لائق تعقی یا ان کی ناراضی
کے لئے نہیں مقرر کیا ہے جب وہ تجارت کے لئے خطبہ چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے تو
کریم ان سے ناراضگی نہیں فرماتا بلکہ اپنی طرف سے منافع کی دعوت دیتا ہے قُلْ مَا مَنَعَكَ
حَبِطَ الْبُنُوتِ مِنَ اللَّهِ وَمِنَ الْبَنَاءِ وَاللَّهُ حَيُّ الْقَاطِنِينَ ۝ حضور ان اپنے ساتھیوں
کو جو خطبہ چھوڑ کر تجارت کی طرف چلے گئے ہیں ان کو اعلان فرمان دیجئے کہ جو
اللہ کے پاس ہے وہ لہو اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت اچھا
رزق دینے والی کا ہے نو اللہ کریم ان اصحاب کو جو مسجد کے باہر تشریف لے گئے
ان کو تجارت سے بہتر سود پیش فرما رہا ہے اور اس تجارت کے رزق سے بہتر رزق
کا وعدہ فرما رہا ہے کہ تم اپنی تجارت کو چھوڑ کر مجھ سے بہتر رزق حاصل کر لو اور بعد
از ان حکم جاری فرما دیا کہ جمعہ کے دن تجارت کرنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں جو
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاصْبِرْ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مشورے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تہی

النور ۱۸ { إِنَّا أَنشَأَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِذَا كَانُوا
مَعَهُ عَلَىٰ أُمُورٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ
الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

إِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

صحابہ کے متعلق خدائی شہادت کہ جہاد اور نماز میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

النساء ۵ { وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَنْتُمْ طَائِفَةٌ
۱۵ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا
فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَاءِكُمْ وَلَتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا
فَلْيَمْسِكُوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَٰلَّذِينَ
لَفَسَدُوا لَوْ لَعَلُّوْكَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ
بَيْلَةً وَاحِدَةً ۝

اور جب آپ ان میں رہیں تو ان کے لئے نماز قائم فرمائیے پھر ایک گروہ کو ان سے
آپ کے ساتھ کھڑا رہنا چاہیئے اور اپنے ہتھیاروں کو بھی پکڑے رکھنا چاہیئے پھر جب
وہ سجدہ کر لیں تو ان کو تمہارے پیچھے سے ہٹ جانا چاہیئے اور دوسرا گروہ جنہوں نے نماز
نہیں پڑھی ان کو آنا چاہیئے تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے ہتھیاروں کا سامان
اور ہتھیار لے رکھنے چاہئیں اور کفار لپکھنے میں کو تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے
غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یک سخت حملہ کر دیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جماعت کا

لَا تُقَاتِلُوا النَّاسَ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا مَهْرًا خَلِيدٌ فِيهَا
الَّذِي هُوَ الْمَوْزِعُ الْعَظِيمُ ۝

اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور یہی ہیں کہ ان کے لئے نیکیاں ہیں اور یہی وہ نجات لئے دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے باغات تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ عثرۃ بہت بڑا ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا جان و مال سے جہاد کرنا ثابت فرمایا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایماندار ہی ہوتے ہیں۔

۳۔ انہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ان کے ساتھ ہیں ان کے تمام اعمال کو رب کریم نے نیکیوں میں شامل کر لیا۔

۴۔ تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کا وعدہ ہوا۔

۵۔ رب کریم نے اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبِ جنت کا وعدہ فرمایا۔

قانون خداوندی کہ جنگ میں انبیاء علیہم السلام کی معیت

میں رب والے ہوتے ہیں

۴
ال عمران ۵۱
وَكَايْنِ مِّنْ شَيْءٍ قَاتَلْتَ مَعَهُ رَبِّيَنَ كَشَيْءٍ فَمَا
وَهُوَ إِلَيْنَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا

جنگ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا۔
جن کے متعلق جنگ میں بھی رب کریم نے نماز کی افتاد و معیت کی حد انکار پسند نہیں فرمایا۔
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد و نماز میں ان کو آپ کی معیت و افتاد میں رکھنا ہی
اصحابیت کا نشان انہی کو زیبا تھا جو اور کسی کو نصیب نہ ہو سکا اور نہ ہی ہو سکتا ہے
اور نہ ہی ممکن ہے اور یہ نشان اصحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کسی اور شخص
ممکن ہو سکا اور نہ ہی سونے چاندی سے مشرف ہو سکتا ہے گویا زمین آسمانوں کی پرال
کوئی شخص سونا چاندی خرچ کر دے یا تمام عمر میں جس کا ایک سانس بھی عبادت
خداوندی کے بغیر نہ نکلتا ہو وہ بھی درجہ اصحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
پہنچ سکتا چاہے جتنا چاہے سو بکس کے لید کا گنہگار جو صورت و سیرۃ میں یہ
پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی عیب جوئی کرے جن کی تمام عمر کے اعمال صالحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
ادا ہوئے ہوں اور رب کریم نے ان کا اصل قرآن کریم میں مرجع فرمادیا ہو تو یہ رانی
نظر کا قصور ہے مرنے میں عیب نہیں اور نہ ہی ان میں عیب کا رہنا ممکن ہی ہو سکتا ہے
کیونکہ ان کو معیت خداوندی و معیت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم داغ و آبرو رکھنا
گوارہ فرما سکتے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد میں حصہ لیں اور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

۱۰
لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ

وَمَا اسْتَكْبَرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝

اور بہت نصیروں سے جن کی معیت میں بہت رب الاول نے جنگ کے لئے سست ہوئے جو ان کو اللہ کے راستے تکلیف پہنچی اور نہ وہ کمزور ہوتے اور نہ وہ بے اور اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو دوست رکھنا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ

- ۱۔ بنی اللہ کی معیت میں جہاد کرنے والوں کی اکثریت ب الاول کی ہوتی ہے۔
- ۲۔ بنی اللہ کے ساتھ مصیبت فی سبیل اللہ میں کمزور نہیں ہوتے اور جو ان کو آتی ہے اس پر وہ صبر کرتے ہیں۔

گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ہی نہیں بھٹکتی

الشعرار ۱۹ { قَالَ اصْحَابُ مُوسَى اِنَّا لَمَذْكُوتٌ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ }

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا بے شک ہم قابو آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرا ساتھی میرا رب ہے مجھے جلدی بھٹکا دے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا اِنَّا لَمَذْكُوتٌ تو کیا اصحاب سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن مراد ہی میں ہرگز نہیں؟ اگر دشمن ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو کھلا سے پھینکی کیوں دیتے کہ ہرگز نہیں تم فکر نہ کرو! تو ثابت ہے کہ اصحاب موسیٰ سے مؤمنین موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اگر یہ معنی نہ لئے جائیں تو

موسیٰ علیہ السلام کے برخلاف قرآنی علامہ ہوتا ہے معاذ اللہ اس آیت کریمہ سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

۱۔ اصحاب موسیٰ سے مؤمنین موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے اصحاب بھی کافر یا منافق ہو سکتے ہی نہیں۔

۲۔ بنی اللہ کے اصحاب اگر گمراہ جائیں یا ٹنگدل ہو جائیں تو بنی اللہ ان کو پھینکی دے کر صحیح کر دیتا ہے اور خداوند کریم اور رب کریم اپنی سبکدوش یعنی تسلی نازل فرما کر ثابت قدم کر دیتا ہے۔

۳۔ جن کے ساتھ بنی اللہ کی معیت جو ان کے ساتھ رب کریم کی معیت بھی ہوتی ہے ثابت ہوا کہ جس کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہو وہ کبھی بھٹک نہیں سکتے کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے تو اس آیت کریمہ نے ثابت فرما دیا کہ بنی اللہ کے اصحاب کا گمراہ ہونا محال ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیسے معاذ اللہ گمراہ ہو سکتے ہیں ہاں غیر نبی کے ساتھی گمراہ و منافق ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ ما یبقی معی رجل واحد خذ فی قسم میرا ساتھ ایک آدمی بھی نہ رہا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت والوں کو عذاب الہی اسکا ہی نہیں

۲۹ { قُلْ اِنَّ يَتْلُمَنَّ اَهْلُكُمْ يَاللّٰهُ ذٰلِكَ مَعْنٰی اَوْ رَحِمْنَا فَمَنْ }
الملک ۲ { اِيَحْسَبُ الْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ الْاَلِيْمِ }

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا اہم کر دے تو کفار کو توڑنا کہ عذاب سے کون پناہ دے گا۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات میں آپ کے اصحاب کو اپنی معیت کا حامل بنایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمادیا کہ دنیا میں پھر رہا ہے تو میرے اور میرے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جبر سے بھر رہا ہے اگر یہ اصحاب نہ ہوتے بلکہ سب مخالف نبوت ہی ہو جاتے تو دنیا میں کافر ایک بھی باقی نہ رہ جاتا چونکہ میرے ماننے والے میرے پیچھے اصحاب بنائے ہیں موجود ہیں اس لیے رب کریم آسمان سے عذاب نازل نہیں فرماتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خدائی سند

قیامت کے دن آپ کے اصحاب آپ کی معیت میں ہوں گے

التحریم ۲۸ ﴿يَوْمَ لَا يُخْذِي اللَّهُ الدِّينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نَدْوِيلَ كَمَا كَانُوا﴾ اس دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

فَوَدَّ كَيْفَ يَبْنِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذِيَابًا يَنْفَعُ الْقَوْمَ رَبَّنَا آمِنُ لَنَا نَوْمًا وَاعْفُزْنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے ذیل نہ کرے گا ان کا نودان کے سامنے اور ان میں دھڑے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما دے

بلکہ شک تو ہر شے پر قدرت والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کی معیت میں ایمان نہ لائے ہیں ان کی عزت افزائی کا وعدہ فرمایا کہ میں آپ کی معیت میں رہنے والے ایمانداروں کو قیامت کے دن ذیل نہیں کروں گا تو اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ جب خدا ان کو ذیل نہیں کرے گا تو جو دنیا میں ان کو ذیل سمجھنے والا ہے تو رب کریم ان کو ضرور ذیل کرے گا کیونکہ جب عزت خانی تحریری فرمائے ان کی عزت مخلوق پر فرض ہے کیونکہ خدائی تحریر خلق کے لئے حجت ہے

قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو کفار ترس دیں گے

الفرقان ۱۹ ﴿ذِكْرُ مَرِّ لَيْسَ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا﴾

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا کیونکہ ہاتھ افسوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت پر صراط مستقیم اختیار کر لیتا۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محروم رہنے والوں اور آپ کی معیت کو برا سمجھنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ قیامت کے میدان میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی شان و عظمت کو دیکھ کر ترسے گا اور کہے گا کہ کاش افسوس میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عمر گزارتا تو میں بھی آج شان پاتا اور عذاب الہی سے نجات پاتا اور اپنے کے بچنے پر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محرومی پر اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے خود ہی کاٹے گا۔

۲۔ تو اس آیت کریمہ نے معیت شان اصحاب مصطفیٰ ثابت کر دی۔

۳۔ رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے مخالفین کو ظالم قرار دیا۔
 ۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے مخالفین یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھیوں کے مخالفین کو دیکھ کر اپنے ہاتھ خود کاٹنے کا تورب کریم مصطفیٰ صلی
 علیہ وسلم کے ساتھیوں سے خود کہنے والے کو سزا اس کے خود ہاتھوں سے لگا
 گا تو معلوم ہوا کہ خود اپنے ہاتھوں کو خود کاٹنے والا کافر منافق ہے کیونکہ نبی
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہے۔

اتباع تمام کے بغیر معیت حاصل نہیں ہو سکتی

۱۵/۹ { قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْلُبَنِي مَعِيَ صَبْرًا }
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تم میرے ساتھ ہرگز صبر کی طاقت
 نہیں رکھو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سامنی
 پہننے کا مطالبہ فرمایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام آپ
 میرے ساتھی نہیں بن سکتے اس لئے کہ اگر آپ میرے ساتھ ہونگے تو میرے تابع ہو کر چلے
 اور تم کسی کے تابع ہو نہیں سکتے تو معیت نبوی کے لئے اتباع تمام لازمی ثابت ہو گئی
 توجیب آیات مذکورہ سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی ساتھیوں کو
 الہی سے بچایا اور ان کی معیت والوں کو رب کریم نے بھی نجات دی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کی وجہ سے
 الہی میں بھی گرفتار نہیں ہو سکتے اور یہ خدائی وعدہ ہو چکا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَعَلَيْهِ التَّكَلُّفَاتِ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بننے کیلئے خداوند تعالیٰ نے ایمانی دعوت دے کر ایمان دار ہونے کی عطا فرمائی

۲۸ ۲۹
الصف
۱۲
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ
مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ تَوَمِّنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَا مَدُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَالْفُكُكُمُذَّالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَٰلِكَ
الْفُؤَادُ الْعَظِيمُ ۝ وَآخَرَىٰ يُحِبُّونَهَا لَحْضٌ مِنَ اللَّهِ وَنَكَمٌ
قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ -

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت جو تمہیں روٹناک عذاب سے بچائے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اور فی سبیل اللہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جنگ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اس سے تمہارے گناہ رتبہ کریم معاف فرما دے اور تمہیں باغات میں داخل کئے گا جن میں ہر وقت پانی جاری رہے گا اور جنت عدن میں پائش کی جگہ پاک ملے گی یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم ایمان کی دعوت دیتا ہے اور یا ایہا الذین آمنوا کا خطاب ہے یہی فرمان ہے تو رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رب کریم

ایمان

دعوت ایمانی دیتا ہے اور قبل ازیں یا ایہا الذین آمنوا کا خطاب بھی فرماتا ہے جس ثابت ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مومنین ایمان لا کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بنے ہیں جو خداوند کی ہیں پہلے ایمان لانے والے تھے چونکہ ان کا ایمان لانا علم خداوندی میں برحق تھا اس لئے اس نے یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب فرمایا اب ایمان لانے کے بعد ان کے مستقل طلبی کرنا صرف یہی نہیں کہ ان پر ہی اعتراض ہے بلکہ مقرر علم خداوندی کی تکذیب کر رہا ہے اگر وہ ایمان لانے والے نہ ہوتے تو رب کریم انہیں یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب ہی نہ فرماتا۔

اس آیت کریمہ سے محل اذکم علی تجارتکم من عذاب الیمہ فرمان خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو خوش خبری ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر خداوند کریم سے سود اکر لو ایماندار کو رب کریم نے عجیب تجارت فرمائی ہے بفرمان خداوندی ایمان لانے والا رب کریم سے عذاب الیم سے نجات کا سودا کر چکا ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لا کر سودا رب کریم سے کر لیا۔

اس آیت کریمہ میں خداوند کریم نے ایمانداروں کو عذاب الیم سے بچانے والا سودا بتایا۔
۱۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔
۳۔ اپنا ذاتی مال خرچ کر کے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جانوں کو جنگ کے لئے پیش کرنا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ خصوصی خیر تھی۔

۶۔ ان چاروں اعمال سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے گناہ کی معافی ہوئی جو یعجز لکم ذنوبکم سے دامن ہے۔

۷۔ ان اعمال سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخروی انعام کا وعدہ بھی تحریر ہو چکا۔
نہری باغات میں قیام کا وعدہ خداوندی بھی ہو چکا۔

۸۔ جنت عدن میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریشم کے لئے پاکیزہ صاف تھری کوٹھیاں خداوندی انعام ملے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال مذکور بالا کی بنا پر یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔
۱۰۔ چونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعمال مذکورہ کے عاملین ہیں اس لئے ان کو نصرت خداوندی کا وعدہ ہوا۔

۱۱۔ جلدی فتح دینے کا خدائی وعدہ۔

۱۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان مذکورہ اعمال میں کامیاب ہیں اس لئے ان کو خداوند کریم کی طرف سے ایمان دار ہونے کی خدائی سند بشیر المؤمنین سے عطا ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ایماندار ہونے کے چند اعمال فرمائے اور اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کیا اور خداوند کریم کے نزدیک کامیاب ہوئے اور اعمال مذکورہ بالا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو رضی کر لیا تو اللہ تعالیٰ کا بشیر المؤمنین

سے ان کے اعمال کی قبولیت کا ایمانی خطاب ہوا اب ان کے ایمان میں خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو شک نہیں ہو سکتا کیونکہ

تقریب خداوندی ان کی پریشانی صاف کر چکی ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت

التغابن ۲۸ ﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا﴾
پھر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاؤ اور اس کے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے ساتھ اور اس نور کے ساتھ جو ہم نے نازل فرمایا۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مومن بنایا

الملک ۲۹ ﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمْنَابُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾
فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی رحمن ہے جس کے
ساتھ ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہے۔

العنکبوت ۲۱ ﴿وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ﴾
وَالِهَذَا إِلَهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کہو کہ جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہم اس پر
ایمان لائے ہیں اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے ہیں ہمارا معبود واحد
تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لائے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی تبلیغ
فرما کر مومن و مسلمان بنایا۔

رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سودا پکا ہو گیا وہ اللہ اور محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لا چکے اپنے احوال کو فی سبیل اللہ خرچ کر کے اپنی جان
کو فی سبیل اللہ قربان کر کے خدائی جہنم میں تمام اعمال کو محفوظ میں بحساب خداوند
اپنی بیع کو تمام کر چکے اور رب کریم نے ان کے سابقہ گناہوں کو معاف فرما کر مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی منڈی میں ان کے جان و مال و ازواج و اولاد و اوطان کو پاکی
کمر دیا۔ ان کی ہر شئی اِنْ شَاءَ اللہ اَشْتَرَى مِنَ الْمُتُؤَمِّنِينَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ
خریدے جا چکے اب ان کی بیع کو اپنے مصروفہ اسواق میں بیع فاسد ہونے کا اعلان کر لے
پھر یہ تو بھلا فتنوں کو منڈی کے بھاؤ سے کیا خبر اور کچھ کو میوہ جات کا کیا قدر شناسی
تھو کہ مال کو منڈی والا ہی شناخت کر سکتا ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ممکن رب کریم نے ان کے ایمان لانے اور جان
و مال قربان کرنے کے مومن مساکین جِلْبَتِہٖ فِی جَنَّتِہٖ عَذَابِہٖ مَقَرٌّ مَّقَرٌّ اور وہ مال
فرما کر محفوظ فرمایا اب ان کو کوئی طاقت و مال سے نکال نہیں سکتی نکالنے کا مسئلہ تو کہا
وہاں غیروں کو جہنم کی نعمت سے ہی محروم کیا جا رہا ہے کیونکہ جن کو دنیا کے جنت
مصطفیٰ میں سرفراز فرمایا گیا ہے وہ جہنمی کے جنت سے کب محروم رہ سکتے ہیں اور جن کا
و خیر جنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ممنوع ہے ان کو آخر وہی جنت کب نصیب ہو سکتی
وَاللَّهِ الْغَوْدُ الْعَظِيمُ خداوند کریم کے ہاں یہ بہت بڑا مرتبہ ہے جس سے حاسد
حسد ہے محسوس اگر مرتبے پر فائز نہ ہو تو حسد کا مقام ہی کیا حسد محسوس کے فروغ و علیم
پر دال ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان لانے کی خدائی دعوت

البقرہ ۱۱۱ ﴿ذَاتُوا بِمَا نَزَّلَتْ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا مِثْلَ الْآلِ الْبَقَرَةِ﴾

اور جو میں نے نازل کیا ہے اس کے ساتھ ایمان لاؤ جو تمہارے پاس خدائی کتاب ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور قرآن کے ساتھ تم اول منکر نہ بنو۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت ایمانی صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی منکرین از دہشت قرآن کریم جہاں اول کافر ثابت ہوئے تھے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان کے بعد ایمان لائے گا تو ان کے بالبعث تو مقبول ہو گا ورنہ نہیں کیونکہ اس آیت قرآنیہ میں صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب بالمشافہہ اور باقی امت کو غائبانہ ہے اور بالوسطہ صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

النساء ۳۵ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾

اے ایمان والو! انتم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے نازل فرمائی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل فرمائی۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آمینوں کا خطاب فرمایا جن کو خداوند کریم آمینوں سے خطاب فرمائے اس کی غن ان کے ایمان میں ہے

شک کر سکتی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور سابقہ کتب سماوی پر ایمان لانے کا ارشاد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پہنچا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اَسْلِمْتَ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اے ابراہیم مسلمان ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں رب العالمین کے لیے اسلام لایا ہوں وہاں ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زبان سے جواب دیا اَسْلَمْتُ ایسے ہی رب کریم نے صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اَمِنُوا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف ان کے مومنین ہونے کے صلے کو اپنی طرف جواب دیا جیسا کہ خداوند کریم کا اَسْلَمْتُ کہنا منکر نہیں بنا سکتا ایسے ہی اَمِنُوا کہنے سے ایمان میں فرق نہیں رہتا۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانی کلمات کریم کی زبانی

النور ۱۸ ﴿اَلَمْ يَكُنْ قَوْلُ الْمُؤْمِنِينَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وََمَنْ يَطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَخُفِضِ اللّٰهَ وَيَقْبَلْهُ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ﴾

مومنین کو جب اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا یا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرمادیں ان کی بات اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور اطاعت کر لی اور یہی نجات پانے والے ہیں اور جو

مخلص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننے کا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کی مخالفت سے بچنے کا تو یہی وہ خدائی عہد ہے پر فائز ہوں گے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمانی زجرا فرمائی کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیا اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبت دی جائے تو فوراً بیک کہہ کر وہ سیمعنا و اطعنا یعنی ہم سن لیا اور ہم فرمانبردار ہو گئے جواب دیتے ہیں۔

۲۔ بقائون اولئک هم المفلحون اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے نزدیک ناجی ہیں اور دوسری آیت میں ان کے فائز ہونے کی دلیل بھی فرمادی کہ ان کا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا آخرتیت الہی اور ان کا ان کو فقیہت بخش رہے ہیں۔ اولئک کا خطاب اول بواسطہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد میں باقی امت کو۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی مومنین ہونے کی سند خداوندی

البقرہ ۱۷۷ اَلَّذِينَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاٰوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ مِنْ يَتَكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں یہی ہیں جو اس کے ساتھ ایمان لگتے ہیں اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو یہی وہ ذلیل ہیں۔ اس آیت کریمہ سے یقین امرات ثابت ہوئے۔

- ۱۔ صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہم نے قرآن نازل فرمایا وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں۔
- ۲۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کے ساتھ ایمان صحیح ہے۔
- ۳۔ جو قرآن کریم کا انکار کرے گا وہ دنیا و عقبیٰ میں ذلیل ہوگا۔

نتیجہ

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے دنیا میں ذلیل نہیں فرمایا بلکہ خلافت و عزت و امامت بخشی تو اس آیت کے موافق یہ ان کے صحیح ہونے کی قرآنی دلیل ہے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی ارادے سے ایمان لائے

الانعام ۸۴ مَا كَانُوا اِلٰیٰیُؤْمِنُوْا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ لَّكَثَرٌ هُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ ۝

ایمان نہیں لاتے تھے وہ مگر یہ کہ اللہ کریم چاہتا ہے تو ایمان لاتے ہیں لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ارادے سے تھا خود بخود وہ مومن نہ ہو سکتے تھے ان کے ایمان میں طعن کرنا ذاتِ خداوندی پر حملہ ہے۔

یونس ۱۰۱ مَا كَانَتْ لِنَفْسٍ اَنْ تُوْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ اَعْلٰی الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اگر نفس کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ پلیدی کو بے جھول پر ڈال دیتا ہے ثابت ہوا کہ صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین خدائی اجازت سے

ایماندار ہوئے ورنہ رب کریم ان کو جس سے نوانا چنانچہ بے سمجھوں کو جس سے لازماً
خُدائی فیصلہ کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایماندار تھے

الحجرات ۲۶ ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

اور کوئی بات نہیں ایماندار وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہیں کیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مشیرین آپ کے ساتھی مومنین اصحابی ہیں

النور ۱۸ ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ
عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوا مِنِّي ۚ إِنَّمَا يَتَسَاءَلُونَكَ
فِي شَأْنِهِمْ فَإِذَا نَ لَمِنَ شَيْءٍ مِنْهُمْ ۖ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اور کوئی بات نہیں مومنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور جب وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جمع
ہونے والے کام پر اکٹھے ہوئے وہ گئے نہیں جب تک کہ انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہیں کی بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت حاصل کرنے

ہیں یہی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے
ہیں پھر وہ اپنے بعض کام کے لئے اجازت طلب کریں تو آپ جس کو چاہیں ان کو اجازت
فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں خداوند کریم نے ان کے لئے بخشش مانگیں بے شک اللہ
تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین پر اختیار کلی کا اظہار فرمایا۔

۱۔ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے اپنی مرضی سے جانے کی اجازت فرماتے یہ
آپ کو اختیار کلی تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی صحبت میں اصحابیت فیضیاب ہونا اور قیام فرمانا یہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم پر مبنی تھا وہ کسی لاپرواہی کی بنا پر قیام پذیر نہ تھے۔

۲۔ بشہادت خداوندی اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر اپنے ذاتی کام کے لئے مجلس
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ ہوتے تھے اور یہ سب مومنین ہیں اس لئے ان
کو رب کریم نے ایمانی سند عطا فرمادی۔

۳۔ صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ولی تسلیم کرنے کی خدائی شہادت اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئی۔

۴۔ اس فرمان خداوندی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً
آپ کے خلفاء ماراجد جو ہر وقت آپ کی معیت میں تشریف لے جاتے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مشیرکار تھے ان کے مشورے سے ہر کام حضور کرتے۔

۵۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی غلطی ہو جائے تو رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا دیا ہے کہ آپ ان کے لئے خداوند کریم سے معافی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بخیر و رحمت سے ضرور ان کو معافی دے گا چنانچہ اس نے معافی دی

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں یہ ایمان اپنی محبت رکھا

۲۶ اَحْرَات ۱ وَاعْلَمُوا اَنَّ فِيكُمْ رَسُولًا لِّلّٰهِ لَوْ لَطَيْعَكُمْ فِيْ كَثٰرَتِ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَاَكِنَّ اللّٰهَ حَبِيبُ الْيَكْمُ الْاِيْمَانِ وَرَبِّنَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرِهَ الْيَكْمُ الْاِيْمَانِ الْفُسُوْقُ وَالْعِصْيَانِ اُولٰٓئِكَ هُمُ السَّارِقُوْنَ فَنَصَلُّوْا مِّنْ اللّٰهِ وَنِعْمَتُهُ وَاَللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اگر بہت کاموں میں تمہاری اطاعت کریں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ تعالیٰ نے پیارا کیا ہے تمہاری طرف ایمان کو اور تمہارے دلوں میں ایمان کو مزین فرمایا ہے اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنبہ کر دیا ہے یہ بھی وہ ہدایت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ راہ را جاننے والا بڑا دان ہے۔

۱۔ رب کریم نے واعلموا سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی مستفیض فرمایا۔

اور اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو واعلموا سے خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ کہ تم میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو تمہارے نفع نقصان کی بات کرے جو حق ہے تمہاری

بات کہتے پیچھے نہیں گئے کیونکہ بعض وقت تمہیں اپنے نفع نقصان کا علم نہیں ہوتا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا ہے تو پھر وہ اپنی مرضی کرتے ہیں اور تمہارے فائدے کو مد نظر رکھتے ہیں اگر اس میں وہ تمہاری اتباع کریں تو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی سے کام لیتے ہیں اور تمہارا نقصان نہیں گنتے

میتے اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو یہی تاکید فرمائی کہ

وَلٰكِن اَتَّبَعْتَ اَهْوَ اَھُمَّ لَعَلَّ الَّذِیْ جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذَا لَمِنَ الظَّالِمِیْنَ - اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی اتباع کی لیں گے کہ کہ آپ کو علم ہو چکا ہے بے شک اس وقت آپ ظالموں سے ہوں گے۔

۳۔ آیت مذکور بالا میں اللہ کریم نے تمہارے دلوں کو ایمان کے لیے پسند فرمایا ہے اور تمہارے دل ایمان کی بات کو ایمان کے کاموں کے لیے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

۴۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ تمہارے دلوں میں رب کریم نے ایمان کو مزین فرما دیا ہے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کھڑے رہا ہی نہیں بلکہ ایمان سے آراستہ پلستہ ہیں جن کے دلوں میں خداوند کریم ایمانی زینت بخشے والا جو ان کے دلوں کو کھڑے کہنے والے کی مبنیائی میں فرق ہے بوڑھے کو کہا جائے کہ بابا جی کچھ نظر آتا ہے؟ تو کمزور نظر والا بوڑھا یہ جواب دے گا کہ آدمی مجھے بت سا نظر آتا ہے پوری انسانی شکل نظر نہیں آتی تو عقلمند ضرور یہی سمجھے گا کہ بوڑھے کی نظر ٹھہرے کی وجہ سے کمزور ہے اس لئے اس کو شکل انسانی بت نظر آتی ہے انسان صحیح نظر نہیں آتا ذی شعور یہ بھی دیکھے گا کہ انسان بت ہو گیا ہے ایسے ہی جن کے حق میں رب کریم فرمائے وَرَبِّنَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تو اس جملے میں رب کریم نے فِيْ قُلُوْبِكُمْ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے۔

کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم نے ایمان رکھا ہے یہ شکل شکل ہے تو اس آئینہ کو پڑھ کر خلفائے ثلاثہ کے متعلق کوئی شخص نہ بان سکتا کہ تو اس کو ایمانی معذور سمجھا جائیگا نہ کہ ریتہ فی قلوبکم کے موصوفہ اور شک کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور پھر رب کریم نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا رد فرمایا کہ

۵۔ وَكَذَّبُوا إِلَيْكَ كَذِبًا عَظِيمًا وَالْتَمِسُوا فِي الْأَعْيُنِ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ نَزَّاهٌ عَمَّا يَشْكُرُونَ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں ایسا ایمان مزیں فرمادیا ہے کہ ان کو کفر و فتن و فجور سے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک فرمایا ہے اب جن کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم ایمان مزیں فرمائے اور فتن کفر و فتن فرمائی کو قریب بٹھکنے دے اور اس کی صفائی خود بخود برقرار ہے اب بھی ان کے ان کے متعلق اگر شک کے لئے تو قرآن کریم کلام خداوندی کا منکر ہے پھر رب کریم نے پانچویں ایمانی قرین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور فرمادی کہ

۶۔ أَفَلَيْتَ هَؤُلَاءِ أَلَمَّا اسْتَلَقُوا يَدَ اللَّهِ اسْتَغْنَوْا
ہیں کہ کفر و فتن و فجور سے مبرا ہیں۔

۷۔ اگے رب کریم نے اپنے انعام کا اظہار فرمایا کہ فَضَّلْنَا مِنَ اللَّهِ وَلِعَبَّةٍ ان
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو میں نے ایمانی زینت بخشی ہے اور عیب عیب ان کے دلوں کو خود محفوظ رکھا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے حق میں ان کے فائدے کے درپے ہیں اور فتویٰ خداوندی ان کے حق میں
أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ مرقوم ہے تو فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے

اور اللہ کا انعام ہے اور جس پر اللہ کا فضل و انعام خاص ہو حاسد بھی اسی سے حمد کرتا ہے جس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں حاسد وہاں حمد کر کے کیا کرے گا قابیل نے ہابیل پر حمد کیا نوح علیہ السلام پر اس کے بیٹے اور قوم کفار نے حمد کیا ابراہیم علیہ السلام پر غمزدہ نے حمد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قارون فرعون نے حمد کیا حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے حمد کیا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کو آپ نے مومن و مسلمان بنایا اور وہی امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول المسلمین تھے کفار مکہ اور ان کے متبعین حاسد پیدا ہو گئے۔
ان کو بنظر حمد دیکھتے رہے اور اب خود جو ایمان سے کوسوں دور ہیں ایمان کے دعویدار بنے ہیں لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہے کہ جن کے اسلام دایا کا محلی محافظ موبہ مزیں رب کریم ہے ان کے ایمانوں میں کون خیل ہو سکتا ہے اور اب جہل ابولہب وغیرہ جن کو رب کریم نے کفر کا فتویٰ ثبت کر دیا ان کے ایمان کا کوئی حاسد نہیں کیونکہ ان کا ایمان کھربا اللہ و کھربا رسول اور کھربا القرآن اور کھربا ولی الامر ہے ان کا حاسد کوئی بھی نہیں ہوا اور نہ ہے۔



جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ علیہ السلام کا ایمان سے ظاہر و باطن مزین فرما کر تحریر یکھ دی تو ان کو خدائی مددگار بننے کی دعوت دی اور یگانوں کو اہلاد کی دعوہ نہیں دی جاتی اور انہوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اسی لئے انہوں کو دعوت میناں کے اہل ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انصار اللہ بننے کی تبت کریم نے دعوت دی

۲۸ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ
الصف ۳ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ كَمَنْ أَنصَارَ اللَّهِ قَا مَنَنْتَ الطَّا لِفَتْهُ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَكَفَنُوتَ الطَّا لِفَتْهُ قَا بَشَرْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدَدٍ وَهُمْ قَا صَبَحُوا
ظاہرین ۵

اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا حواریوں کو
میرا مددگار اللہ کی طرف کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں تو ایک طا لِفَتْ
بنی اسرائیل سے ایماندار ہو گیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا تو ایمانداوں کو ان کے دشمنوں
پر ہم نے طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے پانچ امدادات ثابت ہوئے۔

۱- یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا خطاب فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
ایمان دار ہونے کی توثیق فرمادی۔

۲- كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تبت کریم نے

نصرت

انصار اللہ ہونے کی دعوت دی۔

۳۔ کَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِحَوَارِيَّتِهِ مِّنْ اَنْصَارِيٍّ اِلٰى اللّٰهِ
ثَابِتٌ كَمَا جِئَاكُمْ بِحُجَّةٍ بَيِّنَةٍ ۚ وَهُوَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اپنے حواریوں کو انصاریہ بننے کی
دعوت دی تو اس آیت پر کعبہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کے حواری
ان کے لیے قریبی تھے ایسے ہی ہر وقت ساتھ رہا اور خدمت سرانجام دیا
۴۔ جو طائفہ ایسا بنا رہا تھا وہ حضرت علی علیہ السلام کے حواری بن گئے اور انصاریہ طائفہ
بن گئے۔

۵۔ ایسے ہی اصحابِ مختلفہ صلی اللہ علیہ السلام کو ان کی غلامی کی بنا پر انصارِ اللہ ہونے کا فخرِ خداوندی عنایت فرمایا۔

۶۔ انصارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انصار اللہ کا خطاب ہے کہ ایماندار سچے کامنہایت کیا۔ جب اصحابِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) غلامی سے انصار اللہ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انصار کی طرف سے یقین دہانی فرمائی کہ آپ کو میرے انصار اللہ کافی ہیں۔

معنی حضرت مولوی صاحب تم نے کہا ہے کہ کیا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسے منہم وہ لوگ ہیں جن کو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کلمہ پڑھایا اور دل سے ایمان لائے حالانکہ یہ غلام ہے۔

آمَنُوا کا لفظ منصوص ہے اور نص اسی کے لئے منصوص ہوتی ہے جس کا ایمان ختمی ہو تو اہل بیت یعنی علی اور حسن اور حسین اور حضور اور ائمہ مراد ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

”محمد صبر“، سبحان اللہ یہ بات تمہاری الٹ ہوتی ہے اَمِنُوا کے معنی اگر تم صرف پانچ ایمانداروں کے لئے ہی کرو گے تو ثابت ہوگا کہ خدا ان صرف پانچوں

کے لئے ہی نازل ہوا باقی کے لئے نہیں دوسرا جواب اگر امتوں سے خطاب صرف پانچوں کو ہی لیا جائے گا تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف گھروں کے لئے ہی مبعوث نہ فرمایا تھا بلکہ باقی مخلوق کے لئے بھی۔

تغیر اجواب یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ نہ ہوگی کیونکہ آپ صرف گمراہوں کو ہی نبوت کا فیض دیا باقی سب کو محرم رکھا حالانکہ نبوت کے لئے صرف اعمال صحیحہ والے مقدم ہوتے ہیں جو غلامی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم ہو گا وہی اہل میں داخل ہو گا گمراہے ہوں یا باقی۔

الناس ۵ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ -

اسے ایمان والو مستی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

تو مطلب یہ ہو گا کہ یہ پانچوں معاذ اللہ شراب پیتے تھے رب کریم نے ان کو سی منع فرما دیا اور باقی یہ اعتراض نہیں آسکتا۔

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کی کفایتِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے

الانفال ٨ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

اے ہر وقت خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو ایمانداروں سے آپ

کے مالِ عداوتی کرنے والے ہیں وہ کبھی کافی ہیں۔

اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے ثبات کرویا کہ اصحابِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم

پکے اور صحیح ایماندار ہونے کی وجہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاں نثار اور کافی فوج ہیں۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کا ایمان کفایت کرتا ہے کفر و نفاق نبی اللہ کو کبھی کفایت نہیں کر سکتا۔

جب مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کفایت کے مقابلے کے لیے صدق دل سے کافی ثابت ہوئے تو رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محمدی فوج کے لیے اپنی خاص نصرت کا اعلان فرمایا۔

نصرت خداوندی دوستی کا یہ ثبوت ہے دشمنوں کی نصرت اولیٰ الابصار کا شیعہ نہیں ہے جب تک خداوند کریم جن کی نصرت کا اعلان فرمایا ہے یہ نصرت خداوندی صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی اور کفار مکہ اور جہل البوہب وغیرہا سے دشمنی ثابت کرتی ہے۔

نصرت خداوندی کی پہلی آیت

امداد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی تین دلیل ہے

الروم ۲۱ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اور ہم پر مومنین کی مدد کرنا لازم ہے۔

الحج ۴۱ ﴿وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَحْسِهِ لَقَدِيرٌ﴾

اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر ضرور قدرت والا ہے

محمد ۲۲ ﴿ذَٰلِكَ بَآئِنُ اللَّهِ مَوْلَىٰ الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُ﴾

یہ اس لیے کہ اللہ کا راز ہے ایمان الوں اور بے شک فردوں کوئی کار ساز نہیں۔

پہلی آیت نصرت خداوندی

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر مقامات پر امداد خداوندی

توبہ ۱۰ ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثُورَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمُ مُدِيرِمْهُ ثُمَّ آتَاكَ اللَّهُ بَدْءَ الْغَيْبِ﴾

ضرور اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی بہت جگہوں میں خصوصاً حنین کے دن جب تعجب میں ڈالنا تم کو تمہاری کثرت نے اور وہ کثرت تم کے کسی کو تباہ نہ کی اور فرار فرمیں تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پر پیچھے پھرنے والے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین ناری اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مومنین پر اور انار اللہ تعالیٰ نے ایسا لشکر ملا کر دکھا جو انہوں نے نہیں دیکھا ان کو اور حذاب کیا اس نے جنہوں نے انکار کیا یہ بدلہ کفار کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جمع فرمایا بعد اس کے جس پر چاہا اور اللہ تعالیٰ نے پڑا بجھنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے کئی امور ثابت ہوئے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر اصحابِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امداد فرمائی مگر ان کی شہادتِ نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تمام عز و ات کو شامل ہو گیا۔

۲۔ خصوصاً جنگِ خندق میں۔

۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین میں کفار سے زیادہ تھے۔

۴۷۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی کثرت پر ناز نہ ہوا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو رک لیا تاکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں
 ذرا سی کثرت کا ناز آگیا ہے یہ اپنی طاقت کے مظاہرے کو از مائیں بھی پر لیا
 ابد و بھجوں کا یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل کی ذرا سی
 نفسانیت کو بھی بڑاشت نہیں فرمایا بلکہ اس کو فخر و دوست فرما دیا یہ جیسا کہ حسین
 میں ان کو ذرا سا کثرت کا خیال ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی لیت نہیں فرمایا

کفر کے مقابلے میں فخر کو راجا نہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس بات کو بھی گوارا نہیں فرمایا یہ ان کے خدائی قرب کی دلیل ہے جب اللہ نے ان کے دل کی ذرا سی بات کو بھی گوارا نہ فرمایا امداد میں تو قہر فرمایا تو صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنگ میں پیچھے ہٹنا پڑا اب صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہٹنے سے خداوندی کسی قانونوں میں فرق آنا تھا مثلاً لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ تَدْعَا لَإِسْلَامَ اللَّهِ تَعَالَى نے پیچھے ہٹنے کو دیکھ کر دشمنوں میں شامل نہیں کر دیا حالانکہ ان میں علی المرتضیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۵۔ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سُبُحَانَكَ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَا يَأْمُرُ بِهِ عِزِّي أَهْلَ صَاحِبِ مَصْدَقِي صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ بِمَا نَزَلَ مِنْ فُرْقَانِي حُبَّانِ كِي تَلْ

ہو گی تو ان کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی بھی ہو گئی کیونکہ ان کی شکست
 حضور کی شکست تھی اور ان کی کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی تھی۔
 ۶۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے کئی ملائکہ رب کریم نے نازل فرما
 ۷۔ اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابل تھے ان کو شکست دی۔
 ۸۔ شکست کا نام عذاب الہی رکھا۔

۹۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متقابلین کو کفر کا فتویٰ دیا۔

۱۰۔ حنین میں پیچھے ہٹنے کی کوتاہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سرزد ہوئی تو ان کی توبہ رب کریم نے قَتْرٌ يَكْتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سے منظور فرمائی۔
پھر سوال جوتا تھا کہ پیچھے ہٹے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ منظور فرمائی ان کو کمال کیل
نہ دیا اس کا جواب یہ کہ توبہ منظور کرنا یہ میرا کام ہے فرمایا۔

۱۱۔ اَعْلٰی مِنْ اَشْءَاجٍ جس پر رب کریم چاہے رجوع کر سکتا ہے اس کو کوئی طاقت روکنے والی نہیں۔

وہ مومن ہیں مومنین کی توبہ خدا منظور فرما لیتا ہے اگر کافر یا منافق ہوتے تو رب کریم اسی وجہ سے ان کو جماعت اصحاب سے خارج کر دیتا لیکن اس کا قانون ہے وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُخَلِّصَ قَوْمًا لَّعَنَةً اِذْ هَا اَهُمْ حَسَّ قَوْمٌ كَرِهُوا رَبَّكَ كَرِيْمًا بِعِنْيٍ مَّصْطَفٰۤى صَدَقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی غلامی نصیب فرماتا ہے اس کو پھر گمراہ نہیں ہونے دیتا اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ حسینؑ میں صحابہ کرامؓ خدا ان علیہم رحمہم سے غلطی ہوئی لیکن رب کریم نے تَحَرُّوْا تَتُوبُ اللّٰهُ فَرَحًا کہ اسی وقت معاف فرما دیا اور ان کی امداد فرمائی اور جو ان کے دشمن کفار تھے ان کو اسی وقت

نہاری ادا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا مگر تاکہ تمہیں خوش خبری ہو کہ تمہارے دل اس مطمئن ہو جائیں اور نہیں ہے (دہر کی دُور مدد مگر اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے جو غالب حکمت والا ہے تاکہ تڑپے کافروں کی جماعت کے ایک حصے کو یا ذلیل کرے ان کو تاکہ وہ ذلیل ہو کر واپس لوٹیں۔

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ سے نوراً ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا و رب کریم نے غزوہ بدر میں فرمائی جو وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ أَذِلَّةً سے ثابت ہو گیا۔

۲۔ پہلے کلمہ تھے رب کریم نے ملائکہ کی ادا سے ان کو مضبوط فرمایا۔

۳۔ تمام بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مومنین تھے۔

۴۔ يَشَاقِقُ الْفَيْقِقِ الْمَلَائِكَةُ مَنْزِلَيْنِ رب کریم نے ادا و نورم فرشتوں سے فرمائی اور تین ہزار ملائکہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا کے لیے آتایا ان کی غلامی کا بین ثبوت ہے اور ادا و خداوندی میں صبر شرط تھی تو ادا و خداوندی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صابر ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ اگر کفار نے یکدم حملہ بول دیا تو اللہ تعالیٰ بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرشتہ بھیج دے گا۔ تاکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلو زوردار ہو جائے اور ان کی عزت میں فرق نہ آئے۔

۶۔ مسلمانان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی مبارک دے دی۔

۷۔ مومنین کے دلوں کو رب کریم نے مضبوط ثابت کیا۔

۸۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا کے لئے ملائکہ کو بھیجا یہ خداوندی ادا ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھوں کفار کی جماعت کا ایک حصہ قتل کر آیا

جائے تاکہ مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی ثابت ہو۔

۹۔ کفار کو اس جنگ بدر میں شکست دے کر ذلیل کیا جائے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ اصحاب خلفاء اربعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری تھے یا نہ اور اگر اجماعی فیصلہ ہے کہ وہ بدری تھے تو

ان کو ادا و خداوندی پہنچی جب مقتصد فیصلہ سے ثابت ہے کہ ان کو نصرۃ خداوندی

حاصل ہوئی جیسا کہ اس مذکورہ آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا تو پھر ان کا اولین مومنین ہونا

یقینی ہے۔

شیعہ تفسیر سے

تفسیر قرأت ۱۶۰۔ فَقَالَ اَحْمَدُ اَمَّا شَيْئُهُ لَيْسَ اِلَّيْهِ

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل بدر جو تم چاہو عمل کرو تمہیں خداوندی

نے معاف فرما دیا ہے معتبر شیعہ تفسیر سے بھی بدریوں کا شان ثابت ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کی بخشش کا سفید چکر پھیر دیا کہ تمہارے پہلے اور اگلے گناہ

معاف اور خصوصاً اصحاب و خلفائے ثلاثہ کا بدرین ہونا قرآن کریم سے ثابت ہوا اور ان

کے شان میں خداوندی حکم نازل ہونا آیت مکرآنیہ سے ثابت ہو گیا اور ان کے لئے

خداوندی بیٹیاں بھی ثابت ہو گئی اب ان کے حق میں بان رازی کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ

خداوندی کریم کو پہنچ کرنا ہے تو خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں بان رازی کے خداوندی

سے لڑائی مول لے تو بن کا جی چاہے لے ہم تو بھائی خداوند کریم سے لڑنے والے ہیں ہم سے تو یہ اٹھایا نہیں جاسکتا اگر تمہاری پشت خداوندی عذاب کی حامل ہے تو بخوشی و رضا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی تیسری آیت

ال عمران ۳ { قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِئَةً فِيْ يُبَيِّدُ اللَّهُ ذَا الْآخِرَةِ كَافِرًا يَمْزُجُهُمْ فِي الْغَيْنِ وَ اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنُصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْدَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

ضرورت تھانے لئے ایک نشانی ہے وہ گروہوں میں جو ایک دوسرے کے باالقابل ہیں ایک گروہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھے دیکھتے تھے وہ کفار ان مسلمانوں کو اپنی دوشلیں آنکھوں کا دیکھنا اور اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ساتھ جس کی چاہتا ہے مگر تم بے شک اس میں عقل والوں کے نزدیک ضرور نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس آیت میں کرامت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ اصحاب مصطفیٰ حضور سے تھے اور کفار زیادہ تھے لیکن کفار کی آنکھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے دُکھا دیکھتے تھے ریت کریم کی طرف سے تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیکرامت عطا ہوئی جو لفظ آیت سے واضح ہے اور کرامت اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر ولایت کا حصول ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد فرما کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش فرمایا۔

جس کے لئے خاص نصرت خداوندی عملاً و تحریراً ثبوت ہوا اس کے ایمان میں شک نہ ایمان سے ناواقف کی دلیل ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہری و باطنی نصرت خداوندی سے اولیٰ البصائر کے کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی پھر جب تک من نہ ہوا و اول البصائر نہیں تو ثابت ہوا اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کا انکار ایمان سے کور ہے اور قرآن کریم کا منکر ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چوتھی آیت

ال انفال ۸ { وَ اِذْ كُنْتُمْ اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِی الْاَرْضِ اِنْ يَخَافُونَ اَنْ يَّغْطَبَكُمْ النَّاسُ فَاِذَا كُمْ وَاَيْتُكُمْ نَصْرٌ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تنہا تھے کمزور شمار کئے جاتے تھے زمین پر کم تر تھے کہ لوگ تمہیں چمکاتے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عکسہ دی اپنی امداد کے ساتھ اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

جس جماعت کو سرکاری اعلیٰ اور حلال پاک اشن ملے اور طرح کی فوس بھی مکاری ہو اور بڑی بڑی فوجیں طاقتور متحد ہو کر ٹکر لیں اور وہ چھوٹی جماعت کا میاب رہتی ہو لیکن فی ان پھر بھی ان کو کہے کہ یہ جماعت کمزور ہے تو یہ ان کی ہمت دھرمی کے سوا کچھ نہیں

ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم حکم دے کہ

۱۔ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ تَمَیْنُ حلال پاک خدا کی طرف سے راشن ملے گا۔
۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وَاَيَّدَكَ كَثْرَ بَنَصْرٍ سے خدائی اور ضرور پہنچی۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھوڑے تھے ان کو خدائی طاقت ملی۔
۴۔ تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلے میں اس قدر ٹھوڑے اور کم تھے کہ لوگ ان کو ایک کرے جاسکتے تھے لیکن رب کریم نے ان کو قیامت سے حکومت عطا فرما کر پناہ دی۔

۵۔ وَاَيَّدَكَ كَثْرَ بَنَصْرٍ سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر کام میں وقت میں رب کریم اپنی فورس سے قوت بخشتا رہا اور ان کو قوی بناتا رہا جن کو رب کریم کی طرف سے رزق حلال طیب خدائی راشن ملتا ہوا اور جن کی طرف سے رب کریم فرمائے اور جن کو اپنی پناہ میں جگہ دے اور جن کو اپنی نصرت مضبوط بنا دے۔
کے صحیح ایماندار جو زمین خدا پرست تو کبھی شک نہیں کر سکتا اور اگر ان کے متعلق کسی قسم کا شک کرے تو اس کو خداوندی صفات میں شک لازم آئے گا۔

اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی پانچویں آیت

المومن ۲۴ { اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَنُصِّرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ } وَكَذٰلِكَ يَتَقَوَّمُ الْاِسْلَامُ ۝

جسے نیک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور ایمانداروں کی مدد کریں گے دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کریم اپنے سچے رسولوں کی اور سچے ایمانداروں کی امداد فرماتا ہے دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی امداد فرمائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے ہر جگہ میں اور ہر مصیبت و ہر کفر و فساد کے مقابلے میں اور ہجرت میں فرمائی صحابہ کرام کے ہر کام میں نصرت ربانی رہی جیسا کہ سابقہ آیات سے ثابت ہو چکا ہے کہ رب کریم نے ان کی امداد عملی بھی فرمائی اور آنے والے دشمنین کی قتل کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نصرت کو تحریراً قرآن مجید میں بھی مروج فرمادیا کیونکہ وہ عالم الغیب سے کس کو علم تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن و حاسد قیامت تک پیچھے اور ان کے متعلق بعد میں آنے والے مسلمانوں کو یہ دھوکہ نہ دیں کہ معاذ اللہ و خداوند کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تحریراً رب کریم نے قرآن کریم میں بھی ثبوت فرمادیا کہ صحابہ کرام کی امداد رب کریم نے ان کے ہر کام میں فرمائی اور اس مذکورہ آیت سے اپنا قانون مقرر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسولوں اور سچے ایمانداروں کی امداد ایسے ہی فرماتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امداد فرماتا یہ صحابہ کرام کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سچے اور یقینی ایماندار ہونے کی دلیل ہے اگر کسی قسم کا ان کے اعمال و ایمان میں فرق ہوتا تو رب کریم ان کی امداد نہ فرماتا جیسا کہ جن کے سینوں میں بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے ان کی ہلاکت دن و رات سے ملاحظہ فرماتا ہے لیکن ان کی ہلاکت کے ہاتھوں کو نفا مٹا نہیں اور جن کی ہلاکت سے یہاں نیامی ان کی امداد نہیں فرماتا ان کو قیامت کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کو اور خطرہوں کو کیسے

روکے گا اور جن کی امداد رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب و ربود اور
 بھی دنیا میں ہرگز سے وقت میں فرمائی تو دشمنوں کے کہے ان کی مدد سے قیامت میں
 سکتا ہے اور خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں بھی علی غدا الفیض
 امداد فرمائی اور قیامت کے دن کی امداد کا وعدہ بھی ان کے متعلق تحریر کر دیا تو ان
 لا یخلف المیعاد کے قانون کو ترک کر کے رب کریم وعدے کے خلاف کیسے کہہ سکتے
 بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوندی امداد کا اصل قرآن کریم میں بھی کی
 موجود اور اس امداد اور غلبے کو ساری دنیا جانتی ہے اگر چند دشمنان صحابہ کرام
 علیہم اجمعین کا ذکر کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ
 کریم نے یہاں دنیا میں امداد نہیں فرمائی تو وہ سوچتے ہیں کہ شاید اپنے تحریری مومن کی
 نہ فرمائے گا یہ نہیں سوچتے کہ جن کی دشمنی کی بنا پر ہم سزا یافتہ ہوتے ہیں ان کی دشمنی
 کیوں نہ ترک کر دیں تاکہ دنیا میں بھی عذاب شدید اور عذاب کما وعد ابدا الیہ
 بھی نجات مل جائے اور قیامت میں بھی رحمت کما مبدئ ارض سے ہر جا میں جو لوگ
 رحمت سے بعید ہیں وہ قیامت رحمت کے کب قریب ہو سکتے ہیں یہاں بھی ذکر
 ذبالب آمسہا میں گرفتار اور وہاں بھی یضربون وجرحہم لحد واذبازہ
 کے حال ہوں گے معاذ اللہ معاذ اللہ من هذا العذاب صحابہ کرام رضوان
 اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے فتح ان کی مراقت میں متعین فرمادی اور نصرت
 ان کی رضا کے موافق کر دی تاکہ ان کا حاسد خوب جل کر رکھ ہو جائے اور
 نصرت بھی سحر بر فرمادی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چھٹی آیت

۲۵ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْرِجْكُمْ مِّنَ الدُّنْيَا الَّتِي كُنتُمْ فِيهَا
 ۱۰ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَيُخْرِجَهُم مِّنَ الدُّنْيَا الَّتِي كُنتُمْ فِيهَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہارے مددگار ہو گا اور تمہیں ثابت
 قدم رکھے گا اور جنہوں نے انکار کیا تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کے اعمال ضائع
 یہ اس سبب سے کہ انہوں نے قرآن کریم کو بُرا منایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو
 ضائع کر دیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اور اس
 پیچھے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کی تو اللہ نے ان کی امداد فرمائی اگر
 وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اسلام کی مدد نہ کرتے تو خداوند
 ان کی امداد کبھی نہ فرماتا اور ان کو ثابت قدم اسلام پر نہ رکھتا بلکہ تباہ کر دیتا تو خلفاء
 و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہلاک نہ ہوئے بلکہ عبادت خداوندی اور نصرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن کتاب خداوندی کے اخیر تک عامل رہے اسی لئے
 اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد فرمائی پھر رب کریم نے نصرت کے بعد فتح بھی صحابہ کرام
 رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضا کے ماتحت کر دی یا وجہ کیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ
 علیہم اجمعین کے لئے تحریری دینی نصرت عطا فرمادی اور ان کو تاجین ثابت قدم
 رکھنے کی مدد کر دی ایسے ہی ان کے منکرین کو ہلاکت کی مدد کر دی کہ وہ قیامت تک

ہدایت میں مرکوز رہیں گے اور ان کے اعمال بھی ضائع ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن کے شان میں آیات نصرت نازل فرمائی وہ ان کو برا سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال دنیا میں ہی ضبط کر لئے منصورین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والے اعمال کریں یا نہ ان کے لئے یکساں ہے۔ فَاَنْهَمُ وَلَا تَجَاوَزْ

نصرت و فتح خداوندی کی ساتویں آیت

الانفال ۹ اِنْ تَشْفَحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ مَوَّانٌ تَشْفَعُوْا فَاَنْهَمُ
۱۰ اَنْتُمْ وَاِنْ لَعُوْذُوا لَعَلَّ وَلَنْ تَغْنِيْ عَنْكُمْ فِتْنَتُكُمْ
شَيْئًا وَّلَكُمْ كَثُرَتْ دَاۤءَاتُ اللّٰهِ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اگر تم فتح مانگو گے کافروں تم پر فتح آگئی اور اگر رک جاؤ تو وہ تم سے جدا ہے اور اگر تم نے پھر سوچا شرارت کا تو ہم بھی مومنین کو فتح دیں گے اور ہرگز ہارنا لگی تم سے تمہاری جماعت کچھ گویا وہ ہی ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے کے ساتھ ہے۔

بدین کفار مکہ نے کعبہ میں بیٹھ کر خداوند کریم سے فتح کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ مومنین کو فتح عطا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے کفار تمہیں معلوم نہیں کہ اَنَّ اللّٰهُ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالیٰ مومنین کے ساتھ ہے پھر مومنین پر فتح طلب کرتے ہیں اِنْ تَشْفَحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اگر تم مسلمانوں پر خدا سے فتح مانگو تو اللہ تعالیٰ نے تم پر مسلمانوں کو فتح دی اگر تم رک جاتے مسلمانوں پر فتح نہ مانگتے تو اچھا تھا وَاِنْ تَشْفَحُوا فَاَنْهَمُ اَنْتُمْ اب نہیں معلوم ہو گیا کہ ہم اگر خداوند کریم سے فتح مانگتے

اپنے مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فتح دیتا ہے اب پھر بھی اگر تم نے فتح مانگی وہ انہی کو فتح دے گا نہ مار دیکھو لو تمہاری کثرت مومنین کو شکست نہیں دے سکتی۔ کیوں بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ فتح خداوندی صحابہ کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق تھی کہ فتح طلب کریں کفار اور حامل ہر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مافیوں کو کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ساتھی رب کریم بھی ان کا ساتھی جس طرح ہیں اللہ اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف صحابہ کریم جن طرف صحابہ کرام خدا ان اللہ علیہم اجمعین اسی طرف فتح خداوندی اب فیصلہ قرآنی یہ ہوا کہ فتح خداوندی ان کی قدمبوسی کرے ایمان بھی انہی کا ہے اور انہی سے ہے تَعَاوُا اِلَى الْكَلْبَةِ سَوَاعِدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ فَاَنْهَمُ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو نصرت خداوندی کی آٹھویں آیت

البقرہ ۲ اِذْ لَزِمُوا حَتّٰی يَخْرُجَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ مَتٰى
۳۶ اَنْصُرُ اللّٰهَ لَا اَنْ لَّصِيْۤى اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

اور جنبش دینے گئے وہ جتنی کہ رسول علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہتے تھے اللہ کی مدد کب ہے خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کا جہان کے ساتھ ایمان لائے ان کے لئے قانون خداوندی ذکر فرمایا کہ جب خداوند کریم کی طرف سے ان کو آزمائش کے لئے جنبش دی جاتی ہے کہ یہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں تو ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ایمان اور فہم اور بار خداوندی میں کہنا شروع کر دیتے کہ مٹی

ایا یہ کہ میں ایک ہزار پے در پے فرشتوں سے تمہاری ادا و کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے کسی اور کمزوری کے لئے فرشتوں سے ادا نہیں کی مگر صرف تمہاری خوش خبری کے لئے اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور یہ بدھمو کی نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

۱۔ یہ آیت مذکورہ بالا بھی لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ سے ایک مقام تقاضا جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غازیوں کی ادا و فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق رب کریم صفائی پیش فرماتا ہے کہ یہ کہ مقام پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خداوند کریم سے ادا و مانگی جَوَادِ تَسْتَعِينُونَ رَبَّكُمْ سے واضح ہے اور اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حق پرستی ثابت ہوئی۔

۲۔ ترب کریم نے فَاسْتَجَابَ لَكُمْ سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی منظوری کا جواب مرحمت فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مستجاب الدعوات تھے۔

۳۔ دعا کی قبولیت کا نتیجہ اَتَىٰ مَعَكُمْ بِالْقَبْ مِّنَ الْمَلَأَ نَكَرَ مَسْرُودِيْنَ سے ثابت ہے کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مذکورہ گاجن کا آسمان سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تاننا بندھا ہو گا۔

۴۔ کام تو ایک ہی فرشتہ کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قسلی دی کہ اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک ہزار فرشتہ بھیجتا تمہاری قدرانی کے لئے تھا کہ تمہاری عزت افزائی ایک ہزاروں کے سے ہو۔

نَصَرُ اللہ خدا کی مدد ہے تران کو خداوند کریم کی طرف سے جواب ملتا اِنَّ اللہَ قَرِيبٌ خَبَر دار کوئی فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے قریب ہے جب اللہ کا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کے لئے پُرانا قانون رہا ہے کہ ان کو رب کریم کی طرف سے آزمائشی طور پر تنزل کیا جاتا تھا تاکہ خداوند کریم سے جتنی نصرت اللہ کی آواز کو بلند کریں اور نصرت خداوندی اَلَا اِنَّ اللہَ قَرِيبٌ سے فدا ان کے سہر قاب تو ایسے ہی ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی اپنے اس سابقہ قانون سے مشرک فرماتا تاکہ یہ میری طرف رجوع کر ہی چاہنچا انہوں نے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ کی نصرت ایک دفعہ نہیں ہر بار پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے ان سے تاحین ثابت قدم کرنے کا وعدہ فرمایا اور نصرت عقیبی کی بھی تحریر لکھ دی جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کی نصرت کو رب کریم نے کبھی لکھ کر نہیں دی یہ خاصہ صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ ہی ہے اور رہے گا۔

نصرت خداوندی کی تویں آیت

الْاَنْفَالُ ۱۰ اِذْ تَسْتَعِينُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَتَىٰ مَعَكُمْ بِالْقَبْ مِّنَ الْمَلَأَ نَكَرَ مَسْرُودِيْنَ وَمَا جَعَلَ اللہَ بَشَرًا لَّكُمْ وَلَئِنْ لَّمْ يَدْعُوا لَكُمْ مِّنَ الشَّيْءِ الْاَلِ مِنْ سِنْدِ اللہِ اِنَّ اللہَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد کو

۵۔ اور تاکہ تمہاری نظر ہر مصلحتی بھی ہر حالت کے ہمارے ساتھ اسنے بڑے بڑے فرشتے ہیں ہمیں کیا پرواہ ہے۔

۶۔ اور یہ ملائکہ کا بھیجنا خاص خداوند کریم کی طرف سے یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ خود بھی غائب ہے اور تمہاری مدد فرمائی تو نہیں بھی بڑی حکمت غائبی کا توجہ کو رب کریم غیبیہ والا ہوان کی خفایت میں کسی مومن کو کیسے شک ہو سکتا ہے۔

نصرت خداوندی کی دوسری آیت

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین خصوصاً صلی اللہ علیہ وسلم کے امدادی اور اللہ تعالیٰ ان کا امدادی تھا

الْقَالَ إِنَّكَ بِرَبِّكَ ذَا انْفِرَاتٍ تَخَذُ عُنُوكَ فَإِنَّ حُسْبَاءَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي
أَيَّدَكَ بِتُصَدِّقٍ كَرِيمٍ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مُمِيزٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مُمِيزٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مُمِيزٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مُمِيزٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مُمِيزٌ ۝

اور اگر گناہ آپ کے ساتھ فریب دینے کا ارادہ رکھیں تو بے شک آپ کے اللہ کافی ہے وہ خدا وہی ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کی مدد کی اپنی مدد کے ساتھ اور ان کے دلوں میں آفت ڈال دی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے تمام خرچ کر دیں تو آفت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں

میں آفت ڈال دی بے شک وہ غالب حکمت والا ہے اے ہر وقت غیبی خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو شخص مومنین سے آپ کے فرمانبردار ہیں وہ بھی کافی ہیں۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اگر کفار و منافقین دعوہ کر دیں تو نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی روکاوت کئے لئے آپ کو اللہ کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کافی ہو اس کا اور کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام ہے۔

۲۔ دوسرا انعام آپ پر رب کریم نے یہ جتایا کہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے اپنی ذاتی مدد سے آپ کو ذاتی قوت عطا فرمائی۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدد سے قوت دی۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو آپس میں رب کریم نے ایک دوسرے کی آفت سے جوڑ دیا۔

۵۔ یہ آپس میں آفت النار بتی طاقت سے ہے تمام دنیا و مافیہا اگر خرچ کیا جاوے تو ان کا آپس میں ملنا محال تھا۔

۶۔ یہ اللہ کا ہی فضل ہے اس میں کسی آدمی کی سازش نہیں۔

۷۔ آفت ڈالنے والا سب پر غالب ہے کوئی اس کے مقابلے کا نہیں بڑی حکمت والا ہے اس کا جو کام ہے وہ حکمت سے خالی نہیں۔

۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب بتی ہوتا ہے کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کافی ہے فکر نہ کیجئے تا یہ ثنائی ہے۔

۹۔ اور جو آپ کے مؤمنین متعین نماز روزہ جنگ حج و زکوٰۃ تمام امور اسلامی کے رہائی ہیں وہ بھی آپ کو کافی ہیں اگر آپ کے دشمنوں اور جہل و غیرہ کو اپنی طاقت و مال و ملک پر ناز ہے تو آپ کو اللہ اور اس کے مؤمنین پر ناز ہونا چاہیے۔ کیوں بھئی۔ اہم بناؤ اگر جماعت مؤمنین پر ہی تم فتنہ کی خلافت لگا دو تو وہی اِشْتَبَعَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ کیا گھروالوں کی جماعت ہوگی اور گھروالوں سے بھی تم ازواجِ مطہرات کو خارج سمجھتے ہوئے خدا کا خوف کرو۔ اور اصحابِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم دہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو رب کریم نے آپ میں جوڑ کر تحریر فرمادیا اب وقت گزرنے پر ان کا آپس میں اختلاف کون ڈال سکتا ہے۔

نصرت خداوندی کی گیارھویں آیت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف نصرت خداوندی

اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ
اَحْ ۵ اَحْوَ اِنْ كَفُوْا۔

بے شک اللہ تعالیٰ پرافت کرے گا ان لوگوں کی طرف سے جو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بے شک اللہ تعالیٰ انہیں دستِ بختا ہر خیانت کرنے والے کو کرنے والے کو۔

جب مدافعت خداوندی ایمانداروں کے لئے مخصوص ہے تو رب کریم نے اصحاب

صلی اللہ علیہ وسلم سے مدافعت فرمائی تو وہ ایماندار ثابت ہوئے۔

اَفْتَحْ ۲۶ اَوْ يَهْدِيْكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تاکہ مؤمنین کے لئے ایک نشان بن جائے اور تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

۱۔ اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے کفار کی طاقت کو روکا اور حملہ آور دستِ دراز کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر گوارہ نہیں فرمایا۔

۲۔ اور رب کریم نے آگے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کفار کے تعلق کو میں نے ہٹا رکھا اس سے ان کو ان کے ایماندار ہونے کی سند کھدی ہے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت پر ہونے کی بین دلیل ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا النِّعَتِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ بِكُمْ اَنْ يُبْسِطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب ایک قوم کفار نے ارادہ کیا یہ کہ تمہاری طرف دستِ رازی کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دستِ درازی کو تم سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔

اس آیتِ کریمہ میں رب کریم نے اپنا احسان جتایا کہ اے ایماندار! اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر احسان کیا کفار کے بد نیت ہاتھوں کو تنہا ہی طرف بڑھنے نہیں دیا اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حفاظت کا شان بیان فرمایا تو جن کے اجسام کی طرف تکلیف دینے کے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ بڑھنے نہیں دیتا بلکہ روکتا ہے تو یہ شان کبریا ہے کہ ان کی طرف زبان دراز کرنے والوں کو بھی ضرور سزا دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکلیف گوارہ نہیں جو اس آیت ظاہر ہے۔

اور تنہا ہی تفسیر قمری نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام کفار کے ہاتھوں سے بچا لیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حملہ آور کرنے سے تو دشمنان صحابہ کرام کفار کے سے باقیوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

خلفاء و اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پشتیان رب کریم ہے تو دشمنوں ان کو کیا فکر۔

اب فیصلہ تم غور کرو کہ جن کی طرف سے خداوند کریم بدانت خرمارہا ہے ان کی طرف آنکھ کرے گا اس کی آنکھ کال دے گا جو ان کی طرف زبان دراز کرے گا اس کی زبان کو اپنی حمد ثنا سے اپنے کلام سے محروم رکھے گا جس سینے میں ان کا نفس ہوگا ان کو دنیا و عقبیٰ میں سزا دے گا جو ان سے دور ہے گا وہ دربار رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم سے راندہ جائے گا۔ فافهم ولا تنظروا۔

اَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو رب کریم نے کفار سے خوف بنایا
البقرہ ۲۸ { فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلَئِنَّمَا لَنُغْنِيَنَّ عَنْكُمْ

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار و منافقین سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تمہارا میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تمہارا تمہارا ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اپنی خاصیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نوازا غیروں کی خاصیت ان کے دلوں سے نکال دی۔

۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خداوندی انعامات پورے دینے کا فیصلہ۔

۳۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہدایت کی نذر خداوندی حاصل ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو بہادری کا خدا فی تمعہ

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مقابلے میں کوئی کافر و منافق نہیں ٹھہر سکتا

ال عمران ۱۶ { اِنْ يَقَاتِلُوكُمْ يُبْذَرُوْكُمْ اِلَّا دُبَّارًا ثُمَّ لَا يَبْهَرُوْنَ
اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو وہ پیٹھیں پھیر جائیں گے پھر وہ امداد بھی نہ کئے جائیں گے۔

کیوں جی جن کی بہادری کا شان رب کریم ایسے بیان فرمائے کہ اگر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کفار آتے ہیں تو پیٹھ دے کر بھاگتے ہیں اب دشمن

یہ بظنی پھیلا دے کہ نہیں اصحاب مصطفیٰ جنگ میں بھاگ جاتے تھے تو رب کریم کو سچا سمجھیں یا دشمنوں کو تو اب جس کا دل چاہے ان کی سن لے اور جس کا دل چاہے خداوند کریم کی شہادت ان کے حق میں صحیح سمجھے۔

خُدائی شہادت کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے اجتماع و ملتے نہ تھے

ال عمران ۱۸۱ الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

وہ لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ مخالفوں نے تمہارے لئے اجتماع کیا ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو ان کے ایمان نے ان کو اور ترقی دی اور وہ کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ اگر ان کو ڈراتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تمہارے لئے کفار کا اجتماع ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو رب کریم ان کی دلی صفائی پر عمل فرما کہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی ان گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آتے اور نہ ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان ترقی کرتا ہے رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی صفائی پیش فرمائی اور پھر ان کا زبانی اقرار تحریر فرما کہ ان کی زبانی صفائی بھی پیش فرمادی کہ وہ زبان سے بھی نکتے سے جان نہیں چھوڑتے بلکہ مخالفین کو بہادری سے جواب دیتے ہیں کہ ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ ہمارا اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور خدا وکیل ہونے کا کفار ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

خلفاء اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم اپنی نصرت سے ہمیشہ نوازا رہا اور بقانون اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اللّٰهُ تَعَالٰی اٰیٰمًا ذٰلِکَ اَعْلٰمُ اللّٰهِ لَعَلَّہُمْ یَتَّقُوْنَ اور بقانون اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اللّٰهُ تَعَالٰی اٰیٰمًا ذٰلِکَ اَعْلٰمُ اللّٰهِ لَعَلَّہُمْ یَتَّقُوْنَ فرماتا رہا تو تم اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی امداد کی وجہ سے یقینی ایماندار ہونا قرآن خداوندی سے ثابت ہوا اب ان کے ایماندار ہونے کی خدائی شہادت اور پیش کرتا ہوں۔

رب کریم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء اور

باقی تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام شب ایماندار ہیں

البقرہ ۱۲۹ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَكُتِبَ لَهُمْ سُلُوْلٌ لَّا يَفْرَقُوْنَ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اور تمام مومنین سب کے نسب اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ اس رسولوں سے ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے اور مومنین جنہوں نے اقرار کر لیا ہے کہ ہم نے نبی

لیا خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اور ہم نے اس کی پوری بخشش کی تا بعد ازیں کی اور پوری طرف ہی جائے پناہ ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماندا ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء و تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں۔

جن پر ایمان لائے سے ان کو ایماندار کیا گیا

۳۔ سب مذکورہ بالا کے ساتھ ایمان لائے میں اور اس کے ملائکہ کے ساتھ اور اس کے تمام کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان تمام مذکورہ بالا کے منکرین نہیں اور ان کی طرف اللہ تعالیٰ ارشاد فرمادے کہ لَا تَقْرَبُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنَّا وَرَسُولِهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ہُوَا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَعَهُ پر رب کریم کو دشمنی ہے جس پر یہ جملہ ارشاد فرمایا پھر ان کی اطاعت کا اظہار فرمایا۔

۴۔ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَعَهُ لَدُنَا اور ان کی نزدیکی و تخریب و رب کریم فرمایا ہے کہ دشمن کو شک مذہب جانے اگر ان کے متعلق شک کرے تو رب کریم کا منکر کہلائے۔ رب کریم کو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ایمان کے متعلق کسی قسم کا شک نہیں غیروں کو جو ان کی پروا نہیں۔

خداوند کریم کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا ایمان قبول

اور ثواب کا وعدہ خداوندی

۱۔ المائدہ ۱۱ ﴿وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ فَاتَّخَذَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَاتَلُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُدْخِلُ فِيهَا ذَٰلِكَ جَزَاءَ الْفَائِزِينَ ۝﴾

اور کیا ہوا ہمیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان نہ لائیں اور حشری حق ہمارے پاس آئی اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمارا رب صالحین کی قوم کے ساتھ ہمیں شامل فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کہنے پر ان کو باغات ثواب میں دیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ نیک کرنے والوں کا ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ایمان لائے والے اور صالحین کی جماعت میں شمولیت کا طمع رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی اس نیت خیر و اقرار خیر کا بہتر بدلہ جنت مقرر فرمایا جسے وہ محضین کو ایسے ہی اچھا بدلہ دے گا۔

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی طرف سے وکلا ثواب

الحمد لله ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ

كَفَتَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ -

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت و رحمتے ثواب دے گا۔

۲- الْبَقْرہ ۱۱۱ وَكَشَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ ۖ لَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا نَهْرٌ ۚ

اور خوش خبری فرمادیجئے حضور ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے ہیں بے شک ان کے لئے باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہوگی۔

الحمدید ۲۷ { كَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَآتَفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

پھر جو لوگ تم سے ایمان لائے اور انہوں نے غرض کیا ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی خطاب کیا ہے کہ تمہارے ایمان اور صفات کا بدلہ تمہیں بہت بڑا ملے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جمعین کے

ایمان لانے کا خداوندی خیر مقدم

یونس ۱۱۱ وَكَشَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدْ فَرَصَدَقَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان داروں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے اسلام میں آنا سچا ہے۔

۱۶ { إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ جَزَاءً ۖ وَدَّاعًا فَاَنَّمَا يُسْرِلُهُ بَلَدًا لَّيْسَ بِكَ لِتُشْرِبَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَ تُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدَا -

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کو جلدی دوست بنائے گا۔

پھر اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کیا ہے تاکہ فرمائیے اور آپ خوش خبری دیں اور قرآن کے ساتھ جھگڑا اور قوم کو ڈرائیں۔

خداوند کریم نے جن کو دالرحمن فرمایا کیا وہ اور قوم لایکساں ہو سکتے ہیں؟

ایمان میں مشکوٰۃ عورتوں کو رب کریم اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زوجیت میں پسند نہیں فرماتا

الممتحنہ ۲۸ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ

فَاتَّخِذْنَ مِنْهُنَّ مَا تَخْتَارُونَ فَإِنَّهُنَّ مَخْتَارَاتٌ ۚ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان دار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا تمنا کر لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو اچھی طرح جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان دار معلوم ہو جائیں تو ان کو کفار کی طرف نہ لوٹاؤ۔

جب اللہ تعالیٰ اصحاب کریم رضوان اللہ علیہم جمعین کے گھروں میں غیر مومنہ کی

زوجیت کو پسند نہیں فرماتا تو اس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا ثبوت ہوا کہ
کیونکہ فیصلہ خداوندی ہے الطَّبِئَتِ لِلطَّيِّبَاتِ وَ الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین تھے تو ان کے گھروں میں پرکھی ہوئی مومنات کو
کو پسند فرماتا ہے۔ اگر ان کے ایمان میں رب کریم کو شک ہوتا تو ان کی زوجیت ان کے
کی کیا ضرورت تھی تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پاک ازواج رکھنے کی تاکید
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مومنین ہونے کی واضح دلیل

قرآن کریم کی آیت نازل ہوتی ہے تو صحابہ کا ایمان ترقی پر ہوتا ہے

التَّوْبَةُ ۱۱ اِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَّن يَقُولُ اَيْكُمْ زَادَتْ
التَّوْبَةُ ۱۲ اَمْ لَمْ يَكُنْ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اور جب کوئی قرآن کی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو بعض ان سے وہ شخص ہے کہ
کہتا ہے اس سورۃ سے تمہارے کون سے کا ایمان زیادہ ہوا تو جو لوگ ایماندار ہیں تو زیادہ کیا
اس آیت نے اس مومن کو ایمان سے تو لکین وہ لوگ جو ایماندار ہیں تو ترقی دی سورۃ نے ان
کو اور دئے ایمان کے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنین خداوند کریم کا راضی ہونا اور ثابت کرنا

الفتح ۲۶ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرِ
الفتح ۲۷ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ

فَضْلًا كَثِيرًا وَ مَعَاذَ اللَّهِ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
اللہ تعالیٰ ضرور مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے
آیے بیعت کرتے تھے تو جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اللہ تعالیٰ کو ظاہر ہو گیا تو
نے ان پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح دینے کا ثواب بھی دیا۔
آیت کا نتیجہ

۱۔ اللہ تعالیٰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا۔
۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت الرضوان و رضت کے نیچے و نیادی
ملے کے بغیر تھی۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کرنے والے دل سے کھرے تھے۔
۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے تسلی نازل فرمائی۔
۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نیک نیتی پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جلدی
فتح کا ثواب عطا فرمایا۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مال غنیمت عطا فرمایا۔
۷۔ ان کو یہ غلبہ غلبہ خداوندی تھا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت قدمی پر کریم کے فخر تھی

ابراہیم ۱۲۵ اٰتَيْنَاكَ اللّٰهَ الَّذِيْ اٰمَنُوْا بِالْاَقْوَالِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ابراہیم ۱۲۶ وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لِيُضِلَّ اللّٰهُ اَنْفُسًا لِّسِيْنٍ وَ لِيَفْعَلَ اللّٰهُ
اٰیٰتًا عَظِيْمًا

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کلمہ طیبہ کے ساتھ ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی ان کو ثابت رکھتا ہے اور رکھے گا اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

جس کو خداوند کریم ایمان پر ایمانی قول کے ساتھ دنیا و عقبی میں ثابت قدم رکھے اس کو اپنے مرنہوں سے کون بدل سکتا ہے۔

۹ { وَلِيَبْلُغَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ }
الانفال ۱۲ { اور تاکہ تمہارے دلوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط کر دے اور اس کے قدموں کو ثابت رکھے۔

(مومن سے غلبے کا خدائی وعدہ)

البص ۲۸ { فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ }
تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

آیت سیکینہ لا صحابہ نسب صلی اللہ علیہ وسلم

الفتح ۲۶ { هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُودٌ أَسَدَادٌ }
وَاللَّهُ أَضَلُّ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ الْكُوفَاتُ جَنَّتِ بَجُورٍ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ذَٰكَانِ ذَالِكِ عِنْدَ اللَّهِ تَوْرًا عَظِيمًا

وہی خدا ہے جس نے مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں تسکین نازل

رائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں وہ اور ترقی پر ہو جائیں اور اللہ کے قبضے میں اسماؤں اور زمین کے ٹکڑوں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے اور تاکہ ایماندار آدمیوں اور عورتوں کو جنت میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں ہمیشہ قیام کرینگے اور تاکہ ان سے ان کی برائیاں مٹا دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا امر تہ ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملائکہ کا ثابت قدم رکھنا

۹ { إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا }
الانفال ۱۲ { جب آپ کے رب نے ملائکہ کی طرف وحی کی یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

۱۴ { قُلْ سَازِلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ }
الانفل ۱۴ { اَمْنُوا وَهُمَا قَدْ بُشِّرُوا بِالْمُسْلِمِينَ }
فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو آپ کے رب کی طرف سے حیرت علیہ السلام نے حق کیساتھ نازل فرمایا کہ ایمان والوں کو ثابت رکھو اور بہت دفعہ نبی مسلمانوں کے لئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان
خلفاء و دیگر اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان

باقی امت کے لئے کسوٹی ہے

۵ { وَمَنْ يَتَّقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ }

وَيُشَاقُّ عَذَابَ حَبِيبٍ الْمُسْلِمِينَ كَذَلِكَ مَا تَوَلَّيْنَا وَلِصَلِّهِ جَهَنَّمَ دَسَاءَتْ مَقِيلًا
اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا بن اس کے کہ اس
دوست تھا ہر چکی اور جہنم میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے خلافت چلے مندرجہ کرے
ہم اسے جس راہ کو منوجہ ہوا اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے جو جانے کی جگہ بہت ہے
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو آریہ لکھے ہیں مندرجہ کی سزا مقرر فرمائی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو مندرجہ کی سزا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع رکھنے
والہ جنہی ہے۔

اس آیت ثابت ہوا کہ جو شخص خلفا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر اصحاب مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم دال بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کر چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے
وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ ابھی ایسے شخص کو اسی طرح چھوڑے گا
جسے جو صراحت کا منہ ہو تاکہ یعنی سب کریم ابھی اس کو فائدہ نہیں ملے اللہ علیہ وسلم ہیں
شامل فرمادیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن دشمن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے اور جس کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ہے اس کا خداوند کریم بھی دشمن
ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن بھی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے
رب کریم نے سزا یہاں ہی دنیا میں مقرر فرمادی ہے اور بغیر لفظ کے حکم صادر فرمادیا
وَلَا تَكُنْ مِثْلَ جَهَنَّمَ ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اور جہنم اچھی جگہ نہیں ہے بلکہ جانے
کی بہت بُری جگہ ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قول کفار

البقرہ ۱۲۱ { كَذَلِكَ أَتَتْهُمْ أَمْثَلُ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَتُؤْمِنُونَ كَمَا
۱۲۲ { آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ
لَا يَعْلَمُونَ } ۵

اور جب کہا جاتا ہے ان کو تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا
ہم ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لائے بے وقوف خبردار بے شک وہی ہیں بے وقوف
لیکن وہ جانتے نہیں۔

اس آیت نے ثابت کر دیا کہ جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرے سمجھ کے مرنے والے
بے وقوف ہے اور ایمان سے بے خبر ہے۔

اور اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کفار کہہ جاتا ہے کہ تم ایسے ایمان لاؤ
جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو اس سے رب کریم کی مراد یہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں
جن کو رب کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان دے دیا تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کی دعوت دی تو مخالفین اسلام
نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کو عار سمجھا اور جواب دیا کہ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بے وقوف ہیں ہم ان کی طرح ایمان دار بن کر بے وقوف بن جائیں گے
تو اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تسان کے ایمان کا پورا نقشہ
کھینچا تو اب جتنے ایمان کے معیار بنیں اگر ان کا ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کے ایمان جیسا ہے تو قبول ورنہ مردود۔

قانونِ خداوندی کے تمام رسل علیہم السلام اور ان کے حق

ایمان لانے والے ناجی ہیں

یونس ۱۱۱ { تَنْصَحُنِي رَسُولَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا
لَنَحْمِلُهُمُ الْمَوْتِينَ -

پھر نکات دیتے ہیں ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لانے اسی طرح
لازمی ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسل کے ساتھی ایمان لانے ہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ نے رسل علیہم السلام کے ساتھیوں کو عذاب میں گرفتار نہیں فرمایا۔

۳۔ اسی طرح جیسا کہ تمہارے ساتھ کامیابی کو لازمی رکھا ہے اسی طرح ایمان والوں کی
مدد کرنا ہم پر لازمی ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کیسا ایمان لانے والوں کے قریب عذاب الہی نہ بھٹکا

ہمل ۱۹ { وَابْحَثْنَا الذِّينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

اور ہم نے سمجھتے ہی ان لوگوں کو جو صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان
لانے اور وہ متقی ہو گئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے بیان فرمایا کہ جو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان
لانے والے تھے وہ ناجی ہیں اور وہ متقی تھے کیونکہ جو نبی اللہ کا ساتھی ہوتا ہے وہ ایماندار

بھڑنا ہے اور متقی ہونا ہے۔

اعلانِ خداوندی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے

والوں کے قریب بھی عذاب نہیں بھٹک سکتا

النساء ۵ { مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ ابْتِكُمُ اِنْ شَكَرْتُمْ
۱۲ { وَامَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝

اگر تم نے شکر کیا اور ایمان لانے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نہیں کرے گا اور
اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بڑا اجر دے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اگر
تم ایمان لانے اور تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے کا شکر یہ خداوندی
اداکرنا تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی نہیں آسکتا اور خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے عذاب نازل نہیں فرمایا ثابت ہوا کہ وہ
خداوند کریم کے شکر گزار ایماندار تھے۔

خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ کے دل کو درست کرتا ہے

التغابن ۲۸ { وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
۲ { عَلِيمٌ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سیدھا

کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شئی کو بڑا جاننے والا ہے۔

تراس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایمان لائے اور اسلام کو تسلیم کر لیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مومن بنا دیا تو ان کے دلوں کو رب کریم نے دست فرمادیا صحابہ کرام کے دلوں کو جب رب کریم نے سیدھا کر دیا ہے فیصلہ خداوندی ہو چکا تو اب چودہ سو سال کے بعد ان کے دلوں پر کون حملہ آور ہو سکتا ہے

بے ایمانوں کے نبی اللہ کے دربار میں کوئی جگہ نہ بھتی

۱۲ { وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اَعْمَلُوا عَلٰی مَا نَتَّبِعُكُمْ اٰثًا ۝۱۲ } عَامِلُونَ ۝

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے ایمانوں کو فرما دیجئے کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرو ہم اپنی جگہ پر عمل کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ بے ایمان لوگوں کو اسے جو منصب اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ تم ہماری معیت میں کوئی عمل خیر نہ کرو اگر تم نے کوئی عمل کرنا ہو تو ہم اپنی جگہ پر رہو اور عمل کرو ہماری شمولیت میں تم بے ایمان لوگ عمل نہیں کر سکتے اور وہ دوبار نبوت میں تمہارے لئے یعنی بے ایمانوں کے لیے کوئی مرتبہ ہے اور ہم تمام ایمانوں اپنی جگہ پر عمل کریں گے۔ کیونکہ ارشاد الہی ہے۔

۲۵ { مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ اَسَاءَ فَلَعَلٰیهَا ۔

۲۴ { اَوْ يَأْتِيَهُمْ اَنْبَاٌ مِنْ غَيْرِهَا } جو شخص عمل نیک کرے گا تو اپنے نفس کے لئے اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کے نفس پر اس کی سزا ہوگی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی تبارک

۱۴ { وَ اخْفِضْ بِحَاكِلِكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۵ { اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ اٰيَاتٍ } اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے اپنے تمام پہلوؤں کو نیچا رکھیے۔

۱۹ { وَ اخْفِضْ بِحَاكِلِكَ لِمَنْ اَتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَانِ الشُّعْرَارِ } عَصَاكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُعْمَلُونَ ۔

اور اپنے بازو کو اپنے مومنین کا بعد ازاں کے لئے پھیلائیے تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو فرما دیجئے کہ بے شک میں اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو بیزار ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑنا ڈاؤں کر بصدیق اور غاروق اور عثمان غنی و حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ کا وہیہ نرم تھا کلام نرم پہلو

نرم بڑنا و نرم یہ ان کے عین مومن ہونے کی دلیل ہے ورنہ ایمانی دشمنوں کے ساتھ کفار ہوں یا منافقین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر مومنین کے تعلق کو رب کریم نے منقطع فرما دیا تھا شیخے۔

ایمانی دشمنوں کی قطع تعلقی کا حکم خداوندی

۱۰ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْآبَاءَ كُفْرًا وَ اٰخَوَاتِكُمْ } التَّوْبَةِ ۝۱۰ اَوْ اٰبَاءَهُمْ اِنْ اِشْتَبَهَوْا بِالْكَفْرِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَ مَنْ يَتَوَلَّهُمْ

يُنْكِرُ قَوْلَ لَيْكَ هُمُ الظَّالِمُونَ -

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو شخص تم سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو یہی وہ ظالم ہیں۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے ایماندار تسلیم کیا،

ال عمران ۳۱ { وَقَالَتْ اِطَاعَةُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْمُنُوبِ الَّذِي

اَنْزَلَ عَلَى الدِّينِ اٰمَنُوا وَحُتَّ النَّهَارِ وَالْفُرْدَا

اٰخِرَةُ اَعْلَمَهُمْ يَزْجُوْنَ وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا بِالَّذِي يُنْكِرُ -
اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے تم ایمان لاؤ صبح کے وقت اس چیز کے ساتھ جو ایمان والوں پر اتاری گئی ہے اور پچھلے پہر انکار کرونا کہ وہ بھی ایمان سے پھر جائیں۔
بِالَّذِي اُنْزِلَ عَلَى الدِّينِ اٰمَنُوا - یہ مقولہ یہود و نصاریٰ کا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام کے متعلق ان کا بھی یقین تھا کہ یہ ایماندار ہیں۔

ایمان کی علامت صحابین میں شمولیت

التکوین ۲۰ { وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ اچھے کئے ہم ضرور ان کو صالحین میں شامل کر دیں گے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے کے بعد دعا فرماتے ہیں۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

ال عمران ۳۱ { رَبَّنَا لَا تُغْنِ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اَوْ هَبْ لَنَا

اِنْ مِنْكَ اَوْفَاكٌ اَوْ رَحْمَةً اِنْكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ -
اے ہمارے رب! تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔

رسول کریم نے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کی تلقین فرمائی کہ تم اس دعا کو اس وقت پڑھو جب تم سے قرآن میں نوازا ہے ان کی دعا کو رسول کریم نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے تو بعد ازیں ہمارے دلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غلامی سے ہمیں ٹیڑھا نہ کر دینا۔

انسان کی نجات کے اعمال از روئے قرآن مجید

المعارج ۲۹ ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ حِمَامٌ مُؤْتُونَ وَالَّذِينَ فِي أُمُورِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لَكَ
بِالشَّيْءِ وَالْمُحْرَّمِ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيْرَ الدِّينِ وَالَّذِينَ هُمْ
عَنِ عَذَابِ رَبِّهِمْ شَافِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُوتَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِأُفُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَذْوَابِهِمْ أَذْوَابُ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَأَنَّهُمْ غَيْرُ مُلْكُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَهُ ذَاكَ
فَإُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ حَافِظُونَ
أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُتَّكِرُونَ ۝

بے شک انسان کم حوصلہ پیدا کیا گیا (کیونکہ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔
جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو بہتری پہنچتی ہے تو تجمل ہو جاتا ہے سوائے
نمازیوں کے وہ اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کے مالوں
میں سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کا حق مقرر ہوتا ہے اور وہی لوگ
اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر
کرنے والا نہیں اور وہی لوگ اپنی فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی
بیویوں اور لونڈیوں کے پھر یقیناً وہ لائق ملامت نہیں تو جس شخص نے اس کے علاوہ

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

اسلامی اعمال کا نقشہ خداوند کریم کی زبانی

غواہش کی توابیہ لوگ حصے تجاویز کرنے والے ہوں گے اور وہی لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی شہادتوں پر قائم ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرنے ہیں یہی لوگ باغات میں عزت دیے جائیں گے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ سے منتفی ہونے کا خدا کی فیصلہ

الْبَقْرَةِ ۱۱ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيَتَّبِعُونَ
الْمَعْلُومَةَ وَفَارَّادَتْهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ
أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
ڈرنے والوں کے لئے قرآن اہدایت ہے جو لوگ غیب کے ساتھ ایمان رکھتے
ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو
کچھ آپ کی طرف اور آپ پہلے نازل کیا گیا اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور آخر
کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔ اپنے رب کی طرف سے یہی ہدایت پر ہیں اور یہی وہ نجات
پانے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنْزِلَتْ إِلَيْهِمْ أَمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتٌ فَهُمُ
تَوَسَّيَ لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ سَوَاءٌ لَّهُمْ أَمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتٌ فَهُمُ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور باقی مومنین اس کے بالاتباع شامل ہو گئے
کہ آیت کا شان نزول خالص ہوتا ہے اور اس کا حکم عام ہوتا ہے۔
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت متقین
سے نوازا۔۔۔ اور ان کی چھ صفات بیان فرمائیں۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متقین ہیں۔

۲۔ خداوند کریم اور قرآن کریم پر یقین رکھتے ہیں۔

۳۔ نماز قائم رکھتے ہیں۔

۴۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرنے میں بخیل نہیں۔

۵۔ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ پیمان رکھتے ہیں قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔

۶۔ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ کتب سابقہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

۷۔ قِيَامَت پر بھی ان کو یقین ہے۔

نتیجہ خداوندی

یہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت پر ہیں اُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ اور یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی طرف نجات پا چکے ہیں
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

جب قرآن کریم سے ثابت ہو چکا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت اللہ اور
اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں صحیح تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں آیت
تظہیر نازل فرما کر ان کے ظاہر کو پاک فرمایا اور آیت تہنک ان کے شان میں نازل

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّذِّينَ هُمْ لَا يَنَالُونَ مَنَافِعَهُمْ وَعَشِيدًا هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يَأْتُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَسْتَوُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

ضرورت نجات پائی ان ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے فائدہ باتوں اور کاموں سے روگردان ہیں۔ اور وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنے ازواج پر یا لونڈیوں پر تو بے شک وہ لائق ملامت نہیں کچھ شخص نے اس کے سوائے سترائش کی تو یہی حد سے گزرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وہ جنت الفردوس کے وارث ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ان لوگوں کا بالذات نقشہ کھینچا ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایمان لائے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھایا ہے وہ ایماندار ہیں۔

۱۔ وہ اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔

۲۔ وہی اصحاب مہربانوں اور بہرے کاموں سے متبر ہیں نہ کسی کو تبر کرتے ہیں اور نہ ہی سب کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مال زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زنا سے بچنے والے ہیں۔

فرما کر باطن صاف کر دیا اور آیت تہذیب نازل فرما کر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باطن کو منور فرما دیا اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے ان شان کو بلند فرما کر صراطِ مستقیم کی ہدایت والی سقراط کریم میں مرج فرمادی اور امتِ مسلمہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اول المسلمین واول المؤمنین ہونے کا ان کو شرف بخشا مگر یہ مسلمان و مؤمنین کے لئے اعمال صالحہ کا جو نام بھی ضروری تھا اس لئے پہلے انسانی اعمال کا نقشہ بنایا پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ کا نقشہ بھی قرآن مجید میں کمران کے شان کو دو بالا فرمایا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب اسلام و ایمان سے سرفراز فرمایا اور ان کو ثبات قدم رکھنا اپنے فرائض لیا تو بعد رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان و اعمال صالحہ کا نقشہ کھینچا کہ ان کی فلاح تحریری قرآن کریم میں مرج فرمادی تاکہ ان کے متعلق کسی قسم کا شک نہ رہ جائے اور منکرین و کفار کے کدنا من السفہاء کا پورا جواب ہو جائے کہ جن کو تم سے وہاں کہ ہے جو وہ میرے نزدیک ایماندار اور فلاح پانے والے ہیں ارشاد الہی ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نقشہ

المؤمنون ۱۸ ﴿ تَقْدِرُ فُلُحُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ جَاهِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِقَائِهِمْ يَنْفِرُونَ إِلَّا عَلَى الْأَعْوَ ۝ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمِنْ أَشْبَعَىٰ وَرَأَىٰ الْمَدِينَةَ ۝

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رات کا قیام

اِنَّ رَبَّنَا يَعْلَمُ اَنَّكَ تَدْعُوْنَا مِنْ شَلْتِيْ اَيْلِكَ وَنُصْفَتَا
الْمَزَلِ وَتَلْتَلُوْهُ وَطَلْتَلُوْهُ مِنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ لَيَشْهَدُ اَنَّكَ تَلْتَلُوْهُ
عَلَيْمٌ اَنْ لَّنْ تُخْصُوْهُ فَنَابْ عَلَيْكُمْ فَاْفَرُوْا اَمَّا يَنْتَسِرُوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ
بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ نظریاً دو تنہائی جھٹے رات کے قیام فرماتے ہیں اور
اوسھی رات اور تیسرا حصہ رات کا اور ایک جماعت آپ کے ساتھیوں کی بھی اور
اللہ تعالیٰ ہی دن رات کا اندازہ جانتا ہے۔ خداوند کریم کو یہ بات عیاں ہو گئی کہ
تم ہر گز رات کو نہ گھیر سکو گے تو اس نے تم پر جو جمع کیا پھر جو قرآن کریم سے آسان ہو کر
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حفاظت سے نیاز ادا کرنے

کی خداوندی شہادت

اَلَا نَعْلَمُ اَنَّكَ اَمْرًا لَّنَا مَبْرُكًا مُّصَدِّقًا لِّلَّذِيْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْبَشَرِ اَوْ مِنْ حَوْلِهَا
وَالَّذِيْنَ يَوْمِئِذٍ بِالْاٰخِرَةِ يَكْفُرُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلَىٰ صُلُوْبِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے با برکت ہے تصدیق کرنے
والی ہے جو اس کے آگے ہے تاکہ ڈالیں آپ کے والوں کو اور جو اس کے ارد گرد
ہیں اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان لانے میں اس کے ساتھ بھی ایمان رکھتے
میں اور وہی ایمان دار اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (تضا نہیں کرتے)

۵۔ امانت میں خیانت بھی نہیں کرتے۔

۶۔ اپنے وعدے کو سچا کرتے ہیں۔

۷۔ اصحاب مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم تمام نمازیں اپنے اپنے افادات میں ادا کرتے ہیں

۸۔ ان اصحاب کچے لیے رب العزت نے جنت الفردوس مقرر فرما دیا ہے۔

اصحاب مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ایمان اور نمازوں میں خشوع
کرنے والے اور نمازوں کو پابندی سے پڑھنے والے لغزبانوں اور کاموں سے گزروالی
کرنے والے اور کوٹہ ادا کرنے والے اور زمانے سے بچنے والے امانت داروں کو ایسا
کرنے والے خداوندی افلاح کے سدِ یافتہ جنت الفردوس کے باشندے فرما دیے
اور منکرین ان کو برا کہیں برا لکھیں ان کے متعلق برا عقیدہ رکھیں تو ایسے لوگ
قرآن کریم کے صراحتہ منکرین ہیں جن کا شانِ نص قرآنی سے ثابت ہو چکا اور کسی
کی طاقت نہیں کہ کوئی شخص خداوندی کتاب میں رخنہ اندازی کی کوشش
کرسے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔

مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفات جمیع قرآن کریم میں تحریر فرمائیے

اور ان کو تحریری نجات بھی کھدوی اور ساتھ ہی ان کے لئے جنت الفردوس کی خوشخبری
بھی سداوی اور بعد میں قانون مقرر فرما کر قرآن کریم میں مسج کر دیا کہ اگر تم تمام اسے امت
محد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ایمان لائے اور ایسے ہی ان کے قدم بقدم چلے
تو تم بھی بابت پر ہو ورنہ اسلام و ایمان سے دور ہو جاؤ گے۔ کیونکہ صحابہ کے حق میں قابل
اَمْنٌ اِمْلٌ مَا اَمْنٌ تَعْمِيْهِ فَقَدْ اَهْتَدُوْا شَهَادَةً خُداوندی کافی ہے۔

صحابہ کرام کے مقابلین پر ایمان اور حرام و حلال کے متعلق

التَّوْبَةُ ۱۰ قَالُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْمَوْلَىٰ أَوْ تَوَلَّوْا الْكُتُبَ حَتَّىٰ تُخْرِجُوا الْحَرْبَ عَنْ يَدِهِمْ صَاعِدُونَ ۚ

ان لوگوں سے تم جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اس چیز کو حرام جانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اور یہ اہل کتاب ہیں جن کو نہ ہی دین سمجھتے ہیں۔ یہاں تک زبان سے جنگ کرو کہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صفات طیبہ بیان فرمائے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی و رسولی ایماندار ہیں اور ان کے اعداء خداوندی اور قیامت کے باغی ہیں۔

۲۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء دین حق سے دور ہیں۔

۴۔ اعداء صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہیں۔

۵۔ اعداء صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے جزیہ کا حکم خداوندی پر اصرار کرتے ہیں اور اس مذکور آیت خداوندی کا صریح حکم خداوندی پر مسلمان خود سمجھ سکتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو جنگ کی تیاری کا حکم

الْأَنْفَالُ ۱۰ قَالُوا قَاتِلُوا الْكُفْرَ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطٍ الْخَيْلِ مَا تُنْزِلُ بِهِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَىٰ وَكُنْزُ الْآخِرِينَ فِي يَدَيْهِمْ لَا تَحْزَنُوا وَاللَّهُ يَهْدِي لِسَبِيلٍ ۚ

اور اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار کے لئے تیاری کرو جو تم میں طاقت ہو گھوڑے باندھ باندھ کر اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم اس کے ساتھ عرب اور باقی جو ان کے ماسوا ہیں تم ان کو نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے اور جو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے میں غرچ کرو کہ تمہیں پورا دیا جائیگا اور تم کم نہ دیے جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی طاقت سے تیاری کرنے کا حکم خداوندی اور اپنی کوتاہی کو کیا جاتا ہے۔

۲۔ ہر صحابی کو اس کی طاقت کے موافق تیاری دینے کا حکم خداوندی۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے بھی خداوندی جہاد کے لئے ہی تھے دنیاوی طمع کے لئے نہ تھے۔

۴۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و منافقین پر ایمانی رعب ثابت ہوا جو شہادت خداوندی ثابت فرما رہی ہے۔

۵۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار و مشرکین و منافقین کے دشمن تھے۔

۴۔ جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہی رب کریم کے بھی دشمن تھے۔
 ۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے جو لا تَعْلَمُوهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ سے واضح ہے۔

۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنی تمام زندگی میں غرض فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و عقبیٰ میں بہترین بدلہ عنایت فرمائے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام زندگی کے غرض کرنے میں اللہ تعالیٰ ایک ذرہ بھر بھی ان کو کم نہ دے گا۔

اپنے کو جب کوئی اپنا کسی دشمن کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے تو اپنا اس کو نفسی دیتا ہے اور اجماعاً تسلیم ہے اور دشمن کو ڈراتا ہے اور پھیلتا ہے رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفار سے جنگ کے لیے نفسی دی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اپنے صحابہ کرام کو جنگ کے لیے اجازت معلوم ہوا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غارت کریم بھی اپنا اور خیر خیر جنت اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے اپنے اور مدگار تھے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین جنگ کا خدائی حکم

الانفال ۹ ﴿وَمَا يَسْأَلُوهُمْ حَتَّى لَا تُكُونَ فَتْنَةً وَلَا تُكُونَ الدِّينَ حَكْمًا
 إِلَهِ فَايَ أَتَاهُمْ أَمَّا إِذْ يَبْتَغِيكَوْنَ بَصِيْرَةً

اور ان کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد نہ رہ جائے اور ہو جائے دین سب کا سب اللہ کے لیے پھر اگر رک جائیں وہ تو بے شک اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے

والا ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کرنے کا حکم یہاں تک جاری فرمایا کہ جب تک کہ فساد کا خاتمہ نہ ہو جائے تم جنگ کو بند نہ کرو۔

۲۔ تمہارے اس جنگ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمام روئے زمین میں صرف خداوند کریم کا دین باقی رہ جائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب معاذ اللہ اگر منکرین کی جماعت سمجھنے لڑا اللہ تعالیٰ ان کو مشرکین و کفار و منافقین کی جماعت کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم نہ فرماتا اور نہ وہ مشرکین و کفار سے مقابلہ کرتے بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب ہوتا کہ تم پہلے اپنی جماعت متبعین سے فساد کو نکالو پھر چوں کی دست

سے رب کریم فساد کو مٹانا چاہتا ہے ان کو ہی اگر فساد ہونے کا فتویٰ دے دیا جائے گا تو معاذ اللہ آیت مذکورہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ذریعے فساد کفر و فحاشی کو مٹانا چاہتا ہے جو خود فساد ہی ہیں تو لازم آئے گا کہ رب کریم معاذ اللہ فساد کو مٹانا نہیں چاہتا بلکہ فساد پر پا کر مٹانا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے اور شان خداوندی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے منافقین یا مشرکین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

میں کبھی کفار و مشرکین سے جہاد نہیں کیا جو خود منافق یا مشرک ہے وہ ایمان اولیٰ کی بھڑکی میں کیسے کفار و منافقین سے مقابلہ کرے گا اور ایسا ہونا محال و ناممکن اور اگر کوئی منصب کر دے کہ منافقین یا کفار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کفار و منافقین سے جنگ کرتے رہے تو ایسے شخص کو ذی شعور انسان عقل کا کوتاہ کہے گا۔

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے جنگ کرنے کا خدا فی حکم

التوبة ۱۰ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّهُ أَتَى اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور تم اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے پوری طرح جنگ کرو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ پوری طرح جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مؤمنین و منافقین کی کتب تاریخ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار سے کئی جنگ لڑے خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو جنگوں میں آپ شمولیت کر کے اپنی مالوں اور جانوں کو خداوند کریم کے راہ میں قربان کر کے یہ بھی خداوندی ارشاد کے موافق اعمال صالحہ سے بہت بڑا عمل کیا اور حقیقتہً جہاد فی سبیل جسے مسلمان بلند نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ جہاد فی سبیل اللہ خواص کو نصیب ہوتا ہے جیسا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان و مال و اولاد سے فی سبیل اللہ کا موقعہ رب کریم نے حضور کی معیت میں عطا فرمایا جماعت منکرین سے کوئی بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نہ جاتا تھا اگر ان کو غازی فی سبیل اللہ کا مقام حاصل ہوتا تو وہ منکرین نہ جاتے۔

پھر اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی خطاب فرمایا کہ تم مشرکین سے جنگ کرو اور معاذ اللہ اگر انہی پر فتویٰ شرک لگا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مشرکین سے جہاد کرنے والا کوئی نہیں تھا اور مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی زندگی کے جہاد کا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اور سب جھوٹ ثابت ہوتا ہے اور اگر کہا جائے کہ اس سے اور حضرت علی المرتضیٰ میں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چاہیے تھا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہ لے جاتے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ نہ لے جاتے بلکہ خود ہی اور معیت علی المرتضیٰ میں ہی جنگ لڑتے حالانکہ آپ اپنے اصحاب کی معیت میں کفار سے مقابلہ فرماتے رہے اور پھر کفار مکہ کے ساتھ پہلے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنگ ہوا۔

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہدین فی سبیل اللہ کا عند اللہ وجہ

التوبة ۱۰ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
أَوْأَنْفُسِهِمْ أَعْتَلَمُوا دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُكْتَبَرُ لَهُمْ دَرَجَةٌ بِوَحْدَةِ مَنَّهُ دَرَجَتَانِ وَلَكِن لَّهْمْ فِيهَا لَعَلِيمٌ
صَفِيمٌ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا اور بڑے کھتے ہیں اور یہی وہ ترقی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور رضا مندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے باقيات تیار ہیں جن میں دائمی نعمت ہے۔

الانفال ۱۰ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
أَوْأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آذَوْا وَأُكْهَرُوا
أُولَئِكَ لَبُغْهُمْ أُولِيَاءُ بَعْضُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَكِنْ يَهَايَرُوا مَا

لَكُمْ مِنْ وَلَا يَتَّبِعُونَ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُبَاحَ جُزْؤًا -

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہی ہیں کہ ان بعض بعض کا مدد کرنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کے لئے ان کی دوستی سے کچھ نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ہاجرین و مجاہدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کی شہادت بیان فرمائی۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا رب کریم کو منظور ہوا اور خصوصاً محبت میں ہجرت کرنے والے کا شان عند اللہ بہت بڑا ثابت ہوا۔

۳۔ آپس میں تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام ایک دوسرے کے معاونین تھے۔

وَعَدُ خُذْ اَوْ ذِي كِهْ صَحَابِهْ كَرَامِ رُضْوَانِ اللّٰہِ عَلَیْہِمُ جَمْعِیْنَ كِهْ ہَا تھوں

کفار و منافقین کو ذلیل کرے گا

التَّوْبَةُ ۱۱۱ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْرِجُهُمُ
۱۲ وَيَنْصُرْكُمْ كِبَرِ عَلَیْہِمُ وَلَيُفْضِلْ صُدُوقُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار سے جنگ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب کرے گا اور ذلیل کرے گا اور ان پر تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں کے سینوں کو شفا دے گا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب خداوندی ارشاد سے کفار و مشرکین و منافقین کے مقابلے کے لئے نکلتے تو رب کریم ان کو بخشی دیتا جیسا کہ قرآن کریم میں تحریر ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا بخشی دیتا

ال عمران ۱۶۰ اُولَٰئِكَ نَنْهَوْا وَّلَا يُخَازِرُوْا اَمْسَلَمَ اَلَا غُلُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

اور تم محبت نہ ہارو اور تم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو یہ کہ تم ایماندار ہو۔

محمد ۲۶ فَلَآ تَنْهَوْا وَّلَا تَنْهَوْا اِلَی السَّلَامِ وَاَنْتُمْ اَلَا غُلُوْنَ وَاَللّٰہُ

سو تم محبت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی بلند ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ہر گز کم نہ کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی دی کہ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محبت نہ ہارنا۔

۱۔ فَلَآ تَنْهَوْا رب کریم کا ارشاد جس کو ہوجائے وہ کبھی محبت نہیں ہار سکتا اور یہ کہ کبھی انہوں کو کہا جاتا ہے دشمنوں کو نہیں کہا جاسکتا اور فَلَآ تَنْهَوْا فرماتے والے کا شان ہے۔ اِنَّمَا اَمْسَلَمَ اِذَا اَسْمَا اَدَشَّیَا اَنْ یَّقُوْلَ لَهْ كُنْ فِیْ كُوْنِ اور رب کریم نے دوسرا خطاب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

۲۔ وَتَنْهَوْا اِلَی السَّلَامِ کفار و منافقین کو صلح کی دعوت مت دو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں گو بھی تم تقیہ کو زیادہ استعمال کرتے ہو لیکن خدا کی بات کرنا کہ جیل و شکن

ماں ہو سکتے ہیں کیونکہ خداوند کریم کی معیت عروج کی طرف لے جا رہی ہے۔
غیر اللہ ان کو پستی کی طرف کھینچے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے معاذ اللہ ان
کے دلی ایمان ہیں اگر شک ہو تا تو خداوند کریم ان کو نَلا تَهْتَفُوا سے کبھی تھکی نہ
دیتا اور جن کو خداوند کریم کی تھکی مل چکی وہ دنیا و عقبی میں کبھی پس پا اور کمزور
نہیں ہو سکتا فتلاً بسر ولا متزل

۲۱ { وَكَفَى اللَّهُ الْمُنِيفِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا }
الاعزاب ۳۱ اور جنگ کے لئے مومنین کو اللہ ہی کافی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی
طاقت والا غالب ہے۔

جنگ میں جن کو رب کریم کفایت فرمائے وہ کبھی کمزور نہیں ہو سکتے۔
یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قیصری تھکی دی۔
۲۲ { بَلَىٰ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْمَوْلَازِ }
ال عمران ۵۲ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والوں کا۔
یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم کی چوتھی تھکی ہے۔
محمد ۲۳ { ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ }
محمد ۱۰۱

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار
نہیں۔

یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پانچویں تھکی دی۔
الانفال ۲۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا }

کا طریقہ ہے یا دشمنی کا جب رب کریم فرمائے کفار و منافقین سے صلح نہ کرنا کیونکہ فتح فہار کی
قہری بلند ہو کیونکہ خداوند کریم تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو رب کریم ترقی دے گا
تم کو بہتر نہیں رہے گا تو پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی شکست کھا سکتے ہیں
جن کو رب کریم نے اَنْتُمْ اَزَعَلُوْنَ فرما دیا کہ نہ کہ معاذ اللہ رب کریم نے بھی وحکم
دیا تم معاذ اللہ کبھی ہر نہیں سکتا اور نہ ہی صحابہ کرام معاذ اللہ مغلوب ہو سکتے ہیں اور
نہ کبھی مغلوب ہوئے اور انشا اللہ العزیز نہ ہی ان کے اعمال صالحہ میں کمی ہو سکتی
ہے ہاں اعمال صالحہ کی بربادی ان کے دشمن کی ہے اول تو رب کریم صحابہ کرام
کے دشمنوں کو اعمال صالحہ کی توفیق ہی نہیں دیتا تو ان دونوں آیتوں میں رب کریم
نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اصحاب کو دشمنوں کے مقابلے میں تھکی دی
جن کو رب کریم تھکی دینے والا ہے وہ کب کمزور ہو سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو رب کریم نے تخت فرما کر ان کے خوف کو فوراً دور فرمائے وہی خداوند صاحب
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وَلَا تَحْزَنُوا فرمائے تو ان کے دلوں سے دنیا و
عقبی کا غم دور فرمائے یہ خداوندی طاقت ہے اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب رب کریم نے فرمایا اَنْتُمْ اَزَعَلُوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ اَمْ لَمْ يَلِدْ
ہو کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جن کی معیت میں خداوندی معیت ہو اور وہ بلند کرنے
والا ہو تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت پست نہیں کر سکتی چنانچہ ان کو خلافت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا اور ان کے ہاتھوں کفار کو شکست دے کر
ممالک اسلام کا قیام فرمایا جن کو آج تک کوئی کافر نہیں ٹھاسا جس کے مسلمان ہوا
ہوئے کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتے وہ خود معاذ اللہ کیسے کفر و فتنہ کی طرف

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

اے ایمان والو! جب تم کفار کی جماعت کے مقابلے میں آجاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تمہارے کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

خُدائی شہادت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ کے لئے

کفار و منافقین سے ڈرتے نہ تھے

ال عمران ۱۸۱ } الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا آخِرَ عَذَابِهِمْ
الَّذِينَ قَالُوا لَمَّا لَأَسَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا
لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ فَانقَبُوا وَبَعَثْنَا فِيْنِ اللّٰهِ فَفَسَلَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سُوْعٌ وَاتَّبَعُوا
رِضْوَانِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری بیان فرمائی۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے ہیں کہ تمہارے مخالفین تمہارے خدا و مقابلے کے لئے سوہا بیٹیاں اور انجمنیں تیار کر رہے ہیں تم ان سے ڈرجاؤ اور رب کریم نے ان کی شہادت دی کہ کفار کے اس کلام سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان ترقی کرتے ہیں ڈرتے نہیں کیونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں۔

۲۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہیں اللہ ہی کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے

۳۔ اللہ تمہارے لئے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی یہ ان کے ایماندار ہونے کا نتیجہ ہے اور یہ اللہ تمہارے کے فضل کی دلیل ہے۔

۴۔ ان کو کفار کے مال غنیمت سے حصہ ملا اگر ان کے ایمان میں شک ہو تا تو رب کریم ان کو کفار کے مال غنیمت سے ان کو حصہ نہ دلوانا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تمہارے کی رضامندی کی اتباع کی ہے۔

۶۔ اللہ تمہارے کا اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا فضل ہے۔

۷۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہو کہ مخالفین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے اللہ تمہارے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو اور مضبوط فرماتا ہے اور ترقی دیتا ہے مخالفین کی مخالفت سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں میں کچھ کمی نہیں آتی۔ یہ خدائی شہادت ہے ان کی زبانی بات نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جان و مال کی قربانی قبول

خدا فی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں اپنا جان و مال فی سبیل اللہ قربان کیا

الْقَوْنَةِ ۱۱ لَكِنَ الرَّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمْ الْجَنَّةُ كَبِشْرًا خَيْرًا ۚ وَذَلِكَ هُوَ
الْمُطْلَقُونَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے
اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور یہی ہیں جن کے لئے بھلائیوں میں اور یہی وہ نعمت
پانے والے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت تیار فرمائی ہے جن کے نیچے نہریں ہیں
یہی وہ بہت بڑا ارتبہ ہے۔

رسول کریم نے آیت مذکورہ میں اللہ مطالب ارشاد فرمائے۔

۱۔ رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت۔

۲۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سینے والے تمام ایماندار ہیں۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنے ذاتی اموال خرچ کر کے جہاد فی سبیل
کیا۔

۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھیوں نے بالذات جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۵۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کرنے والوں کا جہاد میں جان و مال

استعمال کرنا خداوند کریم کے نزدیک نیکی میں رُج ہے جو قابل قبول ہے۔

۶۔ مذکورہ اعمال کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غازی دنیا و عقبی میں ناجی ہیں

۷۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے نہریں باغات تیار فرمائے ہیں جس سے نکالے نہ جابیں گے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ مذکورہ رتبہ بہت

بڑا ہے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزواتِ خداوندِ کریم کی رضامندی
کیونکہ وہ دل سے کھرے تھے

۱۔ الفتح ۲۶ { لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

مذکور اللہ تعالیٰ مؤمنین سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی جو ان کے دلوں میں تھا اللہ کو معلوم ہو گیا تو اس نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح کا ثواب دیا۔

۲۔ المجادلہ ۲۸ { رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اللہ تعالیٰ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے جو درجے شمس اللہ کا ہی گروہ وہ نجات پانے والے ہیں۔

۳۔ البینۃ ۳۰ { رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ مِلَّةُ خَشْيَةِ اللَّهِ تَتَبَّاهُ ۝

اللہ تعالیٰ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب کریم سے ڈرا۔

ان ذکرہ بالآیات میں رب کریم نے صحابہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رضامندی

اپنے فریاد ہی تاکہ سب سے ابان کو دنیا سے لے کر دخولِ جنت تک کوئی سرکاری یا
غیر سرکاری شخص حال نہیں ہو سکتا اور گھر بیٹھے کہانیاں سننے سے ان کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اپنا جان مال خداوندِ کریم

کو فروخت کر چکے ہیں

التوبۃ ۱۱ { إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآتٍ لَهُمْ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوَلَاةِ وَالْآخِرَةِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَفْضَىٰ بَعْدَهُ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبَشِرُوا وَابْتَغِیْكُمْ الَّذِیْ
بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ التَّائِبُونَ
الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّجِدُونَ الْآمِرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے لئے
خرید لیا ہے اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔
(یہ) وعدہ اس پر تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ کوہرا
کہنے والا اور کون ہے تو تم نے جو اللہ کے بیعت کی ہے خوشی مناد اور یہی وہ رتبہ بہت بڑا
ہے دیکھو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تو یہ کہنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں خدا کی تعریف

کرنے والے میں روزہ رکھنے والے میں رکوع کرنے والے میں سجدہ کرنے والے میں نیکی کا حکم کرنے والے میں برے کاموں سے روکنے والے میں خداوندی حدوں کو قائم کرنے والے میں۔
بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان لانے والوں کو خوش خبری سنا دیں۔

اس آیت کریمہ میں کئی مطالب رب کریم نے ارشاد فرمائے۔

اِسْتَتْرَعِ اَهْلِيْكَ مِنْكَ مَا تَرَ ثَابِتٌ هُوَ جَاءَكَ خُذْ اَنْتَ كَرِيْمٌ سُوْرَةُ اِيْمَانِ
سُوْرَةُ اِيْمَانِ کا ہذا جو لوگ اس آیت کے نزول سے پہلے ایمان لائے اور اعمال صالحہ کو چکے اور وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور اب بعد کے آنے والے بالیقین اس حکم میں شامل ہوں گے اور یہ آیت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی نازل ہوئی۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوں کو خرید لیا۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم کی جانیں اب ان کے قبضے کی نہیں خدائی قبضے میں ہو چکیں۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اموال کا بھی خدائی قبضہ ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام رب کریم نے جنت منقر فرما دیا ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد کرنا منظور و مقبول خداوندی ہو چکا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مقتول ہو گا وہ عند اللہ شہید اور اس کی شہادت عند اللہ مقبول۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خداوندی پانچوں وعدے رب کریم نے پہلے توراۃ و انجیل میں سوچ فرما دیے ہیں۔

۷۔ اور یہی پانچوں وعدے رب کریم نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کھانا میں لکھ دیے ہیں جن کو کوئی شخص مٹا نہیں سکتا۔
۸۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس وعدے کو پورا کر کے جنت کدلی اس کو بشارت خداوندی ہے۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رتبہ خداوندی بہت بڑا ہے جو اور کسی امتی کو نہیں پایا گیا۔

یہ مراتب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں عطا ہوئے

کیونکہ یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) خداوند کریم کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

(ب) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(ج) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی حمد کرنے والے ہیں۔

(د) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دربار خداوندی میں زاری کرنے والے ہیں۔

(هـ) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت نمازی ہیں۔

(س) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں۔

(ص) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر برائی سے روکتے ہیں۔

(ط) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی حدوں کا احترام کرتے ہیں خداوندی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔

(ع) جو لوگ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف بیان کر دے خداوندی کو تسلیم کر لے ان کو بھی جنت کی بشارت خداوندی ہے۔

اس مذکور بالا آیت سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان و مال کا سودا رب کریم سے پکا ہو چکا اور ان کا یہ سودا خداوند کریم کے کسی دھوکے میں نہ ہو چکا مثلاً لوح محفوظ میں کتب باقرہ تورات و انجیل میں قرآن کریم میں تو اب ان تمام ان خداوندی کو کوئی مشا نہیں سکتا اب جو ان کے خلاف کہے گا وہ خدا کی مجرم ہوگا۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اعمال صالحہ و ناجیہ میں کیوں نہ کامیاب نہ تھے جب ان کا رب کریم ان کو حلال کھانا غایت فرماتا ہے اور ان کی کمائی بھی حلال ہوتی تھی تو ہر اعمال صالحہ میں وہ کیوں نہ ثابت قدم رہتے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو

خدا کی طرف سے پاک راشن سپلائی ہوتا تھا

البقرہ ۲۱۱ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا دَنَزَكُمُ وَاسْتَكْبَرُوا }
۲۱۲ { وَاللَّهُ إِن كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ }

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے۔ اس سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرنے ہو۔

المائدہ ۱۱۰ { وَكُلُوا مِمَّا دَنَزَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبَاتٍ ذَاقُوا لِقَاءَ اللَّهِ الَّذِي

اور تم اس چیز سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے ساتھ تم یقین رکھنے والے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خوراک طیبہ تھی

الانفال ۱۳۱ { وَذَرَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ }
۱۳۲ { يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَكُم قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ }

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرنے میں کہ ان کے لئے کونسی شے حلال ہے فرما دیجئے تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

النمل ۱۳۱ { إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ }

پھر تم حلال پاک رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسب حلال تھا

البقرہ ۲۱۱ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ }
۲۱۲ { وَكُلُوا مِمَّا دَنَزَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبَاتٍ ذَاقُوا لِقَاءَ اللَّهِ الَّذِي

اے ایمان والو جو ہم نے پاک کمائی کی ہے اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اس سے خرچ کرو اور ان مذکورہ آیات سے ثابت ہو کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسب حلال تھا۔

مال غنیمت صحابہ کرام کے لئے حلال

الانفال ۱/۹ ﴿فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ وَلَا ظِلْمًا إِنَّ الْفَتْوَانَ لِلَّهِ﴾
﴿عَفْوًا رَحِيمًا﴾

پھر تم نے جو غزوہ میں لڑا ہے تمہارے لئے حلال پاک ہے اس سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

الفتح ۲۶ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُحَارِبِينَ كَثِيرَةً مِّنَ الْغَنَمِ فَجَعَلَ لَكُمُ الْفَتْحَ ۝۳۶﴾
﴿هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت لوگوں کا وعدہ کیا جو تم ان کو لیتے ہو تو تمہارے لئے اس کی جلدی کی اور تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روکا اور تاکہ مومنین کے لئے دلیل بن جائے اور تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال پر خدائی شہادت

یونس ۱۱/۱ ﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلَا تَعْلَمُونَ﴾
﴿مَنْ عَلَيْكَ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ﴾

اور آپ جس حالت میں بھی ہوں اور خداوند کریم کی طرف سے آپ جتنا بھی قرآن پڑھیں اور تم تمام جو بھی کام کرتے ہو ہم اس پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پر آپ کے اصحاب کی شہادت ہوتی تھی اور اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر شہادت خداوندی اس آیت مذکورہ سے ثابت ہو گئی۔
مُصْطَفَىٰ صَاحِبِ صَلَواتِ اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

البقرہ ۲/۲۵ ﴿وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾

البقرہ ۱۶/۱۶ اور اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہر قول و فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ثبت ہے۔

جن کی نیک نامی پر سرکاری افسر کے دستخط موجود ہوں اس کا انعام بھی ضائع نہیں ہو سکتا تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نیک نامی پر میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستخط شہادت خداوندی ثبت ہیں تو ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا کیسے شک ہو سکتا ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطانی تسلط نہیں

الاعمل ۱۲/۱۳ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾
﴿إِنَّهُ لَمِنَ السُّلْطَانِ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَعْتَصِمُونَ﴾
﴿إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ﴾

پھر جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو شیطان مروود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں کیونکہ ایمان والوں پر شیطان کو غلبہ نہیں اور وہ اپنے رب کریم پر توکل کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں شیطان کا غلبہ ان لوگوں پر ہے جو اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ

شرک کرنے والے ہیں۔

بنی اسرائیل ۱۵ اِنَّ عِبَادِي لَكُنْ عَلَيْهِمْ مُّسَلِّطٌ وَكُنِي بِرَبِّكَ
اَوْكِيَةً۔

اے اہل بیت میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
کا رب دلیل کافی ہے۔

جن کی تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزری ان
کی حدود میں شیطان کیسے بھٹک سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک شیطان بھٹکتا نہیں سکتا

الانفال ۱۰ اِذْ زَيَّنَ لَكُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَكُمْ وَقَالَ لِغَايِبٍ لَّكُمْ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّي جَارٌّ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَأَتِ الْمُنَافِقِ
نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ اِنِّي اَسْمَٰحِي مَا لَا تَشْرُونَ اِنِّي
اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کر کے دکھلایا اور اس نے کہا کہ آج مسلمان
لوگوں نے تم پر کوئی غالب نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں اور جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے
کے بالمتقابل ہوئیں شیطان اپنی دونوں ایڑیوں پر پھیر گیا اور اس نے کہا کہ میں تم سے بیزار
ہوں بیشک میں تم سے بیزار ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے بے شک میں اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور اللہ
سخت عذاب والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے بت فرمادیا کہ جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کی طرف شیطان اپنا رخ کرنا چاہتا تھا لیکن خداوندی محافظوں نے انہیں مار بھگایا اور
وہ اتنی آسانی سے مائلہ شُرکُون کہتا ہوا بھاگ گیا۔

گنہگاروں کی نجات کے لئے رب کریم نے ایک اور طریقہ بھی ایجاد فرمایا ہے جس کو
توبہ تعبیر کیا جاتا ہے کسی غم کا گنہگار اگر دوبارہ خداوندی میں صادق دل سے توبہ کرے یعنی خداوند کریم
کی طرف رجوع کرے تو خداوند کریم اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

صفت خداوندی کہ وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

المومن ۲۴ اِذَا زُلْزِلَ الذُّلْبُ وَقَالِ الْتَوْبُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ
اَلَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔

گناہ کو معاف کرنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب والا ہے۔
طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے۔

الانعام ۶ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنَّهُ مِنْ عَمَلٍ مِّنْكُمْ سُوْعًا
اِبْحَثْ اَلَمْ تَرَ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

نہا سے رب کریم نے اپنی ذات پر رحمت کو فرض کیا شان یہ ہے کہ تم جس شخص نے بڑا
عمل کیا جہالت کی وجہ سے پھر بعد ازاں جمع کیا اس نے اور صالح ہو گیا توبہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا
معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

التوبہ ۱۰ ذٰلِكَ تَاٰوِيْدَا وَاَفَا مَوْالَا صَاوِقُ وَالْوَالِزُّكَوٰةَ فَاٰخِرُكُمْ
اِنِّي الَّذِيْنَ وَفَّقَ لُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝

پھر اگر انہوں نے توبہ کی اور نماز قائم کی اور انہوں نے زکوٰۃ دی تو نہا سے دینی بھائی ہیں۔

اور ہم آیتوں کو مفصل بیان کرتے ہیں جائسے والی قوم کے لئے۔

رب کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل
 ہونے والوں کے صفات بیان فرمائے کہ اگر کوئی منکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
 میں شمولیت کا ارادہ رکھے تو وہ (۱) سابقہ گناہوں سے مبرا و نادم ہو، (۲) توبہ کرے اور مبرا و نادم
 مآب میں اقرار کرے (۳) پانچ فروعی ہمیشہ نماز قائم رکھے یہ نہیں کہ کبھی ٹپھلی اور کبھی ترک کر دے
 (۴) اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔

نوجو شخصوں ان تینوں صفات کا حامل ہو وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے ورنہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشکبہ نماز رکوع کے تارک کو اپنی جماعت میں شامل نہیں فرما سکتے۔

مُتَعَاَفِي

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے ربِّ کیم نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشش کی سفارش فرمائی

محرم ۴۶ : فَاسْأَلْنِي لَدُنْكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ -

۴۔ آپ اپنے اور مومنین اور مومنات کے ذنب کی معافی طلب فرمائیے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ ﷺ کو بھی تاکید فرمایا کہ آپ اپنے مریدین کے گناہوں کی معافی طلب فرمائیے میں معاف کروں گا چنانچہ مصطفیٰ ﷺ نے

پانچوں وقت بارخداؤندی میں اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر معافی طلب فرمائی۔

ملائکہ المقربین بھی گنہگار نہیں کے لئے وقت و مغفرت فرماتے ہیں

المؤمن ٢٢
الَّذِينَ يَخِشُونَ الْعَرْشَ هُنَّ أُولَئِكَ يُكْتَبُ لَهُنَّ الْجَنَّةُ
وَيُؤْتَيْنَ بِهِ وَيُغْفَرُ لَهُنَّ لَلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّائًا وَسِعْتَ
كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْحَجِيمِ

وہ ملا کہ جو عرش کو اٹھائے جسے میں اور جو اس کے چو فیرے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے وہ بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب آپ کی رحمت و عظم ہر شے پر وہ وسیع ہے تو جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی اتباع کی ان کو معاف فرما دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ملکہ المتربین نے بھی مبارک خداوندی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہمیت میں آپ کے صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے لئے معافی چاہی تو رب کریم نے ان کے لئے صلائے استسجابت تحریر کر رکھی تھی۔

فیصلہ خدوندی کہ اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی گناہ بھی معاف

الْمَائِدَةِ ﴿١٠٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْسُوا عَنْ شَيْءٍ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ
وَأَن تَقْسُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلَ الْقُرْآنُ تُبَدِّلُكُمْ
عَمَّا آتَاهُ اللَّهُ عَشْوَ زُحَلِيمٌ ۚ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُم

ثُمَّ اصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر تمہارے لئے ظاہر کی جائے
تھیں برا محسوس ہوا اور اگر تم اس کے متعلق سوال کرو جب قرآن اتارا جائے تمہارے
لئے ظاہر کیا جائے گا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے
والا بڑا بڑبار ہے۔

اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی غلامی میں عند اللہ معاف ہیں

الر ۲۴ ﴿قُلْ يٰٓعِبَادِىَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْۤا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

فرمادیتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر
زیادتی کی اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر بے امید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف
فرمادے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

خداوند تعالیٰ جتنی فیصلہ کہ مغافی مانگنے والوں کو عذاب نہیں کرے گا

الانفال ۹ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ لَا یَتَنَفَّسُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں اس حال میں کہ وہ معافی طلب

کرتے ہوں۔

اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت شہادت اور غلطیاں معاف

ال عمران ۴ ﴿وَلَیْنَ قُتِلْتُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ وَلَیْنَ مُتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ
لَیْلَی اللّٰهِ تُخَشَّرُوْنَ ۝

اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کئے گئے یا تم فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
تمہارے گناہ معاف اور رحمت خداوندی بہتر ہے اس چیز سے جو تم اعمال جمع کرتے ہو۔

النحل ۱۳۱ ﴿مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَیٰوَةً
اٰتٰی طَبَیْعًا وَلَنُجْزِيَنَّهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

جس شخص نے اعمال صالحہ کئے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ تسلیم کرنے والا ہو ضرور
ہم اس کو زندہ کر دیں گے پاک زندگی اور ضرور اس کے اچھے اجر کا اس کو بدلہ دیں گے جو
وہ عمل کرتے ہیں۔

الحج ۸ ﴿وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْۤا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْۤا لَیْسَ لَكُمْ جَزَآءٌ
اَللّٰهِ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَبِیْرُ السَّادِقِیْنَ ۝

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا مر
گئے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ ضرور وہ
بہتر رزق دینے والوں سے ہے۔

الانبیاء ۱۷ ﴿فَمَنْ یَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا کُفْرَانَ

لِيُعِيْبَهُ وَ اِنَّ اِلَهَهُ كَاثِبُونَ -

پھر ہر ایماندار اچھے اعمال کرے گا تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی اور اپنے ہم اس کو کھٹنے والے ہیں۔

جن اصحاب کو رب کریم نے اپنی طرف سے ہدایت اور صراطِ مستقیم اور سلام اور اس کی اسناد عطا فرما کر کامیاب بنایا ہو پھر ان کی نظیر و تذکیر و تکرار ان کے حق میں آیا ہے اور آیاتِ تذکیر بھی نازل فرمادی ہوں پھر ان کو درجہ ایمانی پر فائز فرما کر ایمانی سند بھی عطا فرما کر ان کریم میں ان کے ایمانی سند کو تائید ان کے شان کو ثبت فرمادیا ہو پھر ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرما کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثقت اور تعلیم کا بوجھ ڈال دیا ہر اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے پیش سے اولین پر و فیسری کا رتبہ بھی حاصل کر لیا ہوا اور ان کے پر و فیسری ہونے کی سند بھی رب رب نے عطا کرنا شروع کر دی کہ تو تم کو ان سے قرآن کریم میں رُج فرمادی ہو پھر انہوں نے جان و مال فی سبیل اللہ قربان کر دیے ہوں اور اس قربانی کے دوران ان کا حلال و حرام خداوندی ہو پھر ہر طرح کی نصرت خداوندی ان کو معیت ہو اور خداوند کریم نے اس جامع کو مشرکین و کفار منافقین سے پاک بھی فرمایا ہوا اس کا اندراج بھی قرآنی تحریر میں ہوا ہے اور ان کے اعمال اسلامی و ایمانی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہم کے تمام اعمال کے قبولیت کی مکمل اسناد بھی خداوند کریم نے عطا فرمادی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صدیقین شہداء و صالحین کے خطابات سے بھی نوازا ہوا اور انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے سابقہ گناہوں کی دربار خداوندی میں معافی بھی مانگی ہو تو اسلامی ایمانی تمام مراتب کے حصول کے بعد رب کریم نے انعامی سند بھی عطا فرمادی ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی طرف سے ظاہری باطنی انعام

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ -

اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بہا دی ہیں۔

کیدل بھی پانچ قیود اور پانچوں تن کو سامنے کھد کر بات کرنا کہ انعام انہوں کو ملنے میں۔ یا بیگانوں کو اور کسی نیکی کا بدلہ انعام ملتا ہے یا بُرائی کا بدلہ انعام ملتا ہے پھر خداوند کریم کے ہاں سے بُرا خیال رکھنا یہ مومن کا شان نہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خداوند کریم کا تمام نعمت کرنا

الْبَقَرَةُ ۱۸ ﴿۱۸﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ -

اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم ان سے نہ ڈرو نہ بھستو ڈرو اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم ہدایت یافتہ ہو۔

آیت الانعام

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا

الْمَاذُ ۱۰۶ { الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ مَدِينًا -

میں نے آج ہی تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت میں نے تم پر پوری کر دی
تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تکمیل اللہ نے کی۔

۲۔ دنیا و عقبیٰ کی نعمتوں سے رب کریم نے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا

۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے دین اسلام پسند فرمایا۔

رب کریم نے اپنے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان جماعتوں کو چھ خطابات
مشرکین کفار و منافقین و یہود و نصاریٰ و ظالم سے یاد فرمایا تو رب کریم نے ہر ایک
کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے علیحدگی کا ارشاد فرمایا۔

بلکہ جو شخص کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا تھا اللہ تعالیٰ رب عزیز نے ان کا
داخلہ بھی اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ممنوع قرار دے دیا۔

خُدائی فیصلہ

کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا بھی اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں شامل نہیں ہو سکتا

الْمَاذُ ۱۰۸ { أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ لَوْ كَانُوا اقْوَامًا عَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا
الْمَجَادِلَةُ ۱۰۸ { هُمْ مَبْكُورٌ وَلَا مِنْهُمْ وَخَلَفُونَ عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ۵

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے ان لوگوں کی طرف ملاحظہ نہیں فرمایا۔

جہنم میں نے ایسی قوم کو دوست رکھا جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ تم سے نہیں ہیں اور
نہ ان سے تم اور جو بی قسم کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مغضوب علیہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل
ہوتے اور نہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں شریک ہو سکتے تھے اصحابِ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے کفر و نفاق کو کوئی چھپانے کے لئے حلفیہ بیان دے کر اس
کو کاذب سمجھتے تھے اپنی جماعت میں شامل نہیں ہونے دیتے تھے۔

کاف

دُنیا میں کائنات کا وطیرہ ایمان کے متعلق

البقرة { إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ هُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٥

بے شک جو لوگ منکر ہو گئے ان پر آپ کا ڈرنا یا نہ ڈرنا کیا سہ ہے وہ کبھی مومن نہیں بن سکتے۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ منکر کے نزدیک نذارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شئی نہیں اس لئے وہ تسلیم کرنے والوں کی جماعت میں شامل ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۰۰

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والی جماعت میں منکر شامل نہیں ہو سکتا۔

کفارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ٹھٹھا کرتے تھے

البقرة ٢
رَبِّينَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُيُوتُ الدُّنْيَا وَيَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ
٣٧ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ كَيْدُ الْمَقْتُلَةِ وَاللَّهُ
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

مشرکین کے لئے دنیا کی زندگی کو مزین بنایا گیا ہے اور مکرر تسلیم کرنے والوں کو اور خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے والوں کو مذاق کرنے میں کیونکہ اللہ سائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو تسلیم کرنے والے متقی ہیں اور مشرکین پر لعنت ہو ان کو فوقیت دی جائیگی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ماننے کے منکرین محول کیا کرتے تھے اہم اینہ دل میں فیصلہ کر لو کہ تم کس جماعت میں شامل ہو۔

مشترک

مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض کا حکم

وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝

الاعمال ۳۱ } اور حضور مشرکین سے آپ اعراض فرمادیں۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْفَاحِشِينَ

الاعراف $\frac{9}{29}$ اور جاہلوں سے حضور آپ اعراض فرمادیں۔

ابھم ۲ } جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور جو سوائے دنیا کی زندگی

ابھم ۲ } جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور جو سوائے دنیا کی زندگی

لے اور کچھ ارادہ نہیں رکھتا آپ اس سے بھی اعراض فرمائیں۔

البحر ۱۲۰ { فَأَصْدَعْ يَا نُوحُودَ اعْرِضْ عَنِ الْمَشْرِكِينَ -

اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کو قبیحتوں سے متعلق نہیں

توبه ۱۰ { سُبْحَانَكَ يَا مَنْ أَعْتَدَ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا } سُبْحَانَكَ يَا مَنْ أَعْتَدَ لِلْمُشْرِكِينَ عَذَابًا مُّهِينًا -

اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مشرکین کے تہم نے معاذ کیا ہے برہم

١٠ اِنَّ اللّٰهَ بِرِئَیِّ الْمَشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلِهِ

عربی: اے نبی! آپ شک اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے علیحدہ ہیں۔

از روئے قرآن کریم کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق

الفرقان ۱۹ { فَلَا تَقْعِبُوا عَلَى الْكَافِرِينَ وَجَاهِدُوا مُحَمَّدٌ بِدِجْهَادِ الْكَافِرِينَ ۝

الفرقان ۵۱ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے پیچھے نہ لگیں اور ان سے
جہاد اکر کریں۔

٢٩ وَلَا تُطِيعْ مِنْهُمْ رَاسِيًا أَوْ كَفُورًا -

۱۲) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے گنہگار اور منکر کے سمجھے نہ گئے۔

کفار کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزاع و

الكافرون ٣٠ ﴿قَدْ يَأْتِيهَا الْكُفْرُ مِنْ لَدُنْكَ لَا تَعْبُدْ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ
عَابِدُونَ مَا اعْبُدُوا وَلَا آتَاكُمْ مَا يَعْبُدُوا قُلْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ
أَسَلُّكُمْ عِبَادَتَهُمْ فَذُكِّرْتُمْ وَلَئِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الدِّينِ لَيَرْجِعْنَكُمْ إِلَيَّ
وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝﴾

فردا دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے منکبہ جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی تم عبادت کر سکتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں عبادت کر سکتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت کر دوں۔ اے میرے لئے فقہارِ دین اور میرے لئے میرا دین۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشکین کی ایسی تفریق فرمادی کہ جس میں مشکین کی عبادت و دین کو علیحدہ کر دیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور دین کو علیحدہ بیان کر دیا اب جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں شامل ہو کر آپ کی محبت میں عبادت کرنے والے ہیں وہ بفرمان خداوندی مشکین کی جماعت میں بھی شامل نہیں ہو سکتے۔

هَذَا كُمْ اللَّهُ -

منکین کو دنیا میں ہی عذاب خداوندی پکڑ لیتا ہے

السجدة ٣١ { وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ -

اور ہم منکرین کو آخرت کے عذاب سے دور ہی دنیا میں ہی عذاب چکھا دیں گے تاکہ وہ مڑ جائیں۔

الانفال ۹ ﴿۹﴾ وَآتَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ كَيْدَ الْكَافِرِينَ ۝

الانفال ۹/۴ اور بے شک اللہ تعالیٰ منافقین کی خفیہ سازش کو کھڑکے لئے اللہ ہے۔

۱۳۴ { اَلْعَمْرَانِ } فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ۔
 اترے شک اللہ تعالیٰ منکرین سے دوستی رکھتا ہی نہیں۔

۴۴ عمران ؑ اتوبے شک اللہ تعالیٰ منکریں سے دوستی رکھتا ہی نہیں۔

مُصْطَفٰی صَیِّدِی اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلاَمُ کو ظلم کے پاس بیٹھنے کی مخالفت خداوندی

الانعام ۸۰ ﴿فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝﴾
پھر آپ نصیحت دینے کے بعد ظالموں کی جماعت کے پاس نہ بیٹھیں۔
قرآن کریم کی اس آیت کو پس پشت ڈالنے والے ہونے اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان
گھڑ جائے کہ آپ محاذِ ظالموں کو ساتھ رکھتے تھے تو یہ ضرور پر بہتان ہے اور قرآن کریم کا انکار ہے۔

ظلم کے متعلق رکھنے سے سزا یافتہ ہے

صود ۱۲ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝﴾
اور تم ظالموں کی طرف مت مائل نہ ہو اگر تم نے ایسا کیا، تو ہمیں آگ پہنچے گی اور
تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں پھر نہ ہی تم امداد کئے جاؤ گے۔

اس میں ایمانداروں کو رب کریم نے ظالموں کی طرف مت مائل ہونے کو ہی منع فرما دیا
اب اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بدگمانی کی جائے تو محاذِ اللہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم قرآن کے تارکِ ثابت ہوتے ہیں اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دل میں
بھی خیال لائے کہ آپ حکم خداوندی کے تہدک تھے تو اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا
چہ جائیکہ مومن کہلائے اب تم خود سوچ لو۔

الصِف ۲۸ ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

رب کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آنے دیتا ہی نہیں

المائدہ ۷۸ ﴿بَلْ يَكْفُرُ الْاِنْسَانُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالٰی اَظْلَمُ لِمَن يَدْعُوهُ كُوْهُهُ اَوْ يَدْعُوهُ رَبُّهُ﴾
بے شک انسان اللہ تعالیٰ کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ منکر اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا موقعہ دیتا ہی نہیں

النساء ۴۳ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَعْفُرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝﴾

بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ ان کو معاف کرے
اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو یہ لائق ہے کہ اسے ہدایت دے سوائے جہنم کے راستے کے اس میں ہمیشہ
رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

صحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اور غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت دی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی
مغفرت کی سفارش فرما کر معاف بھی فرما دیا اب کوئی شخص اگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین
کے متعلق ظنی کئے تو وہ بموجب اس آیت کریمہ قرآن کریم کا منکر ہے۔

ایماندار کا ظلم توبہ کرنے سے معاف خدائی وعدہ

النساء ۵۹ ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ لِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَسْتَعْفِرِ اللّٰهَ

يَجْعَلِ اللَّهُ عَذَابًا رَّحِيمًا -

اور جو شخص عمل کرے گا یا اس کا نفس ظلم کرے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا ہے اللہ تعالیٰ کو بڑا امانت کرنے والا بڑا رحم کرنے والا پائے گا۔

النَّاسُ ۵ ﴿ ۵ 〉 ذَلُّوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُكَ فَاسْتَعْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُ اللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا -

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آجائیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی طلب فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو بڑا رحم قبول کرنے والا پائیں گے۔

تو جن لوگوں نے مبراہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدا سے معافی مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے لئے دربار خداوندی میں معافی کی سفارش فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بھی توبہ قبول فرمائی ہر توان کی توبہ پر شک کرنے والے کو خود خداوند پر یقین نہیں

ظالم کا نتیجہ دنیا میں

الْقَصَصُ ۲۰ ﴿ ۲۰ 〉 وَمَا كُنَّا مُتَعِدِّي الْفُرْعَى إِلَّا ذَا هَلْهَا ظَالِمُونَ -

اور ہم کسی شہر کو ہاک کرنے والے نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ظالم کو معیت نبی اللہ نصیب نہیں ہو سکتی

فرقان ۱۹ ﴿ ۱۹ 〉 وَيَوْمَ يَقُصُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ لَقَوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا -

اور تیاہمت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا کیسے افسوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا راستہ اختیار کر لیتا۔

ایمانی دشمن سے قطع تعلق کرنے کا ارشاد خداوندی

آل عمران ۳ ﴿ ۳ 〉 لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْهُمْ ثَمَنًا وَيُجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ -

ایماندار سوائے ایمانداروں کے منکروں کو دوست نہ بنائیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہوگی کہ ڈریں وہ ان سے حق ڈرنے کا اور اللہ بندے کے نفس کو ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جائے رجوع ہے۔

ازلی کافر ایمان کی طرف رغب ہو سکتا ہی نہیں

البقرہ ۱ ﴿ ۱ 〉 خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوًا وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ -

اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو کافر گناہ کرے گناہ اس کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کے تصدیق کی مہر لگا دیتا ہے اور ان

۲۔ منافق جہنمی قسمیں بہت کھاتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

۳۔ منافق کے تمام اعمال بُرے ہیں خداوند کریم ان کو نیکی کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

۴۔ منافق پہلے علم تسلیم کرتا ہے پھر انکار کر دیتا ہے۔

۵۔ منافق خداوند کی طرف سے کلمہ ہوتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھ سکتا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نہیں سمجھتا۔

۶۔ ان کے جسم ظاہر آپ کو اچھے نظر آئیں گے۔

۷۔ منافق اپنی بیماری کی وجہ سے ہر بیماری سے بات نہیں کر سکتا سستی سے جھجک کر بات کرے گا۔

۸۔ آپ جو کچھ فرمادیں وہ ان کو فوراً کھٹکتی ہے کہ جیسے خلافت کہا جا رہا ہے۔

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عدائی تائید ہوئی کہ آپ ان سے بچ جائیے ہر طرح ان سے اجتناب فرمائیے کیونکہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔

۱۰۔ خداوند تعالیٰ نے منافقین کے حق میں جلد بددعا یہ فرمایا کہ خدا ان کو تباہ کرے۔
تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

منافقین کی علامت

النساء ۵۹ { وَإِذْ أَقْبَلُ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَا أَتَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الْمُرْسَلِ رَأَيْتُ الْمُنَافِقِينَ يُصَدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا -

اور جب منافقوں کو کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی طرف آجائو تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے منافقین کو کہ وہ آپ سے بالکل روگردانی کر جاتے ہیں۔

اب تم فیصلہ کر لو کہ وَالَّذِينَ مَعَهُ كَوْمٍ يُصَدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا کیا خیال کر لو تو یہ یا تو تمہاری کج فہمی ہے یا پستی دھوکا ہے جو قرآن کریم کو الٹے ہو۔

الحشر ۲۸ { لَكِنَّ الْآخِرَ جَزَاءُ الَّذِي يُخَوِّجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُوهُمْ وَلَا يَنْصُرُوهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُؤْتِنَ إِلَّا ذُبَابًا نَجَسًا -

اگر وہ منکرین نکالے گئے تو منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر وہ منکرین لڑائی کے گئے تو منافقین ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بالعرض انہوں نے ان کی مدد کی تو وہ منافقین ضرور پیٹھ پیچھریں گے پھر وہ انتظار نہ کئے جائیں گے۔

منافق کے ساتھ رب کریم کا تعلق دنیا میں

العنکبوت ۲۰ { وَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ - اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور ظاہر کرے گا اور منافقوں کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔

الاحزاب ۲۲ { لَكِنَّ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُخْرِجَنَّكَ بِهَمِّكُمْ ثُمَّ لَأَجْعَلَنَّ ذُنُوبَكُمْ فِيهِمْ لَأَقْبِلَنَّ الْمُتَلَعُوبِينَ أَلَيْسَ أَتَقِفُوا أَخَذُوا وَقَتْلُوا لَقِيتِلَا -

اگر منافقین باز نہ آئے اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینے میں جھڑپیں افواہیں پھیلانے والے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کریں گے پھر وہ آپ کے پیڑوس مدینے میں نہیں رہ سکتے مگر

تھوڑے دن لعنت پڑے جو یہ ہیں یہاں منافقین میں قید کیا جائے اور ان کو قتل کیا جائے۔

منافق کی علامتیں

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں منافقین کی دو علامتیں فرمائیں۔

- ۱۔ کہ ان کے دل میں دھوکہ اور کفر ہوتا ہے۔
 - ۲۔ منافق مشہر میں جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے۔
- منافقین اگر اپنے نفاق سے باز نہ آئے تو ان کو خدا تعالیٰ سزا دینا میں ہی ضرور ملے گی،

منافق کی سزا

- ۳۔ منافق کو اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس نہیں رہنے دیتا۔
- ۴۔ منافق ہر وقت خداوندی لعنت میں مار کھاتا ہے۔ رحمت کا مستند نہیں ہوتا۔
- ۵۔ منافق کو گرفتار کر کے فوراً قتل کیا جائے۔

سوالات

- ۱۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت دھوکا کیا؟
- ج۔ نہیں بلکہ غلامی کی۔

- ۲۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر میں کسی وقت اسلام کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلانے کی؟

- ج۔ نہیں بلکہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کو قتل کیا مارا۔
- ۳۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس سے نکالا؟

- ج۔ نہیں بلکہ زندگی میں ہر وقت ساتھ رکھا اور بعد از وصال گنہ گھر میں جگہ دی
- ۴۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے منافقین کی مار پڑی؟
- ج۔ نہیں بلکہ دنیا کی زندگی میں ہی رحمتہ العالمین کی رحمت اور خداوندی رحمت میں سرشار رہے اور ملعونوں کو مار بھگایا۔

- ۵۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا؟
 - ج۔ نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار و منافقین سے مقابلہ کیا اور قتل کیا۔
- نوٹ: قرآن مجید کو تسلیم کرنے والا اس آیت سے خود نتیجہ نکال لے گا۔

خداوند کریم کا منافقین پر فتویٰ کفر

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا
الْبَقَرَةُ ۚ هُم مِّنْ مُّؤْمِنِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَالدِّينَ الْأَمْرَ وَمَا يُخْلِعُونَ
إِلَّا الْفُسْهُمُ وَمَا يَشْعُرُونَ لِي قُلُوبُهُمْ قَرْصٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ
قَرْصًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ يٰۤاَيُّهَا كَاؤُا يَكْفُرُوْنَ ۝

بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو زبانی اقرار کرتا ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے
اور دن قیامت کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کو
کو جو ایمان لائے اور وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتے سوا اپنے نفسوں اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں

ہیں منافق، بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو زیادہ کیا اور ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔ بسبب اس بات کے وہ جھٹلاتے ہیں۔

خداوند کریم منافقوں کو وعاہدہ فرماتا ہے کہ تم میری باتیں سنو لیکن آج کل ایسے ایمانی دعویدار نکلے ہیں کہ جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا رب کریم نے ان کو اسلامی اور ایمانی مٹ بھی دیا فرمادی ان پر منافق سے زبان درازی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔

کافر و منافق کی ہر بات کو تسلیم کرنا اللہ تعالیٰ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دینا

الاحزاب ۲۱ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ وَلَهُ تَقْلِيمُ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝﴾

اے غیبی خبر رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریے اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانئے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا دانستہ ہے۔

الاحزاب ۲۲ ﴿وَلَا تَطِيعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعِ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝﴾

اور کفار و منافقین کی بات نہ مانئے اور ان کی تکلیف کو دور گرد فرمائیے اور اللہ پر توکل رکھیے اور اللہ تعالیٰ کوکل کافی ہے۔

توبہ ۱۰ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا أُوْهُمْ جَهَنَّمُ وَنَارُ الْمَصِيدِ ۝﴾

اے غیبی خبر رکھنے والے کفار و منافقین سے جنگ کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے اور

ان کا نفع نہ پہنچے اور رجوع کی جگہ بہت ہی ہے۔
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین پر سختی کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مجالست و مخالطت سے پرہیز فرمادیں چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

ایمانداروں کو کفار سے علیحدگی کا حکم خداوندی

النساء ۵۸ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾

اے ایمان والو کفار کو دوست نہ بناؤ سوائے ایمانداروں کے۔

ان آیات مذکورہ کا حامل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہو یا نہیں رب کریم فرمادے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار و منافقین سے جہاد کرو اور سوائے مومنین کے کسی کو دوست نہ بناؤ لیکن دشمن کہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین و کفار سے جہاد نہیں کیا بلکہ ان کی پرورش فرمائی اور اطاعت فرمائی اور ولی دوست بنایا تو اب جس کا دل چاہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا فرمان ماننے والے سچے نبی تسلیم کرے اور جس کا دل چاہے دشمنوں کے مرتبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تبارک و تعالیٰ تسلیم کرے

منافقین اور کافرین جہنمی ہیں

النساء ۲۰ ﴿إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ جَهَنَّمَ بَٰرِئًا ۝﴾

بے شک اللہ تعالیٰ منافقین اور کفار تمام کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

خُدائی فیصلہ کہ کافر ہمیشہ مغلوب رہیگا

ال عمران ۳۱ قُلِ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سِتْرٌ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَمْ يَنْجِبُوا إِلَيْنَا جُنُودَهُمْ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو فرما دیجئے تم دنیا میں جلدی مغلوب ہو گئے اور قیامت کو جہنم میں اکٹھے کئے جاؤ گے اور جہنم بہت بڑا بستر ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تمہارے مقابلے میں کفار کبھی غالب نہیں آسکتے بلکہ مغلوب ہی رہیگے۔ چنانچہ خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی جنگ لڑے ان کا کوئی دشمن یہ ثابت نہیں کر سکا کہ ان کو کسی میدان میں کفار نے شکست دی ہو۔ بکے ایماندار تھے اسی لئے قبلہ کا وعدہ پورا۔

مسلمان مومن اور یہود و نصاریٰ

المائدہ ۶۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنكُمْ ۚ قَاتِلُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْكُفْرِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ ۚ

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو مددگار نہ بناؤ ان کے بعض بعض کے مددگار ہیں جس شخص نے تم سے ان کے ساتھ دوستی کی تو وہ انہی سے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کی جماعت کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے فیصلہ کر دیا کہ مومنین یہود و نصاریٰ سے قطع تعلق رکھیں اور جس شخص مومن نے یہود و نصاریٰ سے تعلق بنایا تو وہ انہی سے ہے ایمانداروں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تو یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھتے۔

اور خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کوئی نہیں کہ سنا کہ انہوں نے یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھا ہر ہمیشہ ان کا تعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی رہا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے متعلق نہیں رکھا

المجادلہ ۲۸ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَتَنَّبَهُمْ رُوحُ اللَّهِ فَدَلَّهُمْ عَلَىٰ خِلَافِهِمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ عَنَتُهُمْ وَعِزُّوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

آپ نہ پائیے ایسی قوم کو جو اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں کہ دوست کہیں وہ اس شخص کو جو عنایت کرتا ہو اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ان کے

باپ چوں یا بیٹے یا بھائی یا ان کا کنبہ یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کھد دیا اور اپنی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ان کو قوت دی اور ان کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے رضی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے رضی ہو گئے یہی لوگ ہیں اللہ کا گروہ خبردار اللہ کا گروہ وہی نجات پانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے گروہ الدین کیوں نہ چوں اولاد و بھائی کنبہ کیوں نہ ہو قطع تعلق کر دیں کیونکہ جن کے دلوں میں ایمان ہے اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے پاس بیٹھا جائے۔

سو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر ہی عمل تھا جو انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب قریبی عصبیات کو بھی پس پشت ڈال کر قطع تعلق کر دیا۔

سوائے مؤمنین کے ایمانداروں ہر دشمن سے اجتناب کا خدا فی حکم

۴۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْكُلُ مِنْكُمْ خَبَاثَةً وَذُو أَمَانَةٍ قَدْ بَدَتْ
الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا
لَكُمْ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو! سوائے اپنے ایمانداروں کے کسی کو دلی دوست نہ بناؤ وہ نہیں دھوکہ دینے میں کمی نہ کریں گے وہ تمہاری دشمنی کو اچھا سمجھتے ہیں ضرور ان کے ہر

بعض ظاہر ہو اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے بہت جلد ہی بات ہے تمہارے لئے ہم نے آیتوں کو بیان کیا ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

اس آیت کریمہ سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ ایمان والوں کو خطاب ہے کہ تم اپنے ایمان کے ساتھیوں کو شرک دلی دوست نہ بناؤ۔
۲۔ دشمنوں میں (ب) رشتہ داری (ج) مال غنیمت میں (د) صداقات کے قبول کرنے میں (س) سفر میں۔

۲۔ تمہارا غیران مذکورہ امور میں دھوکہ دینے میں کسی طرح کمی نہیں کرے گا۔

۳۔ جو تمہارا غیر ہے اس کے منہ سے تمہارے حق میں کھینچ ترفیع نہیں نکلے گی۔ بلکہ بری بات ہی کہیگا اور جب کسی غیر نے منہ سے بری بات کہی اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کا بدلہ لیا مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کسی غیر نے اگر کلمہ آمنہ السفحاء سے بے وقوف کہا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اَلَا اِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَرِجَالِهِمْ كَرَامِ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ كَرَمٌ ضَوَانِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ جَمْعِيْنَ کی طرف سے جواب دیا اور اگر ان کو غیروں نے لیخیر حق الاغیر مینہ الا ذل سے ذیل کہا تو اللہ تعالیٰ نے لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِلسُّلٰطَةِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ سے ان کی عزت افزائی فرمائی۔

۴۔ اور اگر وہ کسی تمام پر تمہاری صحیح بات نقل کر کے بیان کر دیں تو یہ ان کا تقیہ ہے ورنہ تمہارے متعلق جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ان کی زبانوں پر اس کے خلاف ہے۔

۲۸ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ
الْمُتَّخِذَةِ ۱ { تَلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ
مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
حَصْرَ جَنْتُمْ حِمَا دَا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَوْضَافٍ تَسْرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ

اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم ان کے ساتھ دوستی سے ملقات کرنے جو حالانکہ انہوں نے قرآن کا انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تمہیں وہ نکالتے ہیں کیونکہ تم اپنے رب اللہ کے ساتھ ایمان لائے۔ اگر تم میرے رتنے میں جہاد کے لئے نکلو اور میری رضا کے لئے نکلو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پیچھے خطاب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بالفتح سب ایمانداروں کو۔

۱۔ اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ میرے دشمن ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی زبانی دوستی کا انہماک بھی کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قرآن کریم کے دشمن ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے ہی کتے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نکالا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا دشمنی کرنا صرف اس لئے ہے کہ وہ خداوند کریم پر کیوں ایمان لائے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی رضا کے لئے جہاد کرتے ہیں تو کہتے ہیں۔ یہ شجاک ہے۔

۷۔ موجودہ زمانہ میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو بھی جو لوگ نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں تو وہ ان سابقہ دشمنوں سے بدتر ثابت ہوئے۔

الممتحنۃ ﴿۲۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا قَوْمًا عَصَبَ اللَّهِ

عَلَيْهِمْ سَلَامٌ۔

اے ایمان والو! اسی جماعت کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمان والوں کو کہا کہ تم مغضوب علیہم کو دوست نہ بناؤ تو اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ المرتضیٰ پر طعن دیا جائے کہ انہوں نے غیر المغضوب علیہم سے متعلق رکھا تو ایسے لوگوں کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صحیح متعلق نہیں بلکہ دشمنی ہے۔

کُفَاؤُ مِنْ أَفْتِنِ رَبِّكَرِيمِ لِيَصْحَابِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

گھسنے ہی نہیں دیا،

التَّوْبَةِ ﴿۱۰﴾ وَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ لَّيْسَ شَرٌّ

اور منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم سے نہیں ہیں اور لیکن وہ تمام جماعت ہی تفرقہ ڈالتے ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی قسموں پر بھی اعتبار نہیں فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ باوجود منافقین کے حلیفہ بیان مینے کے پھر بھی ان کو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہونے دیا۔

۳۔ منافقین کے اعمال کو واضح فرمایا کہ وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہانی ڈالنا چاہتے ہیں اور خداوند کریم ان کا آپس میں ربط قائم رکھنا چاہتا ہے اب دیکھئے کون

غالب ہوتا ہے اور ان میں جدائی ڈالنے والے کون تھے فاضل

صحابہ کو بغیر اسلامی امتحان کے اپنے گھروں میں مومنین نہیں رکھ سکتے تھے

الْمُتَحَنَّةُ ۲۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُبْتَغَاتٍ
أَنَا مَخْشَوُهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِنَّ وَإِن عَلَيَّ ثَمَرُ هُنَّ
مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَحْبِسُوهُنَّ رِجَالُ الْكُفَّارِ وَلَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم
ان کا امتحان لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو زیادہ جاننے والا ہے تو اگر تم ان کو ایماندار
یقینی معلوم کر لو تو ان کو کفار کی طرف نہ ٹوٹاؤ وہ تمہارے امتحان کی پاس سدا
عورتیں کفار کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کفار ان مہاجرہ عورتوں کے لئے حلال ہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین جب کہ
مظفر سے مدینہ طیبہ بفرمان خداوندی ہجرت کر گئے تو ان کی بعض عورتیں ملے ہیں
ہی اپنے جیکے رہ گئیں بعد ازاں جب ان کو متعہ ملا پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ
پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم جاری فرمایا کہ تمہاری عورتیں جو جیکے کے رہ گئیں
اب وہ ہجرت کر کے آئی ہیں تو تم ان کا پہلے امتحان لو کہ واقعی وہ تمہارے ساتھ
ہیں ان کے ایمان میں کوئی غلطی تو نہیں جب وہ تمہارے امتحان میں صحیح ابرار
ثابت ہو جائیں تو تم ان کو کفار کی طرف واپس نہ کرو وہ تمہارے لئے حلال ہیں
اور کفار کے لئے مومنہ عورتیں حلال نہیں اور اگر ان کے درمیان تمہیں کوئی ایسا
خبردار معلوم ہو جائے تو ان کو کفار کی طرف واپس کر دیا جیسا کہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں

جو اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بیویوں کو بغیر اسلامی امتحان کے ان
کے گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت فرماتا ہے۔
تو رب کریم کب گوارا کرتا ہے کہ آپ کے ساتھی نگہبان اور ہم سفر اور ہم شہرہ اور
ہم صہری اور ہم شرب اور ہم لباس اور ہم شکل اور ایک ہی مکان کے مکین اور ایک
ہی زمان کے معصری اور شب در شب کے غلامی کرنے والے مال و اولاد و اقربا اور
وطن کی قربانی کرنے والے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
دل سے کسے سپرد فرمائے یہ دشمنی رب کریم سے ممکن نہیں۔

خلا رضامندی خداوند کریم جنت میں قیام محال

الاعراف ۸ يٰبَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكَ
مِنَ الْجَنَّةِ

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں قتنے میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے
تمہارے باپ کو جنت سے نکال دیا۔

الاعراف ۸ قُلْنَا ذُاقُوا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سُلُكُهُمَا
تُوجِبُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِيلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَا فِي حُلِيِّمَا

تو ان دونوں کے بدن ننگے ہو گئے

البقرہ ۱ فَاخَذَ جَهَنَّمَ مَقَامًا وَثِيًّا

تو جہنم اس نے ان دونوں کو اس مقام سے کر جس میں وہ مقیم تھے۔
اس آیات دینات سے واضح ہوا کہ نبی نوع انسان کے والدین کو صرف ممنوعہ شجرہ کے

دانہ چکھنے سے ہی جنتی لباس سے رب کریم نے محروم کر دیا اور جنت سے بھی دور نکالے گئے کیا وہ رب عزیز جو اباجی کو دانہ چکھنے سے ہی جنت بدر کر دیتا ہے کیا یہ اس کے انصاف سے بعید نہیں کہ جنت اعلیٰ مقام دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں انفرادیوں کو جگہ دے۔ یہ مخالفین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی سیاست جس بنا پر وہ رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے دشمنی کر کے اپنے نفوس پر بوجہ ڈال رہے ہیں۔ فاشمہ

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے آپس میں رابطہ جوڑا

ال عمران ۴۰ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا أَضْعَافًا أُكْثَرَ ۚ وَدَلَّوْا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ -

اے ایمان والو! تم صبر کرو اور ایک دوسرے کو تسلی دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کا کام ہو جاوے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تاکید فرمائی۔

۲۔ اور ایک دوسرے کو ثابت قدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔

۳۔ ایک دوسرے کو آپس میں رابطہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

الحجرات ۲۲ { إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

۱۔ اور کوئی بات نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلی رابطہ رب کریم نے بنا دیا

ال عمران ۱۰۴ { إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءُ فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ

۱۔ بِرِجَالٍ مَخْلُوفِينَ ۚ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ رَسُولُهُ أَجْمَعِينَ ۚ

جب تم نازناضی میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی پھر تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء

اربعہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی الفت ڈالی تھی اب اگر کوئی کہے کہ وہ

ایک دوسرے کے دشمن تھے تو یہ صاف صاف اس قرآنی آیت مکتدبہ خداوندی لازم آتی ہے

انفال ۱۰۴ { وَآلَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ كَوْنًا لَّفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ

۱۔ مَا آلَفْتُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ -

اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں الفت ڈالی اگر آپ

جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کریں تو ان کے دلوں کو جوڑ سکتے تھے

جن کے دلوں کو خداوندی طاعت آپس میں ربط پیدا کرے اور پھر خدا کی اعلان

ہو جائے تو غیر ان میں مخالفت نہیں ڈال سکتا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازش شیطان کی عین ہیں

المجادلہ ۲۸ { إِنَّمَا الْبَنِيُّ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ

۱۔ بِأَمْرٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُونَ

اور کوئی بات نہیں سرگوشی کرنا شیطان کی طرف سے تاکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو رنج میں ڈالے حالانکہ وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والوں کے خلاف سرگوشی کرنا یہ شیطانی ایما پر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے مبرا ہیں۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے خلاف سرگوشی کرنے والے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور تسلیم کرنے والے ساتھیوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں خداوند کریم ان کے خلاف سرگوشی کرنے والوں سے خود بدلہ لے لے گا۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان والوں کو تکلیف دینے والا

الْأَحْزَابُ ۲۲ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَغْيٌ

اور وہ لوگ جو تسلیم کرنے والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر اس کے جو انہوں نے عمل کیا تو انہوں نے بہتان اور ظاہر گناہ کو اٹھایا۔

اب جو لوگ ان ایمان والوں پر حملہ کریں جن کے ایمان و اسلام کو رب کریم نے

قرآن کریم میں تحریراً تسلیم کر لیا ہو تو وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے اور خداوندی دشمن ثابت ہوں گے۔

جیسا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو تحریری تسلیم کر لیا ایسے ہی ان کو برا کہنے والوں کو تحریری سزا ملے گی۔

از روئے قرآن اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

التَّوْبَةُ ۱۰ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ يَٰٓأَهْلَ الذِّكْرِ يَوْمَئِذٍ تَكُونُونَ لِمُؤْمِنِينَ

وَدَخَلَهُ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور بعض ان منافقین سے ایسے لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں فراموشی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہتر سننا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو بھی تسلیم کرتا ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم سے ایمان لائے اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ جو قرآن کریم اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں اور صحیح نہیں سنتے جس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمان خداوندی و تنوہی الیٰذین فی قلوبہم

مَنْ مِّنْ مَّنَافِقِينَ كِی دلی بیماری سے واقف ہیں اور مذکورہ بالا آیت نے ثابت کر دیا کہ منافقین کے دلی سماع سے بھی آپ واقف ہیں منافقین کے صحیح نہ سننے سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے یہ شہادت خداوندی ہے، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سماع قبول سنتے ہیں ان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم راضی کب ہوتے ہیں جب کہ سماع خیر ہو اور سماع خیر کی تشریح اگلے جملے سے فرمائی۔

۲۔ جو آیت مذکورہ بالا قَدْ اُذِنَ خَیْرٌ لَّكُمْ یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِّنْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ سے ثابت ہوا منافقین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سنا تب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی تسلیم کیا جائے اور جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ان کو بھی صحیح تسلیم کرے۔

۳۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ منافقین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوٹ رکھتے تھے اور ان کے منکرین تھے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِّنْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ کی تاکید فرمائی اور وہ جماعت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

۴۔ منافقین کے صحیح ہونے کا علاج بھی فرمادیا کہ جو منافقین خداوند تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تسلیم کریں تو ان پر رحمت خداوندی نازل ہو سکتی ہے عور نہ نہیں۔

۵۔ پھر اگلے جملے میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح مومن تسلیم نہیں کرتے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

دیتے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض رکھنے والوں کو عذاب الیم کی سزا سنائی جس سے دنیا میں بھی مصیبت زدہ رہیں گے اور قبر و حشر میں بھی زندگی کی طرح تکلیف دینے والے عذاب میں ہی مبتلا رہیں گے۔

نتیجہ

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرنا، حکم خداوندی عز و ایمان ہے اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تسلیم نہیں کرتا وہ بفرمان خداوند کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اس کی سزا بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ وَدَّ سُوْلَهٗ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

اے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رکھنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صحیح تسلیم کر کے اپنے دنیا و عقبیٰ کے اعمال کو درست کر دو ورنہ خداوندی سزا دنیا و عقبیٰ میں تمہیں نہ چھوڑے گی جس کی شہادت تمہارے اجسام سے ظاہر ہے وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْاِبْلَٰغُ الْمُبِیِّنُ ہمارا کام کہ دنیا ہے یا رو، تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

:- قمت بالخیر :-

ابوظفر خادم محمد عمر است دارالمقیاس، اچھرہ - لاہور

العام

جو شخص مقیاس خلافت کا نمبر وار صحیح جو آپشیں کرے گا اس کو بلغات

دو ہزار روپیہ العام

پیش کیا جائے گا

جو شخص کتاب ہذا مقیاس خلافت کا ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرے گا تو ایسے شخص کو فی حوالہ

دو صد روپیہ نقد العام دیا جائے گا

ابوظفر خادم محمد عمر است

دارالمقیاس - اچھرہ - لاہور

فہرست مضامین مقیاس خلافت حصہ اول

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵	خطبہ کتاب	۲۲	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار اصحاب کی ولادت
۷	فقدان مذہبی طاقت	۲۳	جنگ جملہ کے آپ کے ادوار اصحاب کے آپ کے متعلق روایت نامی
۸	مقدّمہ کتاب	۲۳	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مساجد بڑی گھر
۹	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ	۲۳	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ولادت کا ذکر
۱۰	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر	۲۶	بعثت مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۱۱	آپ کے والد ماجد کا وصال	۲۷	جناب اہل طلبہ کی عمر و وفات
۱۲	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور کاتب نامہ	۲۷	سیرتے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہبی آئینہ
۱۳	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستہ ولادت	۲۷	ذکر زلف مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۱۴	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن	۲۸	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کا سرسارک مندرجہ
۱۵	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تمام دنیا کے	۳۰	انگلش بولوں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب فرمایا
۱۶	بنی کا منہ سے بل کرنا	۳۱	انگلش بولوں کی ابتدا
۱۷	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت	۳۱	انگلش بولوں کی سزا
۱۸	سیدین مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی چاند کرنا تھا	۳۳	شکل اسلامی مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
۱۹	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا رسالہ	۳۳	شیعہ و اہل بیت کے آئینہ مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۲۰	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار اصحاب کا ذکر	۳۳	بزرگان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار اصحاب کی عمر و وفات	۳۳	حضرت امیر مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نہیں
۲۱	ادوار اصحاب کی وفات کے وقت آپ کی عمر	۳۵	کتاب قرآن کریم سے ثابت ہے شیعہ حدیث سے

مقیاس خلافت حصہ اول

اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اصحاب کا شان و تہ آن کریم و احادیث صحیحہ سے بلا طعن و تشنیع لکھا گیا ہے۔ مصنف کتاب ہذا نے اس کے صحیح مجیب کے لیے دو ہزار روپے کا انعامی اشتہار لکھا ہے۔

المشاہدہ

از دارالمقیاس - اچھرہ - لاہور

- موت نہیں کھانے کا قرآنی فیصد حضرت امام جعفر صادق ^{صفحہ} کی زبانی شیعوہ حدیث سے . ^{صفحہ} ۳۸
- رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۳۹ سنت کچھ کر دہرہ می رکھنے والے کے قریب شیطان
- بسی موت نہیں دے پر مصطفیٰ اصلی اللہ و سلم کا فتویٰ ۴۰ بھگ نہیں سکتا شیعوہ حدیث سے ۴۱
- شیعوہ حدیث سے ۴۲ دہرہ می مٹانے والے اور نہیں کھانے والے مسکے
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک نہیں ۴۳ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۴۴
- کاشٹے کا اندازہ شیعوہ کتاب سے ۴۵ سداور نور کد و بیان قلم از دہرہ می شیعوہ حدیث سے ۴۶
- موت نہیں اور ناس کاشٹے کی جان اور شہادت حدیث سے ۴۷ موت نہیں اور دہرہ می مٹانے والے پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا
- فرمان مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو بسی موت نہیں والا میری ۴۸ فتویٰ شیعوہ حدیث سے ۴۹
- سے نہیں شیعوہ حدیث ۵۰ ذکر لباس مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم ۵۱
- قرآن مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کھانا دہرہ می ۵۲ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی لباس مبارک کا ذکر
- بڑھانا فطرت انسانی ہے شیعوہ حدیث سے ۵۳ قرآن پاک سے ۵۴
- افعامی اشتہار ۵۵ ذکر عمار مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم ۵۶
- بسی موت نہیں دے کو نور مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۵۷ است مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم پر عمار لازمی ہے ۵۸
- شیعوہ کتاب سے ۵۹ عمار مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم شیعوہ احادیث سے ۶۰
- دہرہ می کا بیان شیعوہ حدیث ۶۱ حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ کہ کسی شیعوہ حدیث سے ۶۲
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی دہرہ می شیعوہ حدیث سے ۶۳ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فیصد کہ جبریل علیہ السلام
- دار کس کو نور حضرت جعفر صادق کی زبانی شیعوہ کتاب سے ۶۴ کا سفید نوری عمار شیعوہ حدیث سے ۶۵
- برق شہادت امام حسین علیہ السلام کی دہرہ می شیعوہ حدیث سے ۶۶ عمار کے متعلق حضرت جعفر صادق علیہ السلام ۶۷
- عقلمند اور عقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۶۸ کا فیصد شیعوہ حدیث سے ۶۹

- فرمان مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ لباس شیطانی ۷۰
- زرد رنگ کے لباس مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ۸۰
- سے برہنہ تھے . ۸۱ شیعوہ احادیث سے لباس نبرۃ واداست ۸۲
- بسی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حمد اور قائلین کفار ۸۳ شیعوہ احادیث سے کہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے
- کہ کے نیچے سر مل پر حضور نے مٹی ڈالی ۸۴ نزدیک سفید لباس اچھا ہے ۸۵
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک ۸۶ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیاہ لباس ۸۷
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک ۸۸ حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۸۹
- ازار کا شرعی حکم ۹۰ ابوالامسکی زبانی سیاہ لباس شیعوہ حدیث سے ۹۱
- شعخوں کے نیچے ازار رکھانے والے کی نماز ۹۲ حضرت امام باقر جعفر علیہما السلام کا فتویٰ سیاہ
- قبول نہیں ۹۳ لباس کے متعلق شیعوہ حدیث سے ۹۴
- شعخوں کے نیچے ازار رکھانے والے دیکار ۹۵ احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں عازر نہیں حدیث سے ۹۶
- خداوندی سے محروم ہوگا . ۹۷ سیاہ لباس کے متعلق امام جعفر علیہ السلام کا مذہب حدیث سے ۹۸
- شعخوں کے نیچے ازار رکھانے والا دہرہ می ہے ۹۹ شیعوہ کتاب قیامت کے دن سیاہ جھنڈا والوں کا حال ۱۰۰
- شعخوں کے نیچے ازار رکھانے والا منافق ہے ۱۰۱ سیاہ لباس کے متعلق حضرت عباس کی لہو لہو آمانت ۱۰۲
- زندہ اور مردہ مسلمان کا لباس سفید ہے ۱۰۳ جاتی دہرہ می شیعوہ حدیث سے ۱۰۴
- ریشمی لباس کی ممانعت ۱۰۵ اختلاف روایات سیاہ عمار کے متعلق ۱۰۶
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اور ہنسنے والی ۱۰۷ کعبہ کے سیاہ خلافت کا جواب ۱۰۸
- چادر سبز رنگ کی تھی . ۱۰۹ کعبہ کے سیاہ عمار ریشمی حجاب بڑا ہے بچہ چڑھایا ۱۱۰
- سرخ رنگ کی چادر ۱۱۱ سیاہ کھلی کا حل ۱۱۲
- سرخ لباس سے مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت ۱۱۳

۱۲۵	مصحف	۹۶	نزہل کا مصنی شیعہ تفسیر سے
۱۲۶	مصحف	۱۰۱	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کسب
۱۲۷	مصحف	۱۰۲	شیعہ حدیث سے
۱۲۸	مصحف	۱۰۳	اہل سنت جماعت کی کتاب نزہل کی تحقیق
۱۲۹	مصحف	۱۰۴	مصحف اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی کو چھٹیک بیا
۱۳۰	مصحف	۱۰۵	آپ کے بزرگ چار حضری تھی شیعہ تاریخ سے
۱۳۱	مصحف	۱۰۶	اسلامی تاریخ سے حضری چارہ رنگ
۱۳۲	مصحف	۱۰۷	حضور خداوند کا وجد میں
۱۳۳	مصحف	۱۰۸	اعتقاد مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے
۱۳۴	مصحف	۱۰۹	اعتقاد مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم حدیث سے
۱۳۵	مصحف	۱۱۰	مصحف اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کو تمام ممالک کی حکومت
۱۳۶	مصحف	۱۱۱	عطاف مانی
۱۳۷	مصحف	۱۱۲	طاقت مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم
۱۳۸	مصحف	۱۱۳	مصحف اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کی بدنی طاقت
۱۳۹	مصحف	۱۱۴	مصحف اعلیٰ اللہ علیہ وسلم سب خزانہ کماک ہوں
۱۴۰	مصحف	۱۱۵	مصحف اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کی غلی میں چاند کو کسے ہوا
۱۴۱	مصحف	۱۱۶	واللہ یصلح من الناس کا نور
۱۴۲	مصحف	۱۱۷	درختوں کا مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم غلی کرنا
۱۴۳	مصحف	۱۱۸	ذکر انوار حضرت مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم

۱۵۶	مصحف	۱۳۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵۷	مصحف	۱۴۰	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا بیان
۱۵۸	مصحف	۱۴۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ
۱۵۹	مصحف	۱۴۲	آنحضرت صوابات و سبب کا جواب
۱۶۰	مصحف	۱۴۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۶۱	مصحف	۱۴۴	میں شمولیت کا جواب
۱۶۲	مصحف	۱۴۵	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	مصحف	۱۴۶	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۶۴	مصحف	۱۴۷	انعامی اشتہار
۱۶۵	مصحف	۱۴۸	شہد کی حرمت کا جواب
۱۶۶	مصحف	۱۴۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۶۷	مصحف	۱۵۰	خدا کی فیصلہ
۱۶۸	مصحف	۱۵۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر
۱۶۹	مصحف	۱۵۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۷۰	مصحف	۱۵۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت
۱۷۱	مصحف	۱۵۴	قرآن کریم میں
۱۷۲	مصحف	۱۵۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عطاف و ہندی
۱۷۳	مصحف	۱۵۶	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۷۴	مصحف	۱۵۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۷۵	مصحف	۱۵۸	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۷۶	مصحف	۱۵۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۷۷	مصحف	۱۶۰	میں شمولیت کا جواب
۱۷۸	مصحف	۱۶۱	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۷۹	مصحف	۱۶۲	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۸۰	مصحف	۱۶۳	انعامی اشتہار
۱۸۱	مصحف	۱۶۴	شہد کی حرمت کا جواب
۱۸۲	مصحف	۱۶۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۸۳	مصحف	۱۶۶	خدا کی فیصلہ
۱۸۴	مصحف	۱۶۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر
۱۸۵	مصحف	۱۶۸	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۸۶	مصحف	۱۶۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت
۱۸۷	مصحف	۱۷۰	قرآن کریم میں
۱۸۸	مصحف	۱۷۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عطاف و ہندی
۱۸۹	مصحف	۱۷۲	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۹۰	مصحف	۱۷۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۹۱	مصحف	۱۷۴	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۹۲	مصحف	۱۷۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۹۳	مصحف	۱۷۶	میں شمولیت کا جواب
۱۹۴	مصحف	۱۷۷	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۹۵	مصحف	۱۷۸	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۹۶	مصحف	۱۷۹	انعامی اشتہار
۱۹۷	مصحف	۱۸۰	شہد کی حرمت کا جواب
۱۹۸	مصحف	۱۸۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۹۹	مصحف	۱۸۲	خدا کی فیصلہ
۲۰۰	مصحف	۱۸۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر

- یہودی اہل بیت ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر صفحہ
 ۱۷۹ ایک کریم نے دعائیں بھی پڑھی کہ اولاد پر رحم رکھا
 زبان درازی کرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاد
 تکلیف دیتے ہیں۔ ۱۷۸ سے مقدم نفیس شیعہ حدیث صحیح ہے ۱۸۰
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صفحہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صفحہ
 امتحان اذان کا اول پاس ہونے پر ۱۷۹ خصوصیت کے مجرم ہیں ۱۸۱
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زود چہرہ و خدا کریم
 کا فضائل وعدہ ۱۸۰ کے نزدیک تمام صالحین کے گزشتہ سے بہتر ہیں ۱۸۸
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خاص فضل و جرم ۱۸۹
 خداوند کریم کے نزدیک نیا کی سب عورتوں سے بہتر ہیں ۱۸۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ازواج مطہرات کے
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف نہیں متعلق تکلیفیت فیہ فلا خداوند کریم کے نزدیک معلوم ہے ۱۸۹
 درازی کرنا خداوند کریم کے نزدیک معمولی بات نہیں ۱۸۲ اتفاقاً جواب ۱۹۱
 حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بار پر قبضہ پر بہتان لگانے کا حل ۱۹۲
 مخالفین خدا کریم کے نزدیک گناہین ہیں ۱۸۴ آیت تخصیص فی برتہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۹۳
 دالوں کی ایمانی نہیں ہیں ۱۷۹ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اعتراض
 دوسری دلیل ازواج مطہرات اولاد سے تہیں مقدم ہیں ۱۸۵ کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک معلوم ہے ۱۹۳
 تمام رسولوں کی بیویوں خداوند کریم کے نزدیک اولاد آیت تجلیل الامداد حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۹۴
 پر مقدم ہیں ۱۸۸ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین
 جنت میں بھی جڑیں والے پھل ہوں گی ۱۷۹ کو خداوند کریم کی طرف سے ایسی ہی کوڑوں کی سزا ۱۹۵

- ۱۷۸ اس کی شہادت شیعہ تفاسیر میں صفحہ
 ۲۲۹ آیت تطہیب حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تحقیق اہل شیعہ تفاسیر سے
 اللہ تعالیٰ عنہا ۱۸۹ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام ۲۳۰
 آیت تطہیب کی تفسیر شیعہ تفسیر سے ۲۳۱ مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ تفسیر سے
 آیت تطہیر ازواج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳۲ اہل شیعہ کے معنی میں شیعہ احادیث سے
 ثانی ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳۴ لفظ اہل بیت یہودی پر قرآن کریم میں
 انصافی اشتہار ۲۰۷ یک صدر و پے کا انصافی اشتہار ۲۳۵
 اہل کی تحقیق قرآن کریم سے ۲۳۰ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں
 اہل کا استعمال مکین پر ۲۳۸ انوکھا انصاف
 اہل کے معنی متعین پر ۲۳۷ اہل کا مختصر استعمال
 اہل کا استعمال مالک پر ۲۳۸ اہل اولاد کی تحقیق شیعہ تاریخ میں
 اہل کے معنی پرورش کرنے والا ۲۳۹ حمیرا کا جواب ۲۳۶
 اہل یعنی اہل بیت گھر کی حدود دار بعد میں مقیم ۲۳۷ اہل بیت شیعہ احادیث سے
 ہونے والے درخت پر ۲۳۹ اہل یہودی پر شیعہ احادیث میں
 اہل کا استعمال ہم عقیدہ پر ۲۳۳ اہل بیت یہودی پر شیعہ مترجم کی زبانی
 اہل عامل کے معنی پر استعمال ہوتا ہے ۲۳۴ روط علیہ السلام کی بیوی کا جواب ۲۵۲
 اہل کا استعمال لائق کے معنی سے ۲۳۴ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیٹا ایک متعلق ۲۵۳
 اہل کا اطلاق تسلیم کرنے والوں پر ۲۳۵ تحقیق آل از قرآن شریف ۲۵۴
 اہل کا استعمال یہودی پر فقرہ کریم میں ۲۳۵ تحقیق آل شیعہ حدیث سے ۲۵۵

صفحہ	۲۵۷	حضرت عائشہ کا حال اور تاریخ اور زاد جدارہ
صفحہ	۲۵۸	ذکر مدیرہ و مدبرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۵۹	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی چار بیٹوں کا ذکر
صفحہ	۲۶۰	شیعہ احادیث سے
صفحہ	۲۶۱	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن فیصلہ
صفحہ	۲۶۲	چار صاحبزادیوں کے متعلق
صفحہ	۲۶۳	ذکر حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۶۴	از احادیث صحیح و تواریخ اسلامیہ
صفحہ	۲۶۵	احوال حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
صفحہ	۲۶۶	ذکر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۶۷	ذکر وصال حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۶۸	ذکر ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۶۹	ذکر وصال ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۷۰	ذکر سیدہ النساء حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا
صفحہ	۲۷۱	بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ	۲۷۲	حضرت فاطمہ کا شان حضرت عائشہ کی زبانی
صفحہ	۲۷۳	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر
صفحہ	۲۷۴	قرآن کریم میں
صفحہ	۲۷۵	بنت کی تشریح شیعہ تفسیر سے
صفحہ	۲۷۶	حقیقی بیٹی اور سوتیلی بیٹی کا قرآنی فیصلہ

صفحہ	۲۷۷	تفصیل غزوہ الابرار
صفحہ	۲۷۸	تفصیل غزوہ ثواط
صفحہ	۲۷۹	تفصیل غزوہ طلب کرز بن جابر انصاری
صفحہ	۲۸۰	تفصیل غزوہ ذی العشرہ
صفحہ	۲۸۱	تفصیل غزوہ بدر اکبری
صفحہ	۲۸۲	غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے
صفحہ	۲۸۳	غزوہ بدر میں مشرکین کے جھنڈے
صفحہ	۲۸۴	غزوہ بدر میں مشرکین کے گھوڑوں کی گنتی
صفحہ	۲۸۵	غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق
صفحہ	۲۸۶	رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تھم پر توپام فرمانا
صفحہ	۲۸۷	غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش کی ہتھیار
صفحہ	۲۸۸	بدر میں شہداء مسلمانوں کے اسرار
صفحہ	۲۸۹	مشرکین کے مقتولین و اسیروں کی تعداد اور ان کے نام
صفحہ	۲۹۰	غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ
صفحہ	۲۹۱	تعالیٰ عنہ کی زبانی
صفحہ	۲۹۲	غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
صفحہ	۲۹۳	علی المرتضیٰ کی زبانی
صفحہ	۲۹۴	غزوہ بدر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن
صفحہ	۲۹۵	عباس کی زبانی

- ۳۵۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فتویٰ شیعہ حدیث ۳۹۶
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحے اور اہل کی ممانعت ۳۸۷
 نوحہ کرنے والے کے نزدیک شیطان نہیں بھگت
 ۳۸۷ نوحہ پر انعامی شہکار ۳۹۹
 نوحے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی :
 ۳۸۷ نوحہ کرنے والے کو سزا حضرت جعفر صادق کی
 ۳۸۷ آخری وصیت حضرت فاطمہ زہرا کو شیعہ حدیث سے ۳۹۰
 ۳۸۷ ماتم کی ممانعت قرآنی شیعہ حدیث سے ۳۹۱
 ۳۸۷ شیعہ کی حدیث ممانعت ضعیف نہیں ۳۹۰
 ۳۸۷ ماتم کے متعلق حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی بانی ۳۹۲
 ۳۸۷ قرآنی شیعہ حدیث سے ۳۹۱
 ۳۸۷ ماتم کی ممانعت قرآن کریم سے حضرت کونین ۳۹۲
 ۳۸۷ اور حضرت باقر علیہم السلام کی زبانی اور مصطفیٰ ۳۹۵
 ۳۸۷ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت حضرت فاطمہ ۳۹۶
 ۳۸۷ علیہا السلام کو دوسری حدیث شیعہ سے ۳۹۷
 ۳۸۷ ماتم کو سزا دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ۳۹۸
 ۳۸۷ دینا ہے شیعہ تاریخ و حدیث سے ۳۹۲
 ۳۸۷ ماتم کے نکلنے کے اعمال جبط ہوتا ہے شیعہ حدیث سے ۳۹۷
 ۳۸۷ عزتوں کو ماتم میں جینے کے متعلق صلی اللہ علیہ وسلم ۳۹۶
 ۳۸۷ کا فتویٰ شیعہ حدیث سے ۳۹۷
 ۳۸۷ عزتوں کو ماتم میں جینے کے متعلق امیر المومنین کا ۳۹۷
 ۳۸۷ منکرین خداوند کریم کے نزدیک یکساں نہیں ۳۹۷

- ۳۴۷ عثمان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منصف ۳۴۰
 ۳۴۷ جہانیت کا ذکر ۳۴۵
 ۳۴۷ حضرت آدم علیہ السلام کو خداوندی ہدایت ۳۴۷
 ۳۴۷ تمام انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے صراط مستقیم ۳۴۷
 ۳۴۷ کی ہدایت دی ۳۴۷
 ۳۴۷ خداوند کریم صراط مستقیم پر ہے ۳۴۰
 ۳۴۷ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے ۳۴۰
 ۳۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم صراط مستقیم کی ۳۴۸
 ۳۴۷ ہدایت دی ۳۴۲
 ۳۴۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہرون علیہ السلام کو رب کریم ۳۴۲
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۲
 ۳۴۷ سب کریم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے صراط مستقیم کا خداوند ۳۴۲
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پر تھے ۳۴۲
 ۳۴۷ اور میں اور میں گئے ۳۴۲
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ مجھے رب کریم ۳۴۲
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۲
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم ۳۴۲
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۵
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ میں ۳۴۵
 ۳۴۷ حضور کی غلامی کا اجر نہائی نہیں برکتا ۳۴۵

- ۴۶۱ اللہ کریم نے حضور کے ساتھیوں کو صراطِ مستقیم پر
۴۶۲ ہونے کی شہادت پیش فرادی
۴۶۳ محمدی تاسے ایمانداروں کے راہبر ہیں
۴۶۴ ہدایت یافتہ کے علامات قرآنِ کریم سے
۴۶۵ ہدایت کو چھپانے والا خدائی مفعول ہے
۴۶۶ کفارِ قیامت میں ہدایت سے تریں گے
۴۶۷ حنات و دوزخ سے نجات دیتے ہیں
۴۶۸ اسلام
۴۶۹ رب کریم کو مسلمان کے ایمان کا سورا مشروط ہے
۴۷۰ غیر مسلم کا سوا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں
۴۷۱ خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے
۴۷۲ زمین آسمان کی برائے اللہ کیلئے مسلمان ہے
۴۷۳ ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے
۴۷۴ تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے
۴۷۵ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسلمان تھے
۴۷۶ خدائی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور
۴۷۷ آپ کے سب اصحاب مسلمان تھے
۴۷۸ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان اسلام
۴۷۹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم

- ۴۸۰ ایت ید اللہ
۴۸۱ دست اصحاب خدائی لائے متناظر آئی ہیں
۴۸۲ اصحابِ یمن کا شاہن
۴۸۳ اطاعت اللہ و رسول اللہ سے کفر و نفاق
۴۸۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خدائی
۴۸۵ مراتب حاصل ہوتے ہیں
۴۸۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخول جنت ہے
۴۸۷ خدائی وعدہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
۴۸۸ اعمال شائع نہیں ہوتے
۴۸۹ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان رب کریم
۴۹۰ منافع نہیں کرنے کا
۴۹۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رب کریم کا
۴۹۲ اطاعت میں رعایت کرنا
۴۹۳ صحابہ کرام کی اطاعت کا اقرار خداوندی
۴۹۴ صحابہ کی اطاعت انعام خداوندی تھا
۴۹۵ حضرت فوج علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا
۴۹۶ قوم عاد کو حدود علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا
۴۹۷ قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا
۴۹۸ لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم

- اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاک کیا ۵۲۱۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسیحین قرار دیا ۵۲۸۔
یہودیوں پر اتمام نعمت کا جواب ۵۲۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غلامت خداوندی سے پاک کیا ۵۲۹۔
آیت تفسیر و تزکیہ لا صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت کا حکم خداوندی ۵۲۰۔
خاتون خداوندی ۵۲۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ ۵۳۱۔
آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ علمی ۵۲۶۔
آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ ۵۲۲۔
صحابہ کو آپ کا پاک کرنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھا ۵۲۱۔ رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ ۵۲۷۔
آیت تزیہ لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۳۔ یہودیوں کے لئے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۲۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ و بار ۵۲۳۔ مسلم کو ان پر دیکھتے تھے ۵۲۲۔
رسالت میں خاتون کو دعوت خداوندی ۵۲۵۔ آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۸۔
رب کریم آپ کو تزکیہ کا اختیار دیا ۵۲۵۔ آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۸۔
تزکیہ و تفسیر رب کریم نے مومنوں کے لئے خاص فرمایا ۵۲۴۔ آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۸۔
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت محمدی ۵۲۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے نورانی کیا ۵۲۸۔
کو قبول فرما کر اندراج قرآنی ہوا ۵۲۸۔ آیت التفسیر لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۸۔
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان خداوندی آیا تھا ۵۲۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور ۵۲۷۔
آیت التزیہ لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۲۔ قیامت کے دن ۵۲۱۔
خداوندی ستون ۵۲۵۔ معیت انبیاء علیہم السلام ۵۲۵۔
آیت التزیہ لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم ۵۲۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی معیت ۵۲۵۔
کان پر تزکیہ کا احسان ۵۲۵۔

- حضرت نوح علیہ السلام کی معیت ۵۵۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی معیت ۵۵۲۔
نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا ۵۵۴۔ خدائی تاکید کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ۵۵۴۔
صالح علیہ السلام کی معیت ۵۵۴۔ ایمانداروں کے ساتھ ۵۵۴۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت ۵۵۴۔ ایت تقرب ۵۵۴۔
حضرت داؤد علیہ السلام کی معیت ۵۵۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باتوں سے بھی زیادہ قریب ہیں ۵۵۴۔
شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام ۵۵۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکفیت دینے ۵۵۵۔
فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے نفرت ۵۵۶۔ دوسرے پر لعنت خداوندی ۵۵۸۔
حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو دیکھ کر انہیں ۵۵۵۔ قرآنی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵۵۔
ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے ۵۵۴۔ کے اصحاب آپ کے ساتھی ہیں ۵۵۶۔
حضور علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا ۵۵۸۔ قرآنی کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۵۵۸۔
نوح علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا تھا ۵۵۸۔ کی تعریف سے پرستے ۵۵۹۔
دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر مذاب نہیں ۵۵۹۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان ۵۵۹۔
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ ۵۵۹۔ کی دلیل خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۵۶۰۔
خداوندی معیت ۵۵۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں آپ کے ۵۵۹۔
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا خداوندی ۵۶۱۔ ساتھی رہے شہادت قرآنی ۵۶۱۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت تھے اس ۵۶۱۔ جمعہ میں حضور ذکر پڑھنے جانے کا جواب ۵۶۱۔
نوح علیہ السلام کی معیت سے شرف ہونے ۵۶۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے میں ۵۶۲۔
رب کریم کی تاکید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ۵۶۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے ۵۶۲۔

صفحہ

- خداوند کی شہادت کو صاحب کرامت چاہا اور نماز میں ۵۸۵ طرحت سے ایرانی سند
- حضور کی بعیت میں ۵۸۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایرانی دعوت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہو میں حضور کے ۵۸۸ خداوندی
- ساتھی رہے قرآن کریم سے ۵۸۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم
- قانون خداوندی کو جنگ میں انبیا علیہم السلام کی ۵۸۸ نے مومن بنایا
- میت میں رب دے ہوتے ہیں ۵۸۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان خدا کی روش
- گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ۵۸۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی مژدہ
- سہی نہیں آسکتی ۵۸۶ ہونے کی خداوندی سند ۵۹۱
- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعیت والوں کو خدا ۵۹۲ خداوندی سند کا نتیجہ
- ابھی آسکتا ہی نہیں ۵۸۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت میں ۵۹۲ ارادے سے ایمان لائے
- میت کی خداوندی سند ۵۸۸ خدا کی فضلہ کو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۵۹۳ بچے ایماندار تھے
- میت کو کفار ترین گئے ۵۸۹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے
- اتباع تمام کے بغیر میت حاصل نہیں ہو سکتی ۵۹۰ ایرانی مشیرین تھے
- ایمان ۵۸۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت ۵۹۵ رب کریم نے اپنی محبت سے ایمان رکھا
- سزاوار ہونے کی خداوندی ۵۸۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی ۵۹۷ کے نزدیک راہدین تھے

صفحہ

- نصرت ۵۹۹ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار اللہ بنے ۵۹۶ وفتح خداوندی کی ساتویں آیت قرآنی
- کی دعوت خداوندی ۴۰۰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو
- یا ابا ذہب امیہ کے خطاب کی نصرت ۴۰۱ نصرت خداوندی کی آسمانی آیت قرآنی
- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپ کے اصحاب کی نصرت ۴۰۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۰۹ خداوندی کی نویں آیت قرآنی
- خداوندی کی پہلی آیت قرآنی ۴۰۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نصرت خداوندی ۴۰۴ نصرت خداوندی کی دسویں آیت قرآنی
- کرشت کی تعداد شیعہ شمس کی زبان ۴۰۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۳ خداوندی کی گیارھویں آیت قرآنی
- خداوندی کی دوسری آیت قرآنی ۴۰۸ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
- نصرت خداوندی کی دوسری آیت کی تفسیر شیعہ ۴۱۴ سے خداوندی مدافعت
- مفسر کی زبان ۴۱۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی ۴۱۱ نے کفار سے بے خوف بنادیا
- کا تفسیر آیت قرآنی ۴۱۱ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہادری کا
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۲ خدا کی تعہد خدا کی آواز کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- خداوندی کی پانچویں آیت قرآنی ۴۱۳ کے مقابلے میں کافرو منافقین نہیں ٹھہر سکتے
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۶
- خداوندی کی چھٹی آیت قرآنی ۴۱۶

صفحہ

- ۴۲۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری خداوند
۴۲۶ ایت بیکنہ لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۴۲۷ خلق اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واولی
۴۲۸ رب کریم کے نزدیک آپ کے خلفا اصحاب
۴۲۹ اور تمام اہل بیت سب ایماندار تھے
۴۳۰ جن پر ایمان لانے سے ان کو ایماندار کی کا خطاب تھا
۴۳۱ خداوند کریم کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبقتوں
۴۳۲ کا ایمان قبول اور ثواب کا وعدہ خداوندی
۴۳۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی
۴۳۴ طرف سے دوگانہ ثواب
۴۳۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لانے
۴۳۶ کا خداوندی خیر مقدم
۴۳۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں
۴۳۸ مشکوکہ ایمان حوریتیں خداوند کریم کو پسند نہیں
۴۳۹ خدا کی آیت کے نزول پر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
۴۴۰ علیہ وسلم کا ایمان ترقی کرتا ہے
۴۴۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں سے
۴۴۲ خداوند کارنامی بڑا اور ان کو ثابت قدم رکھنا
۴۴۳ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت
۴۴۴ قدمی رب کے ذمے تھی
۴۴۵ کے دل کو درست کر دیتا ہے

صفحہ

- ۴۲۵ بے ایمانوں کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
۴۲۶ دربار میں جگہ تھی قرآن میں
۴۲۷ اصحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مصطفیٰ
۴۲۸ صلی اللہ علیہ وسلم کا خداوندی بڑاؤ
۴۲۹ ایمانی دشمنوں کے ساتھ قطع تعلقی کا خدا کی حکم
۴۳۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہہ سکی مصطفیٰ
۴۳۱ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے
۴۳۲ یقین رکھتے تھے
۴۳۳ صالحین میں شمولیت ایمان کی علامت ہے
۴۳۴ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا خداوندی
۴۳۵ دربار میں
۴۳۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی اعمال
۴۳۷ کا نقشہ خداوند کریم کی زبانی
۴۳۸ انسان کی نجات کے اعمال اور جسے قرآن مجید
۴۳۹ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صانعیت
۴۴۰ متقی ہونے کا خدا کی فیصلہ
۴۴۱ یقینہ خداوندی
۴۴۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نقشہ
۴۴۳ صہابہ کرام اور قیام الصل

خدا کی شہادت کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گز نہیں
 و مسلم جنگ میں کفار و منافقین سے
 دور تھے نہ تھے
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بانی و مال
 کی قرانی فی سبیل اللہ قبول ہو چکی
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عروا و ات سے
 خداوند کی رضامندی کہ وہ دل سے کھرتے تھے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصاروں کا
 جاں و مال خداوند کریم خرید چکا ہے
 یہ مراتب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں ملے
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے پاک آئیں
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوراک طیبہ
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شہادت
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر جن کے توسط سے
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطانی قہقہے نہیں
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطانی جھگڑا نہیں
 خداوند کریم کی صنعت گاہوں کو معاف کرنا بھی ہے
 معافی

کافر و طغیان کے متعلق
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کا ذوق
 کیا کرتے تھے
 مشرک
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض
 کا حکم خداوندی
 اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 مشرکین سے کوئی تعلق نہیں
 کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق
 منکرین کو نبی ہی مذہب خداوندی پر چڑھتا ہے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظالم کے پاس بھیجے
 کی ممانعت خداوندی
 ظالم کے متعلق رکھنے سے سزا یافتہ
 رب کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آگے دیتا ہے نہیں
 اللہ تعالیٰ انکار اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا
 موقع دیتا ہی نہیں
 خدا کی وعدہ کر ایماندار کا ظلم تو رہے معاف
 ظالم کا نتیجہ دنیا میں
 ظالم کو نبی اللہ کی معیت نصیب نہیں ہو سکتی

صفہ ۶۸۸ ایمانی دشمنی سے کھٹے تعلق کرنے کا ارشاد خداوندی ۶۹۵
 ۶۹۵ اہل کفر و ایمان کی طرف راغب ہو سکتا ہے نہیں
 ۶۹۶ رب کریم تھپتھپے سے میرا ہے
 ۶۹۶ منافق کی علامتیں قرآن کریم سے
 ۶۹۸ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض
 ۶۹۸ منافق کے ساتھ دنیا میں رب کریم کا تعلق
 ۷۰۰ منافق کی علامت
 ۷۰۰ منافق کی سزا
 ۷۰۰ مسلمان کے سوالات
 ۷۰۱ منافقین پر خداوند کریم کی طرف فتویٰ کفر
 ۷۰۲ کافر و منافق کی بات تسلیم کرنے سے حضور
 ۷۰۲ کی ممانعت خداوندی
 ۷۰۲ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانداروں کو
 ۷۰۳ کفار سے علیحدگی کا حکم خداوندی
 ۷۰۳ منافقین و کفار جہنمی ہیں
 ۷۰۴ خدا کی فضلہ کہ کافر ہمیشہ مغلوب رہیں گے
 ۷۰۴ مسلمان مومن اور یہود و نصاریٰ
 ۷۰۴ خداوندی شہادت کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ
 ۷۰۴ ظالم کو نبی اللہ کی معیت نصیب نہیں ہو سکتی

- سوائے مومنین کے ایمانداروں کو خداوند کریم کی صفت
 ۷۱۶ عرف سے اجتناب کا حکم ۷۱۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی البدلیہ کریم نے ہوتا ہے
 کفار و منافقین کو رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ
 ۷۱۷ صلی اللہ علیہ وسلم میں گھسنے نہیں دیا ۷۱۷ کرنے والا شیطانی حماقت ہے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بغیر
 ۷۱۸ امتحان اسلامی اپنی بیویوں کو اپنے گھر آباد
 نہیں کر سکتے ۷۱۸ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت و
 خداوند کریم کی رضا مندی کا مخالفت جنت
 ۷۱۹ میں نہیں ہو سکتا ۷۱۹ ہدایت مذکورہ کا نتیجہ
 ۷۲۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم کتاب ہذا مقیاس خلافت کا دعائی اعتبار

